امیرِ عزیمت

پاسبانِ ناموسِ صحابہؓ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی

15- تاریخ ساز تقریریں

دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان



مکتبہ فاروقیہ فیصل آباد



CamScanner

امیرِ عزیمت
پاسبانِ ناموسِ صحابہؓ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی

15- تاریخ ساز تقریریں

دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان



نام کتاب :-	مولانا حق نواز شہید کی ۱۵ تقریریں
ناشر :-	مکتبہ قاسمیہ فیصل آباد
تاریخ اشاعت :-	اکتوبر ۱۹۹۲ء
تعداد :-	بائیس سو
کتابت :-	شمع کتابت پوائنٹ
قیمت :-	-/۱۰۰ روپے

ملنے کا پتہ

ناظم مکتبہ قاسمیہ اے بلاک غلام محمد آباد۔ فیصل آباد

لاہور میں ملنے کا پتہ!

مکتبہ قاسمیہ

۱۷۔ اردو بازار ○ لاہور

فون :- ۲۳۲۵۳۶

فہرست

نمبر شمار	عنوان		صفحہ نمبر
	پیشِ نظر		۴
۱	شیعیت اور اسلام	(اوکاڑہ)	۸
۲	صداقتِ صدیقِ اکبرؓ	(فیصل آباد)	۴۶
۳	آگ اور شعلے	(مظفر گڑھ)	۹۷
۴	خمینی ازم کا جائزہ	(〃)	۱۲۳
۵	مجرم کون ہے	(جھنگ)	۱۴۸
۶	موقف اہل سنت الیکشن ۸۸ء میں کی گئی تقریر۔	(جھنگ)	۱۷۲
۷	الیکشن ۸۸ء کے بعد پہلا خطبہ جمعہ	(جھنگ)	۱۹۳
۸	حضرت عائشہ صدیقہؓ	(خان پور)	۲۱۰
۹	سلمان رشدی اور بے نظیر حکومت	(بہاولپور)	۲۳۷
۱۰	شیعہ اور حضرت علیؓ	(جھنگ)	۲۵۳
۱۱	محسنِ انسانیتؐ کانفرنس سے خطاب۔	(جہانیاں)	۲۹۱
۱۲	عظمتِ اصحابِ رسول، مدارس عربیہ کی اہمیت اور منکرینِ اصحاب رسول پر فاضلانہ خطاب	(شجاع آباد)	۳۲۱

نمبر شمار	عنوان		صفحہ نمبر
۱۳	فقہ حنفی کانفرنس	(ملتان)	۳۵۴
۱۴	اگر میں شہید کر دیا جاؤں تو میرے قاتل کون ہوں گے۔	(جھنگ)	۳۸۹
۱۵	اپنی مسجد میں آخری خطاب قتل کی سازش کو بے نقاب کیا۔	(جھنگ)	۴۰۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا حق نواز شہیدؒ نے مختصر عُمر پائی مگر کام بہت ہی جامع اور صدیوں پر محیط سرانجام دے گئے۔

شیعیت اسلام کے خلاف صدیوں سے صف آرا رہے۔ سیدنا فاروق اعظمؓ کی شہادت سے لے کر مولانا حق نواز تک ہزاروں نادر روزگار شخصیات اس کی تلواروں سے واصل بحق ہوئیں مگر اس کی پیاس نہیں بجھنے پائی بلکہ اس کے ہلکان میں اضافہ ہی ہوتا رہا۔ پوری ملّتِ اسلامیہ نے اس کی جارحیت کو جانا اور پہچانا۔ اُمّت تک اس کی سفاکی اور درندگی کو طشت از بام کیا، مگر شیعیت کی درندگی نے انسانیت اور شرافت کے سامنے ننگی جارحیت کا راستہ اختیار کیا اور اس کی قلم و زبان سے اشتعال انگیزی اور دل آزاری میں اضافہ ہی ہوتا چلا گیا۔ بدزبانی، بدتمیزی اور جارحانہ روش اس قدر بڑھ گئی کہ دامنِ رسالت بھی اس کی گستاخیوں سے محفوظ نہ رہا۔ اصحابِ رسول کے خلاف اس قسم کی بازاری لچر اور ناقابل برداشت زبان کا استعمال شروع ہوا کہ پاکستان کا سنی بیقرار اور مضطرب ہو گیا اور شرافت مُنہ پیٹ کر رہ گئی!

اس سناٹے اور گھٹاٹوپ اندھیرے میں سرزمینِ جھنگ سے ایک آواز اُبھری جسے حق نواز جھنگوی سے تعبیر کیا گیا اور اس نے اس اندھیرے میں ایک امید و آس کی شمع جلادی۔ آہستہ آہستہ اس شمع کے گرد پروانوں کا حلقہ بننے لگا۔ پھر دیکھتے دیکھتے حق نواز شہیدؒ نے اس حلقے کو شیعہ جارحیّت کے سامنے دیوارِ چین بنا دیا اور شیعہ جارحیت کا راستہ روک لیا جو شیعیت کے لیے سوہانِ روح بن گیا۔ شیعیت کے لیے یہ نیا طوفان تھا، ان کے وہم و گمان کے خلاف ان کے تصورات کے برعکس،

ان کی اسٹیٹ میں ایک غریب عالم دین نے شیعیت کے تمن داروں انگریز کے فرزندوں اور اصحاب رسول کے دشمنوں اور شیعیت کے جغادری وڈیروں کو للکارا اور بتایا کہ شیعیت اسلام کے خلاف ایک سازش ہے۔ اس نے خلفائے راشدین کے تین جلیل القدر اسلام کے فرزندوں اور دین کے ستونوں کو گرا کر ملتِ اسلامیہ میں یہودیت اور صیہونیت کے لیے راستہ ہموار کیا۔

★ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
★ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ
★ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

یہ تین اسلام کے جرنیل شیعیت کے ہاتھوں جام شہادت نوش کر گئے اور صدیوں پر پھیلے ہوئے ہزاروں علم و عمل کے روشن مینار شیعیت کے ہاتھوں بجھ گئے اور ایک جیتا جاگتا عملی گلشن شیعیت کے ہاتھوں برباد ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مولانا حق نواز شہیدؒ نے صدیوں پر پھیلے ہوئے شیعیت کے ظلم و ستم کو اس طرح اپنی خطابت اور جرأت مندانہ کردار سے بیان کیا کہ پاکستان میں پہلی بار اس انداز سے شیعیت کی حقیقت کھل کر سامنے آئی۔

سنی عوام نے جب مولانا حق نواز کی زبان سے شیعہ عقائد کو سُنا انہیں یہ سُن کر بہت ہی تعجب ہوا کہ،

★ شیعہ موجودہ قرآن کو صحیح نہیں مانتے بلکہ کہتے ہیں کہ موجودہ قرآن میں اصحاب رسول نے تغیر و تبدل کر دیا ہے۔ (معاذ اللہ)
★ شیعہ کا کلمہ مسلمانوں سے الگ تھلگ ہے۔
★ شیعہ کی اذان
★ شیعہ کی نماز

★ شیعہ کا روزہ
★ شیعہ کی زکوٰۃ
★ شیعہ کا طرز عبادت

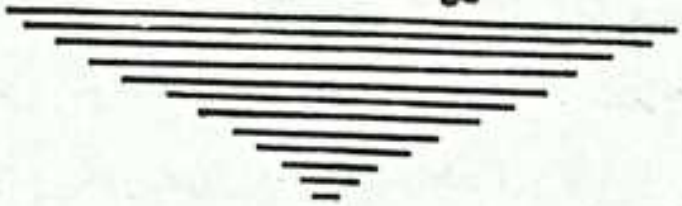
یہ تمام چیزیں مسلمانوں سے جُدا ہیں اور شیعہ نے جی بھر کر اپنے لٹریچر میں خدا، رسول، اصحابِ رسول اور اُمّت کے صُلحاء اور اولیاء اللہ کی نہ صرف توہین کی ہے بلکہ گالیاں دینے سے بھی لمحہ بھر کے لیے شرم وحیا نہیں کی۔ اس کا لازمی نتیجہ تھا کہ علمائے اہل سنت نے شیعہ کے عقائد کو سامنے رکھتے ہوئے شیعہ کے کفر اور ملّتِ اسلامیہ سے ایک الگ تھلگ غیر مسلم فرقہ ہونے کا فتویٰ صادر کر دیا۔ جو لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو کر ملک بھر میں پھیل چکا ہے۔

مولانا حق نوازؒ کی تقریروں میں زیادہ تر بحث شیعہ کے کفریہ عقائد پر کی گئی ہے۔ شیعہ کو مولانا حق نوازؒ کی تقریروں سے غصہ آتا تھا اور انہوں نے اسی لیے مولانا حق نواز شہید کو اپنے راستے سے ہٹانے کے لیے وہی راستہ اختیار کیا جو ان کے وڈیروں نے سلفِ صالحین کے خلاف کیا تھا، مگر ظلم وستم نہ حق کا راستہ پہلے روک سکا ہے اور نہ قیامت تک روک سکتا ہے۔ حق نواز شہیدؒ شہید ہو کر اپنے مشن کو بھی زندہ کر گئے اور خود بھی زندہ ہو گئے۔ شیعیت کا کفر جو ابھی تک علماء اور فقہاء کی کتابوں میں محفوظ تھا، اسے عوام وخواص کی زبان پر زندہ کر گئے، پوری دنیا کی سنیت کے لیے شیعہ کا کفر اجماعی عقیدہ بنا گئے جزاہ اللہ تعالیٰ ورحمۃ ——— مجھے امید ہے کہ مولانا حق نواز کی ان تقریروں کو اسی تناظر اور تاریخی پس منظر میں غصہ تھوک کر دیکھا اور پڑھا جائے گا۔

محمد ضیاء القاسمی
صدر قومی سنی کونسل پاکستان



اوکاڑہ شہر میں بے مثال خطاب



شیعیت اور اسلام

دو گھنٹے دلائل کی بارش

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ، اما بعد ۔ ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ،

الحمد للہ اس وقت تک میں اپنے رب پر بھروسہ کرکے کہتا ہوں کہ پاکستان کی دھرتی پر ایسا کوئی شخص ایسا کوئی طبقہ نہیں ہے جو میرے جلسے میں گڑبڑ کر جائے ۔ اور پھر آرام کے ساتھ گھر چلا جائے ۔

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
انجمن سپاہ صحابہ	زندہ باد
میری آواز تیری آواز	حق نواز حق نواز
جیوے جیوے	حق نواز

یہ تو میں عام آدمی کی بات کر رہا ہوں پولیس میں جرأت نہیں ہے کہ میرے جلسے میں گڑبڑ کر جائے ۔ اس رب پر بھروسہ کر کے کہہ رہا ہوں ۔ خود کچھ نہیں ۔ اس لئے اگر کہیں کوئی آواز اُٹھے ۔ آپ نے نہ اس طرف دیکھنا ہے ۔ نہ نوٹس لینا ہے ۔ نہ اس طرف دھیان دینا ہے ۔ وہ آواز جانے میں جانوں ۔ اگر آپ وعدہ کرتے ہیں کہ اس طرح میری گفتگو سنیں گے ۔ تو میں گفتگو کرتا ہوں ۔ ورنہ دعا کرکے جلسہ ختم کر دیتے ہیں ۔

میں نے عرض کیا ہے کہ انٹیلی جنس سرکاری فرشتے سی آئی ڈی رپورٹر کوئی نام دے دیں ۔ وہ میرے دعوے کے یہ الفاظ دیانتداری کے ساتھ نوٹ کرلیں ۔ ان کا احسان ہوگا مجھ پر کہ وہ میرے الفاظ نوٹ کریں ۔ شیعہ کائنات کا بدترین کافر ہے ۔ یہ دعویٰ ہے بڑا مختصر بڑا صاف اور بڑا سفید اس دعویٰ پر میں شہادت لانا چاہتا ہوں کے اس دعویٰ میں سچائی کتنی ہے ۔ اس دعوے پر میرے جو گواہ ہوں گے ۔ اس دعوے پر میں جو شہادت دونگا وہ ۱۴ سو سالہ امت کے مقتدر علماء کے فتویٰ جات ہوں گے ۔ احادیث نبوی ہوں گی ۔ اور آخری فتویٰ جسے دنیا کی کوئی طاقت رد نہیں کر سکتی ۔ حتیٰ کہ اس فتوے کو

رسول بھی نہیں رد کر سکتا ۔ وہ رب ذوالجلال کا فتویٰ لاؤنگا۔ یہ بات آج میں نے ننگی کر دینی ہے ۔ کوئی شک نہ رہے کسی شخص کو کوئی شبہ نہ رہے۔ اور یہ وہ موقف ہے جس پر میں ۱۵ برس سے ہر قسم کی مصیبت جھیل چکا ہوں ۔ اب دنیا کی وہ کوئی قوت نہیں ہے ۔ جو مجھ سے یہ موقف چھین لے ۔ آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ اس موقف کو پیش کرنے پر مجھے کتنی مار پڑی ہے ۔ میری عادت نہیں ہے کہ میں اپنی خود ثنائی پیش کروں یا اپنی بات کروں ۔ اللہ مجھے اس سے معاف رکھے ۔ اللہ مجھے محفوظ رکھے ، بہرحال سوچ سمجھ کر یہ راہ یہ لائن اختیار کی ۔ اور یہ بھی ساتھ بات ہے کہ اس موقف کو یہاں تک میری یا سپاہ صحابہ کی خواہش ہے وہ یہ ہے کہ ہم اس موقف کو پاکستان کے آئین میں منوانا چاہتے ہیں ۔ آج منوالیں ۔ سال بعد منوالیں ۔ پانچ سال بعد منوالیں ہو سکتا ہے کہ ہماری زندگی میں ہمارا یہ موقف نہ مانا جائے لیکن رب پر بھروسہ کر کے کہتا ہوں کہ اگر ہم نیک نیتی کے ساتھ لگے رہے تو ایک نہ ایک دن وہ پاکستان کی دھرتی پر آنا ہے ۔ جس دن قومی اسمبلی میں یہ موقف تسلیم کیا جائے گا ۔

میں نے بغیر کسی تمہید کے دعوی کے الفاظ رکھ دیئے ہیں ۔ شیعہ کائنات کا بدترین اور غلیظ ترین کافر ہے ۔

یہ لفظ بڑے صاف ہیں ۔ اس دعوی پہ میں دلائل لانا چاہتا ہوں ۔ اور اسی گفتگو کے دوران اصحاب رسول کی مدح بھی ساتھ کروں گا ۔ جو زندگی کا مستقل نصب العین ہے ۔ یہاں تک میری دسترس تھی یا میں معلومات حاصل کر سکتا تھا ۔ میری نظر میں ۱۴۰۰ سو سال میں کوئی مقتدر عالم مفتی ایسا نہیں گزرا ۔ جس نے شیعیت کا مطالعہ کیا ہو اور مطالعہ کے بعد انہیں کافر نہ کہا ہو ۔ ایسا نہیں ہو سکتا ۔ نمونہ کے طور پر چند ایک کا نام لونگا حکیم امت امام مالک بن انسؒ قرآن کریم کی آیت

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا ۔

اس آیت کو پیش کر کے کھلے لفظوں میں اعلان کرتے ہیں کہ شیعہ اس آیت کی

کی روشنی میں کافر ہیں۔ مالک بن انسؒ آج کی شخصیت نہیں اُنہیں صدیاں بیت گئیں۔ اس آیت کو سامنے رکھ کر انہوں نے شیعیت پر فتویٰ کفر دیا ہے۔ جو آج بھی تفاسیر میں موجود ہے آپ قرآن کریم کی متعدد تفاسیر اٹھائیں۔ اس آیت پر امام مالکؒ کا فتویٰ آپ کو مل جائے گا۔ آسان سے آسان تفسیر شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحؒ کی ہے اس آیت پر امام مالکؒ کا یہی فتویٰ آپ کی نظر سے گذرے گا۔ آپ کی تسلی کے لئے چند ایک فتویٰ جات لاؤں گا۔ دعویٰ میرا یہی ہے۔ کہ ۱۴ سو سال میں کوئی آدمی کوئی مفتی جس نے شیعیت کا مطالعہ کیا ہو۔ اس نے توقف نہیں کیا۔ اس نے شیعہ اثنا عشری کو کافر ہی کہا ہے۔ اور کہنا چاہیئے تھا۔ فقہ حنفیہ کی معتبر ترین کتاب فتویٰ عالمگیری جسے اورنگ زیب عالمگیر نے اپنی نگرانی میں ترتیب دلوایا تھا تقریباً پانچ صد علماء اس فتویٰ کو مرتب کرنے میں شریک تھے۔ فتویٰ عالمگیری میں کھلے الفاظ میں یہ حقیقت درج ہے۔ مَنْ اَنْکَرَ صُحْبَتَ اَبِیْ بَکْرٍ فَھُوَ کَافِر

جو شخص ابوبکر کو صحابی نہ مانے وہ کافر ہے۔ یہ بھی آج کی بات نہیں۔ اسے بھی صدیاں بیت گئیں ابھی نہ میں پیدا ہوا تھا، نہ میرا باپ حتیٰ کہ میرا دادا بھی پیدا نہیں ہوا تھا۔ جس دن یہ پانچ سو مقتدر علماکرام اپنے قلم سے صدیق اکبرؓ کے دشمن کو کافر تحریر کر رہے تھے۔

مجدد الف ثانیؒ شیخ احمد سرہندی جس کی جرأت بہادری تاریخ کی مسلم حقیقت ہے۔ تنہا جس نے وقت کے جابر حکمران کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کی ہے۔ قلعہ گوالیار میں نظر بندی برداشت کی ہے۔ اُمت مسلمہ سے مجدد کا لقب حاصل کیا، وہی مجدد اپنے مقدس قلم کے ساتھ تحریر کرتے ہیں کہ

شیعہ مسلمان نہیں کافر ہیں، اور علماء ماوراء النہر لکھ چکے ہیں۔ کہ شیعہ مسلمان نہیں۔

شیعہ اثنا عشری نے ماوراء النہر کا جواب لکھا تھا کہ ہم مسلمان ہیں کافر نہیں تمہارا فتویٰ غلط ہے، مجدد الف ثانیؒ نے قرآن و سنت کے واضح دلائل کے ساتھ شیعہ کے جوابی فتوے کو رد کرتے ہوئے علماء ماوراء النہر کے فتوی کی تائید کی اور اپنے مشہور رسالے

رد رفضہ میں تحریر کیا کہ شیعہ کائنات کا بدترین کافر ہے۔ مجدد الف ثانی آج پانچویں صدی جارہی ہے۔ چار سو سال گذر چکے ہیں پانچویں صدی شروع ہے۔ یہ بات بھی آج کی نہیں۔ گویا بہت پرانی ہے۔ اور آج بھی مجدد الف ثانی کا یہ فتویٰ اسی دنیا میں موجود ہے آپ اُسے لے کر مطالعہ کر سکتے ہیں۔ مجدد الف ثانی کے بعد ملت اسلامیہ کا عظیم قائد برصغیر کا عظیم محدث امام اولیاء رئیس الاتقیاء شاہ ولی اللہ۔ محدث دہلوی اللہ اس عظیم قائد کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل کرے۔ اپنی معتبر ترین کتاب تفہیمات الٰہیہ میں اپنا ایک خواب نقل کرتے ہیں۔ کہ خواب کی حالت میں مجھے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی شاہ ولی اللہ کہتے ہیں۔ اور میں نے خواب میں ہی ان سے سوال کیا کہ آقا میں شیعوں کو کیا سمجھوں فرماتے ہیں مجھے آقا نے ارشاد فرمایا ہے کہ شیعوں کا مسئلہ امامت پڑھ لیجئے حقیقت کھل جائے گی۔ صبح اُٹھے از سرِ نو شیعہ کا عقیدہ امامت پڑھا اور پڑھنے کے بعد فیصلہ دیا کہ شیعہ زبان سے اقراری ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ لیکن فی الحقیقت شیعہ اثنا عشری محمد رسول اللہ کی ختم نبوت کے قائل نہیں ہیں۔ یہ خاتم الانبیاؐ کے بعد بارہ نبی مانتے ہیں۔ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ ختم نبوت کا منکر مسلمان نہیں ہے۔ یہ حقیقت ہر مسلمان پر واضح ہے۔

شاہ ولی اللہ نے تو اتنا فتویٰ لکھ دیا میں تھوڑی سی وضاحت آپ کو سمجھانے کے لئے کہ شیعہ کا مسئلہ امامت کیا ہے کچھ عرض کرتا ہوں۔

شیعہ کا مسئلہ امامت یہ ہے کہ امام معصوم ہوتا ہے۔ اس کی اطاعت فرض ہوتی ہے۔ اس پر باطنی وحی اترتی ہے۔ ہر سال شب قدر میں اس پر پورے سال کے احکام آتے ہیں۔ اس سال میں وہ انہیں احکامات پر عمل کرتا ہے۔ اگلے سال کے لئے آئندہ سال پھر شب قدر میں نئے احکامات اُترتے ہیں۔ امام کو حق حاصل ہے کہ جس حلال کو چاہے حرام کر دے اور جس حرام کو چاہے حلال کر دے۔ امام سوتا ہے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا امام آگے بھی دیکھتا ہے پیچھے بھی دیکھتا ہے۔ برابر امام کے ہاتھ سے معجزات ظاہر ہوتے ہیں۔ امام کی پیدائش عام انسانوں کی طرح نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ والدہ کی ران سے پیدا ہوتا ہے۔

امام کا درجہ اللہ کے تمام مقتدر رسولوں سے بلند و بالا اعلیٰ و ارفع ہے، یہ عقیدہ ہے شیعہ کا عقیدۂ امامت، امام معصوم پر باطنی وحی آتی ہے۔ امام والدہ کی ران سے پیدا ہوتا ہے۔ امام کے جسم سے خوشبو آتی ہے۔ البتہ بعض شیعہ اثنا عشری نے یہ تحریر کیا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ سے اماموں کا رتبہ کم ہے۔ باقی تمام نبیوں سے افضل ہیں لیکن پندرھویں صدی کے شیعوں کا قائد اور راہنما ایران کا خمینی کھلے لفظوں میں اپنی حکومتِ اسلامیہ میں لکھتا ہے کہ بارہ اماموں کا درجہ ہر فرشتے سے بلند ہے ہر رسول سے بلند ہے۔ یہ وہ عقیدہ امامت ہے۔ جس عقیدہ امامت کی بنیاد پر شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے بہت پہلے یہ تحریر کر دیا تھا کہ شیعہ اثنا عشری ختم نبوت کے قائل نہیں۔ بلکہ بدترین منکر ہیں۔ اور جب ختم نبوت کے منکر ہیں تو مسلمان نہیں ہیں۔ اور یہ بھی شاہ ولی اللہؒ نے اپنے پاس سے نہیں بلکہ رسول کی زیارت کے بعد رسالت مآب کے حکم کے بعد اس مسئلے کی از سرِ نو تحقیق کے بعد پوری جرأت کے ساتھ یہ تحریر کیا ہے۔ کہ شیعہ بیشک زبان سے ختم نبوت کا اثبات کریں۔ مگر وہ دل سے ختم نبوت کے قائل نہیں۔

تفہیمات الٰہیہ آج بھی موجود ہے۔ فارسی زبان میں موجود ہے، آپ میں سے جس شخص کا دل چاہے وہ اس کتاب کو پڑھ سکتا ہے۔ تحقیق کر سکتا ہے۔ شاہ صاحب کے ان الفاظ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے۔ میں آج کی بات نہیں کر رہا۔ نہ میں نے کوئی نیا مسئلہ چھیڑا ہے۔ نہ میں نے کوئی بدعت پیدا کی ہے۔ نہ ہم نے بلا وجہ امت میں افتراق و انتشار کی راہ اختیار کی ہے۔ ہم وہی بات کہہ رہے ہیں۔ جو صدیوں سے ملت کے مقتدر علماً قرآن و سنت کی روشنی میں کہتے چلے آرہے ہیں۔ شاہ ولی اللہؒ سے قبل مجھے ایک اور شخصیت کا نام لینا چاہیئے تھا۔ بلکہ مجدد الف ثانیؒ سے بھی پہلے علامہ ابن تیمیہ جو علم کا جبلِ احد تھا۔ جو علم کا بحر بے کنار جو علم کا سمندر تھا۔ اور اس کی جرأت اور بہادری کہ اس کا جنازہ نظر بندی کی صورت میں اٹھا تھا، اس نے اس وقت کے حکمران کے سامنے جھکنا گوارہ نہیں کیا۔ اور جس کے علمی شغف کا یہ عالم ہے کہ اس سے کاغذ قلم سیاہی چھین لی گئی ہے۔ اس نے کوئلے کے ساتھ درختوں کے

پتوں پر امت کی راہنمائی کی ہے ۔ اور جیل میں بیٹھ کر امت کو ہدایات دیتے رہے ہیں ۔ یہی ابن تیمیہؒ "الصارم المسلول علی شاتم الرسول" میں تحریر کرتے ہیں ۔ کہ شیعہ کائنات کا بدترین کافر ہے آپ آج ابن تیمیہ کی یہ کتاب بھی اپنی آنکھوں سے پڑھ سکتے ہیں اور اس سے ابن تیمیہ رح کا یہ فتوی اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کر سکتے ہیں ۔

گرامی قدر :-

شاہ ولی اللہ تک میں آگیا تھا ۔ شاہ ولی اللہ کے ہونہار بیٹے عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے تحفہ اثنا عشری لکھ کر ہمیشہ کے لئے شیعیت کے مضبوط قلعوں میں وہ کیل گاڑھ دیا ہے ۔ جو قیامت تک کی نسلِ شیعیت وہ کیل نہیں اکھیڑ سکے گی ۔ شاہ عبدالعزیز فتوٰی عزیزی میں تحریر کرتے ہیں کہ

فقہ حنفیہ کا قول یہ ہے کہ شیعہ کافر ہے ، اور اس کے ساتھ سُنی بچی کا نکاح نہیں کیا جاسکتا ۔ یہ وہ خاندان ہے ۔ جس خاندان نے برصغیر میں سیاست کو پروان چڑھایا ہے ۔ یہ وہ خاندان ہے جس نے برصغیر میں بڑی بڑی حکومتوں سے ٹکر لی ہے ۔ یہ وہ خاندان ہے ۔ جس نے برصغیر میں حکمرانوں کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کی ہے ، لیکن کتنی جرأت کے ساتھ یہ شیعہ کے کفر پر فتوٰی دیتے چلے جا رہے ہیں ،

گرامی قدر :-

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے بعد اور آگے آجایئے ۔ علمائے اہل سنت علمائے دیوبند کے سرخیل قطب اقطاب شیخ الاسلام حجۃ اللہ فی الارض ، جنگ آزادی کے عظیم ہیرو علامہ رشید احمد گنگوہی فتوٰی رشیدیہ میں ایک سوال کا جواب لکھتے ہیں ۔ سائل پوچھتا ہے ۔ کہ ایک عورت سنی العقیدہ مغالطہ میں اس کا نکاح شیعہ سے ہوگیا ، اُسے اب طلاق لینے کی ضرورت ہے ۔ یا بغیر طلاق کے جدا ہو جائے گی ۔ کہ نکاح ہوا ہی نہیں ۔ وہ سنی عورت طلاق لے یا کہ نہیں نمبر ۲ باپ سُنی ہے ۔ اولاد شیعہ ہوگئی یہ اپنے باپ کے وارث بن سکتے ہیں ، یا نہیں ۔

قطب وقت امام وقت جنگ آزادی کے عظیم مجاہد انتہائی متقی پرہیزگار

عالم تحریر کر رہے ہیں کہ عورت بغیر طلاق کے جدا ہو جائے اس لئے کہ شیعہ اثنا عشری کافر ہے۔ اس لئے ایک سنی عورت کا نکاح منعقد نہیں ہوا۔ لڑکے جو سنی باپ کے شیعہ ہو گئے ہیں۔ وہ وارثِ جائیداد کے نہیں ہوں گے۔ باپ مسلمان تھا۔ اولاد شیعہ ہو کر کافر ہو گئی ہے۔

سامعین محترم:۔

علامہ رشید احمد گنگوہی کے بعد اور آگے نکل آیئے۔ علامہ بریلوی بریلویوں کے قائد اور ان کے راہنما۔ بلکہ بقول بریلوی علماء کے مجدد احترام کے ساتھ نام لونگا۔ مولانا احمد رضا بریلوی اپنے فتوٰی رضویہ میں اور اپنے مختصر رسالہ ردِ رفضہ میں تحریر کرتے ہیں۔ کہ شیعہ اثنا عشری بدترین کافر ہیں۔ اور الفاظ یہ ہیں کہ شیعہ بڑا ہو یا چھوٹا مرد ہو یا عورت۔ شہری ہو یا دیہاتی کوئی ہو۔ لاریب۔ لاشک قطعاً خارج از اسلام ہے۔ اور صرف اتنے پر ہی اکتفا نہیں کرتے اور لکھتے ہیں۔

مَنْ شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر

"جو شخص شیعہ کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے"

یہ فتوی مولانا احمد رضا خاں بریلوی کا ہے۔ جو فتوٰی رضویہ میں موجود ہے۔ بلکہ احمد رضا خان نے تو یہاں تک شیعہ سے نفرت دلائی ہے۔ کہ ایک شخص پوچھتا ہے کہ اگر شیعہ کنویں میں داخل ہو جائے تو کنویں کا سارا پانی نکالنا ہے یا کچھ ڈول نکالنے کے بعد کنویں کا پانی پاک ہو جائے گا۔ میں بریلوی علماء سے ادب سے درخواست کرونگا۔ کہ تم اپنے مقتدا اور پیشوا کے اس فتوی پر کیوں عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہو۔ اگر بریلوی علماء میری اس بات کو نہ مانیں تو بریلوی نوجوانوں کو ہمارے اس موقف پر ہمارا ساتھ دینا چاہیئے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی لکھتے ہیں۔ کہ سارا پانی نکال دے تب کنواں پاک ہوگا۔ اور وجہ لکھتے ہیں کہ شیعہ سنی کو ہمیشہ حرام کھلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر اس سے اور کچھ بھی نہ ہو سکا۔ تب بھی وہ اہل سنت کے کنویں میں پیشاب ضرور کر آئے گا۔ اس لئے اس کنویں کا سارا پانی نکال باہر کرنا لازمی اور ضروری ہے۔ اور یہ بات صرف مولانا بریلوی ہی نے نہیں کی بلکہ

شیخ العرب والعجم سیدنا و مولانا حسین احمد مدنیؒ نے بھی نقل کی ہے۔ کسی نے اسی طرح کی بات پوچھی تھی کہ شیعہ کا کھانا کھا لیا جائے یا کہ نہیں تو شیخ العرب والعجم فرماتے ہیں، کہ نہ کھایا جائے اور کچھ بھی نہ کرے گا شیعہ تو کھانے میں تھوک ضرور ملائے گا، اور تھوک ملا کر اہل سنت کے سپرد کرے گا۔ اسی واقعہ کی تائید بلکہ اس سے بھی خطرناک ایک واقعہ کی تائید بھکر کے علاقہ سے ہوئی۔ جس کے راوی مولانا محمد عبداللہ بھکر والے ہیں، ان کے ایک دوست جو تبلیغی جماعت کے ساتھ کام کرتے تھے۔ ان کی ایک شیعہ کے ساتھ تجارتی دوستی تھی۔ تجارت میں ایک دوسرے کے ساتھی تھے۔ آنا جانا تھا، اس نے خود اپنی زندگی کا واقعہ مولانا محمد عبداللہ کے سامنے بیان کیا۔

وہ کہتا ہے کہ میں اسی شیعہ کے پاس جس کے ساتھ میری تجارتی دوستی ہے گیا، اس نے میرے لئے کھانے کا انتظام کیا۔ جب کھانا میرے سامنے میز پر آیا، میں ہاتھ بڑھانے لگا ۔ دیہاتی ماحول تھا، پردے کا کوئی ماحول نہیں تھا۔ اس کی بیوی اٹھتی ہے، جو سنی العقیدہ ہے۔ اس نے یوں ہاتھ اٹھایا کہ کھانا مت کھایئے۔ میں جھجک گیا کہ میرے اس کے ساتھ تجارتی لین دین ہیں۔ ظالم نے کہیں زہر نہ ملا دیا ہو۔ یہ میرے اور جان چھوٹے۔ خیر وہ مجھے کہتا ہے کہ کھاؤ۔ مگر وہ عورت مجھے کہتی ہے نہ کھاؤ۔ اس نے دیکھ لیا ہے کہ میری بیوی اسے منع کر رہی ہے۔ اس نے اس سے کہا کہ کیوں منع کرتی ہو، اس نے جواب میں کہا کہ میں سچ منع کرتی ہوں۔ بحث طول پکڑ گئی۔ میں نے خود اس سے پوچھا کہ وجہ کیا ہے چکر کیا ہے، اس نے۔ بجائے اس کے کہ مجھے وجہ بتلاتا اپنی بیوی کو پیٹنا شروع کر دیا۔ مارنا شروع کیا۔ جب اس نے زیادہ تشدد کیا۔ تو اس کی بیوی پکار اٹھی۔ کہ اس نے میرے ساتھ ہمبستری کی ہے۔ اور اس کی گندگی اس کھانے میں شامل کی ہے۔

شیعوں پر لعنت بے شمار

شیعوں پر لعنت بے شمار

شیعوں پر لعنت بے شمار

میری مذہبی غیرت نے گوارہ نہیں کیا ہے کہ مسلمان بھائی کو نجس کہا!

کھلاؤں۔

گرامی قدر:۔

ایسے بیسیوں واقعات ہیں، آپ نے شیعیت پڑھی نہیں ہے۔ آپ نے شیعیت کا مطالعہ نہیں کیا ہے۔ جس کی تاریخ جس کے عقائد اس کی شرارتوں سے آپ پوری طرح آگاہ نہیں ہیں۔ میں نے بلا وجہ نہیں کہہ دیا کہ شیعہ کائنات کے بدترین اور غلیظ ترین کافر ہیں، میرے پاس اس کے دلائل ہیں، جس کی وجہ سے میں غلیظ ترین کافر کہہ رہا ہوں، عرض یہ کر رہا ہوں کہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے بھی شیعہ کا کفر بیان کیا ہے، اور کھل کر بیان کیا ہے۔

پنجاب میں مشہور ترین گدی سیال شریف بریلوی مسلک سے تعلق رکھتی ہے خواجہ محمد قمرالدین سیالوی نے اپنی کتاب مذہب شیعہ میں کھل کر لکھا ہے کہ شیعہ مسلمان نہیں کائنات کا بدترین کافر ہے۔ آپ خواجہ صاحب کی کتاب مذہب شیعہ لے کر پڑھ سکتے ہیں اور اپنی تسلی کر سکتے ہیں۔ علمائے اہل حدیث کے چشم و چراغ، علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید اپنی کتاب الشیعہ والقرآن میں کھل کر لکھتے ہیں۔ وہ کائنات کا بدترین اور غلیظ ترین کافر ہے۔ میں نے تین مکتبہ فکر آپ کے سامنے پیش کئے، جن کی تقسیم بد قسمتی سے برصغیر میں ہو گئی، اور اس سے پہلے متعدد علمائے کرام جنہیں بریلوی دیوبندی اور اہل حدیث مانتے ہیں۔ ان کے فتوٰی جات بھی آپ کے سامنے رکھے ہیں، مزید توجہ کیجئے ہر عربی مدرسہ میں ایک کتاب پڑھائی جا رہی ہے، جسے حسامی کہتے ہیں، اس میں ایک بات آتی ہے۔ اجماع کی تعریف کیا ہے، اس پر بات کرتے ہوئے اس میں تحریر کیا گیا ہے۔ کہ جو شخص ابوبکرؓ کی امامت کا قائل نہ ہو، جو شخص ابوبکرؓ کی خلافت کا قائل نہ ہو، وہ اجماع کا منکر ہو کر کافر ہے۔ اُسے مسلمان نہیں مانا جا سکتا، یہ کتاب ہر چھوٹے مدرسہ میں نہیں پڑھائی جاتی ہے۔ یہ کتاب ہر بڑے دارالعلوم میں پڑھائی جا رہی ہے۔ کوئی مولوی نہیں ہے۔ اس پورے برصغیر میں جس نے یہ کتاب نہ پڑھی ہو۔ جس نے اس کتاب

کا درس نہ لیا ہو، جس نے باب اجماع نہ پڑھا ہو، میں حیرت زدہ رہ جاتا ہوں، میں ششدر رہ جاتا ہوں۔ بعض اوقات میں سر پکڑ کر بیٹھ جاتا ہوں، کہ جن علما نے یہ بات پڑھی ہے۔ اس کے پڑھنے کے بعد بھی پھر وہ خاموش ہیں۔ شیعیت کے کفر کا اعلان نمبر پر کیوں نہیں کرتے۔ شیعہ کے کفر کا اعلان چوکوں پر کیوں نہیں کرتے۔ شیعہ کے کفر پر فتویٰ جات جرأت کے ساتھ کیوں نہیں دیتے۔ شیعہ کے کفر کو امت کے سامنے کیوں بیان نہیں کرتے۔ شیعوں کے کفر کے بیان کے سلسلے پر ہمارے سروں پر ہاتھ کیوں نہیں رکھتے میں سر پکڑ کر بیٹھ جاتا ہوں، کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ الٰہی کیا قیامت ٹوٹ گئی ہے۔ اتنا مضبوط ترین مسئلہ اتنا پرانا مسئلہ اتنے مقتدر علما کے فتویٰ جات صدیوں سے لکھی جانے والے بات آج ہم کہتے ہیں۔ شرارتی تصور ہوتے ہیں۔ آج ہم بیان کرتے ہیں، تخریب کار کہا جاتا ہے۔ آج ہم بیان کرتے ہیں۔ کوئی ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ رب ذوالجلال کیا قیامت ٹوٹ گئی ہے۔ کہاں گئے اہل حق، کہاں گئی جرأت۔

کہاں گئی مجدد الف ثانی کی یلغار

کہاں گئی عطاء اللہ شاہ بخاری کی زبان

میں ششدر رہ جاتا ہوں، سر پکڑ پکڑ کر رہ جاتا ہوں۔ ہم نے غلطی کیا کی ہے۔ ہم نے کونسا نیا مسئلہ پیدا کر لیا ہے۔ ہم نے کب اکابرین کی راہ چھوڑی ہے۔ ہم نے کب اسلاف سے الگ راستہ اختیار کیا ہے۔ یہ سب کتب میں موجود نہ ہو۔ میں اور سپاہ صحابہ کے نوجوان مجرم ہیں اور سب کچھ موجود ہے تو پھر فیصلہ سنیں۔ ہمارا یہ طے شدہ فیصلہ ہے کہ ہم تختۂ دار پر لٹک سکتے ہیں۔ شیعہ کو کافر کہنے سے باز نہیں رہ سکتے۔

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
سپاہ صحابہ	زندہ باد
جیوے جیوے	حق نواز
جیوے جیوے	حق نواز
تیری آواز میری آواز	حق نواز، حق نواز

سامعین گرامی قدر۔

موجودہ دور کے علما لیجیئے۔ پاکستان کے زندہ علما انڈیا عرب، امارات سعودی عرب، بنگلہ دیش۔ دارالعلوم دیوبند بریلوی اور اہل حدیث، موجودہ دور کے زندہ علما کے فتوٰی جات دو جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ استفتاء امام اہل سنت رئیس المناظرین منظور احمد نعمانی نے کیا ہے۔ اور اپنے استفتاء میں وہ تین دلائل لائے ہیں۔ شیعہ کا وہ تبرا جو وہ صحابہ پر کرتے ہیں۔

شیعہ کا قرآن کا انکار اور شیعہ کا مسئلہ امامت یہ تین چیزیں انہوں نے استفتاء میں رکھی ہیں۔ اور پھر پوری دنیا کے علما سے فتوٰی طلب کیا ہے۔ کہ ان حالات میں شیعہ مسلمان ہیں یا کافر۔ آج برصغیر میں جو مقتدر علما زندہ موجود ہیں۔ سب نے بغیر کسی اختلاف کے جواب تحریر کیا ہے۔ کہ شیعہ اثنا عشری کائنات کا بدترین کافر ہے دو جلدوں میں یہ فتوٰی دیا۔ اور چھپ کر ملک اور بیرون ملک میں تقسیم ہو گیا ہے۔ آپ اسے لے کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔

میں اپنے دعوی پر پہلے متعدد علما جو زندہ ہیں۔ اور فوت ہو چکے ہیں، ائمہ مجتہدین بریلوی اور اہل حدیث تینوں مکاتب فکر کی رائے لایا ہوں کہ شیعہ کافر ہیں۔ اس سے آگے آیئے شیعہ کتنا بڑا کافر ہے۔ کتنا بڑا غلیظ ترین کافر ہے شیعہ کی کتب میں مشہور ترین روایت موجود ہے۔

ایک کافرہ عورت رسالت مآب پر جب وہ گزرتے تھے، کوڑا کرکٹ اٹھا کر پھینکا کرتی تھی۔ بیمار ہوتی ہے۔ گندگی نہیں پھینکی۔ اس پر آقا پوچھتے ہیں کہ وہ عورت کہاں گئی۔ جواب ملتا ہے کہ وہ بیمار ہے۔ آقا بیمار پرسی کے لئے گئے، اور اس کی بیمار پرسی کی۔ اس اخلاق سے متاثر ہو کر اس نے کلمہ پڑھ لیا ہے۔ یہ سیرت کا مشہور ترین واقعہ ہے۔ میں دلیل کے طور پر یہ چیز لانا چاہتا ہوں کہ وہ عورت کافرہ عورت تھی۔ رسالت پناہ کو تکلیف دیا کرتی تھی۔ بیمار ہوتی ہے۔ بنوت بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئی ہے۔ لیکن یہی رسول یہی نبی، یہی آقا، یہی مرشد، یہی مولا اعلان

فرماتے ہیں۔ کہ آخر زمانہ میں ایک قوم آئے گی۔ اس کا نام رافضی ہوگا۔ وہ میرے صحابہ پر سب کریں گے۔ میرے صحابہ پر تبرا کریں گے۔ میرے صحابہ کو گالی دیں گے۔ رسالت کہتی ہے۔ کہ ان میں سے کوئی بیمار ہو پوچھیے مت۔ چاہے مر جائے۔ اس کا جنازہ مت پڑھیے۔ اپنے جنازے میں اس کو شریک مت کیجئے۔

پیغمبر کے فیصلے نے بتلا دیا ہے کہ جو رسول ایک کافرہ عورت کی تیمارداری کے لئے گیا ہے۔ وہی رسول صحابہ کے دشمن کی بیمار پرسی سے روک رہا ہے۔ پتہ چلتا ہے۔ کہ صحابہ کا دشمن وہ بدترین کافر ہے۔ جس کی بیمار پرسی کے لئے بھی نبوت نے اجازت نہیں دی ہے۔

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
شانِ رسالت	زندہ باد

میں نے اس بنیاد پر کہا ہے کہ شیعہ کائنات کا بدترین اور غلیظ ترین کافر ہے۔

صحابہ کا دشمن اتنا غلیظ ترین دشمن ہے جنازہ سامنے پڑا ہے۔ رسالت مآب جنازہ نہیں پڑھتے۔ اور واپس لوٹ گئے۔ تمام تر اخلاق کے باوجود جنازہ نہیں پڑھتے جب صحابی رسول صلعم سے سوال کرتے ہیں کہ آقا کیوں جنازہ نہیں پڑھا۔ فرمایا اس مردود کے دل میں عثمانؓ کا بغض ہے۔ اور جس دل میں عثمانؓ کا بغض ہو۔ اس پر اللہ کا غضب اترا کرتا ہے۔ رحمت للعالمین جو عبداللہ بن ابی تک کا جنازہ پڑھنے کے لئے تیار تھے۔ اور رب نے روکا تھا۔ کہ نہیں پڑھنا۔ وہی رسول ہے۔ وہی قائد ہے۔ وہی آقا ہے۔ لیکن مسئلے کی وضاحت کر رہا ہے۔ کہ جس کے دل میں اصحابِ رسول کا بغض ہے۔ وہ اتنا غلیظ کافر ہے۔ کہ رسول اس کا جنازہ پڑھنا نہیں چاہتا۔ یہ حقیقت ہے۔ اور حقائق مقدس ہوتے ہیں۔ ان پر زیادہ دیر پردہ نہیں ڈالا جا سکتا۔

سامعین محترم:۔

علماء کے فتویٰ جات۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل پیغمبر اسلام کی

بدایات ۔آپ کے سامنے آگئی ہیں ۔ رب ذوالجلال کا ارشاد کہ شیعہ کیا ہے ۔اس کو پیش کرنے سے پہلے میں یہ لازمی سمجھتا ہوں کہ اس حقیقت سے پردہ اٹھاتا جاؤں کہ آخر شیعہ کے لئے اتنی شدت کیوں ہے ۔ یہ فتوٰی جات کیوں آئے ہیں ۔ شیعہ وہ فرقہ ہے کہ جس کی ہر چیز پوری ملت اسلامیہ سے جُدا ہے

رب پر شیعہ آپ کے ساتھ متفق نہیں ہیں ۔

رسول پر شیعہ آپ کے ساتھ متفق نہیں ہیں ۔

اصحاب رسول پر شیعہ آپ کے ساتھ متفق نہیں ہیں ۔

قرآن پر شیعہ آپ کے ساتھ متفق نہیں ہیں ۔

امہات المومنین پر شیعہ آپ کے ساتھ متفق نہیں ہیں ۔

اذان پر شیعہ آپ کے ساتھ متفق نہیں ہیں ۔

نماز ، نکاح ، طلاق ، حج ، زکوٰۃ ، روزہ ، کلمہ اس پر بھی شیعہ آپ کے ساتھ متفق نہیں ہیں ۔ کوئی ایک مسئلہ میں آپ کو بھی میں شیعہ کو بھی حکومت کو بھی چیلنج کرتا ہوں کہ کوئی ایک مسئلہ شیعہ کا ایسا لاؤ کہ جس مسئلہ پر سُنی اتفاق کرتے ہوں ۔ یعنی وہ مسئلہ شیعہ اور سُنی کا متفقہ بن جائے ۔ کوئی ایک مسئلہ پیش کر دے ۔ میں معافی بھی مانگوں گا ۔ یہ سرگرمیاں بھی چھوڑ جاؤں گا ۔ معذرت بھی کرونگا ۔ مک بھی چھوڑ دوں گا ۔ جلا وطنی قبول کرونگا ۔ چیلنج ایک مسئلہ لاؤ ۔

چیلنج چیلنج چیلنج

ایک مسئلہ لاؤ جس پر شیعہ اور پوری دنیا کے مسلمانوں کا اتفاق ہو جائے ۔

آپ جس کو رب مانتے ہیں ۔ وہ یہ ہے کہ وہ بھولتا نہیں ہے ۔ وہ سوتا نہیں ۔ وہ غلطی نہیں کرتا ۔ شیعہ جس کو رب مان رہے ہیں ۔ انہوں نے اس کی تعریف کی ہے ۔ کہ رب کبھی کبھی غلطی کر جاتا ہے ۔ اُسے مغالطہ لگ جاتا ہے ۔ مغالطے میں ایک اعلان کر جاتا ہے ، بعد میں سمجھ آتی ہے ، کہ غلطی ہو گئی ۔ اس مسئلہ کا نام شیعوں نے اپنی کتب میں مسئلہ بدا رکھا ہے ۔ کہ رب بھول جاتا ہے ۔ غلطی کر جاتا ہے ۔ پھر مثال پیش کی ہے کہ رب نے اماموں کو

اطلاع کی ہے۔ کہ مہدی فلاں سن میں آئے گا۔ سن گذر گیا۔ مہدی نہیں آیا۔ لوگوں نے امام سے سوال کیا کہ سن تو گذر گیا ہے۔ مہدی کیوں نہیں آیا۔ امام جواب دیتا ہے۔ کہ رب کو بدا ہوا ہے۔ غلطی لگ گئی ہے۔ اب مہدی فلاں سن میں آئے گا۔ سن متعین ہو گیا ہے۔ انتظار شروع ہو گیا۔ وہ سن بھی گذر جاتا ہے۔ پھر لوگ سوال کرتے ہیں۔ کہ اب وہ سن بھی گذر گیا ہے۔ مہدی کیوں نہیں آیا۔ امام جواب دیتے ہیں، کہ رب کو غلطی لگ گئی ہے بدا ہو گیا ہے۔

کیا بدا ہو گیا ہے رب کو پتہ نہیں تھا۔ کہ لوگ حسین رض کو شہید کر دیں گے جب لوگوں نے حسین رض کو شہید کر دیا ہے۔ رب کو غصہ آیا ہے۔ انہیں غیر معینہ مدت کے لئے مہدی کی آمد ملتوی کر دی ہے۔ بدا کے نام سے یہ کفر

بدا کے نام سے یہ دجل

بدا کے نام سے یہ شیطنت

بدا کے نام سے یہ ضلالت

بدا کے نام سے یہ غلاظت

شیعہ کتب میں، شیعہ فکر میں موجود نہ ہو۔ مجھے چوک میں گولی مار دی جائے اگر موجود ہے اور یقیناً ہے، تو شیعہ کل بھی کافر تھا۔ شیعہ آج بھی کافر ہے۔ شیعہ کل بھی کافر تھا۔ شیعہ آج بھی کافر ہے۔ شیعہ کل بھی دجال تھا۔ شیعہ آج بھی دجال ہے شیعہ کل بھی شیطان تھا۔ شیعہ آج بھی شیطان ہے۔

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
جیوے جیوے	حق نواز
شیعوں پر لعنت	بے شمار

قرآن نے تو رب کا تعارف کرایا ہے۔ کہ رب نہ سوتا ہے۔ نہ آرام کرتا ہے۔ نہ غلطی کرتا ہے۔ نہ بھولتا ہے۔ اور یہ عقیدہ چودہ سو سال سے امت کا متفقہ چلا آرہا ہے۔ شیعہ رب کا یہ وصف اور یہ صفت نہیں مان رہا۔ وہ کہہ رہا ہے۔ کہ رب کو

غلطی لگ سکتی ہے ۔ رب کے بعد رسول کا نمبر ہے ۔

رسول بھی وہ جو تمام رسولوں کا سربراہ ہے ۔

رسول بھی وہ جو امام الکونین ہے ۔

رسول بھی وہ جو امام رسل ہے ۔

رسول بھی وہ جو امام القبلتین ہے ۔

رسول بھی وہ جو رحمت للعالمین ہے ۔

رسول بھی وہ جس کے لئے ۱۴ سو سال سے پوری امت تعریف مدح لکھنے کے بعد یہ لکھنے پر مجبور ہو گئی ہے ۔

لا یمکن الثناء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

میں آگے چل کر آتش برساؤں گا ، ملک میں آگ لگے یا نہ لگے ، امن برباد ہو ۔ مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں ۔ حقائق مقدس ہوتے ہیں اور میں حقائق سے پردہ ہٹانا لازمی سمجھتا ہوں ۔

حقیقت نہ ہو تو میں سزا کے لئے تیار ہوں ۔ اگر حقیقت ہو تو پھر حکومت مجھے سزا کیوں دے ۔

حق نواز قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں

حق نواز قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں

اس دھرتی پر محمد رسول اللہ سب سے بڑی ہستی ہیں رب کے بعد ۔ شیعہ یہ عقیدہ نہیں رکھتا ہے ۔ ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں ۔ شیعہ مجتہد شیعہ کا پادری پنڈت باقر مجلسی ملعون اپنی بدنام زمانہ کتاب غلیظ ترین کتاب ۔ یہ باقر مجلسی وہ ہے ۔ جس کی تعریف خمینی کرتا ہے ۔ وہ اسے قائد اور رہبر تسلیم کرتا ہے ۔ یہ اپنی کتاب حق الیقین میں لکھتا ہے ۔ اور یہ حق الیقین ایران سے شائع ہو کر پاکستان میں تقسیم ہوئی ہے ۔

لکھتا ہے کہ جس دن مہدی ظہور کرے گا ۔ سر سے پاؤں تک ننگا ہو گا ۔ اور

سب سے پہلے مہدی کے ہاتھ پر جو ہستی بیعت کرے گی ۔ وہ محمد رسول اللہ کی ذات ہوگی۔
پڑھے لکھے لوگو ۔ حکمرانوں ، عوام وکلاء ، علماء ، سکالرز ۔ تمہیں تمہاری ماں
کے دودھ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ کیا واقعی تم محمد رسول اللہ کو ایسا رسول مانتے ہو کہ
جو مہدی کے ہاتھ پر ۔ بیعت کرے گا ۔ تم اس رسول کے قائل ہو ۔ باقر مجلسی نے
میرے رسول کو گالی دی ہے ۔ میرے رسول کو مہدی کا مرید کہا ہے ، میرے رسول کو مہدی
کے ہاتھ پر بیعت کرا کر مہدی کا رضا کار کہا ہے ۔ بدترین توہین ہے ۔ بدترین گستاخی
ہے ۔ تم اس رشدی کو روتے ہو ، جو تمہاری دسترس سے باہر ہے ۔ میں پاکستان کے رشدیوں کو
روتا ہوں ، جو اس سرزمین پر بیٹھ کر رسول کو گالی دے رہے ہیں ۔ امام الکونین کی بیعت
مہدی کے ہاتھ پر ، کیا آپ مسلمان مانتے ہیں ، یا نہیں

سامعین محترم :۔

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نمبر باقی انبیاء کرام کا ہے ، باقی
رسولوں کے ساتھ شیعیت نے کیا کیا ہے ۔ جدالانبیاء ، ابوالانبیاء ، پوری انسانیت کے باپ
حضرت آدم علیہ السلام کو شیعوں نے اپنی ملعون کتاب ، اپنی لعین تحریر کے ساتھ ، اپنی
غلیظ تحریر کے ساتھ ملعون اور بدنام زمانہ کتاب اصول کافی میں ، جدالانبیاء ، ابوالانبیاء
حضرت آدم علیہ السلام کو کافر کہا ہے ۔

اصول کافی کا ملعون مصنف محمد بن یعقوب کلینی تحریر کرتا ہے ، کہ کفر کے
تین اصول ہیں ، جن میں کفر کی ایک شکل شیطان میں پائی جاتی ہے ، اور کفر کی ایک شکل
حضرت آدم علیہ السلام میں پائی جاتی ہے ۔ آیئے ۔ شیعوں انشاءاللہ زندگی رہی تو وہ
وقت آئے گا ، کہ تمہیں ایران بھاگنے پر مجبور کر دیا جائے گا ۔ تم وہ بدترین کافر ہو ، تم نے
انسانیت کے باپ کا بھی خیال نہیں کیا ، تم نے ابوالانبیاء کا بھی لحاظ نہیں کیا ، اٹھایئے
اصول کافی باب اصول الکفر وارکانہ یہ باقاعدہ سرخی قائم ہے ۔ اور اس میں پہلی روایت
درج ہے ، کہ کفر کے تین اصول ہیں ۔

جن میں ایک شیطان میں پایا جاتا ہے ۔ اور ایک حضرت آدم علیہ السلام

میں پایا جاتا ہے۔ نقل کفر کفر نہ باشد آگے آئیے شیعہ باقی انبیاؑ پر ہاتھ صاف کرتا ہے۔ اور ہاتھ صاف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کئی انبیاؑ ایسے ہیں، جنہوں نے اماموں کی امامت تسلیم نہیں کی تھی، رب نے انہیں سزائیں دی ہیں۔

پھر مثال کے طور پر حضرت یونس علیہ اسلام کا واقعہ پیش کرتا ہے۔ کہ رب نے ان کو کہا تھا کہ بارہ امام مان لو، یونس علیہ السلام نے انکار کر دیا تھا، جس کی وجہ سے رب نے سزا دی، رب نے عذاب دیا اور مچھلی کے پیٹ میں ڈال دیا۔

مسلمانوں بتلاؤ کہ اس سے زیادہ گند اس سے زیادہ غلیظ کفر اس دھرتی پر کوئی اور بک سکتا ہے۔ حد ہو گئی ہے۔ بے حیائی کی، رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد باقی رسولوں پر بھی شیعیت نے یوں ہاتھ صاف کیا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاؑ کے بعد درجہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے۔ پھر عمرؓ بن خطاب کا ہے، پھر عثمانؓ بن عفان کا ہے۔ لیکن میں سر دست ان کا تذکرہ کئے بغیر حیدر کرارؓ پر آتا ہوں، شاید کسی کے دل میں وہم ہو کہ شیعہ حضرت علیؓ کو تو مانتے ہیں۔ توجہ کیجئے شیعیت نے حضرت علیؓ کا نقشہ کیا کھینچا ہے۔ شیعہ کی معتبر کتاب تفسیر حسن عسکری جس کا اردو زبان میں ترجمہ پاکستان میں آثار حیدری کے نام سے کر دیا گیا ہے، اس میں تحریر کیا گیا ہے، کہ کچھ لوگ ایسے تھے، جو حضرت علیؓ کو امام نہیں مانتے تھے۔ تبرے کا انداز دیکھئے، غلاظت کا انداز دیکھئے، لکھتا ہے کہ کچھ لوگ جو علیؓ کو امام نہیں مانتے تھے، علیؓ کو خلیفہ نہیں مانتے تھے۔ وہ خوبصورت کپڑے پہن کر گھر سے باہر نکلے، شام کو واپس آئے وہ کپڑے اتار کر شب خوابی کا لباس پہننا چاہتے تھے۔ کہ کپڑے جسم کے ساتھ لپٹ گئے۔ کپڑوں سے آواز آئی، علیؓ کو امام مانو، تب ہم اتریں گے۔ ورنہ نہیں اتریں گے۔ مجبور ہو گئے امام مانا کپڑے اتر گئے۔ پھر کھانا کھانے بیٹھے تھے۔ اٹک گئے حلق میں، روٹی کے لقمے نیچے نہیں اترتے تھے۔ روٹی کے لقمے آواز دیتے تھے، علیؓ کو امام مانو تب ہم نیچے اتریں گے ورنہ ہم نیچے نہیں اتریں گے۔ مجبور ہو گئے، علیؓ کو امام مانا تب کھانا اندر گیا۔ کھانے سے فارغ ہوئے۔

سنیوں، سنیوں، بریلویوں۔ اہلحدیثوں دیوبندیوں، باقی بخشیں چھوڑ دو

یہ کفر دندناتا ہوا پھار رہا ہے۔

آگے یہ کمینہ۔ آگے یہ کالا کافر۔ آگے یہ کائنات کا بدترین کافر تحریر کرتا ہے۔ کہ یہ لوگ کھانے سے فارغ ہوتے۔ ان کو پیشاب نہیں آتا تھا، ان کا پیشاب بند ہو گیا۔ آ نہیں رہا تھا۔ تنگ ہو گئے۔ آلہ تناسل سے آواز آئی علی کو امام مانو۔

تم نے غور نہیں کیا اس کافر کے تبرے کا، اس نے حضرت علیؓ کو کیا گالی دی ہے۔ کیا حضرت کا مقدس نام۔ علی کا پیارا نام۔ علی کا پاکیزہ نام۔ علی کا مطہر نام کیا اسی لئے رہ گیا ہے کہ لیٹرین میں گندگی کی جگہ آلہ تناسل سے پیشاب کی جگہ سے نکلوایا جائے یہ دجل یہ کفر یہ ذلالت۔ یہ شیطنت آپ کے ملک سے چھپتی ہے۔ قرآن کی تفسیر کے نام سے یہ کتاب شائع کی گئی ہے اور اس میں یہ کفر لکھا گیا ہے۔ کتاب شیعہ کی نہ ہو۔ عبارت نہ ہو۔ الفاظ نہ ہوں میری سزا گولی ہے۔

کتاب بھی ہو شیعہ کی۔ الفاظ بھی ہوں۔ عبارت بھی ہو۔ اردو ترجمہ بھی پاکستان میں موجود ہو۔ پھر سینہ تان کر کھڑے ہو۔ سر پر کفن باندھ لو۔ یا شیعیت اس دھرتی پر زندہ رہے یا تم زندہ رہو۔

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

جیوے جیوے — حق نواز

سامعین محترم:

میں اسی بنیاد پر کہہ رہا ہوں کہ شیعہ کائنات کا بدترین کافر ہے۔ کسی نے آج تک اپنے قائد کا نام آلہ تناسل سے بھی نکلوایا ہے۔ حد ہو گئی ہے کفر کی یہ سب کچھ اسی ملک میں موجود ہے۔ آپ آنکھیں کھولیں، اور اس کا مطالعہ کریں تاکہ حقائق آپ کے سامنے آجائیں۔ میں نے اس بنیاد پر دعویٰ کیا تھا کہ شیعہ کائنات کا بدترین اور غلیظ ترین کافر ہے۔ یہ میرے دعوے کے الفاظ تھے۔ میں اس پر شہادت لایا ہوں۔ گواہی لایا ہوں علماء کی۔

مسلمانوں کی ذمہ دار کتاب مقدس ترین کتاب لاریب اور محفوظ کتاب قرآن مجید ہے۔ الحمد للہ سے والناس تک محفوظ ہے اس کی زیر اور زبر پر کوئی شک نہیں ہے۔ شیعہ اس قرآن کا قائل نہیں ہے۔ شیعہ نہ اس کا قائل پہلے تھا نہ اب ہے۔ اور نہ ہی ہو سکتا ہے۔ شیعہ کی دو ہزار سے زائد روایتیں ان کی کتب میں موجود ہیں کہ یہ قرآن اصلی نہیں ہے۔ اس قرآن میں کفر کے ستون کھڑے کر دیئے گئے ہیں، اس قرآن کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اس میں تحریف کر دی گئی ہے۔ اس سے آیتیں نکال دی گئی ہیں۔ اس کی صورتیں نکال دی گئی ہیں۔ اس کی ترتیب بدل دی گئی ہے۔ اس کی زیر و زبر میں تبدیلی کر دی گئی ہے حتیٰ کہ شیعہ کا پوپ پادری مقبول حسین دہلوی ملعون جس کی تائید اس وقت کے بارہ مجتہد شیعہ کے کرتے ہیں۔ بارہ پادری اس کی تائید کرتے ہیں۔ وہ قرآن مجید کا ترجمہ لکھتے ہوئے پارہ نمبر ۱۲ میں رکوع نمبر ۱۴ پر گندے قلم کے ساتھ گندی سوچ کے ساتھ گندے ذہن کے ساتھ۔ غلیظ دل کے ساتھ گندی سیاہی کے ساتھ تحریر کرتا ہے کہ یہ قرآن شراب خور خلفاؓ کی خاطر بدل دیا گیا ہے۔ اصلی قرآن مہدی کے پاس ہے۔ پھر خود ہی اس کے ذہن میں سوال آتا ہے۔ اور اس کا جواب دیتے ہوئے تحریر کرتا ہے۔ کہ اگر قرآن غلط ہے تو اس کو بدل کیوں نہیں دیتے ہو۔ صحیح کیوں نہیں کر دیتے ہو۔ جواب دیتا ہے کہ ہم امام کے حکم سے مجبور ہیں، جب تک مہدی نہ آئے۔ ہم یہی غلط قرآن پڑھیں گے۔ جس دن مہدی آئے گا، اس دن قرآن اپنی اصلی حالت میں پڑھا جائے گا۔ یہ مقبول دہلوی نے قرآن مجید کے ترجمہ میں نہ لکھا ہو، اردو زبان میں نہ لکھا ہو۔ شیعہ کے بارہ پادریوں نے اس کی تائید نہ لکھی ہو۔ میں ہر سزا کے لئے تیار ہوں۔ اگر یہ موجود ہے اور ۷۰ سال سے موجود ہے۔ کسی شیعہ نے اس کفر پر فتویٰ نہیں لگایا ہے۔ کسی شیعہ نے مقبول کو لعین نہیں کہا ہے۔ پھر مجھے کہنے کا حق ہے۔ کہ شیعہ کائنات کا بدترین کافر ہے۔ جو اللہ کی کتاب کو شرابیوں کی کتاب کہہ رہا ہے۔ جو اللہ کی کتاب کو شراب خور خلفاؓ کی بدلی ہوئی کتاب کہہ رہا ہے۔ اس دھرتی کا سب سے بڑا کافر ہے۔

اس دھرتی کا سب سے بڑا دجال ہے۔

اس دھرتی کا سب سے بڑا لعین ہے۔

اس دھرتی کا سب سے بڑا ابلیس ہے۔

اس کافر کے کفر پر پردہ ڈالنا اپنی عاقبت برباد کرنے کے مترادف ہے۔

نعرہ تکبیر　　اللہ اکبر

تاج و تخت ختم نبوت　　زندہ باد

جیوے جیوے　　حق نواز

پڑھے لکھے لوگوں رب ذوالجلال کی کبریائی کا واسطہ ہمارے موقف میں کمزوری نکالو، نقص نکالو۔ چلتے ہوئے کہتا ہوں، تمہیں بھی کہتا ہوں، حکومت سے بھی کہتا ہوں، بی بی بینظیر سے بھی کہتا ہوں، ایرانی شیعہ سے بھی کہتا ہوں۔ اور پوری شیعہ قوم سے کہتا ہوں۔ کہ میں نے تمہیں کافر کہا ہے۔ چوکوں پر، محراب پر، چوراہوں پر مسجد پر اور اعلانیہ کہا ہے۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ میں غلط کہتا ہوں۔ تو میرے خلاف ہائی کورٹ میں سپریم کورٹ میں رٹ دائر کرو۔ کہ ہمیں یہ مولوی کافر کہتا ہے۔ ہم مسلمان فرقہ ہیں۔ عدالتِ عالیہ اس رٹ کے جواب میں، جس طرح لوگ ریٹس کرتے ہیں کہ

ہماری عورت کی بے عزتی ہوئی پولیس نے پرچہ نہیں کیا، لوگ ریٹس کرتے ہیں، ہماری چوری ہوئی پولیس نے پرچہ نہیں کیا، اور پھر عدالت عالیہ اس پر فیصلہ دیتی ہے تم رٹ کرو۔ عدالت مجھے مجرم کی حیثیت سے طلب کرے میں عدالت عالیہ میں تمہارا کفر رکھتا ہوں تم اپنا اسلام رکھو۔ عدالت ایک سال، دو سال، پانچ سال کیس سماعت کرے۔ تم بھی، اطمینان کے ساتھ دلائل لاؤ۔ میں بھی اطمینان کے ساتھ دلائل دیتا ہوں، تم بھی تیاری کر کے آؤ، میں بھی تیاری کر کے آتا ہوں، تم بھی تمام پوپ پال پادری عدالت میں لا کھڑا کرو۔ میں بھی تمام علمائے کرام لا کر عدالت میں کھڑا کر دیتا ہوں۔ پانچ سال کے بعد اگر عدالت عالیہ تمہارے کفر کا فیصلہ نہ کرے، تو ربِ کعبہ کی قسم۔ ربِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم میں جلاوطنی قبول کر لونگا

نعرہ تکبیر　　اللہ اکبر

شیر اسلام حق نواز　　زندہ باد

جیوے جیوے حق نواز
جیوے جیوے حق نواز
تیری آواز میری آواز حق نواز۔ حق نواز
چھا گیا بھئی چھا گیا حق نواز چھا گیا
سینوں میں انقلاب حق نواز حق نواز
سینوں میں انقلاب حق نواز حق نواز

گئے چوکوں کے مناظرے ، گئے چوکوں کے مناظرے ۔

یہ پرانی باتیں تھیں ، عدالت میں آؤ ، طے کریں بات کو، اگر شیعہ نہیں آتے تو حکومت کیوں مجھ پر پابندیاں عائد کرتی ہے۔ مقدمات بناتی ہے۔ مجھے نقضِ امن پیدا کرنے کا طعنہ دیتی ہے ، حکومت خود کیس کرے ، شیعہ نہیں کرتے نہ کریں ، حکومت خود کیس کرے جس ضلع کا ڈپٹی کمشنر مجھ پر پابندی عائد کرتا ہے ۔ وہ جرأت کرکے کیس عائد کرے ، کہ یہ شیعوں کو کافر کہتا ہے ، میں نے اس پر پابندی عائد کی ہے ، کہ شیعہ مسلمان ہیں ، میں شیعہ کے کفر پر عدالت میں دلائل دیتا ہوں ، ڈپٹی کمشنر شیعوں کا ٹاؤٹ بن کر ، ایجنٹ بن کر چیلہ بن کر ، ان کے اسلام کے دلائل لائے ، اگر شیعہ مسلمان ثابت ہو گئے تو میں ملک چھوڑ جاؤں گا تمہیں پابندیاں عائد کرنے کی ضرورتیں نہیں رہیں گی ۔

نعرہ تکبیر اللہ اکبر

اور اگر ایسا نہیں ہوتا ، تو میں پابندیاں توڑ دوں گا ۔ میں ٹھکرا دوں گا ، جس طرح ٹھکرانے کا حق ہے ۔ پھر نہیں بات سنی جانے گی ۔

لا اینڈ آرڈر ۔ عائشہ رضؓ کے دوپٹے سے امن زیادہ عزیز نہیں ہے ۔
عائشہ رضؓ کے دوپٹے سے زیادہ تم عزیز نہیں ہو ۔
عائشہ رضؓ کے دوپٹے سے مجھے اپنی اولاد عزیز نہیں ہے ۔ آگ لگتی ہے لگ جائے ، میں امی کے دوپٹے کا تحفظ ، جرأت ، بہادری ، شجاعت کے ساتھ کر جاؤں گا ۔

للکار ہے للکار ہے شیر کی للکار ہے ۔

للکارہے للکارہے	شیر کی للکارہے
للکارہے للکارہے	شیر کی للکارہے
علامہ صاحب قدم بڑھاؤ	ہم تمہارے ساتھ ہیں
کافر کافر	شیعہ کافر
کافر کافر	شیعہ کافر
جیوے جیوے	حق نواز
جیوے جیوے	حق نواز
میری آواز تیری آواز	حق نواز
میری آواز تیری آواز	حق نواز

آج مجھے تعجب لگتا ہے، اس نعرے پر
اس نعرے نے سپریم کورٹ میں گونجنا ہے۔
اس نعرے نے ہائی کورٹ میں گونجنا ہے۔ (انشاءاللہ)

لوگ کہتے ہیں کہ کافر کافر کہنے سے تبلیغ کرنے کا کیا انداز ہے۔ کافر کافر کہہ کر تقریر کرنے کا کیا انداز ہے۔

یہ انداز میرا نہیں، یہ انداز میرے کسی استاد، پیر اور مرشد کا نہیں، یہ انداز کسی مولوی کا نہیں، یہ انداز کسی تعصب اور ضد پر مبنی نہیں۔ یہ وہ انداز ہے جو رب نے اپنے رسول کو سکھایا ہے۔ میں رسول کی اتباع میں اس انداز پر کاربند ہوں، رب نے اپنے پیغمبر کو سکھایا ہے۔ کہ سامنے کافر کھڑے ہیں، تبلیغ کرو اور کس طرح کرو، فرمایا کہ

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ

مولویوں، پیروں، مرشدوں، میں تمہارا رضا کار ہوں۔ لیکن خدارا ظلم نہ ڈھاؤ یَا اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ کہہ کر رسول نے تبلیغ کی ہے کہ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ہم وہی کچھ کہہ کر اور شیعوا و کافرہ تمہارا یہ عقیدہ گندا ہے۔ یہ گندا ہے۔ یہ گندا ہے۔ تم اپنی جگہ ہم اپنی جگہ لکم دینکم ولی دین

قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ۔

تم رسول سے زیادہ اخلاق رکھتے ہو۔

تم رسول سے زیادہ بڑے داعی ہو۔

تم رسول سے زیادہ اچھی خطابت رکھتے ہو۔

مانتا ہوں۔

ایمان ہے۔

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ

مانتا ہوں۔ لیکن یہاں اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ ہے۔ وہاں اسی رسول کی شریعت میں بیت اللہ سے مشرکین کے خدا نکال کر پیر نہیں، مرشد نہیں۔

خدا نکال کر رسول نے ان کی ناک میں لاٹھی ڈال کر اعلان کیا ہے۔

جَاءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا

بھول کیوں جاتا ہے۔ دین سمجھنے کے لئے تمام دلائل جمع کرنے پڑیں گے۔

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ، حق ایمان۔

لیکن یہ بھی تو نظر آتا ہے کہ پیغمبر کسی خدا کی ناک کاٹ رہا ہے۔ کسی کے کان کاٹ رہا ہے۔ کسی کی ٹانگیں کاٹ رہا ہے۔ اور سب کچھ کرنے کے بعد اعلان کرتا ہے کہ اُفٍّ لَّکُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ

جن کے خداؤں کے ناک کاٹ دیئے تھے۔ ان کے جذبات مجروح ہونے یا کہ نہیں۔

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ اپنی جگہ حق ہے لیکن جب کفر ضد پر اتر آئے۔ پھر اس کے جواب میں یلغار ہے۔ جب کفر ضد پر اتر آئے تو پھر اس کے جواب میں بدر ہے۔ جب کفر ضد پر اتر آئے۔ تو پھر احد ہے۔ جب کفر ضد پر اتر آئے تو پھر اس کے خلاف اعلان ہے لَا تَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اَوْلِیَاءَ

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
شان صدیق اکبرؓ	زندہ باد
عدالتِ فاروقؓ	زندہ باد
حیاءِ عثمانؓ	زندہ باد
شجاعتِ علیؓ	زندہ باد
سیاستِ معاویہؓ	زندہ باد
سیاستِ معاویہؓ	زندہ باد
کردارِ معاویہؓ	زندہ باد
شیرِ اسلام علامہ جھنگوی	زندہ باد

بات معاویہؓ کی آئی تو کہتا چلوں، آج کا مولوی معاویہؓ سے زیادہ اچھا خطیب نہیں ہے۔ آج کا مولوی معاویہؓ سے زیادہ مقدس نہیں ہے۔ آج کا مولوی معاویہؓ سے زیادہ با اخلاق نہیں ہے۔ تاریخ چیختی ہے۔ واویلا کرتی ہے۔

حیدر کرارؓ اور حضرت معاویہؓ کی آپس میں چپقلش تھی، ایک غیر مسلم رومی حکمران حیدر کرارؓ کو خط لکھتا ہے کہ میری بیعت کرو ورنہ تختہ الٹ دونگا، ابھی تک علی بن ابی طالب اسداللہ الغالب نے ابھی تک پیغمبر کے پروردہ نے جواب نہیں دیا۔ کہ میں کیا کرونگا۔ ابوسفیان کا بیٹا (معاویہؓ) پہلے بولتا ہے۔ وحی کا کاتب پہلے بولتا ہے رسول کا پروردہ پہلے بولتا ہے۔

حضرت معاویہؓ بن ابی سفیان جواب لکھتے ہیں۔

او رومی کتے، پیروں، تمہارا نوکر ہوں۔ مجھے طعنہ نہ دو کہ میری زبان تلخ ہے۔ میں نے یہ لہجہ حضرت معاویہؓ سے سیکھا ہے۔ صحابی رسول نے کافر کو جواب دیا ہے کہ او رومی کتے اگر علی کی طرف تیرا ہاتھ اُٹھا تو اس ہاتھ کو قلم کرنے کے لئے سب سے پہلے حضرت علیؓ کی طرف سے معاویہؓ سپاہی بن کر آئے گا۔

اور صرف حضرت معاویہؓ ہی نے کافروں کو کتا ہی نہیں کہا، رب کافروں

کا کفر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الْكَلْبِ یہ بھول گئی ہیں آیتیں ۔ قرآن وسنت کے تمام دلائل ملاؤ ۔ اور پھر نتیجہ اخذ کرو ۔ كَمَثَلِ الْكَلْبِ

أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ

یہ جانوروں سے بھی زیادہ گمراہ ہیں ۔

میں نے شروع میں یہ دعویٰ کیا تھا کہ شیعہ کائنات کا بدترین اور غلیظ ترین کافر ہے ۔ ایک بات اور کہتا جاؤں ۔ لوگ آواز بلند کرتے ہیں کہ عورت ملک کی سربراہ بن گئی ۔ ظلم ہوگیا ۔ میں بھی کہتا ہوں کہ ظلم ہوگیا ۔ لیکن عورت عورت میں فرق ہے ۔ ایک عورت مسلمان ہو کر سربراہ ہو ایک عورت ہونے کے ساتھ کافرہ بھی ہو ۔ یہ دگنا ظلم ہے ۔ بے نظیر صرف عورت نہیں شیعہ عورت ہے ۔ عام شیعہ نہیں ۔ ایرانی نسل ہے شیعہ کے عقائد کی وجہ سے بے نظیر کافرہ عورت ہے ۔ ڈر کر نہیں کہتا ۔ رب پر بھروسہ کر کے جرأت دلیری ۔ بہادری کے ساتھ کہتا ہوں کہ بے نظیر کا تختہ الٹ دینا چاہیئے ! کیونکہ اسلام میں عورت سربراہ نہیں ہو سکتی ۔

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

جیوے جیوے — حق نواز

اگر بے نظیر شیعہ نہیں تو اس کی وضاحت کرے کہ اس کا نکاح ایرانی عقیدہ کے مطابق کیوں ہوا تھا ۔ اس کا نکاح شیعہ عقائد کے مطابق کیوں ہوا تھا ۔ آپ صرف عورت کی بات کرتے ہیں میں کہتا ہوں کہ کافرہ عورت مسلط ہے پھر کہتا ہوں کہ سینوں تمہیں پتہ نہیں کہ کب عقل آئے ۔ تم نے اپنے مذہبی حقوق کی آج تک بات نہیں کی ۔ حاصل کرنا تو بعد کی بات ہے ۔ بات تک نہیں کی ۔ پاکستان کا صدر اور وزیر اعظم سنی العقیدہ ہونا لازمی ہے ۔ ہمارا بنیادی پیدائشی اور بین الاقوامی حق ہے ۔ ایران کے آئین میں خمینی نے تحریر کیا ہے ۔ کہ ایران کا صدر اور وزیر اعظم شیعہ اثنا عشری ہو سکتا ہے ۔ سُنی مسلمان نہیں ہو سکتا ۔ اگر ایران میں میرا سُنی مسلمان بھائی صدر نہیں بن سکتا ۔ اگر ایران میں میرا سُنی بھائی وزیر اعظم نہیں بن سکتا ہے ۔ تو پاکستان کے سینوں تمہیں بے غیرت ہو کہ تم پاکستان میں شیعہ کو کلیدی عہدے سونپتے چلے

آرہے ہے۔

اُٹھو شیعیت کو اقتدار سے الگ کر دو۔

اُٹھو شیعیت کو کلیدی عہدوں سے الگ کر دو۔

یہ میرا اور آپ کا بنیادی حق ہے۔ پاکستان سنی اکثریت سے واضح آبادی ہے۔ لہٰذا ملک سُنی سٹیٹ ہونا چاہیئے۔ صدر اور وزیر اعظم سُنی ہونا چاہیئے۔ ملک میں اصحاب رسول خصوصاً خلفائے راشدین کے ایام سرکاری سطح پر منائے جانے چاہئیں۔ یہ قرارداد یہ مطالبات کے ذریعہ سے نہیں منوائے جاسکیں گے۔ اس کے لئے ہتھکڑی پہننا پڑے گی۔ بیڑی پہننا ہوگی۔ اس کے لئے کفن پہننا ہوگا۔ جب میری قوم یوں کھڑی ہوگی۔ وہ دن شیعیت کا پاکستان سے بھاگ جانے کا آخری دن ہوگا۔

نعرہ تکبیر اللہ اکبر

نعرہ تکبیر اللہ اکبر

پاکستان کے مولوی خمینی کی تعریف کر رہے ہیں۔ اللہ کیا قیامت آگئی، ایک ملا کل تک ٹائی پہننے والا وکیل تھا، جو کل تک جھوٹ بولتا تھا۔ وہ ملا کہتا ہے کہ خمینی نے موت حسین کی طرح لی ہے۔ زندگی علیؓ کی طرح گذاری ہے۔

درباری مُلاں ہائے ہائے

درباری مُلاں ہائے ہائے

درباری مُلاں ہائے ہائے

ایک اور مُلا جو خمینی کی موت پر کہتا ہے کہ میرا باپ مرگیا ہے۔ ہمیں آج معلوم ہوا کہ تم کافر کے نطفہ ہو۔ ہم تو کچھ اور سمجھتے رہے ہیں۔ پاکستان میں خمینی کی مدح اور پاکستان کی نیشنل اور صوبائی اسمبلیوں نے اس کے لئے قرارداد تعزیت منظور کی ہے۔ آسمان کیوں نہیں ٹوٹ پڑا۔ اس خمینی کے لئے تعزیت جس ملعون نے اپنی بدنام کتاب کشفِ اسرار میں تحریر کیا ہے کہ

"عمرؓ بن خطاب اصلی کافر اور زندیق تھا

(لبیک اللھم لبیک کا کسی نے نعرہ بلند کردیا۔ آپ نے فرمایا)
لبیک اللھم کا یہ معنی ہے کہ کفن پہن کر سامنے آؤ اور اصحابِ رسول کی عزت کے لئے کٹ جاؤ۔

لیکن لبیک یارسول یہ ہے کہ آج پیغمبر کی زوجہ طیبہ ام المومنین سیدہ حضرت عائشہ رضؓ پر لوگ لعنتیں بھیج رہے ہیں۔ نعرہ بلند کر۔

لبیک یارسول اللہ تو رہے یا شیعیت رہے۔ قیامت کے دن تو کہہ تو سکے کہ آقا میں نے لبیک کہہ کر اصحاب رسول کی ناموس کے لئے اصحاب رسول کی عزت کے لئے جان دی تھی۔

میں جب تقریر کرتا ہوں۔ تو آخری سمجھ کر کرتا ہوں، کہ شائد پھر زندگی نہ رہے۔ اگر پاکستان شیعہ اور حکمران طبقہ مجھ سے اس لئے نالاں ہے، کہ میں خمینی کو کافر کہہ رہا ہوں۔ تو تم مجھے بتلاؤ کہ خمینی نے۔

فاروق اعظمؓ کو
فاتح قیصر کو وہ صرف فاتح ہی نہیں۔ فاروق اعظم رضؓ نے قیصر کو جوتے کی نوک پر رکھ کر یوں اڑا دیا تھا۔ جیسے چٹیل میدان میں فٹ بال کھیلا جاتا ہے۔ اس فاروقؓ کو
اس دامادِ مرتضیٰؓ کو
اس بیت المقدس کے فاتح کو

اس فاروق کو جس نے رسول کو سب سے پہلے کعبۃ اللہ میں نماز پڑھائی خمینی اس کو اصلی کافر لکھے۔ تم اس کو شیخ الاسلام کہو۔ میرا دین ہے۔ میرا عقیدہ ہے۔ کہ جس خمینی نے فاروق اعظم رضؓ کو کافر لکھا ہے۔

اِس خمینی کو دن میں ہزار بار کافر کہنا ایمان ہے۔

خمینی۔ مرتد مرتد مرتد مرتد مرتد مرتد
دجال دجال دجال دجال دجال دجال

کافر کافر کافر کافر کافر کافر

اگر تحفظ ناموس فاروق اعظمؓ کے عوض مجھے بیڑی پہنائی جاتی ہے

تو بسر و چشم قبول ہے۔

جیوے جیوے حق نواز

جیوے جیوے حق نواز

اور یہ بھی کہتا ہوں پاکستان کے تمام ڈپٹی کمشنروں سے کہ ایک دن قیامت کا بھی آنا ہے۔ آج ہماری راہ روک سکتے ہو۔ ہو سکتا ہے۔ ایک دن پل صراط پر صدیق اکبرؓ تمہارا راستہ روک لیں گے۔ کس جرم میں ہماری راہ روکتے ہو۔ کس جرم میں پابندیاں عائد کرتے ہو۔ میرے سپاہیوں سے کہتا ہوں کہ عائشہؓ تمہاری بھی امی ہے۔ عائشہ میری بھی امی ہے میں اس امی کے دوپٹے کے تحفظ کی جنگ لڑتا ہوں۔ تم اگر اس انداز میں جنگ نہیں لڑ سکتے ہو۔ تو پھر راہ نہ روکو۔ تمہاری اور میری امی ایک ہے۔

سامعین محترم:۔

ہارون علیہ السلام نے اپنے بھائی موسیٰ علیہ السلام کو والدہ کا واسطہ دے کر کہا تھا کہ بات تو سن لے۔ ڈاڑھی اور سر کے بال کیوں پکڑتے ہو۔ پنجاب کے ڈپٹی کمشنروں بات تو سن لو۔ عائشہؓ تمہاری بھی امی ہے۔ اس امی کا واسطہ بات تو سن لو راہ کیوں روکتے ہو موقف تو سنو۔ جو میں نے دعویٰ کیا ہے۔ اس کی شہادت تو سنو۔ ہمارے دلائل تو سنو۔ خمینی اپنی ملعون کتاب کشف اسرار میں مزید غلاظت بکتا ہے کہتا ہے کہ میں وہ رب نہیں مانتا جس رب نے عثمانؓ بن عفان اور معاویہؓ بن ابی سفیان جیسے بدقماشوں کو حکومت عطا کی ہے۔

اس خمینی کی تعریف، خمینی کہتا ہے کہ جتنے رسول آئے، بمعہ محمد رسول اللہ کے سب ناکام واپس گئے ہیں، یہ اسلام ہے یہ ایمان ہے اور خمینی کی زندگی کی آخری تحریر اس کا آخری کفر چھپ کر پاکستان میں آگیا ہے۔ جس کا نام میں نے کفرنامہ رکھا ہے۔ آخری عمر کا وصیت نامہ اور اس کا اس نے اتنا اہتمام کیا ہے، کہتا ہے کہ میری موت کے بعد اس کی سیل کھولی جائے۔

میرا بیٹا احمد خمینی پڑھے وہ نہ پڑھ سکے صدر مملکت پڑھے وہ نہ پڑھ سکے تو ایران کا چیف جسٹس پڑھے، مجلس خبروان کا ممبر پڑھے وہ نہ پڑھ سکے تو پارلیمنٹ کا سپیکر پڑھے۔ یہ اہتمام کیا ہے۔ اس نے اپنے وصیت نامے کا۔ وہ وصیت نامہ پاکستان میں تحریک نفاذ فقہ جعفریہ نے شائع کیا ہے۔ فقہ جعفریہ بھی عجیب شے ہے۔ جس میں پانی کی بجائے تھوک سے استنجا جائز ہے، ہنسنے کے لئے بات نہیں کی میں نے میری عادت نہیں ہے۔ میں اس لئے بات کر رہا ہوں کہ غلاظت آپ کو سمجھ آجائے۔

غلاظت غلاظت "مَنْ لَا یَحْضُرُہُ الْفَقِیْہُ" میں درج ہے کہ جب پانی نہ ملے تو تھوک سے استنجا کر لو۔ میں نے کئی مرتبہ کہا کہ ظالموں ہوگا کیسے۔ کیا ایسا ہوگا کہ سامنے خمینی جیسا مجتہد بیٹھے۔ اور پیچھے رافضی نوجوان نمبروار تھوکتے جائیں۔ یوں ہوگا... کیسے ہوگا۔

رب کا حکم ہے کہ پانی نہ ملے تو تیمم کرو۔ شیعیت کہتی ہے کہ پانی نہ ملے تو تھوک سے استنجا کرو۔ یہ مذہب ہے، یہ دین ہے۔ غلاظت ہے۔

اتنی غلاظت ہے کہ لکھے کہ جو جوڑا متعہ کرتا ہے۔ وہ جب غسل کرے۔ اس کے ہر قطرے سے ۷۰۔ فرشتے پیدا ہوتے ہیں۔ جو اُن کے لئے دعا کرتے ہیں۔

تمہارے نجس پانی سے فرشتے پیدا ہوتے ہیں۔ کچھ فرشتے ہمیں بھی نظر آتے ہیں۔ لمبی لمبی لٹیں کڑے چرس بھری سگریٹیں۔ فرشتے تو دیکھو، حد ہوگئی بے حیائی کی۔ انتہا ہوگئی، بے حیائی کی۔

کیا عرض کر رہا تھا۔ خمینی کی زندگی کا آخری کفر وصیت نامے میں خمینی لکھتا ہے کہ رب نے جو قوم۔ جو رفاکار۔ جو نوجوان ایران میں مجھے دیئے ہیں، ایسی قوم ایسے ساتھی ایسے جوان رب نے محمد رسول اللہ کو نہیں دیئے تھے۔

نبی کریم کے کن صحابہ پر ان ایرانی غنڈوں کو ترجیح دے رہا ہے۔ جن صحابہ نے۔ احد، مکہ، مدینہ۔ قیصر، کسریٰ، قبرص، انطاکیہ، مصر، شام، ایران، پشاور، حتیٰ کہ ملتان تک کے علاقے فتح کر کے اعلان کیا تھا۔

اخرجوا الیھود من جزیرۃ العرب

عیسائیت جزیرہ عرب سے نکل جائے ، ان صحابہ پر جن کو اللہ نے رضی اللہ عنہ کے سرٹیفکیٹ دیئے ، خمینی ایرانی غنڈوں کو ترجیح دیتا ہے ۔ جن ایرانیوں کو صدام نے ذلیل کر چھوڑا ہے ۔

صدر صدام حسین ۔ زندہ باد

اگر میری زبان میں پوچھتے ہو ۔ تو صدام کہا کرتا ہے ۔ کہ تُن کے رکھ ، تُن کے رکھ ایرانی کو تُن کے رکھ ۔ یہ ایرانی نبی کے صحابہ پر فوقیت رکھتے ہیں ، جو عراق کی ایک انچ زمین بھی فتح نہ کر سکے ۔ اور اس کو صدام نے ذلیل کر چھوڑا ہے ۔ ان بدمعاشوں کو رسول کے صحابہ پر فوقیت دے رہا ہے ، جنہوں نے قیصر و کسریٰ کو دن میں تارے دکھائے ، اور رب نے جنہیں اولٰئِکَ حزبَ اللہ کہا ۔

رب نے جنہیں اولٰئِکَ ھم الراشِدُوْن کہا

رب نے جن کے ساتھ وعدہ کیا کہ

وَکُلًّا وَّعَدَ اللہُ الحسنیٰ ۔ تم سب جنتی ہو ۔

رب نے جن کے لئے کہا رضی اللہ عنہ ورضوا عنہ

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِہٖ فَقَدِ اھْتَدَوْا

ان پر ایران کے غنڈے فوقیت لے جائیں ، سنیوں کہاں ہو ، یہ خمینی کا وصیت نامہ ، ملک میں چھپا ہے ۔ اِسے ضبط ہونا چاہیئے کہ نہیں ، دونوں ہاتھ بلند کر کے کہیے ۔

یہ اپنے غنڈوں کو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر فوقیت دے کر رسالت مآبؐ کی ہتک نہیں کر رہا ۔ یہ بڑا قائد ہے ۔ کہ اس کی جماعت رسول کی جماعت سے بڑھ گئی ہے ۔ کہاں تک میں شیعہ کفریات کو سامنے لاؤں ۔

اللہ ، رسول ، قرآن ، علیؓ بن ابی طالب کے بعد شیعہ نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کے لئے کیا کہا ، کیوں ، کون ، ابوبکرؓ و عمرؓ جو آج بھی رسول کے پہلو میں ہیں ۔ باقر مجلسی ملعون اپنی

کتاب "حق الیقین" میں لکھا ہے کہ

ابوبکرؓ و عمرؓ شیطان سے بڑے جہنمی ہیں

لعنت لعنت لعنت

اس نے ایک روایت گھڑی ہے۔ اس نے کہا کہ ایک دن شیطان سے حضرت علی کی ملاقات ہو گئی۔ علی نے کہا کہ تو اللہ کی مخلوق میں بڑا بدبخت ہے۔ شیطان نے کہا کہ علیؓ تجھے مغالطہ ہے۔ یہی مغالطہ مجھے بھی تھا۔ میں نے رب سے پوچھا کہ اللہ میں بڑا کمینہ ہوں تیری مخلوق میں۔ رب نے کہا کہ نہیں تجھ سے دو اور بڑے بے ایمان ہیں۔ تو اُن سے چھوٹا ہے۔ آگے لکھا ہے کہ شیطان نے کہا کہ اے رب میں وہ دو بڑے بے ایمان دیکھنا چاہتا ہوں۔ جن سے میں بھی چھوٹا ہوں۔

رب نے داروغہ جہنم کے پاس بھیجا اور کہا کہ میرا سلام کہہ اُس سے اُسے کہہ کر وہ تجھے دکھائے۔ آگے لکھا ہے کہ شیطان داروغہ جہنم کے پاس گیا۔ اس نے داروغہ جہنم کو سلام کیا۔ اور داروغہ جہنم ساتھ اُٹھا۔ اور جہنم کے اس طبقے میں گیا۔ جس میں شیطان سے بڑے دو بے ایمان جل رہے تھے۔ ان میں ایک ابوبکرؓ تھا اور ایک عمرؓ تھا۔

ہائے ہائے ہائے

سنیت کہاں مٹ گئی۔ ہائے سُنی خطابت کہاں گئی۔ سُنی دل کہاں گئے۔ سُنی آنکھ کہاں گئی۔ سُنی جرأت کہاں گئی۔ سُنی مولویت کہاں گئی۔ تم کس لئے زندہ ہو۔ تمہاری زندگیوں میں ابوبکرؓ و عمرؓ کو سب سے بڑا جہنمی تحریر کیا جا رہا ہے۔

یا پھر ہم جیئں گے۔ جس طرح جینے کا حق ہے۔ یا مٹ جائیں گے اور اصحاب رسول کے کھاتے لگ جائیں گے۔

ابوبکرؓ و عمرؓ کے بعد اُم المومنین سیدہ عائشہؓ جس کو جبریل رب کا سلام پیش کرے۔ جو مسواک چبا کر رسول کو پیش کرے۔ جس کا حجرہ ہمیشہ کے لئے جنت کا ٹکڑا بن جائے اس سیدہ کو پاکستان کا ایک شیعہ چراغ مصطفوی کا مصنف تحریر کرتا ہے

اوسینو۔ عائشہؓ عورت تھی یا بندریہ۔

ہائے تیری ماں جس نے تجھ کو جنا ، اُسے بندریہ کوئی تحریر نہ کرے ، صدیقہ رض کی بیٹی لاوارث رہ گئی ۔ رسول کی زوجہ کو رسول کی حرم کو کوئی بندریہ تحریر کرے ۔
اگر وہ بھی کافر نہیں ہے تو پھر کائنات میں کوئی بھی کافر نہیں ہے ۔

گرامی قدر ،

میں کہاں تک جاؤں ، آخری پانچ منٹ میں میں لاؤڈ سپیکر بند کرانا چاہتا ہوں کہ جس کی آواز میں گھروں میں عورتوں تک پہنچانا مناسب نہیں سمجھتا ، آپ تک اس لئے پہنچانا چاہتا ہوں کہ شائد آپ بیدار ہو جائیں ۔
نقل کفر کفر نہ باشد کے اصول کے تحت پہنچانا چاہتا ہوں ۔ شائد آپ کو غیرت آئے ۔ اور آپ کو ہمارا یہ دعویٰ سمجھ آئے ۔ اس لئے پہنچانا چاہتا ہوں ، کہ شیعہ صرف کائنات کا کافر ہی نہیں بلکہ غلیظ ترین کافر ہے ۔
شیعہ نے رسول کی بیٹی تک کو بھی معاف نہیں کیا ۔ اوکاڑہ کے مسلمانوں کوئی علم نہیں کہ زندگی میں پھر ملاقات ہو یا کہ نہیں ، حکومت مجھے مروا دے ۔
کوئی علم نہیں کہ شیعہ مجھے مروا دے اور آپ کے نوٹس میں شائد بات نہ آئی ہو کہ جھنگ کے شیعوں نے ۶ لاکھ اور ایک مزلح زمین انعام مقرر کیا ہے ، کہ جو حق نواز کا سر لائے ۔ کوئی علم نہیں کہ مجھے کب ختم کر دیا جائے گا ۔ لیکن میں سچ کہنے سے باز نہیں آؤں گا ۔ اور یہ بھی میں اپنے دوستوں کو کہہ چکا ہوں ، کہ تم نے کسی کو انگلی تک نہیں لگانا ۔ ہم قتل و غارت کے قائل نہیں ہم فساد کے قائل نہیں ، میں نے سپاہ صحابہ کے کارکنوں کو کہہ دیا ہے کہ تم نے ابتدا کرتے ہوئے کسی کو میلی آنکھ سے بھی نہیں دیکھنا ۔
لیکن اگر خدانخواستہ شیعہ مجھے قتل کروا دیتے ہیں تو پھر احسان الٰہی ظہیر شہید کے ورثا کی طرح پیچھے نہیں رہنا ، پھر میں نے چار پانچ آدمی بتلا دیئے ہیں ۔ پاکستان میں شیعوں کے بڑوں کے نام بتلا دیئے ہیں ، ان سب کے سر قلم کر کے چوکوں پر لٹکا دینے ہیں اور کہہ دینا ہے کہ آج سنیت کا انتقام ہمیشہ کیلئے ہے ۔

بہر حال ہم ابتدا نہیں کریں گے لیکن اگر زیادتی ہوئی تو معاف نہیں کریں گے، میری یہ وصیت ہے سپاہ صحابہ کے کارکنوں کو

سپاہ صحابہ	زندہ باد
سپاہ صحابہ	زندہ باد
قائد سپاہ صحابہ	زندہ باد
قائد سپاہ صحابہ	زندہ باد

سامعین محترم :۔

میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ شاید زندگی میں پھر ملاقات نہ ہو، میرا یہ دعویٰ ذہن میں رہنا چاہیئے کہ شیعہ کائنات کا بدترین اور غلیظ ترین کافر ہے۔ شیعہ نے اصحاب رسول کو ماں کی، بہن کی اور بیٹی کی گالی دی ہے۔

زیادہ بیان کا وقت نہیں، نقل کفر کفر نہ باشد سینے پر پتھر کی سل رکھ کر قلب و جگر کو کنٹرول کرتے ہوئے رب سے بار بار معافی مانگتے ہوئے، کفر کو واضح کرنے کی غرض سے آپ کو بتلا رہا ہوں، دل نہیں چاہتا۔

غلام حسین نجفی دجال ابن دجال لاہور کے غلیظ ترین کافر نے کتاب لکھی ہے۔ "خلافت بنو امیہ" اس میں فاتح مصر صحابی رسول عمروؓ بن العاص کو والدہ کی گالی دیتے ہوئے یہ کائنات کا کالا کافر لکھتا ہے کہ عمروؓ بن العاص کی ماں ایک ایسی بدمعاش عورت تھی کہ ہر وقت اس کی ٹانگیں گاہکوں کے لئے اٹھی رہتی تھیں، چودہ سو سال کے بعد یار و اصحاب رسول کی ماں کو گالیاں، ہائے اللہ زمین پھٹتی کیوں نہیں، ہائے اللہ میری قوم جاگتی کیوں نہیں، تیری کیا حکمتیں ہیں۔

چودہ صدیاں بیت گئیں، جن لوگوں نے رسول کے قدموں میں آنکھیں بچھائی تھیں، صدیوں بعد آج ان کی مائیں محفوظ نہیں، اللہ ہم کیسے برے ماحول میں آ گئے اللہ ہم کس گندے ماحول میں پیدا ہو گئے، چھا گئی ہے شیعیت، چھا گیا ہے کفر، چھا گیا ہے رفض، آج ساری دنیا لمبی چادریں تان کر سوئی ہوئی ہے، اٹھتے کیوں نہیں ہو، ظلم

کیا کرے گا، تشدد کیا کرے گا، ہتھ کڑی کیا کرے گی۔ بیڑی کیا کرے گی، جیل کیا کرے گی، اور گولی کیا کرے گی۔

حق نواز قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں
حق نواز قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔

سامعین گرامی قدر!۔

چودہ سو سال کے بعد اصحاب رسول کو ماں کی گالی، آخری بات دل پر ہاتھ رکھو، زبان لرزتی ہے۔ زبان تھر تھرا رہی ہے۔ پاؤں کانپتے ہیں، لرزہ طاری ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ رسول کی بیٹی کو گالیاں، پیغمبر کی بیٹی کو گالی، رسول کے لختِ جگر کو گالیاں، اس لختِ جگر کو گالیاں جو حیا کی اس حد تک پتلا تھی کہتی ہے کہ علی رضؓ میرا جنازہ دن کو نہ اٹھایا جائے رات کو اٹھایا جائے۔ اس کو گالی حسنین کی امی کو گالی جس کی آمد کے لئے رسول اُٹھ کر کھڑا ہو جائے۔ اس بیٹی کو گالی۔

باقر مجلسی خمینی کا راہبر، خمینی کا مقتدا، کائنات کا بدترین کافر کائنات کا غلیظ ترین کافر۔

کائنات کا بدترین دجال، اپنی کتاب "جلاء العیون" میں غلیظ قلم کے ساتھ نجس قلم کے ساتھ، گندی زبان کے ساتھ، گندی سوچ کے ساتھ، گندی فکر کے ساتھ، گندے انداز کے ساتھ۔ لکھتے ہوئے فاطمۃ الزہراؑ فاطمہ طاہرہ، حسنین کی امی، پیغمبر کی لختِ جگر کی شادی کی پہلی رات کا نقشہ کھینچتے ہوئے غلاظت بکتا ہے، دجل کہتا ہے، پوری ملتِ اسلامیہ کے رسول کے روضے کو ہلا ہلا دینے والی بات کرتا ہے۔

کہتا ہے کہ رسول نے اپنی بیٹی سے کہا کہ جب تک میں نہ آؤں علیؓ کے ساتھ کام شروع نہیں کرنا۔

ہائے ہائے ہائے

کوئی باپ چاہے کتنا ہی برا ہو۔ اپنی بیٹی کو یہ الفاظ کہنے کی جرأت نہیں کرتا۔ بے شرم سے بے شرم باپ کیوں نہ ہو۔ لیکن یہ ظالم رسول کا اور زہراؑ کا

نقشہ کھینچتا ہے۔ پھر یہیں تک اس کی کفریات ٹھنڈی نہیں ہوئیں۔ آگے لکھتا ہے کہ پھر رسول آئے۔ فاطمہ کے گھر آئے۔ علی کے گھر آئے۔ دونوں کے پاؤں پکڑ کر بستر پر دراز کیا۔

سنیو۔ مسلمانو مٹ جاؤ، تم رسول کی بیٹی تک کا تحفظ نہیں کر سکتے ہو۔ زندہ کیوں ہو۔ تم مٹ کیوں نہیں جاتے ہو۔ زندہ کیوں ہو۔ مر کیوں نہیں جاتے ہو۔ سپاہ صحابہ کے کارکنو فیصلہ کرو۔ اور ماؤں سے دودھ بخشوالو اور زندگی کے لئے یہ فیصلہ کر لو۔ اور یہ منشور طے کر لو کہ

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے۔

جیسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا۔

میں نے دعویٰ کیا اور اس دعویٰ پر دلیل لایا۔ میں نے دعویٰ کیا اور اس پر گواہ لایا۔ میں نے دعویٰ کیا اور اس پر ثبوت لایا۔ ان گواہوں اور اس شہادت کے بعد آخری بات آخری فتویٰ رب کا۔

محمد رسول اللہ ط والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ط ذالک مثلھم فی التورٰۃ ومثلھم فی الانجیل کزرع اخرج شطاہ فازرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار،

رب نے رسول کی رسالت بیان کرنے کے بعد رسالت کے گواہ بیان کئے ہیں۔

والذین معہ سے رب نے صحابہ کی تعریف کی ہے تعریف کرتے ہوئے ان صحابہ کی جماعت کی مثال کھیتی سے دی ہے۔ مثال کو بیان کرتے ہوئے رب نے آخر میں کہا

یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار

کی یہ مثال دے کر آخر میں کہا ہے کہ یہ صحابہ اس طرح بڑھے ہیں۔ جس طرح کھیتی بڑھتی ہے۔ اور ان کے دشمن کی پوزیشن اس طرح کی ہے جس طرح کھیتی کے دشمن کی ہوتی ہے، کھیتی بیچنے والا خوش ہوتا ہے۔ کھیتی کا دشمن حسد کی آگ میں جلتا ہے۔

یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار۔

یہ آیت صحابہ کے دشمنوں کے لئے آئی ہے۔

یہ آیت صحابہ کے ساتھ بغض رکھنے والوں کے لئے آئی ہے۔

آپ پوری دنیا کے مفتیوں کے پاس، مرشدوں کے پاس سکالروں کے پاس پہنچ جائیے انہیں پوچھیے کہ

کزرع اخرج شطئہ کیا ہے

والذین معہ کیا ہے

یعجب الزراع کیا ہے۔

رب نے صحابہ کے دشمن کے لئے

رب نے صحابہ کے ساتھ بغض رکھنے والے کے لئے

لیغیظ بھم الکفار کا لفظ استعمال کیا ہے۔

جب رب بھی کافر کہتا ہے

جب رسول بھی کافر کہتا ہے۔

جب شیعہ کے عقائد بھی کفریہ ہیں ۱۴ سو سال کے علماء مفتی فقہا علماء سکالر بھی کافر کہتے ہیں۔ اب تم سے پوچھتا ہوں کہ ان دلائل کے بعد تم کیا کہتے ہو جذبات سے ہٹ کر جو میں نے دعویٰ کیا تھا کہ شیعہ کائنات کا بدترین اور غلیظ ترین کافر ہے۔ یہ دعویٰ سچا یا جھوٹا۔

سچا سچا سچا سچا سچا سچا

شیعہ کافر ہے یا کہ نہیں

کافر کافر شیعہ کافر

کافر کافر　　شیعہ کافر

یقین آگیا ہے. آخری بات کہوں

کوئی آدمی ہاتھ کھڑا کرے جو کہے کہ اب بھی ہمیں تمہارے دلائل تمہارے ثبوت کے ساتھ اتفاق نہیں ہے. اور شیعہ کافر نہیں. اس پورے اجتماع میں ایک دو تین چار پچاس سو آدمی ہاتھ کھڑا کریں تاکہ مجھے پتہ چلے کہ میرے دعویٰ کو کتنے آدمیوں نے تسلیم نہیں کیا ہے. اور کتنے لوگ اختلاف رکھتے ہیں، دیانتداری کے ساتھ. سوچ کر، سوچ کر. مغالطہ میں نہیں آنا. ہے کوئی پورے اجتماع میں تم دیکھ لو، شائد مجھے نظر نہ آتا ہو.

کوئی ہے، کوئی مجمع میں، کوئی کھڑا ہوا

تو پھر اگر کوئی نہیں، تو

کل تمہارا فرض ہے، کہ میرے ایک ایک لفظ کو بستی بستی، گاؤں گاؤں، قریہ قریہ پھیلانے کے لئے سپاہ صحابہ کے کارکن بن جاؤ.

میں انہی الفاظ کے بعد آپ کا فیصلہ لینے کے بعد مطمئن ہو کر آپ سے رخصت چاہتا ہوں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین



کارخانہ بازار فیصل آباد میں

صداقت صدیق اکبرؓ

کانفرنس سے ۲ ۱/۲ گھنٹے کا

تاریخی خطاب

۱۶ جنوری ۱۹۹۰ء

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ
من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم
والسبقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم
باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ
قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم اذا یتم الذین یسبون اصحابی
فقولوا لعنۃ اللہ علیٰ شرکم
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم فبایہم اقتدیتو
اھتدیتو
صدق اللہ وصدق رسولہ النبی الکریم

سپاہ صحابہ فیصل آباد کے عزیز نوجوانوں، سپاہ صحابہ کے زیر اہتمام یہ کانفرنس صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مقدس نام سے آج اس وسیع پیمانے پر پہلی مرتبہ منعقد کرنا بڑی ہی سعادت کی بات ہے۔ ناشکری ہوگی۔ اگر میں سپاہ صحابہ فیصل آباد کے نوجوانوں کو۔ اور ان کے سرپرست حضرت مولانا انور کلیم صاحب اور منتظم جلسہ کو ان کی اس محنت پر مبارکباد نہ دوں اور داد نہ دوں۔ پیشتر علماً اور مقررین بالخصوص خطیب پاکستان اور میرے اور آپ کے محبوب خطیب اور راہنما حضرت مولانا محمد ضیاً القاسمی صاحب مدظلہ العالی اپنے خیالات کا اظہار فرما گئے ہیں۔ جو میں سماعت نہ کر سکا۔ اسی طرح مولانا ضیا الرحمٰن فاروقی نے نہایت ہی پیارے اور محققانہ انداز میں جانشینِ رسول سیدنا صدیق اکبرؓ کی ذات گرامی قدر کو نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ سپاہ صحابہ کے مرکزی سیکرٹری جنرل جناب یوسف مجاہد اور مولانا ایثار القاسمی نے مختصر مگر جامع الفاظ میں آپ کے سامنے سپاہ صحابہ کا پروگرام رکھا۔ مقررین کی کثرت کی وجہ سے تاخیر ضرور ہوگئی ہے۔ لیکن میں امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے خیالات کے اظہار کا پورا موقعہ فراہم کریں گے۔ اور آپ نے اگر اپنے جذبات سے مجھے متاثر کر لیا۔ تو میں بھی اپنے رب پر توکل کرتے ہوئے یہ کہنا چاہتا ہوں

کہ میں بولنے میں بخل نہیں کرونگا۔

سپاہ صحابہ سُنی نوجوانوں کی ایک منظم تنظیم کا نام ہے۔ جو وسائل نہ ہونے کے باوجود، متعدد مشکلات سے گزر کر اپنے موقف پر پوری سختی اور شدت کے ساتھ قائم ہے۔ مقدمات اور آئے دن کی پریشانیاں جماعت کے موقف میں لچک پیدا نہیں کر سکی ہیں۔ اور دعا کیجئے کہ رب العزت آئندہ بھی ثابت قدمی کے ساتھ ہم سب کو کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سامعین محترم :-

سپاہ صحابہ کی تحریک کو روکنے کے لئے بڑی شدت کے ساتھ یہ الزام لگایا کیا جاتا ہے کہ ہم فرقہ واریت کا پرچار کرتے ہیں۔ ہم قوم میں اتفاق اور اتحاد کی بجائے انتشار کی تبلیغ کرتے ہیں۔ یہ طعنہ سپاہ صحابہ کو بہرحال پاکستان میں دیا جارہا ہے۔ کچھ لوگ یہ طعنہ ضد کی بنیاد پر دے رہے ہیں۔ کچھ لوگ یہ طعنہ حسد کی بنیاد پر دے رہے ہیں۔ اور کچھ لوگ سپاہ صحابہ کے موقف کو نہ ماننے اور نہ سمجھنے کی وجہ سے دے رہے ہیں، جو لوگ فرقہ واریت کا طعنہ ضد اور حسد کی بنیاد پر دے رہے ہیں، ان کا علاج ہمارے پاس نہیں ہے۔ اور نہ ہی ہم اپنا وقت جواب دینے پر صرف کرتے ہیں ہاں جو لوگ غلط فہمی کا شکار ہیں۔ ہمیں فرقہ واریت کا طعنہ دیتے ہیں، ان پر میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ وہ پہلے فرقہ واریت کی تعریف کریں۔ تعریف سمجھیں اور تعریف سمجھائیں۔ اگر کفر کے خلاف کام کرنے کو فرقہ واریت اور قابلِ مذمت فعل سمجھا جاتا ہے۔ تو پھر میں ایک سوال کرونگا کہ آپ لوگ اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ۲۳ سالہ زندگی کو کیا نام دیں گے۔ مکہ کا ابوجہل بڑے امن کے ماحول میں، مکہ کا ابولہب پرامن ماحول میں لات وعزیٰ کو سجدہ کر رہا تھا۔

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ رسالت کے بعد پرامن فضا ختم ہوئی۔ اور بدر کی فضائیں ظاہر ہوئیں۔ بدر و اُحد میں تلواریں نکل آئیں۔ اور میں پڑھے لکھے اور ہر شخص سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر کفر کے خلاف کام کرنے کو

فرقہ واریت قرار دے کر قابلِ مذمت سمجھا جاتا ہے۔ تو پھر معاذاللہ آپ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ۲۳ سالہ زندگی کو کس نام سے یاد کریں گے۔ بات کو اور آسان کرنے کے لئے اگر

کفر کے خلاف کام کرنے
کفر کے خلاف محاذ قائم کرنے

کفر سے اپنی جدائی کرنے کو فرقہ واریت کہہ کر قابلِ مذمت فعل سمجھا جاتا ہے۔ تو آپ پاکستان کی تقسیم کو کیا نام دیں گے۔ جس میں یہ بتلایا گیا تھا کہ دو قومی نظریہ میں ہندو الگ قوم ہے۔ اور مسلمان الگ قوم ہے آپ پاکستان کی اس جنگ کو کیا نام دیں گے، جو اس بنیاد پر لڑی گئی کہ مسلمان الگ قوم ہے۔ اور وہ ہندوؤں کے ساتھ اکھٹے نہیں رہ سکتے۔ ایک مسلمان کی حیثیت سے میں پڑھے لکھے طبقے میں اور پڑھے لکھے شہر میں یہ سوال کر رہا ہوں کہ اگر کفر کے خلاف کام کرنے کو فرقہ واریت کا نام دیا جاتا ہے۔ تو آپ یہاں کیا کریں گے۔ جو میں نے مثالیں دی ہیں۔ اگر کفر کے خلاف کام کرنے کو فرقہ واریت کہہ کر قابلِ مذمت سمجھا جاتا ہے۔ تو آپ قادیانیت کے خلاف کام کرنے کو کیا نام دیں گے۔ یا جو لوگ قادیانیت کے خلاف کام کرتے، مصیبتیں جھیل گئے اور جان دے گئے۔ آپ ان کی ان مصیبتوں اور ان کی ان قربانیوں کو کیا نام دیں گے۔ اور اگر یہ جواب ہے کہ نہیں کفر کے خلاف کام کرنے کا نام فرقہ واریت نہیں بلکہ مسلمانوں کے مابین فروعی اختلافات کی بنیاد کو کچھ طبقات کی تقسیم کو فرقہ واریت کہا جاتا ہے۔ تو پھر میں معذرت سے کہونگا، کہ سپاہ صحابہ اس جرم کا شکار نہیں ہے۔ ہم کفر کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کے خلاف کام نہیں کر رہے۔ میں یہ بات آغاز ہی میں بالکل واضح لفظوں میں کہہ دینا چاہتا ہوں۔ چاہے کوئی ہمیں برا کہے یا اچھا کہے۔ پرلیس ساتھ دے یا نہ دے۔

یہی جلسہ بلکہ اس سے آدھا اگر پیپلز پارٹی کا ہوتا تو اخبار کے پہلے صفحہ پر آتا۔ آئی جے آئی کا ہوتا تو پہلے صفحے پر ہوتا۔ تانگے کی سواریوں پر مشتمل

کسی اور سیاسی لیڈر کا جلسہ ہوتا تو اخبار کے پہلے صفحے پر ہوتا، لیکن کل شاید اس کو ڈیلی بزنس لگا دے تو اس کی مہربانی ہے۔ باقی اخبارات تو اس کی پرواہ ہی نہیں کریں گے۔ ان کی نگاہ میں گویا یہ کام ہی نہیں ہے۔ لیکن بہر حال ظلم کی رات کبھی نہ کبھی ضرور چھٹ جاتی ہے۔ اگر پنجابی حقوق کے لئے لڑنا ضروری ہے۔ تو صحابہ کی عظمت کیلئے لڑنا کیوں ضروری نہیں ہے

اگر مہاجروں کے دوپٹے کے حقوق کے لئے ایم کیو ایم ضروری ہے۔ تو صدیق اکبرؓ کے دشمن کا تعاقب کرنے کیلئے سپاہ صحابہ کیوں ضروری نہیں۔

میں ایک بات اشارتاً کہتا جاؤں کہ پیپلز پارٹی کو کفر کا نام دے کر ایک شخص کام کرتا ہے۔ اور اسے کوئی آخرت کا خوف نہیں آتا، کہ آئی جے آئی سے سیاسی اختلاف اپنی جگہ پیپلز پارٹی سے، سیاسی پارٹیوں سے اختلافات اپنی جگہ۔ لیکن ان میں کام کرنے والے ہزاروں مسلمان ہیں۔ بحیثیت پارٹی کے ان دونوں کو کافر اور منافق کہنے سے تو شرم نہیں آئی اور اس پر گویا کوئی تکلیف بھی نہیں ہوئی اور دوسری طرف صدیق اکبرؓ کے دشمن کو گلے لگا لینے سے حظ محسوس ہوا۔ غالباً دنیا سے انصاف ختم ہو گیا ہے۔ اور کچھ طبلے کی تھاپ پر ناچنے والے اب بھی غالباً ایسے لوگوں کو اپنا قائد مانیں تو ہمارے پاس ان کا کوئی علاج نہیں ہے۔ ہم اس طرح کی کسی کی وسیع پیمانے پر تقسیم نہیں کرتے کفر کا فتویٰ لگانا آسان نہیں ہے۔ یہ ضرور کہتا ہوں کہ کافر کو مسلمان کہنا اور مسلمان کو کافر کہنا ظلم عظیم ہے۔ بہر حال ابھی اس بات کا وقت نہیں، بات تو یہ کھلے گی اور بہت ساری کھلے گی۔

ایک راز پنہاں تھا، جو آہستہ آہستہ کھل رہا ہے۔ مصطفوی انقلاب کی ایک یہ آواز تھی۔ لیکن وہ کل کے اخبارات سے شاید یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ خانم زہرہ مصطفوی انقلاب ہے اور کوئی انقلاب نہیں ہے۔

جب وقت آئے گا تو ہم اس کا اظہار کریں گے۔ بلکہ یہ بھی بتلائیں گے کہ ہم پاکستان کی دھرتی پر وہ خبیث ترین اور بدترین انسان کونسا ہے کہتا ہے کہ مجھ سے

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاکستان میں پھرنے کا کرایہ مانگتے ہیں۔ اور مجھ سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم واپس مدینے جانے کا ٹکٹ مانگتے ہیں۔

لعنت لعنت بے شمار لعنت

یہ وقت آنے والا ہے کہ میں بتلاؤں۔ بریلوی مکتبہ فکر کو بھی بتلاؤں اور دیوبندی مکتبہ فکر کو بھی بتلاؤں۔ اہلحدیث مکتبہ فکر کو بھی بتلاؤں کہ یہ دوسرا پاکستان کی دھرتی پر پیدا ہونے والا قادیانی کون ہے۔ وہ وقت آنے والا ہے۔ بہرحال یہ میرا عنوان نہیں ہے۔ دل میرا چاہتا تھا کہ میں اتنے بڑے وسیع اجتماع کو خالی نہ کروں، تاہم سرِدست میں اس کو موضوع نہیں اپنانا چاہتا۔

میں عرض یہ کر رہا تھا کہ ہم فرقہ وارانہ گفتگو نہیں کرتے ہیں۔ اور نہ فرقہ ورایت پھیلاتے ہیں۔ نہ اس کے قائل ہیں۔ ہم کفر کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں میں عرض کر رہا تھا کہ میں آغاز میں یہ بات واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں اور سپاہ صحابہ کا ہر کارکن قرآن وسنت تاریخ اسلام اور ۱۴ سو سال کے مقتدر علماء کرام کے فتوٰی جات کی روشنی میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ شیعہ اثنا عشری اسی طرح کافر ہیں جس طرح قادیانی کافر تھا۔ یہ الفاظ ہمارے سوچے سمجھے ہیں۔ جذبات سے ہٹ کر ہیں اور ہمارا یہ موقف ہے۔ بغیر کسی گول مول لفظ کے ہم یہ موقف رکھتے ہیں۔ اور ہم اس پر دلائل رکھتے ہیں۔ اس ہزاروں کے اجتماع میں میں یہ بات تین طبقات پر واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔

حکومت

شیعہ اور

جو طبقات شیعوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔

ان تینوں طبقات پر میں واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ اگر تمہیں سپاہ صحابہ کا یہ موقف غلط نظر آتا ہے۔ یا اس موقف میں تشدد نظر آتا ہے۔ یا اس موقف میں زیادتی نظر آتی ہے۔ میں ان تینوں طبقات، حکومت، شیعہ اور تیسرے وہ جو

شیعوں کو مسلمان سمجھتے ہیں یہ دعوت دیتا ہوں، کہ وہ ہائیکورٹ میں رٹ دائر کریں کہ سپاہ صحابہ کے کارکن اور ان کے خدام یا ان کے عہدے داران شیعوں کو کافر کہتے ہیں۔ اور غلط کہتے ہیں۔ ہائیکورٹ ہمیں ملزم کی حیثیت سے طلب کرے، ہائیکورٹ دوسرے مقدمات کی طرح اس کیس کی بھی سماعت کرے۔ پاکستان کے شیعہ، لکھنؤ کے شیعہ، شام اور مصر کے شیعہ جہاں سے چاہیں، اپنے قائدین، اکابرین، مجتہدین، علماء، سکالرز، عدالتِ عالیہ میں بطور گواہ کے لائیں، اور سپاہ صحابہ پورے برصغیر سے زندہ علماء جو شیعہ کی تکفیر کر چکے ہیں، اور وہ علماء جو دنیا سے تشریف لے جا چکے ہیں، ان کی تحریریں، قرآن وسنت اور تاریخ اسلام یہ تمام حوالہ جات ہم بھی ہائیکورٹ میں لاتے ہیں۔ عدالتِ عالیہ کیس کی سماعت کے بعد اگر شیعہ کو مسلمان لکھ دے۔ تو میں وعدہ کرتا ہوں، حلفاً وعدہ کرتا ہوں کہ پاکستانی حکومت ہمیں گولی مارنے کی سزا تجویز کرے، تو ہمیں تسلیم ہے۔

ملک بدر کر دے تو تسلیم ہے، کوئی اور سزا پر لبیک کہیں گے، اور ہمارا کوئی وارث اس سزا کے خلاف اپیل نہیں کرے گا، ہم کتاب اللہ پر ہاتھ رکھ کر یہ وعدہ حکومت کے ساتھ بھی کرتے ہیں، عدالت کے ساتھ بھی کرتے ہیں۔ شیعہ کے ساتھ بھی کرتے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ حکومت لکھ کر دے۔

شیعہ لکھ کر دے، یا شیعوں کو مسلمان کہنے والے لکھ کر دیں، اور ہمیں اس رٹ کی جواب دہی کے لئے موقعہ دیا جائے۔ اگر ہم شیعوں کو کافر ثابت نہ کر سکے تو ہم ہر سزا قبول کریں گے۔ اور اگر ہم نے شیعوں کو کائنات کا بدترین کافر ثابت کر دیا تو پھر حکومت کو یہ چیز تسلیم کرنی پڑے گی کہ جس طرح قادیانی اقلیت کی صورت میں زندگی گذار رہے ہیں۔ اسی طرح شیعہ کو بھی اقلیت کی طرح زندگی گزارنی پڑے گی۔

اس سے زیادہ پرامن بات اس سے زیادہ معقول راستہ، اور نہیں بتلایا جا سکتا۔ نہ اس میں فساد کی ضرورت ہے۔ نہ اس میں لڑائی کی ضرورت ہے، نہ ہی شور اور غوغے کی ضرورت ہے اس پرامن بات میں اگر عدالت عالیہ نے رٹ نہیں لینی

اور راستہ ہے۔ نفرت بھٹو ایرانا شیعہ ہے۔ شیعہ اپنی اس راہ نما کو مبسوط کرے وہ اسمبلی میں تحریک پیش کر دے کہ شیعہ اثنا عشریوں کو پاکستان میں کچھ لوگ کافر کہہ رہے ہیں۔ اور غلط کہتے ہیں۔ پھر وہ شیعوں کو بھی مرزا ناصر کی طرح اسمبلی میں دفاع کا موقعہ دیں۔ اور ہمیں بھی مولانا غلام غوث ہزاروی اور مولانا مفتی محمود کی طرح دفاع کا موقعہ دیں۔ شیعہ اسمبلی میں اپنا اسلام ثابت کرے۔ ہم اسمبلی میں شیعہ کا کفر ثابت کرتے ہیں۔ اگر ہم شیعوں کا کفر ثابت نہ کر سکے۔ تو اس رب کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری اور آپ کی جان ہے۔ ہمیں اسمبلی ہال کے دروازے پر دن دیہاڑے گولی مار دی جائے

لگا رہے لگا رہے — شیر کی لگا رہے
لگا رہے لگا رہے — شیر کی لگا رہے۔
جیوے جیوے — حق نواز
جیوے جیوے — حق نواز

لیکن ایک بات کہہ دینا چاہتا ہوں۔ آپ کو بھی حکومت کو بھی، اور دوسرے طبقات کو بھی کہ اگر سپاہ صحابہ کی اس دعوت کو قبول نہیں کیا جاتا۔ تو ہم شیعوں کو کافر کہنے سے باز نہیں آ سکتے۔ تختہ دار پر چڑھ سکتے ہیں۔

الیکشن میں نے اس بنیاد پر لڑا ہے کہ شیعہ کافر ہے اور کوئی امیدوار ہوگا۔ جو یہ کہے گا کہ میں نے تیرا ووٹ لینا ہے۔ میں نے الحمد للہ یہ کھل کر اعلان کیا تھا عین الیکشن کے دنوں میں کہ شیعہ کے ووٹ کی پرچی پلید ہے۔ وہ مجھے پرچی مت ڈالے میں نہیں سمجھتا کہ کچھ لوگ کہیں کہ یہ ہماری سیاسی مجبوری ہے۔ سیاست کی جا سکتی ہے دین کی بنیاد پر بشرطیکہ دماغ درست ہو۔

اور میں آج تحدیثِ نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اہلِ جھنگ نے میرے اس موقف کو تسلیم کیا۔ ۳۹ ہزار مسلمانوں نے جھنگ کی تاریخ میں یہ مہر لگائی ہے کہ ہم یہ سمجھ گئے ہیں کہ شیعہ مسلمان نہیں ہیں، جس ۳۹ ہزار نے یہ ووٹ دئے۔ اس نے تصدیق کر دی کہ وہ شیعوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ اس میں بریلوی۔ اہلحدیث اور دیوبندی

یہ سب کے سب ہیں۔ اور مزے کی بات یہ ہے کہ جھنگ کی زمین پر جماعت اسلامی نے میری حمایت کی ہے۔ دیوبندیوں نے کی ہے۔ بریلویوں نے کی ہے۔ اہلحدیثوں نے کی ہے۔ بلا امتیاز مخالف بھی ضرور تھے۔ مخالف تو ہر جگہ ہوتے ہیں۔ میں آج بھی یہ کہتا ہوں کہ میں نے الیکشن بھی اسی غرض سے لڑا تھا کہ یہ آواز جو میں آج اس شہر میں بلند کر رہا ہوں۔ میں اسمبلی میں بھی بلند کروں۔ اور آئندہ بھی الیکشن اسی بنیاد پر لڑوں گا۔ جیت اور ہار تو میرے رب کے قبضہ میں ہے۔ لیکن اگر جیت گیا۔ میرے رب نے مجھے وہاں پہنچا دیا۔ بے لچک یہ موقف پیش نہ کر سکوں۔ تو میری قوم مجھے گولی مار دے۔ یہ چیز بہر حال طشت از بام ہو گئی۔ زیادہ دیر اصحاب رسول پر تبرا ہم پاکستان کی دھرتی پر اب برداشت نہیں کر سکتے۔ شیعیت کسی راستے سے آئے۔ ہم نے اس کا تعاقب کرنا ہے۔

کتنے دجل و فریب کے چوغے پہن کر آئے۔ ہم بہر حال اس کا تعاقب کریں گے۔

سامعین محترم!

میں ابھی اصل موضوع پر نہیں آیا۔ آپ تو چلے جائیں گے میں سفر کر کے صبح عدالت کے کٹہرے میں کھڑا ہونگا۔ بہر حال میں چاہتا یہ ہوں کہ شاید پھر دوبارہ زندگی میں ایسا موقعہ نہ مل سکے۔ تو چند ضروری گذارشات میں آپ تک پہنچا جاؤں۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ آپ مجھے یہ تاثر دیں کہ آپ کچھ دیر بیٹھ سکتے ہیں میں ہر پڑھے لکھے شخص سے خصوصیت کے ساتھ کہوں گا۔ کہ ایک دن میں نے بھی مرنا ہے۔ آپ نے بھی مرنا ہے۔ ضد اور تعصب حسد اور بغض میں ہمارے موقف کو رد نہ کریں۔ دیانتداری کے ساتھ اس پر غور کریں۔ ہمارے موقف کے دلائل سنیں۔ اور اس کے بعد آپ اپنے طور پر فیصلہ کریں، میں نے جانشینِ رسول کو اپنے الفاظ میں نذرانہ عقیدت پیش کرنا ہے۔ لیکن کچھ دیر بعد میں پہلے یہ بنیاد باندھنا چاہتا ہوں کہ سپاہ صحابہ کرنا کیا چاہتی ہے۔ ۴۲ سال گذر گئے ہیں۔ پاکستان کو بنے ہوئے ۴۲ سال

طویل عرصہ میں اور لوگوں نے اپنے حق لئے ہوں گے، مزدور نے اپنا حق لیا ہوگا کسان نے اپنا حق لیا ہوگا، تاجر نے اپنا حق لیا ہوگا۔ مختلف صوبوں نے اپنے تھوڑے بہت حقوق لئے ہوں گے۔ اور باقی کی وہ جنگ لڑ رہے ہیں۔ لیکن پاکستان میں واضح سنی اکثریت ہے۔ جس میں مزدور بھی ہے۔ کسان بھی ہے۔ جس میں پنجابی بھی ہے۔ سندھی بھی ہے۔ پختون بھی ہے۔ جس میں شہری بھی ہے۔ دیہاتی بھی ہے۔ جس میں پڑھا لکھا بھی ہے۔ ان پڑھ بھی ہے۔ اس پوری سنی اکثریتی قوم کو پاکستان میں ۴۲ سال میں اس کے مذہبی حقوق سے یکسر محروم رکھا گیا ہے۔ اگر میں اپنے محلے کی گلی کے حق پر جنگ لڑ سکتا ہوں کہ میں نے چند روزہ زندگی اس محلے میں گذارنی ہے، تو مجھے اس حق کے لئے بھی جنگ لڑنی چاہیئے کہ جس حق کے ساتھ میرا ایمان وابستہ ہے۔ اور ایک نہ ایک دن بہر حال دنیا چھوڑ کر آخرت کو روانہ ہونا ہے۔ سنی قوم جو پاکستان کی اکثریتی قوم ہے۔ اس کا یہ بنیادی بین الاقوامی حق ہے۔ جو اسے پورے ۴۲ سال سے نہیں دیا گیا اور وہ یہ حق ہے کہ پاکستان کا صدر اور وزیر اعظم دونوں سنی العقیدہ ہوں۔ مرد مسلمان ہونے چاہئیں۔ یہ ہمارا بنیادی حق ہے۔ یہ ہمارا مذہبی حق ہے۔ اس لئے کہ پاکستان واضح سنی ملک ہے۔ اگر ایران کے آئین میں یہ تحریر کیا جا سکتا ہے۔ کہ ایران کا صدر اور وزیر اعظم ہمیشہ شیعہ اثنا عشری رہے گا۔ تو پاکستان کے آئین میں یہ کیوں نہیں لکھا جا سکتا کہ پاکستان کا صدر اور وزیر اعظم ہمیشہ سنی العقیدہ ہوگا۔ سیاست دان ہوں یا غیر سیاستدان۔ شہری ہوں یا دیہاتی مزدور ہوں یا مل مالک۔ مجھے وجہ فرق بتلائیں۔ ایران میں شیعہ ۶۰ فیصد ہیں، اور سنی ۴۰ فیصد ہیں، ۶۰ فیصد شیعہ ۴۰ فیصد سنی کو ایران میں نمائندگی نہیں دیتا جبکہ پاکستان میں سنی ۹۸ فیصد ہیں۔ شیعہ ۲ فیصد، اگر شیعہ کہیں کہ ہماری تعداد کم بتلائی جا رہی ہے۔ تو میں ایک بار پھر ان سے درخواست کرونگا کہ تمہاری تعداد معلوم کرنے کے لئے ایک سنی عالم سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی نے صوبائی اسمبلی میں آواز بلند کی تھی، تم نے چیخ و پکار بلند کی ہے۔ کہ یہ تعداد مت شمار کی جائے۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ میں تم کو دو فیصد غلط کہہ رہا ہوں تو ایک بار پھر ہم اسمبلی کے

ذریعہ تمہاری تعداد معلوم کر لیتے ہیں۔ اور اگر تم اس کی اجازت نہیں دیتے۔ تو پھر میری جو معلومات ہیں وہ پھر یہی ہیں کہ پاکستان میں شیعہ ۲ فیصد اور سنی ۹۸ فیصد ہیں۔ سنی اپنی قوت نہ سمجھیں۔ یہ اپنی کمزوری ہے لیکن بہر حال اہل سنت پاکستان میں اکثریتی ٹولہ ہے۔ اور اس بنیاد پر پاکستان میں اکثریتی ٹولہ ہے۔ اور اس بنیاد پر پاکستان میں ہمارا یہ حق بنتا ہے۔ کہ اس ملک میں صدر اور وزیر دونوں سنی العقیدہ مسلمان ہونے چاہئیں جس طرح کہ ایران میں صدر اور وزیر اعظم شیعہ اثنا عشری ہوتے ہیں اور آئین اس بات کی اجازت دیتا ہے۔ اور اسی طرح پاکستان میں آئین کو یہ ضمانت دینی چاہیئے۔ یہ ہمارا بنیادی اور بین الاقوامی حق ہے۔ جو ۴۲ سال سے ہمیں نہیں دیا گیا۔

دوسرا پاکستان واضح اکثریتی سنی آبادی ہے اس بنیاد پر پاکستان کو سنی سٹیٹ بننا چاہیئے۔ جس طرح کہ ایران کے آئین میں یہ وضاحت کر دی گئی ہے کہ ایران کا سرکاری مذہب شیعہ اثنا عشری ہوگا۔ اگر وہاں ۶۰ فیصد شیعہ آئین میں اپنا یہ حق منوا سکتے ہیں تو پاکستان کی ۹۸ فیصد سنی قوم اپنا یہ حق کیوں نہیں منوا سکتی مجھے وجہ بتلائیے۔

سامعین محترم:۔

پاکستانی شیعوں نے ۹ اور ۱۰ محرم کی چھٹی اپنے ماتمی اور خنجر بردار جلوس نکالنے کے لئے منوائی ہے۔ پاکستان کی سرکاری قوم آخر ۲۲ جمادی الثانی کو چھٹی کیوں نہیں لے سکتی۔ ۱۸ ذوالحج کی چھٹی کیوں نہیں لے سکتی۔ یکم محرم کی چھٹی کیوں نہیں لے سکتی۔ میں نہیں اس پر بحث کرتا کہ ۹ اور دس محرم کو چھٹی ہونی چاہیئے یا کہ نہیں، مجھے اس سے جھگڑا نہیں۔ ۹، اور ۱۰ محرم کی اگر چھٹی ہے تو پھر

۲۲، جمادی الثانی کی چھٹی کیوں نہیں۔

۱۸، ذوالحج کی چھٹی کیوں نہیں۔

یکم محرم کی چھٹی کیوں نہیں۔

حسینؓ میرا ایمان ہے۔ حسینؓ میرا دین ہے۔ حسینؓ میری عقیدت کا مظہر ہے۔ حسینؓ کی عظمت حسینؓ کے تقدس سے مجھے ایک مسلمان کی حیثیت سے کوئی

انکار نہیں ہے۔ لیکن ایک سنی مسلمان ہونے کی حیثیت سے میں یہ اعلانیہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ

حسین رضؓ صدیق رضؓ سے کم درجہ رکھتا ہے۔ افضل درجہ نہیں رکھتا۔

سینوں میں انقلاب حق نواز حق نواز
سینوں میں انقلاب حق نواز حق نواز

اور یہ میرے عقیدت کے پھول یا جذبات نہیں ہیں۔ میرے ایمان کا حصہ ہے۔ اور یہ حقیقت ہے۔ میں نہیں کہہ رہا یا میں کسی تاریخی کتاب کا حوالہ نہیں نقل کر رہا۔ یا کسی عالم کی سوچ نہیں بیان کر رہا۔ یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے نبوت پکار اٹھی۔

صدیق اکبر رضؓ کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے رسالت بولتی ہے۔

افضل البشر بعد الانبیاؑ

انبیاؑ کے بعد سب سے افضل و اعلیٰ۔ اکمل و اطیب۔ صدیق اکبر رضؓ ہے۔ نبوت نے لفظ بشر کا استعمال کیا ہے افضل البشر جس نے استثنا صرف رسولوں کا کیا ہے۔

افضل البشر بعد الانبیاؑ کہ رسولوں کے بعد آج تک اس دھرتی پر ماں کے پیٹ سے جتنے بشر آئے ہیں۔ چاہے وہ بشر آدم علیہ السلام کے زمانے میں تھے۔ چاہے وہ بشر نوح علیہ السلام کے زمانے میں سے تھے۔ چاہے وہ بشر موسیٰ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں سے تھے۔ چاہے وہ بشر محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے زمانے میں سے تھے۔ چاہے وہ بشر آج ہیں۔ چاہے وہ بشیر قیامت تک ماں جنے گی۔

افضل البشر بعد الانبیاؑ

ابوبکر رضؓ رسول کے ماسوا ہر بشر سے اعلیٰ ہے۔ ابوبکرؓ سے بڑا رسولوں کے ماسوا اس دھرتی پر نہ کوئی پہلے تھا نہ آج ہے۔ نہ قیامت تک کوئی ماں جن سکتی ہے۔

امام الاول صدیق اکبر رضؓ زندہ باد

مصطفےٰ کا ہمسفر ابوبکرؓ ابوبکرؓ
مصطفےٰ کا ہمسفر ابوبکرؓ ابوبکرؓ

میں یہ پوچھنے کا حق رکھتا ہوں کہ ۹ اور ۱۰ محرم کی چھٹی ہے ۲۲ جمادی الثانی کو کیوں چھٹی نہیں، جس دن اس دھرتی کا رسولوں کے بعد سب سے بڑا انسان فوت ہوا ہے۔ وجہ فرق بتلائے مجھے سنی قوم قائل کرے کہ تم اپنے حق کی جنگ کیوں نہیں لڑتے۔ تمہارا سیاست دان اس حق کی جنگ کیوں نہیں لڑتا۔ کالا باغ ڈیم کی جنگ لڑتے ہو۔ صدیق اکبرؓ کی صداقت کی جنگ کیوں نہیں لڑ سکتے ہو۔

سامعین محترم :-

میں انصاف مانگتا ہوں۔ اتنے بڑے مجمع سے اور اتنے بڑے شہر سے کہ ہماری کوئی ایک بات غیر معقول ثابت کی جائے۔ جس میں ہم زیادتی کر رہے ہوں، کوئی ایک بات۔ اگر اور دنیا حقوق مانگتی ہے۔ تو سنی قوم اپنے حقوق کیوں نہ مانگے۔ جب بات حقوق کی ہوگی۔ اور میں یہ بھی بتلانا چاہتا ہوں کہ حق کی جنگ لڑنا بڑی مدبرانہ بات ہے۔ تاریخ ہے کہ قومیں اپنے حق کی جنگ لڑتی آئی ہیں۔ افغان مجاہدین اپنے حق کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ فلسطینی نوجوان اپنے حق کی تیس سال سے جنگ لڑ رہا ہے۔ اور یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ حقوق کی جنگ اتنی مقدس ہے کہ بالغ انسان تو اپنی جگہ ایک نابالغ بچہ جس کی عمر کل تین سال ہو۔ وہ بھی اپنے حق کو غصب ہوتا نہیں دیکھ سکتا۔ وہ بھی اپنے حقوق کی جنگ لڑتا ہے۔ سمجھانے کے لئے عرض کر رہا ہوں۔ ایک شخص کے ۲ بیٹے ہیں۔ ایک کی عمر ۷ سال ہے اور ایک کی ۳ سال ہے۔ وہ ۷ سال کے بچے کو ۲ روپے دیتا ہے۔ صبح سکول جاتے ہوئے۔ اور تین سالہ بچے کو ۲ روپے نہیں دیتا۔ یہ ۳ سالہ بچہ چیختا ہے چلاتا ہے۔ دیوار میں ٹکرے مارتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے بھی پیسے ملنے چاہئیں۔ کیا مطلب یہ تین سالہ بچہ سمجھتا ہے کہ میرا اور اس کا خون ایک ہے۔ میری اور اس کی نسل ایک ہے وہ دو روپے کا حق دار ہے۔ تو میں کیوں حق دار نہیں۔ ۳ سالہ بچہ چیخ چیخ کر چلا چلا کر احتجاج کر کے دیوار میں ٹکرے مار کر زمین پر لیٹ کر کے حال بے حال کر کے۔ واویلا کر کے۔ اپنے باپ سے

اپنا حق منوالیتا ہے۔ میری سُنی قوم تین سالہ بچے سے بھی گئی گذری ہے ۔۲۰ سال گذر گئے۔ آج تک تم نے اپنا مذہبی ایک حق بھی تسلیم نہیں کروایا۔ تم اس بچے سے بھی گئے گذرے ہو۔ صرف فرقہ واریت کا طعنہ دے کر حقوق ضائع کر دیئے جائیں گے۔ قوم اور ملک کا دشمن وہ ہے۔ جو سندھی اور پنجابی کی بنیاد پر جنگ لڑتا ہے۔ وہ دشمن ہے۔ ہم تو اپنی پوری قوم کی جنگ لڑتے ہیں۔ جو اکثریتی ہے۔ اور جسے بین الاقوامی قواعد و ضوابط کے مطابق اپنا حق ملنا چاہیئے۔ ہم تو وہ جنگ لڑتے ہیں۔

گرامی قدر سامعین:۔

کیا ابوبکرؓ کی بہادری کم ہے جس رات دنیا کا پورا کفر رسول کی جان کا دشمن تھا۔ اس رات تنہا ابوبکرؓ ساتھ تھا۔ اور جب غار میں پہنچے تو قرآن مجید ایک لفظ استعمال کرتا ہے۔ اس پر علماء اپنی اپنی رائے دیں گے۔ ناقص سی رائے میں بھی عرض کرتا ہوں صدیق اکبرؓ کو فکر لاحق ہو گئی رسالت پناہ فرماتے ہیں۔

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔

فکر نہ کیجیئے اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ مَعَنَا کا لفظ کہہ کر پیغمبر نے یہ بتلا دیا کہ صدیق اکبرؓ کو تنہا اپنی ذات کا غم نہیں۔ رسول کا ساتھ غم تھا۔ ورنہ مَعَنَا کا مفہوم کچھ سمجھ نہیں آتا۔ میں مزید کہتا ہوں اگر صدیق رضؓ کو اپنی جان کا خطرہ ہوتا۔ یہ گھبراہٹ محسوس کرتے۔ تو کبھی رسول سے درخواست نہ کرتے۔ آقا ٹھہر جائیے۔ صدیوں کی پرانی غار ہے اس میں کئی سوراخ ہیں۔ کوئی موذی جانور نہ ہو۔ جو آپ کو ایذا پہنچائے۔ آپ ٹھہریئے میں پہلے اندر جاتا ہوں۔ اگر صدیق رضؓ اپنی جان کا غم رکھتا ہے۔ فکر رکھتا ہے۔ تو یہ کیوں کہتا ہے کہ آقا آپ ٹھہریئے میں پہلے جاتا ہوں۔ دلیل ہے اس بات کی کہ رفاقت رسول میں رسول کی معیت میں صدیق اکبرؓ کو اپنی جان کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ وہ قدم قدم پر رسول کی آبرو قدم قدم پر پیغمبر کی عظمت کو سامنے رکھتے ہیں۔ آقا ٹھہر جائیے میں سوراخ بند کر لیتا ہوں میں غار صاف کر لیتا ہوں۔ تاکہ آپ کو کوئی چیز ایذا نہ پہنچائے۔

مصطفےٰ کا ہمسفر ابوبکرؓ ابوبکرؓ

مصطفےٰ کا ہمسفر ابوبکرؓ ابوبکرؓ

سوراخ بند کرلئے۔ ایک سوراخ بند نہیں ہو سکا۔ تو اس پر ایڑھی رکھ دی۔ موذی ایذا پہنچاتا ہے۔ بلا اختیار، بشری تقاضے سے صدیقؓ کی آنکھوں سے آنسو نکل کر معصوم وجود پر گرتے ہیں۔ بلا اختیار آنسو نکل کر نبوت کے وجود پر گرتے ہیں، یہ وہ معصوم وجود ہے کہ جس وجود پر مکھی نہیں بیٹھا کرتی۔ کیوں نہیں بیٹھتی۔ یہ اتنا لطیف المزاج ہے۔ رب اسے اتنا صاف رکھنا چاہتا ہے، رب اسے اتنا مصفا رکھنا چاہتا ہے، مالک اسے اتنا پاک اور مقدس رکھنا چاہتا ہے۔ کہ وہ مکھی جو گندگی پر بیٹھی ہے۔ اس پاک وجود پر نہیں آسکتی ہے۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ

کیا اگر صدیقؓ مسلمان نہیں تھا

صدیق مومن نہیں تھا۔ تو پھر قرآنی آیت کے مطابق اسے نجس ہونا چاہیئے تھا۔

اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ ۔ اس نجس وجود سے نکلے ہوئے آنسو اس مقدس وجود پر کیسے آگئے۔ جس پر کبھی مکھی نہیں بیٹھا کرتی تھی۔

مصطفےٰ کا ہمسفر ابوبکرؓ ابوبکرؓ

مصطفےٰ کا ہمسفر ابوبکرؓ ابوبکرؓ

سینوں میں انقلاب حق نواز حق نواز

سینوں میں انقلاب حق نواز حق نواز

صدیقؓ کو کافر کہنے والو! زندگی رہی تو ہر چوک پر تمہیں کافر کہوں گا

زندگی رہی تو عدالت کے کٹہرے میں تمہیں کافر کہونگا۔

زندگی رہی تو ہر گلی میں تمہیں کافر کہوں گا۔

صدیقؓ کے دشمنوں تم کل بھی کافر تھے۔ آج بھی کافر ہو۔

بات آئی تو منہ پر کہتا جاؤں۔

غار کی سختیاں گذر گئیں۔ مشکلات گذر گئیں۔

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَاتَحْزَنْ ۔ فکر نہ کیجئے۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ صدیق رضؓ کو اپنی ذات کا فکر ہوتا۔ ساتھ نہ جاتے۔ اپنی ذات کا فکر ہوتا۔ باڈی گارڈ نہ بنتے۔ اپنی ذات کا فکر ہوتا رفیق نہ بنتے۔

میرے محترم بھائی فاروقی صاحب فرما رہے تھے کہ اگر علی رضؓ صدیق رضؓ کو نہ مانتے تو ہم بھی نہ مانتے۔ میں معذرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ علی رضؓ صدیق رضؓ کو نہ مانتا تب بھی ہم مانتے۔

خطیب کا اپنا اپنا انداز ہوتا ہے۔ تردید نہیں کرتا۔ لیکن تھوڑی سی وضاحت کرتا ہوں۔ کیوں کرتا ہوں وضاحت۔

صدیق رضؓ کی صداقت علی رضؓ کے تابع نہیں ہے۔

صدیق رضؓ مستقل صداقت کا مالک ہے۔

صدیق رضؓ کی صداقت پر قرآن ناطق ہے۔

صدیق رضؓ کی صداقت پر نبوت ناطق ہے۔

آسمان کے فرشتے

نبوت پکاری ہے

نبوت پکاری ہے

ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ
لاتحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ

مصطفےٰ کا ہمسفر	ابوبکر رضؓ ابوبکر رضؓ
مصطفےٰ کا ہمسفر	ابوبکر رضؓ ابوبکر رضؓ
سینوں میں انقلاب	حق نواز حق نواز
سینوں میں انقلاب	حق نواز حق نواز
جیوے جیوے	حق نواز حق نواز

علیؓ کا تقدس اپنی جگہ
علیؓ کا وقار اپنی جگہ
علیؓ کی عزت اپنی جگہ
علیؓ کی شرافت اپنی جگہ
علیؓ کا علم اپنی جگہ
علیؓ کا فہم اپنی جگہ ——— لیکن سُنیو
صدیقؓ امام ہے ——— علیؓ مقتدی ہے

اپنے وقت پر علیؓ بھی امام بنا ہے۔ مجھے اختلاف نہیں۔ لیکن درجہ بہ درجہ آئے۔ صدیق اپنی جگہ امام ہے۔ لیکن مرتبے کا فرق سمجھنا پڑے گا۔ اور ملحوظ خاطر رکھنا پڑے گا۔

اہل سنت کا عقیدہ ہے۔ علیؓ کی امامت باقی صحابہ پر اصحاب ثلاثہ کے بعد مسلم ہے۔ اصحابہ ثلاثہ کے بعد باقی تمام صحابہ سے بڑے ہیں۔

لیکن اصحابِ ثلاثہ کی فضیلت پر کسی اور صحابی کو فضیلت نہیں دی جا سکتی۔ یہ موقف ہے اہل سنت کا۔ عرض یہ کر رہا ہوں کہ ہم صدیقؓ کی صداقتوں کو علیؓ کا تابع کر کے نہیں مانتے۔ ہم اس کو مستقل صداقت کا پیکر مانتے ہیں۔

صحابہ سب ثقیفہ بنی ساعدۃ میں جمع تھے۔ مہاجرین بھی انصار بھی۔ بحث یہ تھی کہ خلیفہ کون بنے۔ جھگڑا یہ تھا کہ خلیفہ کون بنے ۱۴ صدی بیت گئی ہے۔ شیعہ کو تبرا کرتے ہوئے کہ نبی کا کفن دفن چھوڑ کر صحابہ خلافت کے لئے ثقیفہ کیوں آئے ۱۴ صدی بیت گئی۔ شیعہ کو بکواس کرتے ہوئے۔ کہ نبی کا جنازہ تین دن بعد کیوں دفن ہوا۔ ۱۴ صدی بیت گئی۔ صحابہ پر اعتراض کرتے ہوئے کہ کفن دفن سے پہلے خلافت کا فیصلہ کیوں کیا۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں۔ پاکستان اور ایران کے شیعوں سے کہ تم نے خمینی کے دفن سے پہلے مجلسِ خبرداں کی میٹنگ کیوں بلائی۔

واہ واہ واہ

تم نے خمینی کے کفن و دفن سے پہلے خامنہ ای کو اس کا جانشین کیوں چُنا۔ تم نے خمینی کے کفن و دفن میں تین دن تک تاخیر کیوں کی۔ تم بتلا سکتے ہو۔ اس کی وجہ۔ تمہیں ۱۴ سو سال ہو گئے ہیں۔ صحابہ کے خلاف بھونکتے ہوئے ۱۴ سو سال بعد تم نے بھی صحابہ کے معقول عمل کو تسلیم کر لیا کہ جب کوئی قیادت اٹھتی ہے۔ تو اس کے رضا کار پہلے اس کے نظام کو سنبھالتے ہیں نہ کہ کفن دفن کو۔ اور پھر ایک بات اور بھی کہہ دوں ۱۴ صدی بیت گئی اعتراض کرتے ہوئے کہ علیؓ قریبی رشتہ دار تھا۔ اُسے جانشین کیوں نہیں بنایا۔ ابوبکرؓ دور کا رشتہ دار تھا۔ اُسے جانشین کیوں بنایا۔ میں پوچھتا ہوں کہ خامنہ ای تو رشتہ دار بھی نہیں ہے۔ احمد خمینی کو چھوڑ کر تم نے غیر رشتہ دار کو اس کا جانشین کیوں بنا لیا۔

مولانا حق نواز جھنگوی — زندہ باد

سینوں میں انقلاب — حق نواز

جیوے جیوے — حق نواز

وہ تیرگی جو میرے نامۂ سیاہ میں تھی
تمہاری زلف میں پہنچی تو حسن کہلائی

جو کام ۱۴ سو سال پہلے صحابہ نے کیا، اس پر تم اعتراض کرنے آئے ہو اور ۱۴ صدی بعد وہی کام تم نے خمینی کے لئے خود کیا۔ اور یہ بھی کہنا چاہتا ہوں، کہ خمینی کے جسم کے پھٹ جانے کا خطرہ ہے۔ پھر بھی تم تین دن رکھتے ہو۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم معصوم اگر شرعاً آج تک رکھا جا سکتا۔ تو صدیق اکبرؓ چھوڑتے۔ وہاں تعزیات کا کوئی خطرہ نہیں

عظمت رسالت — زندہ باد

عظمت رسالت — زندہ باد

مجھے حیرت ہے آج دنیا سے انصاف اٹھ گیا ہے۔ کہاں جا رہا تھا۔ مشکلات غار سے نکلے۔ اور ساتھ چلے جا رہے ہیں۔ مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔

من تو شدم تو من شدی

دونوں بیٹھ گئے۔ آقا بھی نوکر بھی۔ لیکن نوکر نے اپنے آپ کو اتنا صاف کر لیا تھا۔ یا یوں کہیے کہ نوکر کو آقا نے اتنا منزہ کر دیا تھا۔ اتنا پاک کر دیا تھا، اتنا پاک کر دیا تھا۔

یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ اتنا پاک کر دیا تھا۔ اتنا صاف کر دیا تھا کہ وہ نوکر آئینہ بن گیا تھا۔ اس آئینہ میں بھی آقا نظر آتا ہے۔ آقا موجود نوکر موجود لیکن نوکر آئینہ بن چکا ہے۔ آقا کا عکس نوکر میں نظر آتا ہے۔ نوکر آقا نہیں تھا نوکر سردار نہیں بنا تھا۔ نوکر آئینہ تھا۔ شکل آقا کی نظر آتی ہے۔ ناواقف لوگ جو آج حاضر ہو رہے تھے کیونکہ آقا کو نہیں دیکھا تھا اب آقا کو دیکھتے ہیں لیکن پہلے صدیق رض کو سلام کرتے ہیں۔ بعد میں آقا کو

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
صداقت صدیق رض	زندہ باد
صداقت صدیق رض	زندہ باد
مصطفےٰ کا ہمسفر	ابوبکر رض ابوبکر رض
میری آواز تیری آواز	حق نواز، حق نواز

سلسلہ کچھ یوں جاری ہے۔ پہلے کچھ آقا کو سلام کر رہے ہیں۔ کچھ پہلے صدیق رض کو سلام کر رہے ہیں۔ نوکر آئینہ بنا ہے یہ سلسلہ جاری ہے۔ نہ آقا بولتا ہے کہ کیا کرتا ہے یہ آقا عام نہیں۔ اس نے ہر غلطی پر ٹوکنا ہوتا ہے۔ یہ مولوی نہیں کہ مصلحت کر جائے۔ یہ رسول ہے۔ یہ ہر غلطی پر ٹوکتا ہے۔ تشدد ہو تب بھی روکتا ہے۔ ظلم ہو تب بھی روکتا ہے۔ زیادتی ہو تب بھی غلط کو غلط کہتا ہے۔ آج لوگ غلط کر رہے ہیں۔ آقا خاموش ہیں۔ آقا نہیں بولے۔ نہ بولا نوکر کہ کیا کرتے ہو۔ کچھ دیر نوکر اور آقا دونوں دیکھتے رہے۔ دونوں نے نہیں روکا۔ کچھ دیر یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ وحی بھی نہیں آئی کہ جو رسول کو فوراً آرڈر کرے کہ روکو لوگ غلط کر رہے ہیں۔ وحی بھی نہیں

آئی ۔ رسول بھی خاموش ہیں امتی بھی خاموش ۔ خالق بھی خاموش ۔

اٹھائیے بخاری شریف ۔ سورج چڑھتا ہے ۔ آقا کو دھوپ لگتی ہے ۔ نوکر نوکری کرتے ہوئے چادر لے کر کھڑا ہو جاتا ہے ۔ اور آپ کو سایہ کرتا ہے ۔ لوگ اب سمجھے کہ یہ نوکر ہے ۔ اور وہ آقا ہے ۔ نوکر چادر لے کر کھڑا ہے ۔ غلام چادر لے کر کھڑا ہے ۔ لوگوں نے اس وقت پہچانا ۔ لوگ حیران رہ گئے کہ یہ خادم ہے اور وہ آقا ہے ۔

چادر چادر تطہیر تطہیر

تسلیم کرتا ہوں کہ چادر آئی

تسلیم کرتا ہوں کہ اس میں پانچ آئے ۔ لیکن پانچ کون تھے ۔ چادر کس کی تھی

چادر رسول کی آنے والے علیؓ

چادر رسول کی آنے والی فاطمہؓ

چادر رسول کی آنے والے حسنؓ

چادر رسول کی آنے والے حسینؓ

حسنؓ و حسینؓ بچے ۔ فاطمہؓ بچی ، علیؓ داماد ہونے کی حیثیت سے بچہ ۔ ان پر چادر باپ دیتا ہے ۔ رسول کی حیثیت سے اس چادر کی تطہیر کا انکار نہیں

اس چادر کے تقدس کا انکار نہیں ۔

چادر میں آنے والوں کے کمال کا انکار نہیں ۔

لیکن یہ بھی تو دیکھئے کہ یہ چادر کبھی کسی اور پر بھی آئی ہے ۔

نعرہ تکبیر اللہ اکبر

صداقت صدیقؓ زندہ باد

مصطفےٰ کا ہمسفر ابوبکرؓ ابوبکرؓ

سینوں میں انقلاب حق نواز حق نواز

چادر آئی ہے ۔ اس سے انکار نہیں ۔ چادر رسول کی آئی ، علیؓ پر ۔ چادر رسول کی آئی فاطمہؓ پر ۔ چادر رسول کی آئی حسینؓ پر ۔ اور

چادر صدیق رضؓ کی آئی۔ نبی پر۔

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

مصطفےٰ کا ہمسفر — ابوبکرؓ ابوبکرؓ

سینوں میں انقلاب — حق نواز حق نواز

وہ چادر میں آنے والے مقدس۔ یہ چادر ڈالنے والا مقدس۔ وہاں بھی چادر میں اولاد تھی۔ یہاں بھی چادر میں اولاد ہے۔ چادر باپ ڈال رہا ہے۔ اور باپ اور والدہ کا شیوہ ہے کہ بچوں کے سر پر کپڑا ڈالا کرتے ہیں۔ وہاں اولاد تھی۔ چادر باپ ڈال رہا تھا۔ یہاں بھی اولاد تھی۔ چادر باپ ڈال رہا تھا۔

صدیق اکبرؓ صحابی ہونے کی حیثیت سے

صدیقؓ امتی ہونے کی حیثیت سے نوکر ہے

رشتے کی حیثیت سے رسول کا خسر تھا۔ خسر ہے۔ خسر رہے گا۔ خسر کا احترام والد کی طرح کیا جاتا ہے۔

مصطفےٰ کا ہمسفر — ابوبکرؓ ابوبکرؓ

مصطفےٰ کا ہمسفر — ابوبکرؓ ابوبکرؓ

رسول کے خسر کو گالی دینے والا کمینہ

رسول کے خسر پر تبرا کرنے والی نور جہاں کی اولاد

رسول کے خسر کو گالی دینے والا ہیرا منڈی کی طوائف کی کوکھ سے جنم لینے والا۔ بدطینت۔ بدفطرت۔ بدقماش۔

سامعین محترم!

میں سنی کے حقوق کی بات کر رہا تھا۔ کہ سنی حقوق پامال ہیں۔ آج ہر فرد کے حقوق کی بات ہوتی ہے۔ مگر سنی کے حقوق کی بات نہیں کی جاتی۔ پنجابی کے حق کی بات کی جائے سنی کے حق کی بات نہ کی جائے۔ تم محب وطن ہو۔ تم قوم کے وفادار ہو کہ ملک میں پنجابی کو سندھی سے لڑاؤ۔ مہاجر کو غیر مہاجر سے لڑاؤ۔ اور میں تخریب

ہوں۔ جو پوری سنی قوم کی آواز بلند کردوں۔ ہم قرآن و سنت کی بنیاد پر موقف پیش کریں۔ تو تخریب کار ٹھہریں۔ اور تم ذاتیات کی بنیاد پر موقف پیش کرو۔ تو تم ملک و قوم کے خادم ہو۔

کہاں انصاف کو آواز دوں۔ کون انصاف کرے ہمارے ساتھ۔

میں عرض یہ کر رہا تھا کہ فوج میں نشان حیدر ہے۔ مجھے اس سے کوئی اختلاف نہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ نشان ابوبکرؓ کیوں نہیں۔ کیا ابوبکرؓ بہادر نہیں۔

ابوبکرؓ وہ ہے۔ جس نے منکرین زکوٰۃ کے خلاف علم جہاد بلند کیا ہے۔ اور بعض صحابہ کے کہنے پر کہ ابھی تاز، حالات ہیں ذرا منظم ہو جایئے۔ پھر نکلیں گے۔ تو صدیق رضؓ پوری جرأت کے ساتھ جواب دیتے ہیں۔ تم ہٹ جاؤ میں تنہا لڑونگا۔ یہ بہادر نہیں ہے۔ یہ دلیر نہیں ہے۔ یہ شجاعت نہیں ہے۔ اس نے اس وقت رسول کا ساتھ دیا تھا۔ جب پوری دنیا رسول کی دشمن تھی۔ ایک مرد بھی رسول کو رسول کہنے والا نہیں تھا۔ جب مردوں میں صدیق اکبرؓ ایمان لائے۔ بچہ اگر ایمان لایا بھی ہے۔ تو کوئی بچے کو کچھ نہیں کہتا ہے۔ بات تو اس وقت صرف بڑے کی مانی جاتی ہے۔

صدیق اکبرؓ اس وقت ایمان لائے۔ یہ اعلان فرماتے ہیں۔

اَتقتلون رَجُلاً

اَتقتلونَ رَجُلاً اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہ

تم اس قائد عظیم ہستی کو شہید کرتے ہو۔ جو صرف یہ کہتے ہیں کہ میرا رب اللہ ہے۔ مشکل حالات میں صدیق رضؓ نے ساتھ دیا ہے۔ آج فوج میں نشان حیدر ملتا ہے نشان صدیق رضؓ کیوں نہیں ملتا۔ صرف نشان حیدر ہی کیوں۔ کیا ۲۴ سال میں میری سنی قوم تم نے اپنے حق کی جنگ لڑی ہے۔ تم نے اپنا حق منوایا ہے۔ تم اپنے باپ کی جائیداد میں چھوٹے ہوئے ایک مرلہ کی جنگ مدت ابد تک لڑتے ہو۔ سول کورٹ سے ہائی

کورٹ، سپریم کورٹ، ریونیو بورڈ تک جاتے ہو، ساری عمر اس پر لگا دیتے ہو لیکن انا نہیں چھوڑتے ہو، کہ باپ کی وراثت ہے۔ میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں، کہ باپ کی چھوڑی ہوئی جائیداد کے ایک مرلہ جتنی بھی معاذاللہ صدیق اکبرؓ کی اہمیت نہیں۔ ۲۰ سال بیت گئے۔ سینوں تم لمبی چادریں تان کر سوئے ہوئے ہو۔ اور میں بریلوی علماء سے بھی درخواست کروں گا کہ صرف سنی سنی کہنے سے بات نہیں بنتی، سنی حقوق کی بات کرو۔ ہمارے پیچھے نہ سہی۔ اپنے سٹیج ہی سے سنی حقوق کی جدوجہد کرو۔ لیکن لڑو تو سہی۔ یہ سنی حقوق کی جنگ ہے کہ صدیقؓ کے دشمن کو اپنی بغل میں بٹھالو۔ یہ سنی حقوق کی بات ہے کہ صدیقؓ کے دشمن کے ساتھ پیار کیا جائے۔ خیر یہ عنوان مستقل ہے۔ جس پر سپاہ صحابہ کو شدت کے ساتھ راستہ اختیار کرنا پڑے گا۔ تاہم آج میرا یہ موضوع نہیں۔ میں یہ عرض کر رہا تھا۔ فوج میں نشانِ حیدرؓ ہے۔ تو نشانِ صدیقؓ بھی ہونا چاہیئے نشانِ عمرؓ بھی ہونا چاہیئے۔ کیوں نشانِ عمرؓ نہ ہو۔ کیا عمرؓ بہادر نہیں۔ تاریخ کا ایک ایک ورق گواہ ہے۔

تاریخ کی ایک ایک سطر۔ ایک ایک لفظ گواہ ہے۔ کہ آقا دارِ ارقم میں نماز پڑھتے تھے۔ بیت اللہ میں رسول کو مشرک سجدہ نہیں کرنے دیتے تھے۔ بیت اللہ میں پیغمبر کو اپنے رب کی عبادت نہیں کرنے دی جاتی تھی۔ فاروقؓ ایمان لائے۔ بت کے سامنے دو زانو بیٹھے۔

اور سوال کرتے ہیں۔ آقا بیت اللہ ہمارا نہیں۔ بیت اللہ عبادت گاہ نہیں۔ ہم کیوں وہاں نماز نہیں پڑھتے۔ آقا جواب دیتے ہیں کہ عمرؓ تیری قوم پڑھنے نہیں دیتی۔

تاریخ چیختی ہے۔ تاریخ چلاتی ہے۔ فاروق اعظمؓ کہتے ہیں کہ اگر میرے اس تن نے اس گھر کے ساتھ وابستہ رہنا ہے۔ تو بیت اللہ میں جھکے گا یا کٹ جائے گا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم بیت اللہ میں نہ جائیں۔ اور دارارقم میں نماز پڑھیں۔

شیعوں، سینوں، صحافیوں، سکالروں، سیاستدانوں میں تم سے

پوچھتا ہوں کہ وہ شخص بتلاؤ۔ جس نے سب سے پہلے رسول اللہ کو نماز اس کا باڈی گارڈ بن کر بیت اللہ میں پڑھائی ہو۔ اگر عمرؓ کے سوا تمہارے علم میں کوئی اور شخص ہے۔

پیش کرد پیش کرد پیش کرد

گلی گلی نگر نگر عمرؓ عمرؓ عمرؓ عمرؓ

گلی گلی نگر نگر عمرؓ عمرؓ عمرؓ عمرؓ

فوج میں نشانِ فاروقؓ کیوں نہ ہو۔ جس عمرؓ کی یلغار سے جس عمرؓ کے دبدبے سے نیل پانی چھوڑتا ہے۔ تاریخ کا حصہ نہیں ہے۔ آپ جھٹلا دیں گے۔ اس واقعہ کو، نیل پانی نہیں دیا کرتا تھا جب تک جوان لڑکی ذبح نہ کرو۔ عمرؓ نے خط لکھا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

من عمرؓ بن الخطاب نیل کو خط لکھتے ہیں کہ اگر تو رب کے حکم سے چلتا ہے۔ تو مجھے تیرے پانی کی ضرورت ہے۔ اگر کسی اور کے تابع ہے تو میں رب سے پانی لونگا اور یہ خط نیل کی ریت میں دفن کرایا۔ وہ دن گیا اور آج کا دن آیا کہ نیل کا پانی نہیں رکا۔ اس عمرؓ کے لئے فوج میں نشان عمرؓ کیوں نہ ہو۔ اس کے تقدس کی خاطر کہ جس عمرؓ کی عظمت کو دجلہ مانتا ہے۔ اٹھایئے شاہ ولی اللہ انتہائی نقاد عالم برصغیر کے عظیم محدث کو پڑھیئے لکھتے ہیں کہ جب صحابہ دجلہ کو عبور کر گئے تو ایک لکڑی کا پیالہ دجلہ میں گر گیا۔ واپس آئے اور کنارے پر کھڑے ہو کر آواز لگاتے ہیں۔ دجلہ اگر تو رسول کی صداقت مانتا ہے۔ اور عمرؓ کی عدالت مانتا ہے۔ تو پیالہ واپس کر دے۔ وہ پیالہ باہر آیا اور صحابہ واپس چلے گئے۔ اسی قسم کے واقعات کو دیکھ کر کوئی اسلامی شاعر تڑپ اٹھا۔

لگاتا تھا تو جب نعرہ تو خیبر توڑ دیتا تھا

حکم دیتا تھا سمندر کو تو رستہ چھوڑ دیتا تھا

گلی گلی نگر نگر عمرؓ عمرؓ عمرؓ عمرؓ

گلی گلی نگر نگر عمرؓ عمرؓ عمرؓ عمرؓ

آج فوج میں نشان فاروق کیوں نہیں۔

آج فوج میں نشان صدیق اکبر کیوں نہیں۔

میں پوچھتا ہوں۔ سینوں سے ۴۲ سال ہو گئے۔ تم نے اپنے حقوق کی جنگ لڑی۔ تم نے اپنے یہ مطالبات جرأت کے ساتھ پیش کئے؟

اگر فوج میں نشانِ حیدر ملتا ہے۔ اور ملنا چاہیئے۔ تو نشانِ خالد بن ولید کیوں نہیں ملتا۔ جس خالدؓ کو اللہ کا رسول اللہ کی تلوار کہے۔ اگر علیؓ کو اسد اللہ کہا ہے۔ تو خالد کو رب کی شمشیر کہا ہے۔ علی کی بہادری اپنی جگہ۔ شجاعت اپنی جگہ۔ جرات اپنی جگہ۔ علم اپنی جگہ۔ تقدس اپنی جگہ

مانتا ہوں علیؓ خالدؓ سے افضل ہے

مانتا ہوں علیؓ خالد سے بلند ہے۔

مانتا ہوں کہ علیؓ خالدؓ پر بھاری ہے

لیکن یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ خالدؓ وہ اللہ کی تلوار ہے۔ جو کسی میدان سے شکست کھا کر ایک دن بھی واپس نہیں لوٹا۔

نعرہ تکبیر اللہ اکبر

خلافت راشدہ زندہ باد

خلافت راشدہ زندہ باد

سینوں میں انقلاب حق نواز حق نواز

جس دن سنی قوم خالد کی تلوار بنے گی۔ اس دن کفر کا صفایا ہو جائے گا۔ ابھی نہیں۔ ابھی ہم اس مقام پر نہیں پہنچے۔ مجھے سنی سیاستدان تبلا کہ کیا تیرے ووٹ اس وجہ سے بگڑ جائیں گے۔ کہ تو نے فوج میں نشانِ ابوبکرؓ کا مطالبہ کر دیا ہے۔ پھر اللہ کرے۔ تو واپس وہیں لوٹ جائے جہاں سے تجھے تیری ماں نے جنم دیا تھا۔ تیرے سے پھر بے غیرت، بے ضمیر کوئی ماں نے نہیں جنا ہے کہ تو خالص اپنے حق کی بات

کرتا ہوا بھی سمجھتا ہے کہ ووٹ بگڑتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان میں صدیق اکبرؓ کے دشمنوں کی اکثریت ہے۔ اسی لئے ڈرتا ہے۔ حیرت ہے کیوں نہیں۔ اس کی آواز بلند کرتے۔

"سینیٹو! میں اپنے رب سے ڈر کر کہتا ہوں۔ حکومت میری راہ نہ روکے مجھے صرف ایک سال چوکوں، چوراہوں، روڈز، بازاروں میں اسی طرح کے جلسے کر لینے دے۔ اگر ایک سال بعد ایک شیعہ بھی کامیاب ہو کر اسمبلی میں پہنچ جائے تو میرا ناک اور کان دونوں کاٹ دینا۔"

سینیٹو میں انقلاب حق نواز حق نواز

سینیٹو میں انقلاب حق نواز حق نواز

شیعہ ووٹوں سے ایک کونسلر بھی نہیں بن سکتا۔ قومی اسمبلی کا ممبر تو دور کی بات ہے۔ ایک بات اور کہوں۔ ایک خاتون جسے پندرھویں صدی میں جھانسی کی ہیر کا لقب دینا مناسب ہوگا۔ وہ آج کہتی ہے آپ نے پڑھا ہوگا۔ کہ سندھی اقلیت میں ہیں۔ پنجابی اکثریت میں ہیں۔ اقلیت اکثریت کے سر چڑھ کر کیوں بولتی ہے۔ میں اس محترمہ سے کہونگا کہ جناب کا تعلق بھی اقلیت سے ہے۔ تم سر چڑھ کر کیوں بولتی ہو۔ اگر پنجابی اکثریت کی بنا پر سندھیوں پر فوقیت رکھتے ہیں۔ تو پھر سنی بھی اکثریت کی وجہ سے شیعوں پر فوقیت رکھ سکتے ہیں تم نے سندھی اور پنجابی کا پروپگنڈہ کیا۔ اگر ملک دشمن نہیں ہو تو میں سنی قوم کے بنیادی اور مذہبی حقوق کی بات کر کے کیوں خوب کار ہوں۔ ساتھ گالی بھی دی ہے۔ اس محترمہ نے کہ پنجابی بے غیرت ہیں۔ صحافی بھی بڑے بادشاہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پنجابی اس لئے بے غیرت ہیں کہ انہوں نے وزیر اعظم سندھی بنا لیا۔ تم غیرت مند ہو کہ حزب اختلاف کا قائد سندھی بنا لیا۔

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ سنی قوم اپنے حق کی بات کیوں نہیں کرتی زکوٰۃ اور عشر سنی ادا کرتا ہے۔ شیعہ ادا نہیں کرتا۔ لیکن شیعہ مدارس، شیعہ طلبا چاہے وہ کالج کے طلبا ہوں یا وہ مدارس کے طلبا ہوں۔ شیعہ اہل سنت کی زکوٰۃ سے اپنا حصہ وصول کر رہے

ہیں۔ میں کہنا چاہتا ہوں۔ اگر شیعہ زکوٰۃ دیتا نہیں ہے۔ تو لیتا کیوں ہے۔ اگر شیعہ کی زکوٰۃ کا پیسہ ایک سنی بچی پر نہیں لگ سکتا۔ تو ایک سنی کی زکوٰۃ کا پیسہ اس شیعہ ذاکرہ عورت پر نہیں لگ سکتا ہے۔ نہیں لگ سکتا ہے۔ جو برسرعام سینہ پیٹتی ہوئی بازاروں میں نکلتی ہے۔ سُنی کے حق کو کیوں غصب کیا جاتا ہے۔ سنی حقوق کی تباہی کیوں ہے۔ اہل سنت اپنی زکوٰۃ کا پیسہ غیر سُنی پر خرچ کرنا روا نہیں سمجھتے ہیں۔ ہم پر ظلم کرکے تشدد کرکے ہمارا پیسہ ضائع کیا جارہا ہے۔ اہل سنت کی زکوٰۃ اور عشر سُنی یتیم بچوں پر، سُنی بیوگان پر اور سنی طلبا پر خرچ ہونی چاہیئے۔ لیکن حکومت تقسیم کرکے ہم سے یہ ہمارا حق چھین رہی ہے۔ تم نے اس طویل عرصہ میں جب سے یہ زکوٰۃ کا نظام نافذ ہوا ہے۔ آواز بلند کی ہے۔ آخر وجہ بتلاؤ۔ کہ ہم ان سُنی حقوق کی جنگ کیوں نہ لڑیں۔ اور اس میں ہماری زیادتی کیا ہے۔

سامعین گرامی قدر:۔

بات نتیجہ خیز کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے مختصر سے چند سنی حقوق کی بات کی ہے۔ جن کی سپاہ صحابہ جنگ لڑ رہی ہے۔ اور ہم سے اس کی جس حد تک جدوجہد ہوسکی۔ ہم یہ جنگ لڑیں گے۔ اور ۱۶ مارچ ۱۹۹۰ء کو پہلی بار انشاءاللہ مینار پاکستان پر سپاہ صحابہ اپنی قوت کا مظاہرہ کرے گی۔

میں امید کرتا ہوں کہ سُنی قوم ہمارا ساتھ ضرور دے گی۔

گرامی قدر:۔

علمائے کرام اور سامعین کرام بات سُنی حقوق کی تھی میں اختتام پذیر گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ اصحاب رسول ہمارے ایمان کا حصہ ہیں۔ ہمارے ایمان کا وہ ایسا جز ہیں جسے جزو لاینفک کہا جاتا ہے۔ لیکن پاکستان میں سُنی اکثریت پر ظلم بدستور ۴۲ سال سے روا رکھا جاتا ہے کہ شیعہ اقلیت اصحاب رسول کو گالی دینا ثواب سمجھتی ہے۔ شیعہ اقلیت اصحاب رسول پر تبرے کو دین تصور کرتی ہے۔ فیصل آباد کے سینوں وقت بہت گذر چکا ہے میری تقریر کا آغاز یہی ہے۔ میں آپ کو جھنجوڑنا چاہتا ہوں۔ میں آپ کی غفلت کی چادر

صرف چھیننا ہی نہیں پھاڑنا چاہتا ہوں میں آپ کو صرف نیند سے بیدار ہی نہیں کرنا چاہتا بلکہ آپ کو بیدار کر کے ساتھ جھنجوڑنا بھی چاہتا ہوں۔ میں آپ کی غفلت ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کا عزم رکھتا ہوں۔ سنی غفلت، سُنی سستی اور کوتاہی کے نتائج میں جو آپ کے سامنے آئے۔ کیا ہم اکثریت کے باوجود اقلیت کے غلام ہیں۔ وزیر خارجہ شیعہ وزیر داخلہ شیعہ، سیکرٹری داخلہ شیعہ، سیکرٹری دفاع شیعہ تم نے پوری حکومت اقلیت کے سپرد کر دی ہے۔ حتیٰ کہ میری معلومات کے مطابق وزیر اعظم بھی شیعہ اگرچہ وہ انکار کرے۔ سینیٹر وزیر وہ شیعہ۔ مجھے حیرت ہے کہ اکثریت اقلیت کو اقتدار کیوں سونپ بیٹھی ہے۔ تم ارائیں اور جاٹ کی۔ لڑائی لڑتے ہو۔ تم مہاجر اور غیر مہاجر کی لڑائی لڑتے ہو۔ تم اکثریت جس طرف جا رہی ہو۔ اس طرف ووٹ دیتے ہو۔ لیکن جب سُنی اکثریت کی بات کی جاتی ہے۔ تو تم آنکھیں بند کر کے سو جاتے ہو۔ مجھے اس کی آج تک سمجھ نہیں آئی۔ آپ اپنے اکثریتی حق کو ضائع کیوں کر رہے ہو، عرض یہ کر رہا ہوں،

اصحابِ رسول اہلِ سنت کے ایمان کا جز ہیں۔

ایک بات یاد آئی۔ اس ہزاروں کے اجتماع میں اور کہتا جاؤں۔ کہنا میاں صاحب سے چاہتا ہوں۔ میاں صاحب کی ساری سیاست کی بنیاد ضیاء الحق کے تقدس پر ہے۔ معذرت کے ساتھ آئی جے آئی کے لوگ بھی ہوں گے۔ پیپلز پارٹی کے لوگ بھی ہوں گے۔ مجھے اس بحث میں نہیں پڑنا۔ میں صرف سُنی بنیاد پر بات کروں گا کہ میاں نواز شریف ضیاء الحق کے تقدس۔ اس کی شرافت پر اپنی سیاست کی بنیاد رکھے ہوئے ہیں۔ اور یہ طعنہ بھی سہتے ہیں۔ کہ انہیں باقیات ضیاء الحق کہا جاتا ہے۔ میں ان سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ کے قائد محترم ضیاء الحق یہ فیصلہ کر چکے تھے کہ شیعہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

مردِ مومن مردِ حق ضیاء الحق ضیاء الحق
مردِ مومن مردِ حق ضیاء الحق ضیاء الحق
مردِ مومن مردِ حق ضیاء الحق ضیاء الحق

گذشتہ سال مارچ کے طلوع لاہور نے یہ رپورٹ شائع کی تھی کہ ضیاء الحق، جنرل فضل الحق، جنرل چشتی یہ تینوں شیعوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا چاہتے تھے۔ ضیاء الحق چلے گئے فضل الحق زندہ ہے۔ اس نے بھی تردید نہیں کی۔ چشتی زندہ ہے۔ اس نے بھی تردید نہیں کی۔ میاں نواز شریف زندہ ہے۔ اس نے بھی تردید نہیں کی۔ اگر یہ رپورٹ صحیح ہے تو میاں نواز شریف صاحب ہمارا راستہ مت روکیئے۔ ہم وہی بات کہتے ہیں۔ جو تمہارے قائد نے کہی تھی۔ اور اگر یہ رپورٹ غلط ہے۔ تو پہلے طلوع کو الٹا لٹکائیے۔ بعد میں سپاہ صحابہ کا راستہ روکیئے۔ انصاف کیجیئے۔ اگر طلوع کے خلاف مقدمہ نہیں ہے۔ طلوع کو مار نہیں پڑتی تو حق نواز کو، سپاہ صحابہ کو مار کیوں پڑتی ہے ضیاء الحق بھی شیعہ کو کافر کہے، حق نواز بھی شیعہ کو کافر کہے۔ جب اس موقف پر اختلاف نہیں ہے۔ تو ہمیں مارتے کس بنیاد پر ہو۔

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
صداقت صدیق رض	زندہ باد
سینوں میں انقلاب	حق نواز حق نواز
سینوں میں انقلاب	حق نواز حق نواز

سامعین محترم!۔

اصحاب رسول اہل سنت کے ایمان کا حصہ ہیں، صحابہ اہل سنت کے ایمان کا جز ہیں۔ ہم اصحاب رسول کے خلاف تبرا لمحہ بھر کے لیے برداشت نہیں کر سکتے۔ صحابہ کرام وہ جنتی ہیں جن پر جنت بھی رشک کرتی ہے۔

جنتی آدمؑ کے دور میں بھی گذرے۔
جنتی نوحؑ کے دور میں بھی گذرے۔

جنتی موسیٰؑ کے دور میں بھی گذرے۔
جنتی عیسیٰؑ کے دور میں بھی گذرے۔

جنتی آج بھی ہوں گے۔
جنتی رسول کے دور میں بھی تھے۔
مجھے اختلاف نہیں ہے۔ جنتی بہت سارے گذرے، بہت سارے آئیں گے۔ نیک اعمال کر کے لوگ جنت میں چلے جائیں گے۔ لیکن جس طرح انبیاؑ کے بعد صدیق اکبرؓ جنتی بنا ہے ایسا کوئی نہیں، جس طرح رسول کے بعد عمرؓ جنتی بنا ہے ایسا کوئی نہیں۔ دن دیہاڑے صدیق اکبرؓ جنت جاتا ہے۔ دن دیہاڑے جنت کا دروازہ کھلتا ہے۔ دن دیہاڑے لوگ دیکھ رہے ہیں۔ صدیقؓ جنت جا رہا ہے۔ کچھ لوگ جائیں گے۔ ہم قبرستان دفن کر کے جاتے ہیں۔ قیامت کے روز راز کھلے گا کہ کون جنتی تھا۔ قیامت کے دن راز کھلے گا کہ کون جہنمی تھا۔ صدیقؓ وہ خوش قسمت انسان ہے جس کی زندگی میں بات کھل گئی کہ وہ جنتی ہے۔ لوگ دیکھتے ہیں کہ صدیقؓ جنت جاتا ہے لوگ دیکھتے ہیں کہ جنت کا دروازہ کھل رہا ہے۔ صدیقؓ جنتی ہے۔ جنتی بھی عام جنتی نہیں۔ ایسا جنتی جو ایڑیاں رگڑ کر جنت نہیں جا رہا۔ جو ماتھے رگڑ کر جنت نہیں جا رہا صدیقؓ وہ جنتی ہے۔ جو نخرے کے ساتھ جنت جاتا ہے۔ کہتا ہے لوگ مجھے جنت کے دروازے پر رکھ دینا۔ خود بخود کھل جائے۔ تو داخل کرنا۔ ورنہ ہٹا لینا۔

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
مصطفےٰ کا ہمدم	ابوبکرؓ ابوبکرؓ
مصطفےٰ کا ہمسفر	ابوبکرؓ ابوبکرؓ
صداقت صدیقؓ	زندہ باد
سینوں میں انقلاب	حق نواز حق نواز

جنتی بھی عجیب جنتی۔ دن دیہاڑے جنت میں اور پھر ایسا جنتی۔ جو ۱۴ سو سال پہلے لوگوں نے داخل ہوتا دیکھا۔ اور ۱۴ صدی بیت گئی۔ ہر سال لاکھوں

کا اجتماع جنت میں دیکھ کر آتا ہے ۔ صدیق رضؓ کے جنتی ہونے پر اتنی بڑی گواہی اب بھی جو صدیق رضؓ کو جنتی نہ مانے ۔ اب بھی جو صدیق کو مومن نہ مانے ۔ تو وہ کافر نہیں تو پھر کائنات میں کوئی کافر نہیں ۔

مصطفےٰ کا ہمسفر ابوبکرؓ ابوبکر رضؓ
مصطفےٰ کا ہمسفر ابوبکر رضؓ ابوبکر رضؓ

جیوے جیوے حق نواز
جیوے جیوے حق نواز

فیصل آباد والو ۔ کیا یاد کرو گے ۔ ابھی رب کا فضل ہے کہ میں شوگر کا مریض نہیں ہوں ۔ ابھی کوئی اور جسمانی تکلیف نہیں ہے ۔ رب جب تک میری زبان سے کام لے گا ۔ میں اس کو پوری سخاوت کے ساتھ استعمال کروں گا ۔

جیوے جیوے حق نواز
جیوے جیوے حق نواز

میں اپنی ہر تقریر اپنی زندگی کی آخری تقریر سمجھ کر کرتا ہوں ۔ اور پیپلز پارٹی والو ۔ اور آئی جے آئی والو ۔ اس طرح ساری رات مجمع بٹھا کر دکھاؤ ۔ تمہاری مقبولیت کا پتہ چل جائے گا ۔

اللہ مجھے تکبر سے بچائے میں سمجھتا ہوں کہ یہ صدیق اکبرؓ کی کرامت ہے

نبی کا عاشق حق نواز
صدیقؓ کا عاشق حق نواز
عمرؓ کا عاشق حق نواز
عثمانؓ کا عاشق حق نواز
علیؓ کا عاشق حق نواز
حسنینؓ کا عاشق حق نواز
جیوے جیوے حق نواز

صدیقؓ ایسا جنتی ہے۔ جو دن دیہاڑے جنتی ہے۔ دیکھنے والا۔ عمرؓ۔ دیکھنے والا عثمانؓ۔ دیکھنے والا علیؓ۔ جن کے تقدس کی قرآن خود گواہی دیتا ہے۔

لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم

رب کہتا ہے کہ میں ان کے قلوب کا امتحان لے چکا ہوں۔ ذاکر بھونکتا رہے۔ شیعہ بھونکتا رہے۔ کنجری بھونکتی رہی۔ طوائف بھونکتی رہی۔ کوئی کچھ کہے۔ صحابہ کا تقدس ایمان۔ علم۔ شان۔ شرافت سب پر خدا مہر لگا چکا ہے۔ میں تمہیں کہتا۔ رب کہتا ہے۔ کہ میں ان سے راضی وہ مجھ سے راضی۔

خلافت راشدہ	حق چار یار
خلافت راشدہ	حق چار یار
شان صدیق اکبرؓ	زندہ باد
جیوے جیوے	حق نواز
جیوے جیوے	حق نواز

صدیق اکبرؓ دن دیہاڑے جنت جاتے ہیں۔

دیکھتے کون ہیں۔ صحابہ کرام جن کے ایمان کی گواہی رب نے دی ہے

کون دیکھتے ہیں جن کی آنکھیں رسول دیکھتی ہیں۔

کون دیکھتے ہیں۔ جن کی آنکھیں جبریل دیکھتی ہیں۔

کون دیکھتے ہیں۔ جن کی آنکھیں قرآن اترتا ہوا دیکھتی ہیں۔

وہ دیکھتے ہیں۔ صدیق اکبرؓ جنت جا رہا ہے۔ اور جاتا کیسے نخرے کے ساتھ کہتا ہے رکھ چھوڑنا جنت کے دروازے پر اگر نامہ اعمال میں کچھ ہو گا۔ تو جنت خود کھل جائے گی۔ رکھ دینا۔ داخل ہو جائے گی۔

آج تک دنیا دیکھتی ہے۔ جنت میں صدیق اکبرؓ ہیں

اَن پڑھ سے پوچھ — نبی کے روضے کو جنت کہے گا.
پڑھے لکھے سے پوچھ — نبی کے روضے کو جنت کہے گا.
ریڑھی والے سے پوچھ — نبی کے روضے کو جنت کہے گا
عالم سے پوچھ — نبی کے روضے کو جنت کہے گا.
مفتی سے پوچھ — نبی کے روضے کو جنت کہے گا.
شیخ سے پوچھ — نبی کے روضے کو جنت کہے گا.
مرید سے پوچھ — نبی کے روضے کو جنت کہے گا
مسلمان سے پوچھ — نبی کے روضے کو جنت کہے گا.

وہ مسلمان نہیں ہے جو نبی کے روضے کو جنت نہ مانے. پڑھے لکھے لوگوں سیاست میں حد سے گذر جانے والے میرے راہنماؤں۔

صدیقہ طیبہ طاہرہ امی عائشہ رضؓ کے دوپٹے کا واسطہ ہمارے موقف پر غور کرو. ہم تخریب کار نہیں. تعمیر کار ہیں. ہم قومی حقوق کے علمبردار ہیں غور تو کرو بلکہ ایک بات اور کہتا ہوں کہ جلسہ پی پی کرے یا جلسہ آئی جے آئی کرے. مجھے اسی طرح کھل کر بولنے دے بعد میں ووٹنگ کروا لینا کہ میری بات تسلیم کی جاتی ہے. یا آپ کی یہ چیلنج نواز شریف قبول کرے یا بے نظیر قبول کرے.

چیلنج آؤ میں سمجھتا ہوں کہ مسلمان بد عمل ضرور ہو گیا ہے بے ایمان نہیں. جب میں ان کے سامنے حقوق رکھونگا تو وہ کیسے انکار کریں گے.

واہ — واہ — واہ

نبیوں کے بعد صدیقؓ اور عمرؓ ایسے جنتی ہیں. جو قیامت کے روز سب سے اعلیٰ اور ممتاز نظر آئیں گے. صدیقؓ اور عمرؓ وہ جنتی ہیں جو آج بھی جنت میں رہتے ہیں.

صرف جنت گئے ہی نہیں آئے بھی جنت سے تھے.
کیوں منھا خلقنا کم. میں نہیں رب کہتا ہے.

میں نہیں معبود کہتا ہے
میں نہیں کہتا خالق کہتا ہے
میں نہیں کہتا فاطر السمٰوات و الارض کا ارشاد ہے۔ میں نہیں کہتا ۔
لاریب کتاب اعلان کرتی ہے۔

مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ

جہاں سے تمہارا خمیر لیا گیا تھا۔ تم وہیں سے اٹھائے جاؤ گے۔ اس بنیاد پر کہتا ہوں کہ صدیق صرف جنتی نہیں آیا ہی جنت سے تھا۔ جہاں دفن ہے وہ جنت ہے لازمی بات ہے کہ یہیں سے خمیر لیا گیا تھا۔

صدیقؓ کتنا بلند ہے۔
صدیقؓ کتنا مقدس ہے۔
صدیقؓ صدیق رضؓ صدیق رضؓ آقا تو کتنا بلند ہے۔ جنتی تھا جنت سے آیا جنت گیا۔ قیامت کے روز رسولؐ کے ساتھ پھر جنت میں جائے گا۔

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
مصطفےٰ کا ہمسفر	ابوبکرؓ ابوبکرؓ
خلافت صدیقؓ	زندہ باد

ایک بات دوبارہ کہتا ہوں کہ وہ رسول جس کے جسم پر صدیقؓ کے آنسو آرہے ہیں وہ رسول ہے جس کے جسم اطہر پر مکھی نہیں بیٹھتی۔ مکھی دور کی بات ہے نبی کا سایہ ہے یا کر نہیں۔ معذرت کے ساتھ علما سے اصولاً سایہ ہے۔ لیکن زمین پر پڑتا نہیں تھا۔ رب نے معجزۃً اٹھا لیا تھا تاکہ ایک معصوم جسم پر کافر نجس پاؤں نہ رکھ سکے۔ جب گھر کی چار دیواری پر آتے۔ تو سایہ زمین پر پڑتا۔ جب گھر سے باہر نکلتے تو رب سایہ ہٹا لیتے تاکہ کافر نجس پاؤں نہ رکھ سکے۔ علما کے اس قول کو سامنے رکھ کر کہتا ہوں۔ کہ جس کے سایہ پر بھی رب نے کافر کے قدم کو نہیں رکھنے دیا اس معصوم ہستی کے مقدس سر کو جس سر میں عقل ہے۔ جس سر میں فہم ہے۔ جس سر میں

سوچ ہے. جس سر پر نبوت کا تاج ہے. اسے غار میں صدیق کی گود میں کیوں رکھ چھوڑا.

مصطفےٰ کا ہمسفر ابوبکرؓ ابوبکرؓ
مصطفےٰ کا ہمسفر ابوبکرؓ ابوبکرؓ
سینوں میں انقلاب حق نواز حق نواز

معلوم ہوتا ہے کہ صدیقؓ کی گود پاک تھی. صدیقؓ کے آنسو پاک تھے. صدیقؓ کی گود پاک تھی.

صدیقؓ کتنا بلند. صدیقؓ کتنا اونچا بلکہ صرف صدیق نہیں. صدیق تو عمرؓ بھی ہے. صدیق تو عثمانؓ بھی ہے. صدیق تو علیؓ بھی ہے. صدیق تو معاویہؓ بھی ہے. صدیق تو حسنؓ و حسینؓ بھی ہیں. صدیق تو ہر صحابی ہے. یہ صرف صدیق ہی نہیں بلکہ صدیق اکبرؓ ہیں.

رسول کی امت میں خاتم الانبیا کی امت میں صدیق اکبر صرف ابوبکرؓ ہیں اور کوئی نہیں ہیں. یہ اکبر کا لفظ کیوں ملا. یہ اتنا بڑا لفظ ساتھ کیوں لگ گیا. جس نے مانا رسول کو جانچ کر مانا. جس نے مانا امتحان لے کر مانا. کوئی مانتا ہے کہ چاند کے دو ٹکڑے کر پھر ایمان لاتا ہوں. کوئی مانتا ہے کہ ہاتھ میں پتھر کلمہ پڑھ رہے ہیں تجربہ کر رہے ہیں.

کوئی مانتا ہے تجارت میں دیانتداری دیکھ کر
کوئی مانتا ہے گھر میں رہ کر اخلاق دیکھ کر.

کوئی مانتا ہے رسول کے ہاتھ سے برتن میں روٹی کے لقمے کھا کر مان رہے ہیں لیکن قدم قدم پر اخلاق. سیرت دیکھ کر ہر ایک نے مانا ہے. انکار نہیں عمر مان گئے عثمان مان گئے علی مان گئے. طلحہ و زبیر مان گئے. خالد بن ولیدؓ مان گئے. معاویہؓ مان گئے ابوسفیان مان گئے. ابوہریرہؓ مان گئے. صحابہ مان گئے انکار نہیں. لیکن جس طرح ابوبکرؓ نے مانا. ایسا کسی نے نہیں مانا. کوئی معجزے دیکھ کر مانتا تھا. کوئی کردار دیکھ کر مانتا

تھا۔ کوئی کلام اترتے دیکھ کر مانتا تھا۔ کوئی تجارت میں دیانت دیکھ کر مانتا تھا۔ کوئی کوئی معجزہ دیکھ کر مانتا ہے۔ کوئی کسی طرح تجربہ کر کے مان رہا تھا۔ صدیق رضؓ صرف وہ ہے۔ جو صرف یہ پوچھتا ہے کہ آقا آپ نے رسالت کا دعویٰ کیا۔ صرف تصدیق کی ہے کہ دعویٰ کیا ہے۔ یا کہ نہیں۔ صدیق سے رہا نہیں گیا۔ عرض کرتا ہے۔ آقا ہاتھ بڑھایئے ابوبکرؓ غلام بنتا ہے۔ ہاتھ بلند کیجیے۔ ابوبکرؓ نوکر بنتا ہے۔ خادم بنتا ہے۔ اسی پر پیغمبر نے کہا ہے۔ صدیق اکبرؓ۔

صداقت صدیق رضؓ — زندہ باد
مصطفےٰ کے ہمسفر — ابوبکرؓ ابوبکرؓ
خلافت راشدہ — زندہ باد

سنیوں۔ بات آئی جس پر میں شاید اپنے دردِ دل کو ختم کر دوں۔ صدیق رضؓ اور عمر رضؓ جن کی عظمت یہ ہے۔ جو میں نے مختصر عرض کر دی۔ جس کا تقدس یہ ہے۔ شیعہ انہیں کیا کہتا ہے۔ ہم نے ویسے ہی شیعوں کو کافر نہیں کہا۔

"ہم شیعوں کے کفر پر احد پہاڑ سے زیادہ وزنی دلائل رکھتے ہیں"۔

ایک بار پھر کہتا ہوں میری جماعت کہتی ہے۔ میرے نوجوان ساتھی کہتے ہیں اور پوری جرات کے ساتھ کہتے ہیں۔ شیعوں اگر تمہیں یہ ہمارا لفظ چبھتا ہے کہ ہم تمہیں کافر کیوں کہتے ہیں۔ تو ہائی کورٹ کا فل بنچ بٹھوا لو۔

للکار ہے للکار ہے — شیر کی للکار ہے

اور سنیوں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ میرے پاؤں ریت کی دیوار پر نہیں۔ پتھر کی چٹان پر ہیں۔ شیعہ زہر کا پیالہ پی سکتا ہے۔ لیکن ہائی کورٹ میں میرے موقف کو عدالتی چیلنج نہیں کر سکتا۔ اسے اپنے کفر شیطنت دجل شرارت۔ بے حیائی کا پوری طرح علم ہے۔

جیوے جیوے — حق نواز
جیوے جیوے — حق نواز

اُسے علم ہے کہ اس کے بڑوں نے قرآن مجید کو شرابیوں کی کتاب لکھا ہے۔ اُسے معلوم ہے کہ اس کے بڑوں نے محمد رسول اللہ کی بیعت میدی کے ہاتھوں پر کروائی ہے۔ اسے معلوم ہے کہ اس کے عقیدہ بداء میں اللہ کبھی کبھی غلطیاں بھی کرتا ہے۔ وہ کبھی عدالت میں نہیں آئے گا۔ شیعہ کی ماں ابھی تک جنم نہیں دے سکی۔ جو ایسا شیعہ بیٹا جنم دے۔ جو ہمارے اس موقف کو عدالت میں چیلنج کرے ابھی تو وہ شیعہ ماؤں کے رحموں میں نہیں آئے جو ہمارے چیلنجوں کو قبول کرے۔

پندرہ برس تھوڑا عرصہ نہیں۔ تمہارے اس کفر کو بیان کرتے گزر گئے ہیں۔ اور یہی میرا وہ جرم ہے۔ جس کی پاداش میں بیڑی آئی، ہتھ کڑی آئی۔ مقدمات آئے ۳۰۲ کے جھوٹے مقدمے میں ملوث کیا گیا۔ جس کی پاداش میں آج سارا دن ہائی کورٹ میں گذارا ہے کل سارا دن جج کے کٹہرے میں گذرے گا۔ لیکن آج تک الحمد للہ میں نے اس موقف پر آنچ نہیں آنے دی ہے۔

سینوں رب پر بھروسہ کر کے وعدہ کرتا ہوں۔ کہ یہ بے لچک موقف ہے۔ مٹ جاؤں گا۔ مر جاؤں گا۔ برباد ہو جاؤں گا۔ بچے تباہ کروالوں گا۔ لیکن اس موقف میں کبھی لچک نہیں پیدا کروں گا۔

شیعہ کل بھی کافر تھا۔ آج بھی کافر ہے۔

سینوں۔ میری سُنی ماؤں۔ میرے ملک میں رواج ہے، جس بھائی کی اولاد نہیں ہوتی۔ انہیں اپنا بچہ سپرد کرتی ہیں کہ دل بہلاؤ۔ جس بہن کی اولاد نہیں ہوتی بھائی اور بہن اپنا بیٹا سپرد کر دیتی ہیں کہ پریشانی دور کرو۔ میری سُنی ماؤں بچے پیدا کر کے عائشہ طیبہ رضؓ کے لئے وقف کر دو۔

عائشہ طیبہ رضؓ کے سپرد کر دو مر جائیں عائشہ رضؓ کی عزت کے لئے مر جائیں عائشہ رضؓ کے تقدس کیلئے مٹ جائیں اپنی امی کی چادر کیلئے۔

میری سنی بہنوں۔ میرے فیصل آباد کے سنی بھائیوں تمہارا سر فخر سے بلند ہونا چاہیئے کہ ایک نوجوان ضیاء الرحمٰن ساجد نے اصحاب رسول کی عظمت کا

نعرہ بلند کرتے ہوئے جان دی ہے۔

ساجد تیرے خون سے انقلاب آئے گا

میری آواز تیری آواز حق نواز حق نواز

میں نے اس وقت بھی جیل کاٹی، جب ایک آدمی ملاقات کرتا تھا آج بھی جیل کاٹتا ہوں، جب سینکڑوں ملاقات کرتے ہیں۔ ہماری حیثیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ایک ساتھ چلے اس کی مرضی۔ ہزاروں ساتھ چلیں ان کی مرضی۔ لیکن ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ اپنے اندر بیداری لائیے۔ آخری بات کہہ رہا ہوں۔ یہ سپاہ صحابہ کا نچوڑ ہے۔

جس صدیق اکبرؓ کو آج آپ نذرانہ عقیدت پیش کر رہے ہیں۔ اور صدیق اکبرؓ کے بعد جس کا نمبر آتا ہے۔ اسے اسلام فاروق اعظمؓ کا لقب دیتا ہے۔

شیعہ نے وہ ظلم ڈھایا۔ میں اگر دلائل کا انبار لاؤں کہ ہم شیعوں کو کافر کیوں کہتے ہیں۔ تو پھر ایک رات نہیں کئی راتیں چاہئیں اس موضوع پر میری بیسیوں تقریریں آپ کو مل جائیں گی۔ صدیقؓ اور عمرؓ کتنے بلند ہیں۔ کتنے مقدس ہیں اور شیعہ اثنا عشری ان کا نقشہ کیا پیش کرتا ہے۔ ذرا توجہ کیجئے۔

باقر مجلسی ملعون شیعہ مجتہد اپنی بدنام زمانہ کتاب "حق الیقین" میں تحریر کرتا ہے۔ غلیظ قلم کے ساتھ سنیوں اگر شیعہ کا کفر واضح کرنا مقصود نہ ہوتا۔ تو میں یہ کفر یہ عبارت کبھی بھی زبان پر نہ لاتا۔ نقل کفر کفر نہ باشد کے اصول کے تحت کہہ رہا ہوں۔ باقر مجلسی ملعون لکھتا ہے۔ کہتا ہے کہ جب امام مہدی ظہور کرے گا۔ تو روضہ نبوی پر حاضری دے گا۔ روضہ اقدس پر کھڑے ہو کر پوچھے گا۔ یہ نبی کے ساتھ دو اور کون سوئے ہوئے ہیں۔

سیاستدانوں۔ حکمرانوں۔ علماء اور مفتیوں۔ تاجروں اور عام مسلمانوں میں ایک ادنیٰ کارکن ہوں۔ میرے ساتھ انصاف کرو۔ میرا جرم ہے تو جوتے مارو۔ سچ کہتا ہوں تو ساتھ دو۔ یہ ملعون کیا لکھتا ہے۔ یہ کائنات کا کالا کافر کیا لکھتا ہے۔ کہتا ہے

مہدی پوچھے گا کہ دو کون ساتھ سوئے ہوئے ہیں. لوگ بتلائیں گے کہ یہ نبی کے سسر ہیں ان کی بیٹیاں نبی کے گھر ہیں اور یہ دو نبی کے قریبی ساتھی ہیں پھر مہدی پوچھے گا کہ ان کو یہاں دفن کس نے کیا ہے لوگ کہیں گے کہ کیونکہ یہ قریبی تھے اس لئے دفن کئے گئے. چند دن ٹھہر کر آگے لکھا ہے کہ مہدی کہے گا.

کہ روضے کی دیوار توڑ دو

فقہ جعفری کے ساتھ اتحاد کرنے والوں ملک وملت کے دشمنوں فقہ جعفری والوں کو آقا و مولا بنانے والے وکالت سے بگڑے ہوئے ملاؤں.

میں کہتا ہوں کہ فقہ جعفریہ کے قائد باقر مجلسی پر لعنت بھیجئے. تو پھر کوئی بات کی جائے. کائنات کے بدترین کافر و. تم کہتے ہو کہ ہم تبرا نہیں کرتے یہ کیا ہے. مہدی کہتا ہے کہ روضہ نبوی کی دیوار توڑ دو. سینوں بتلاؤ کہ روضہ کا دروازہ ہے یا کہ نہیں.

ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے

شیعہ یہ نہیں کہتا کہ مہدی کہتا ہے کہ دروازہ کھولو. مہدی کہتا ہے. کہ دیوار توڑ دو. یہ اس روضے کی دیوار توڑی جا رہی ہے. کہ جس روضہ اطہر پر آج بھی حکم ہے.

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

اس روضے کی دیوار شیعہ کہتا ہے کہ مہدی کدال لے کر توڑے گا، جس روضے پر آواز بلند کرنے کی آج بھی اجازت نہیں ہے.

وہاں دیوار توڑی جائے گی.

سینوں. غیرت غیرت. غیرت

ہم بھی مہدی کو مانتے ہیں لیکن جو نقشہ شیعہ مہدی کا پیش کرتا ہے ہم اس کو نہیں مانتے.

لکھتا ہے آگے، شیعہ کے لوگ کہیں گے کہ ابوبکر و عمر رضہ کو ماننے والے

اب بھی حیا نہیں کرتے ان کا جسم تروتازہ ہے ان کا کفن تروتازہ ہے۔ صدیاں بیت گئیں اب بھی حیا نہیں آرہا، مہدی کہے گا کہ آتارو اور ننگے کرو، ان کو ننگا کردیا جائے گا۔ اور خشک درخت کے ساتھ لٹکا دیا جائے گا۔ لاشیں لٹک رہی ہوں گی۔ خشک درخت ہرا ہو جائے گا۔ صدیق رضؓ و عمر رضؓ کے ماننے والے کہیں گے کہ اب تو شرم کرو یہ تو خشک درخت سرسبز ہوگیا ہے۔ اب بھی تم ان کو نہیں مانتے ہو مہدی کہے گا کہ نہیں مارو ان کو اسی طرح ننگا کر کے مارو مارنا شروع کیا جائے گا۔

ہائے شیعہ کیا کفر بک گیا کہتا ہے کہ مارنا شروع کیا جائے گا۔ مہدی کہتا رہے گا۔ اور مارو۔ اور مارو اور ساتھ کہتا جائے گا کہ آج تک دنیا میں جتنا ظلم ہوا ہے اس کا ذمہ دار صدیق رضؓ ہے۔ جتنا ظلم ہوا ہے۔ اس کا ذمہ دار عمر رضؓ ہے۔

جتنا زنا ہوا ہے۔ اس کا ذمہ دار صدیق رضؓ ہے

جتنا سود لیا گیا ہے اس کا ذمہ دار صدیق رضؓ ہے۔

سینوں جگر پر ہاتھ رکھو آگے لکھا ہے۔ کہ مار مار کر جب تھک جائیں گے۔ مہدی کہے گا لاشیں اتار لو اب آگ لگاؤ۔

ہائے ظلم کی حد ہوگئی انتہا ہوگئی کفر بکنے کی۔

آگے لکھا ہے شیعہ نے باقر مجلسی ملعون کی روایت ہے کہ مہدی کہے گا آگ لگاؤ۔ آگ لگا کر جلا دیا جائے گا۔ پھر کہے گا ان کی راکھ اڑا دو۔ پوری دنیا میں ان کو آئندہ بھی یہ سزا ملتی رہے گی۔ میرے سنی بھائیوں۔ شیعہ نے یہ سزا نہ فرعون کے لئے تجویز کی ہے۔

نمرود کے لئے تجویز کی ہے۔

قارون کے لئے تجویز کی ہے

ابوجہل و ابولہب کیلئے تجویز کی ہے۔

یہ سزا شیعہ نے نہ ہندو کے لئے سکھوں کے لئے تجویز کی ہے۔ یہاں تک کہ یزید کے لئے بھی تجویز نہیں کی۔ شیعہ نے یہ سزا کسی کافر کے لئے تجویز نہیں کی جو

سزا ابوبکرؓ و عمرؓ کے لئے تجویز کی ہے۔ اسی حوالے کی بنیاد پر پوری جرات کے ساتھ پوری تعدی کے ساتھ پورے چیلنج کے ساتھ۔ ڈٹ کر۔ بغیر کسی خوف کے۔ جان ہتھیلی پر رکھ کر زندگی اور موت کو برابر کر کے مستقبل سے بے نیاز ہو کر کہنا چاہتا ہوں۔

شیعہ ہندو سے بڑا کافر ہے
شیعہ سکھوں سے بڑا کافر ہے
شیعہ عیسائی سے بڑا کافر ہے۔
شیعہ پارسی سے بڑا کافر ہے
شیعہ مجوسی سے بڑا کافر ہے
شیعہ عتبہ سے بڑا کافر ہے
شیعہ ابوجہل سے بڑا کافر ہے

کیوں یہ سزا وہ اور کافروں کی تجویز نہیں کرتا۔ جو نبی کے ساتھ جنت میں سونے والوں کیلئے تجویز کرتا ہے۔

کافر کافر	شیعہ کافر
کافر کافر	شیعہ کافر
کافر کافر	شیعہ کافر
کافر کافر	شیعہ کافر
کافر کافر	شیعہ کافر

شیعہ آٹے دن شرارتوں پر اترا ہوا ہے۔ جھنگ کے فسادات روزانہ کے ہیں۔ یہاں تک کہ گذشتہ کل چند تخریب کار شیعہ ضمانت پر رہا ہوئے ہیں۔ انہوں نے پھر گڑھ مہاراجہ میں مسجد پر پتھراؤ کیا ہے۔ ہوائی فائرنگ کی ہے۔ تبرا کیا ہے

میں آج واضح لفظوں میں اعلان کرتا ہوں کہ اگر حکومت نے دو ہفتوں کے اندر اندر شیعیت کو لگام نہیں دی۔ تو پھر ہم وہی ہیں۔ جو پہلے تھے۔

جیوے جیوے حق نواز

شیعو ! دیر ہے اندھیر نہیں ہے ۔ میں زندہ رہوں یا نہ رہوں لیکن میرا وجدان کہتا ہے کہ تمہیں پاکستان کی دھرتی پر ایک نہ ایک دن غیر مسلم اقلیت ضرور تسلیم کیا جائے گا ۔

تمہارا کفر ۔ تمہارا دجل ۔ تمہاری شیطنت آسمان سے باتیں کر رہی ہے سنیوں ذرا اور دل پر ہاتھ رکھو ۔

شیعہ مجتہد اپنی کتاب "انوار نعمانیہ" جس پر ایران کی مہر لگی ہے ۔ اس میں کفر بکتا ہے ۔ کہتا ہے کہ قیامت کے دن شیطان کے گلے میں ستر (۷۰) طوق ہوں گے اور ایک شخص شیطان سے آگے جا رہا ہو گا ۔ اس کے گلے میں ۱۲۰ ۔ طوق ہوں گے ۔ شیطان حیران رہ جائے گا ۔ یہ کفر کا بانی ہے ۔ ہر گناہ کا بانی ہے ۔ ہر شرارت کا بانی ہے

میرے گلے میں ۷۰ طوق اور یہ کون ہے کہ اس کے گلے میں ۱۲۰ ۔ طوق پہنائے گئے ہیں ۔ شیطان حیران ہے ۔ شیعہ مجتہد نعمت اللہ غفاری ملعون انوارِ نعمانیہ میں لکھتا ہے ۔ کہ شیطان حیرانگی کے عالم میں دوڑ کر میدانِ محشر میں کہ یہ کون ہے ۔ جس کے گلے میں ایک سو بیس طوق ہیں ۔ اور میرے گلے میں ستر طوق ہیں بھاگ کر دیکھے گا کہ جس کے گلے میں ایک سو بیس طوق ہیں ۔ وہ عمر رضی اللہ عنہ خطاب ہو گا ۔

ہائے ہائے ہائے ہائے

سنیت کہاں مٹ گئی ۔ سنی کہاں سو گئے ۔ میں سنیت کو کہاں آواز دوں

اللہ مجھے زبان دے

اللہ مجھے دل دے

اللہ مجھے عقل دے

میں کن الفاظ سے اس سوئی ہوئی قوم کو بیدار کروں ۔ کن الفاظ سے اس قوم کی غیرت کو جھنجھوڑوں ۔

میں کن الفاظ سے اس کی غفلت کی چادر پھاڑوں ،

اللہ اللہ طاقت دے میں وعدہ کرتا ہوں ۔ کہ اصحاب رسول کی عزت

کے لئے آبرو کے لئے تقدس کے لئے شرافت کے لئے ڈٹ جاؤنگا۔ اور میں سپاہ صحابہ کے سنی کے ایک ایک کارکن سے کہنا چاہتا ہوں۔ ہم پھول ہیں۔ سپاہ صحابہ کے رضاکار ہوں یا نہ ہوں۔ ایک ایک سنی سے بوڑھا ہو یا جوان۔ تاجر ہو یا غیر تاجر کہنا چاہتا ہوں کہ ہم پھول بھی ہیں تلوار بھی ہیں۔

چھا گیا بھئی چھا گیا	حق نواز چھا گیا
سینوں میں انقلاب	حق نواز حق نواز
سینوں میں انقلاب	حق نواز حق نواز
گئے چوکوں کے مناظرے	گئی چوکوں کی باتیں

یہ پرانا زمانہ تھا۔ اب عدالت میں آؤ طے کریں بات کو اگر شیعہ نہیں آتے تو حکومت مجھ پر پابندی کیوں عائد کرتی ہے۔ مقدمات بناتی ہے۔ مجھے نقص امن پیدا کرنے کا طعنہ دیتی ہے۔ حکومت خود کیس کرے۔ شیعہ نہیں کرتے۔ لیکن حکومت خود کیس کرے۔ جس ضلع کا ڈپٹی کمشنر مجھ پر پابندی عائد کرتا ہے اس لئے پابندی عائد کی ہے کہ مسلمان ہیں۔ میں شیعہ کے کفر پر عدالت میں دلائل دیتا ہوں۔ ڈپٹی کمشنر شیعوں کا ٹاؤٹ بن کر چیلہ بن کر ایجنٹ بن کر ان کے اسلام کے دلائل لاتے۔ اگر شیعہ مسلمان ثابت ہو گئے تو میں ملک چھوڑ جاؤنگا۔ تمہیں پابندیاں عائد کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی

نعرہ تکبیر اللہ اکبر

اور اگر ایسا نہیں ہوتا۔ تو میں پابندیاں توڑ دونگا قانون توڑ دونگا میں ٹکراؤنگا۔ جس طرح ٹکرانے کا حق ہے۔ پھر نہیں بات سنی جائے گی۔ کہ لا اینڈ آرڈر عائشہ کے دوپٹے سے امن زیادہ عزیز نہیں ہے۔

عائشہ رض کے دوپٹے سے تم زیادہ عزیز نہیں ہو۔
عائشہ رض کے دوپٹے سے مجھے اپنی اولاد عزیز نہیں ہے۔

آگ لگتی ہے لگ جائے میں امی کے دوپٹے کا تحفظ جرأت، بہادری
شجاعت دلیری کے ساتھ کر جاؤں نگار

للکار ہے للکار ہے — شیر کی للکار ہے
للکار ہے للکار ہے — شیر کی للکار ہے
للکار ہے للکار ہے — شیر کی للکار ہے۔
علامہ صاحب قدم بڑھاؤ — ہم تمہارے ساتھ ہیں

کافر کافر — شیعہ کافر
کافر کافر — شیعہ کافر

جیوے جیوے — حق نواز
جیوے جیوے ۔ — حق نواز

میری آواز تیری آواز — حق نواز حق نواز
میری آواز تیری آواز — حق نواز حق نواز

آج تمہیں تعجب لگتا ہے اس نعرے نے سپریم کورٹ کے کٹہرے میں گونجنا ہے۔ انشاءاللہ گونجنا ہے۔ اس نعرے نے ہائی کورٹ کے کٹہرے میں گونجنا ہے لوگ کہتے ہیں کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔ کافر کافر کہہ کر تبلیغ کرنے کا کیا انداز ہے۔ کافر کافر کہہ کر وعظ کرنے کا کیا انداز ہے۔

کافر کافر کہہ کر تقریر کرنے کا کیا انداز ہے

توجہ کیجئے۔ یہ انداز میرا نہیں یہ انداز میرے کسی پیر و مرشد کا نہیں۔ یہ انداز کسی مولوی کا نہیں۔ یہ انداز کسی تعصب اور ضد پر مبنی نہیں۔ یہ وہ انداز ہے۔ جو رب نے اپنے رسولوں کو سکھایا ہے۔ میں رسول کی اتباع میں اس انداز پر کاربند ہوں۔ رب نے اپنے رسول کو سکھایا ہے۔ کہ سامنے کافر کھڑے ہیں۔ تبلیغ کر اور کس طرح کر۔

قُل یٰاَیُّھا الکٰفِرُون لَا اَعبُدُ مَا تَعبُدُون

مولویوں۔ پیروں۔ مرشدو۔ میں تمہارا رضاکار ہوں لیکن

خدارا ظلم نہ اٹھاؤ۔

قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ کہہ کر رسول نے تبلیغ کی ہے ہم بھی وہی کچھ کہہ کر۔

او شیعو، او کافرو، تمہارا یہ عقیدہ گندہ ہے، یہ گندہ ہے تم اپنی جگہ ہم اپنی جگہ۔

لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ

قل یاایھا الکافرون

نہیں کہا نبی نے، خود کہا یارب نے کہلوایا، تم رسول سے زیادہ اچھی خطابت رکھتے ہو، تم رسول سے زیادہ اخلاق رکھتے ہو۔

تم پیغمبر سے زیادہ داعی ہو مانتا ہوں امام ہے۔

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ۔ مانتا ہے۔ لیکن جہاں

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ۔ ہے وہاں اسی رسول کی شریعت میں یہ بھی ہے کہ بیت اللہ میں مشرکین کے خدا نکال کر، پیر نہیں مرشد نہیں۔ خدا نکال کر الٰہ نکال کر رسول نے ان کی ناک میں لاٹھی ڈال کر اعلان کیا ہے جَآءَ الْحَقُّ بھول کیوں جاتا ہے۔ دین سمجھنے کے لئے تمام دلائل جمع کرنے پڑیں گے۔

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ۔ حق، ایمان۔ لیکن یہ بھی تو نظر آتا ہے کہ پیغمبر کسی خدا کی ناک کاٹ رہا ہے۔ کسی کے کان کاٹ رہا ہے، کسی کی ٹانگیں کاٹ رہا ہے۔ اور سب کچھ کرنے کے بعد اعلان کرتا ہے۔

اُفٍّ لَّکُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ

جن کے خداؤں کے ناک کاٹے تھے، ان کے جذبات مجروح ہوئے تھے یا کہ نہیں ہوئے تھے۔

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ اپنی جگہ حق ہے۔

لیکن جب کفر ضد پر اتر آئے ۔ پھر اس کے جواب میں یلغار ہے
جب کفر ضد پر آئے تو پھر بدر ہے ۔
جب کفر ضد پر اتر آئے تو پھر اُحد ہے ۔
پھر اس کے خلاف اعلان ہے ۔
اَخْرِجُوا الْیَہُوْدَ وَالنَّصٰرٰی مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ ۔

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
تاج و تخت ختم نبوت	زندہ باد
شانِ صدیق اکبرؓ	زندہ باد
عدالتِ فاروقؓ	زندہ باد
حیاءِ عثمانؓ	زندہ باد
شجاعتِ علیؓ	زندہ باد
سیاستِ معاویہؓ	زندہ باد
سیاستِ معاویہؓ	زندہ باد
کردارِ معاویہؓ	زندہ باد
گفتارِ معاویہؓ	زندہ باد
علامہ حق نواز	زندہ باد

بات معاویہؓ کی آئی تو کہتا جاؤں ۔ آج کا مولوی معاویہؓ سے زیادہ اچھا خطیب نہیں ہے ۔ آج کا مولوی معاویہؓ سے زیادہ مقدس نہیں ہے ۔ آج کا مولوی معاویہؓ سے زیادہ با اخلاق نہیں ہے ۔ تاریخ چیختی ہے، چلاتی ہے ۔ حیدر کرارؓ اور حضرت معاویہؓ کی آپس میں چپقلش تھی ۔ ایک غیر مسلم رومی حکمران حیدر کرارؓ کو خط لکھتا ہے کہ میری بیت کر، تابع ہو ورنہ تخت الٹ دونگا ۔ ابھی تک علیؓ بن ابی طالب نے جواب نہیں دیا کہ میں کیا کرونگا ۔
ابوسفیان کا بیٹا پہلے بولتا ہے ۔

وحی کا کاتب پہلے بولتا ہے۔
رسول کا پروردہ پہلے بولتا ہے۔
معاویہؓ بن ابی سفیان جواب دیتے ہیں۔
اُو رومی کتے — میرے پیرو، میرے مولیوں مجھے طعنہ نہ دو،
کہ میری زبان تلخ ہے۔ میں نے یہ لہجہ معاویہؓ سے سیکھا ہے۔ صحابی رسول نے کافر کو جواب دیا ہے۔ ضدی کافر کو شیطان کافر کو۔ غنڈے کافر کو کہ جارحیت پر اتر آیا تھا حضرت معاویہؓ لکھتے ہیں او رومی کتے اگر علیؓ کی طرف تیرا ہاتھ اٹھا۔ تو اس ہاتھ کو سب سے پہلے قلم کرنے کیلئے معاویہؓ علیؓ کا سپاہی بن کر آئے گا۔ اور صرف حضرت معاویہؓ نے ہی دشمن کو کتا نہیں کہا۔ رب کریم کافروں کی ضد اور کافروں کا کفر بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

مَثَلُهُم كَمَثَلِ الكَلبِ ان آیتوں کو بھول گئے
صرف اُدع الیٰ سبیل با لحکمتہ کی آیت یاد ہے۔
ملاؤ قرآن وسنت کے سارے دلائل پھر نتائج اخذ کرو۔
مَثَلُهُم كَمَثَلِ الكَلبِ۔ اولٰئِكَ كَالانعام بل هم اضل
کن کو کہا گیا کافروں کو کہ یہ جانوروں سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔
میرا دعویٰ یہی ہے کہ شیعہ کائنات کا بدترین اور غلیظ ترین کافر ہے
ایک بات اور کہتا جاؤں کہ لوگ آواز بلند کرتے ہیں، کہ عورت مملکت کی سربراہ بن گئی، ظلم ہوگیا۔ میں بھی کہتا ہوں کہ ظلم ہوگیا۔ لیکن عورت عورت میں فرق ہے۔ ایک عورت مسلمان ہوکر سربراہ ہو۔ ایک عورت عورت ہونے کے ساتھ کافرہ ہو۔ یہ دگنا ظلم ہے۔

بے نظیر صرف عورت ہی نہیں شیعہ عورت ہے۔ عام شیعہ نہیں، ایرانی نسل ہے۔ شیعہ کے عقائد کی بنیاد پر بے نظیر کافرہ عورت ہے۔ ڈر کر نہیں کہتا رب پر بھروسہ کرکے جرات، دلیری، بہادری کے ساتھ کہتا ہوں، کہ بے نظیر کا تختہ

الٹ دینا فرض عین ہے۔

اگر بے نظیر شیعہ نہیں تو تردید کرے اس کا نکاح ایرانی رسم ورواج کے مطابق کیوں ہوا تھا۔ اس کا نکاح شیعہ فقہ کے مطابق کیوں ہوا ہے۔ آپ صرف عورت کی بات کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ کافرہ عورت مسلط ہے۔ پھر سنیوں تمہیں پتہ نہیں کب عقل آئے گی۔ تم نے اپنے مذہبی حقوق کی آج تک بات نہیں کی۔ حاصل کرنا تو بعد کی بات ہے۔ بات تک نہیں کی۔ پاکستان کا صدر اور وزیراعظم سنی العقیدہ مسلمان ہونا لازمی ہے۔ ہمارا بنیادی پیدائشی اور بین الاقوامی حق ہے۔ ایران کے آئین میں خمینی نے تحریر کیا ہے۔ کہ ایران کا صدر اور وزیراعظم شیعہ اثنا عشری ہوسکتا ہے۔ سُنی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ اگر ایران میں میرا سُنی مسلمان بھائی صدر نہیں بن سکتا تو پاکستان کے سینوں تم ہی بے غیرت ہو کہ تم پاکستان میں شیعوں کو کلیدی عہدے سنبھل واتے چلے جاؤ۔

اُٹھو شیعوں کو اقتدار سے دور کردو۔

اُٹھو شیعیت کو کلیدی عہدوں سے الگ کردو۔

یہ میرا اور آپ کا بنیادی حق ہے۔ پاکستان سُنی واضح اکثریتی آبادی ہے۔ لہٰذا ملک سُنی سٹیٹ ہونا چاہیئے۔ صدر وزیراعظم سُنی ہونے چاہیئں ملک میں اصحاب پیغمبر خصوصاً خلفائے راشدین کے ایام سرکاری سطح پر منائے جانے چاہیئں قرارداد سے یہ مطالبات نہیں منوائے جائیں گے۔ اس کے لئے ہتھ کڑی اور بیڑی پہننا ہوگی۔ اس کے لئے کفن پہننا ہوگا۔ جس دن میری قوم یوں کھڑی ہوگی۔ وہ دن شیعہ کا پاکستان سے بھاگنے کا آخری دن ہوگا۔

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
جیوے جیوے	حق نواز
جیوے جیوے	حق نواز

کیا ظلم ہے. پاکستان کے مولوی خمینی کی تعریف کر رہے ہیں، اللہ کیا قیامت آگئی. ایک ملا جو کل تک ٹائی پہننے والا وکیل تھا. جو جھوٹ بولتا تھا. وہ ملاں کہتا ہے کہ خمینی نے موت حسینؓ کی طرح لی ہے. اور زندگی علیؓ کی طرح گذاری ہے.

درباری ملاں ہائے ہائے

درباری ملاں ہائے ہائے

سرکاری ملاں ہائے ہائے

ایک اور ملاں جو خمینی کی موت پر کہتا ہے. کہ میرا باپ مرگیا، ہم کو آج معلوم ہوا کہ تم کافر کے نطفہ تھے. ہم تو کچھ اور سمجھتے تھے. پاکستان میں خمینی کی مدح اور پاکستان کی نشنیل اور صوبائی اسمبلیوں نے اس کے لئے قرارداد تعزیت منظور کی. آسمان کیوں نہیں ٹوٹ پڑا. اس خمینی کی مدح میں ملعون نے اپنی بدنام زمانہ کتاب کشفِ اسرار میں تحریر کیا ہے کہ عمرؓ بن خطاب اصلی کافر اور زندیق تھا.

(کسی نے مجمع میں بلند آواز کی کہ لبیک یارسول اللہ مولانا فرماتے ہیں کہ)

میرے عزیز لبیک یارسول اللہ کا یہ معنیٰ ہے کہ کفن پہن کر سامنے آؤ اور اصحاب رسول کی آبرو کے لئے کٹ جاؤ. یہ ہے مطلب لبیک یارسول اللہ کا

آج پیغمبر کی زوجہ طیبہ ام المومنین حضرت عائشہ رضؓ پر لوگ تبرا کر رہے ہیں، نعرہ بلند کر لبیک یارسول اللہ تو رہے یا شیعیت رہے. منہ آئے نعرہ بلند کرنے کا. میں تاویل کر لونگا کہ تیرا یہ نعرہ فرشتے رسول تک پہنچا دیں گے. میں تاویل کر کے تیرا نعرہ مانتا رہونگا. لیکن نکل تو سہی. میدان میں آ. کوئی کام تو کر گذر، قیامت کے دن کہہ تو سکے کہ آقا میں نے لبیک کہہ کر تیری آبرو کے لئے جان دی تھی.

یہ آج کی گفتگو انشا اللہ یادگار گفتگو رہے گی. اور میں ہر تقریر نندگی کی آخری تقریر سمجھ کر کرتا ہوں. شاید پھر زندگی نہ رہے. میرا دعویٰ یاد ہے. میں نے اس دعوی پر دلائل دیئے ہیں. اور گواہ بھی پیش کئے ہیں. الحمد للہ میں نے ابھی

آپ سے فیصلہ لینا ہے اور فیصلہ دینے سے پہلے کوئی شخص نہ جائے۔

اگر پاکستانی شیعہ اور پاکستانی حکمران طبقہ مجھ سے اس لئے نالاں ہے کہ میں خمینی کو کافر کہتا ہوں۔ تو مجھے بتلاؤ کہ جس خمینی نے فاروق اعظمؓ کو فاتح قیصر و کسریٰ کو فاروق صرف فاتح ہی نہیں۔ انہوں نے قیصر کو جوتے کی نوک پر رکھ کر یوں اڑا دیا تھا۔ جیسے چٹیل میدان میں فٹ بال کھیلا جاتا ہے۔

اس فاروقؓ کو

اس مرادِ مصطفےٰ کو

اس بیت المقدس کے فاتح کو اور

اس شخص کو جس نے رسول کو سب سے پہلی نماز بیت اللہ میں پڑھائی ہے۔ خمینی اصلی کافر لکھے۔ اور تم اسے شیخ الاسلام کہو۔ میرا دین صاف ہے میرا عقیدہ صاف ہے۔ کہ جس خمینی نے فاروق اعظمؓ کو کافر لکھا ہے۔ اس کو دن میں ہزار مرتبہ کافر کہنا ایمان ہے۔

خمینی۔ مرتد مرتد مرتد مرتد مرتد

سُنی نوجوانوں:۔

اپنی ماؤں سے دودھ معاف کروالو اور انہیں کہہ دو کہ ہم پاکستان کے دستور میں اپنی ماؤں کے تقدس و تحفظ کیلئے وہ مائیں جو پیغمبر کا لباس ہیں

وہ مائیں جو پیغمبر کی عزت ہیں۔

وہ مائیں جو پیغمبر کی ناموس ہیں۔

وہ مائیں جو پیغمبر کا تقدس ہیں۔

ان کے لئے ہم پاکستان کے آئین میں لکھائے بغیر اب چین کی نیند نہیں سوئیں گے کہ نبی کی بیویوں کی توہین کفر ہے اور توہین کرنے والا سزائے موت کا مستحق ہے۔ جب تک پاکستانی حکومت اب یہ ترمیم نہیں لاتی ہے نہ ہم چین سے بیٹھیں گے نہ چین سے حکومت کرنے دیں گے۔

کافر کافر　　شیعہ کافر
کافر کافر　　شیعہ کافر

یہ ہونا چاہیئے یا کہ نہیں۔

عوام بولے ہونا چاہیئے۔

فرمایا۔ بلند آواز سے۔　　عوام کھڑے ہو گئے کہ

ضرور ہونا چاہیئے

آپ ساتھ دیں گے　　دیں گے
ہتھ کڑی پہنا پڑی پھر　　ساتھ دیں گے۔
بیڑی پہنا پڑی پھر　　ساتھ دیں گے۔

(خود نعرے بلند کئے)

نعرہ تکبیر　　اللہ اکبر
تاج و تخت و ختم نبوت　　زندہ باد
تاج و تخت و ختم نبوت　　زندہ باد
ناموسِ رسالت　　زندہ باد
عفتِ عائشہ رض　　زندہ باد
عفتِ عائشہ رض　　زندہ باد
نعرہ تکبیر　　اللہ اکبر

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

مظفر گڑھ میں رکاوٹوں اور پابندیوں
کے باوجود جرأت اور دلیری سے

خطاب

آگ اور شعلے

سنہ ۱۹۸۷ء

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہٗ علی
الدین کلہ وقال اللہ تبارک وتعالیٰ فی مقام آخر؛
والسٰبقون الاوّلون من المھاجرین والانصار والذین
اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ ۔
وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ظھرت البدع
والفتن وسُبّ اصحابی فلیظھر العالم علمہٗ
صدق اللہ وصدق رسولہ النبی الکریم ط

صدر اجلاس معزز علمائے کرام سامعین گرامی قدر اور مختلف اضلاع سے آنے والے انجمن سپاہ صحابہ کے قافلوں رہبری آج مظفر گڑھ شہر میں پہلی تقریر ہے۔ آج سے پہلے مجھے آپ کے شہر میں آپ سے مخاطب ہونے کا شرف حاصل نہیں ہوا۔ اس کی وجوہات یا اس کے اسباب کیا ہیں۔ میں مناسب نہیں سمجھتا کہ ان کی تفصیل میں جاؤں۔ البتہ اتنا ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کا انشاءاللہ کوئی قصبہ اور شہر اور ضلع اب نہیں رہے گا کہ جس ضلع میں ہماری آواز کو دبانے والے کامیاب ہو جائیں انشاءاللہ مجھ سے قبل مقررین اور خطبانے اپنے اپنے جذبات اور خیالات کا اظہار کیا ہے۔ برادر مکرم نوجوان خطیب حضرت مولانا ایثار القاسمی اپنے جذبات خیالات اور دلی تڑپ کا اظہار فرما رہے تھے انہوں نے حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اور اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے میرے لیئے لفظ قائد کا استعمال کیا ہے۔ جب کہ میں بغیر کسی تصنع کے بغیر کسی بناوٹ کے کہنا چاہتا ہوں کہ میرے بھائی اور مجھ میں تھوڑا بہت فرق ہوگا۔ میں قطعاً قائد نہیں نہ ان کا نہ آپ کا میں آپ کی طرح اصحاب رسول کا ایک ادنیٰ

سانوکر اور غلام ہوں اور اسی پر فخر کرتا ہوں۔

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
امیر عزیمت حق نواز	زندہ باد
سینوں میں انقلاب	حق نواز حق نواز
شیعوں میں عذاب	حق نواز حق نواز

میں تقریباً ۲۰، ۲۲ سال بعد یا کچھ کم و بیش امام اہلسنت رئیس المناظرین رئیس الاتقیاء حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی کی تاریخ کو زندہ کرنے کا عزم کر چکا ہوں اور یہ فیصلہ کر چکا ہوں کہ یہ تعصب جو ہمارے ماحول اور معاشرے میں پھیل گیا ہے یا غیر شعوری یا شعوری طور پر پھیلا دیا گیا ہے کہ سنیت بے حس ہے یا سنی سُن ہے یا سنیت میں بیداری نہیں، میں دیانتداری سے اس تاثر کو زائل کرنا چاہتا ہوں کہ سنیت میں نہ بے حسی ہے نہ بے ضمیری ہے، اور نہ بے غیرتی ہے۔ البتہ سنیت کو گائیڈ کرنے کی اسے لائن دینے کی ضرورت ہے۔ اور جب بھی کبھی نیک نیتی کے ساتھ سنی قوم کو لائن دی گئی ہے۔ یا لائن دی جائے گی۔ تو یہ ایک بہادر اور غیور اور باضمیر قوم ہے۔ اور جان تک کا نذرانہ پیش کرنے سے بھی کبھی دریغ نہیں کرتی نہ اس قوم نے کبھی پہلے قربانی دینے سے دریغ کیا ہے۔ سنیت ہی کے جیالے تھے جنہوں نے بالاکوٹ کی وادیوں کو لہو سے رنگین کیا۔ سنیت ہی تھی جس نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی لڑی۔ سنیت ہی کے وہ ہونہار فرزند اور قائدین تھے۔ جنہوں نے کالا پانی کی سزائیں کاٹیں۔ سینوں کے ہی وہ فرزند اور جیالے تھے۔ جنہیں شہید کرنے کے بعد خنزیر کی کھالوں میں بند کر کے انگریز نے جلا دیا۔ سنیت ہی کے وہ فرد تھے کہ جنہوں نے ۱۹۵۳ء میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے اپنے لہو سے لاہور کی سڑکیں رنگین کیں اور اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ سینوں ہی کے وہ نوجوان ہیں جنہوں نے قومی اتحاد کی تحریک میں جیلیں بھریں ہتھ کڑیاں، بیڑیاں پہنیں، اور کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کیا۔ یہ کیسے باور کر لیا جائے کہ پوری قوم بے حس ہے۔ ختم ہے۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ خطیب بے حس ہو جائے۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ خطیب ختم ہو چکا ہو۔ یہ ہو سکتا ہے کہ قومی لیڈر اور قومی راہنما عیش و آرام اور آسائش کا راستہ اختیار کر چکا ہو۔ اور وہ اپنی اس کم ہمتی اپنی اس کوتاہی

اور غفلت پر پردہ ڈالنے کیلئے اپنی قوم کا مزاق اڑائے یہ تو ہو سکتا ہے۔ لیکن جہاں تک تاریخ کا تعلق ہے تو وہ یہ بتلاتی ہے کہ سُنی ایک غیور قوم ہے۔ بے حس نہیں ہے۔

اللہ اکبر — نعرہ تکبیر

گرامی قدر

آپ اپنے آپ ہی کو لے لیں کہ آپ کو معمولی تنخواہ دار مجسٹریٹ کے دفتر کا کئی کئی دن چکر لگانے کے بعد مسجد میں یا دینی ادارے میں قرآن وسنت کا وعظ کرنے کی قرآن وسنت کو بیان کرنے کی بڑی منت سماجت کے بعد متعدد شرائط کے بعد اور طعنے سننے کے بعد کہ تم لوگ فرقہ واریت پھیلاتے ہو اور مجسٹریٹوں کے ہتک آمیز رویّہ کو برداشت کرنے کے بعد کہیں جلسے کی اجازت ملتی ہے یہ یقیناً ہمارے ساتھ گزرتی رہی۔ اور آج تم ہی ہو کہ باوجود تمام تر پابندیوں کے تمام تر رکاوٹوں کے ایک کھلے پنڈال میں اتنی بڑی تعداد میں جمع ہو۔ اور دنیا کی کسی طاقت نے تمہارے راستے میں رکاوٹ بننے کی کوشش نہیں کی۔ اور وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

اللہ اکبر — نعرہ تکبیر

حق نواز چھا گیا — چھا گیا بھئی چھا گیا

حق نواز آ گیا — آ گیا بھئی آ گیا

میری علماء سے درخواست یہی ہے کہ قرآن وسنت کو بیان کرنے کے لئے ہم مجسٹریٹ یا ڈپٹی کمشنر کے محتاج کیوں رہیں۔ آخر کیا سرداری اس نوکر شاہی کو ماں کے جہیز میں ملی اور غلامی ہمیں وراثت میں میسر ہوئی ہے۔ کیا وجہ ہے کہ ڈپٹی کمشنر کا کوئی عقیدہ معلوم نہیں ہے۔ وہ قادیانی ہے وہ شیعہ ہے؟ عیسائی ہے، کمیونسٹ ہے وہ کیا ہے یہ کوئی معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن ہم اُسے جناب عزت مآب لکھ کر درخواست کر کے قرآن کو بیان کرنے کی اجازت لینے کی درخواستیں لے کر پھر رہے ہوتے ہیں۔ کیا یہ ہماری غیرت کو چیلنج نہیں؟ کیا میری قوم اور میری قوم کے بچے اور معتقد اس ہتک آمیز اور اس غلیظ سلوک کے متعلق کچھ بھی نہیں سوچیں گے۔ اور اگر وہ نہیں سوچتے تو پھر جنہوں نے سوچا ہے کیا ان کو شاباش دینے کیلئے بھی ان کے زبان وہاتھ تیار نہیں۔ کیا اس حد تک بخل آ گیا۔ میں نے کئی بار

جلسے ہائے عام میں کہا ہے۔ کہ ایک اقلیتی فرقہ قرآن وسنت کا باغی فرقہ، اصحاب رسول کا دشمن فرقہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریک کا بدترین دشمن گروہ اپنے گھوڑے اور ٹٹر کی وہ اہمیت منوا چکا ہے۔ جو اہمیت مولوی نے اپنی قوم سے اپنی نہیں منوائی۔ گھوڑا اسی گلی سے گزرے گا۔ چاہے آپ کتنی درخواستیں دیں کتنا ہی واویلا کریں۔ کہ اگر اس راستے سے تعزیہ یا گھوڑا گزرا۔ فسادات ہوں گے۔ نقضِ امن عامہ ہوگا۔ لا اینڈ آرڈر کے مسئلے پیدا ہو جائیں گے آپ کتنا ہی چیخیں لیکن ہر قیمت پر یہی نوکر شاہی حکومت پولیس اس گھوڑے کو اس گلی سے گزارتی ہے۔ اور یہ کہہ کر گزارتی ہے کہ یہ ان کا مذہب اور ان کا دین ہے۔ اور ہمیں ان کے عقیدے اور مذہب کا تحفظ کرنا ہے۔ اگر شیعے کے گھوڑے کا گلی سے گزرنا ہی اس کا دین ہے اور فوج اور پولیس کے پہرے میں بھی وہ گزارا جاتا ہے۔ **تو انشاء اللہ اگر میری زندگی رہی تو میں بہت قریب اور بہت جلد یہ حقیقت تسلیم کراؤں گا کہ سنی مولوی کا ایک شہر سے دوسرے شہر جا کر قرآن وسنت کو بیان کرنا دین ہے۔** اور اس پر کسی قسم کی پابندی لگانا قدغن لگانا مداخلت فی الدین ہے۔ اور اگر یہ بات ہمارے پُرامن پروگرام کے مطابق نہ مانی گئی۔ تو ہم ہر اس قلم کو توڑ دیں گے۔ اور ہر اس دفتر کو آگ لگا دیں گے۔ جو ہمیں دین بیان کرنے سے روکنے کی کاروائی کرے گا۔

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
جیوے جیوے	حق نواز
جیوے جیوے	حق نواز
میری آواز تیری آواز	حق نواز حق نواز

گرامی قدر سامعین

میں نہیں سمجھا کہ ایک اقلیت کا اتنا لحاظ کیوں ہے۔ اور اکثریت کے ساتھ یہ ظلم اور زیادتی کیوں۔ بلکہ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں یہ بلا کہوں گا کہ اگر ڈپٹی کمشنر آج کے جلسے میں رکاوٹ پیدا کرنے کے پروگرام نہ بناتا تو گلی گلی اور کوچہ کوچہ جو جلوس آئے ہیں۔ یہ فضا مظفر گڑھ میں کبھی قائم نہ ہوتی۔ اگر مظفر گڑھ کے بازاروں میں نعرے بلند ہوئے فضا بنی

تو اس فضا کی ذمہ داری ڈپٹی کمشنر پر ہے ۔ نہ کہ حق نواز پر اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ تمام تر کارروائی میرے حق میں گئی ہے شاید سینیٹ اتنی بڑی تعداد میں عام حالات میں یہاں جمع نہ ہوتی جتنی بڑی تعداد میں آج میرے سامنے ہے۔ رہی یہ بات کہ کوئی ڈپٹی کمشنر آج داخلہ بندی کے آرڈر کر کے مجمع روک لے گا۔ یہ چیز ناممکنات میں سے ہے۔

آئے گا بھئی آئے گا۔ حق نواز آئے گا۔

میں ان داخلہ بندیوں کو مداخلت فی الدین سمجھتا ہوں۔ میں ان پابندیوں کو دین دشمنی تصور کرتا ہوں۔ اور ان پابندیوں کو توڑنا ایمانی حس تصور کرتا ہوں۔ اور جہاں تک اسباب حالات و واقعات میرا ساتھ دیں گے۔ میں اس قسم کی کسی پابندی کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اور باقی علماء سے بھی میری یہ درخواست ہے کہ آپ لوگ اپنی عزت و آبرو۔ اہمیت و وقار تسلیم کروائیں۔ آپ اس قسم کی تمام پابندیوں کا آئندہ ہمیشہ کے لئے بائیکاٹ کریں اگر شیعیت کا ماتمی خنجر بردار جلوس بند نہیں ہوتا اس پر پابندی نہیں لگتی۔ اس پر یہ تین نہیں لگتا۔ ہر سال ان جلوسوں کی وجہ سے تباہی اور بربادی ہوتی ہے لیکن پھر بھی حکومت ان پر پابندی نہیں لگاتی تو آئندہ ہر ڈپٹی کمشنر کے آرڈر کی خلاف ورزی کرتے ہوئے آپ کو گلی گلی قصبہ قصبہ، گاؤں گاؤں اصحاب پیغمبر کی عظمت کو بیان کرنا ہوگا۔

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر

شانِ رسالت زندہ باد

اور مزید یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اگر مظفر گڑھ کی نوکر شاہی کی عقل رخصت نہیں ہوئی۔ اور وہ میرا لہجہ یا میری گفتگو یا میرے الفاظ سمجھ سکتے ہیں اور ان میں عقل ہے تو میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ آج کے جلسے کے بعد اگر آپ نے مزید کوئی حرکت کی جس سے میرے کارکنوں کو اذیت پہنچی، تکلیف پہنچی۔ تو میری تقریر یقیناً کوئی ایسے حالات خراب نہیں کرے گی۔ لیکن اس کے بعد تمہاری کارروائی مظفر گڑھ کے حالات کو برباد کر دے گی۔ اور اس کی ذمہ داری تم پر ہوگی۔ ہم کسی بھی کارکن کی گرفتاری برداشت نہیں کریں گے۔ اور کسی بھی کارکن کے ساتھ اگر کسی بھی جگہ تم نے زیادتی کی تو مظفر گڑھ مظفر گڑھ نہیں رہے گا۔ اس مظفر گڑھ کی فضا

بدل دی جائے گی، حالات بدل دیئے جائیں گے۔ اس کی سڑکوں کو جلوسوں سے بھر دیا جائے گا۔ آپ لوگوں کو تھانوں میں دھکیل دیا جائے گا۔ تمہاری طاقت نہیں ہے۔ آج پہلی مرتبہ مجھے نہیں روک سکے ہو۔ اور جب میں کہتا ہوں کہ میں مظفر گڑھ میں آؤں گا۔ تو تم میں سکت نہیں کہ تم مظفر گڑھ کی گلیوں میں میرے راستے میں رکاوٹ بن سکو۔

جیرے جیرے حق نواز
تیری آواز میری آواز حق نواز

ہو سکتا ہے کہ تم چند ٹاؤٹ لوگوں کو بھیج کر مولویت کا غلط تصور قائم کر بیٹھے ہو۔ مولویت ٹاؤٹی کا نام نہیں، مولویت کاسہ لیسی کا نام نہیں، مولویت رشوت دلالی کا نام نہیں، مولویت مصلحت اور عقیدت کو بیچنے کا نام نہیں۔ مولویت شاہ ولی اللہ کے تفکر کا نام ہے۔ مولویت مجدد الف ثانی کی یلغار کا نام ہے، مولویت شاہ اسماعیل شہید کے جہاد کا نام ہے، مولویت عطاء اللہ شاہ بخاری کی خطابت کا نام ہے، مولویت حسین احمد مدنی کی جرأت شجاعت اور بہادری کا نام ہے۔ تمہارا یہ تفکر غلط ہو جانا چاہیئے کہ مولویت ٹاؤٹی کا نام ہوا کرتا ہے۔ تم چند ٹاؤٹوں کو جنہوں نے ڈاڑھیاں رکھی ہیں، ان کو مولوی مت سمجھو۔ انہیں یہ تصور کر دکہ انہوں نے شکل مولوی کی بنائی ہے۔ حقیقتاً ان کا مولویت سے اور دین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مولوی ہر دین بیچے، مولوی ہر رشوت دلالی کرے، مولوی ہو ڈپٹی کمشنر کا ٹاؤٹ بننے میں اُسے دین کا لفنگا اسلام کا غدار تصور کرتا ہوں۔ مولوی کہنا حرام سمجھتا ہوں۔

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر
علمائے حق زندہ باد
علمائے دیوبند زندہ باد
درباری ملاں ہائے ہائے
ٹاؤٹ ملاں ہائے ہائے
ٹاؤٹ ملاں ہائے ہائے

بلکہ یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں، بڑے واضح لفظوں میں کہ مولویت کی بھی کئی قسمیں ہیں

مولوی اپنے نام کے ساتھ دیوبندی لکھ کر ٹائٹل ہو۔ یقین کر لیجئے، اس رب کی قسم جس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زلفوں میں رعنائی رکھی، کہ دیوبندی مولوی ٹائٹل نہیں کر سکتا۔ وہ دیوبندیت کو بدنام کرتا ہے کسی اور کا ایجنٹ ہوگا۔ ہر دیوبند کا نقطہ ہو دیوبند کی روحانی نسل ہو دیوبندی نسبت رکھنے والا۔ اور پھر بیڑی نہ پہنے۔ ہو دیوبند سے تعلق رکھنے والا، ظلم و جور کی آنکھ میں آنکھ نہ ڈال سکے۔ ہو دیوبند کا نام لینے والا۔ عطاء اللہ شاہ بخاری کی یاد تازی نہ کرے، میں اُسے دیوبندی نہیں سمجھتا، منافق سمجھتا ہوں۔

اکابرین دیوبند — زندہ باد

حق نواز — جیوے جیوے

دیوبندیت ایک تحریک کا نام ہے۔ دیوبندیت جرأت کا نام ہے۔ دیوبندیت للکار کا نام ہے۔ دیوبندیت قہر کا نام ہے۔ دیوبندیت کردار کا نام ہے۔ دیوبندیت صاف گوئی کا نام ہے جبھی تو آج دنیا بلا اختیار پکار اٹھتی ہے۔ سربکف سربلند

دیوبند — دیوبند

آپ بھی کہہ دیجئے۔

سربکف سربلند — دیوبند — دیوبند

سامعین محترم۔

میری اور آپ کی آج کی اس پنڈال میں اس کیفیت کی پہلی ملاقات ہے۔ زندگی رہی تو اور بھی ملاقاتیں ہوں گی۔ انشاء اللہ گھبرائیے مت، گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے، سنی سنیت بیداری کا راستہ پکڑ چکی ہے، سنیت غفلت کی چادر اتارتی چلی جا رہی ہے۔ سنی نوجوان اپنے موقف کو سمجھ چکا ہے۔ سنی نوجوان یہ باور کر چکا ہے کہ اگر آج ہم غفلت کی چادر نہیں اتارتے تو ہماری موت حرام کی موت آئے گی۔ ایسے حالات میں جب کہ پاکستان اصحاب رسول پر تبرا بازی کے لئے وقف ہو گیا ہو آپ کے اس ملک میں آپ کے اس علاقے میں آپ کے صوبے میں اصحاب رسول کو صرف عام گالی نہیں ماں کی گالی دی جا رہی ہو۔ انہیں فرعون اور نمرود تحریر کیا جا رہا ہو۔ ان مقدس شخصیات کو بیٹی کی گالی دی جا رہی ہو۔ انہیں شیطان سے بڑا لعین جہنمی لکھا جا رہا

ہو ایسے حالات میں سنیت کا بلی تان کر سو جانا بہت بڑی حماقت ہے۔ میرے نوٹس میں یہ بات لائی گئی کہ آپ کے ضلع کے ڈپٹی کمشنر نے کہا ہے کہ شیعہ تو کچھ بھی نہیں کہتے تمہاری طرف سے دل آزاری ہوتی ہے۔ میں اس سے کہنا چاہتا ہوں کہ جناب والا آپ کا کتنا قریبی رشتہ شیعہ سے ہے۔ آپ نے ان کو کہاں تک دیکھا ہے یا کتنا ان کا جائزہ لیا ہے۔ کہ وہ کچھ بھی نہیں کہتے۔ کیا آپ اس ملک میں نہیں بستے۔

آپ کی آنکھیں اندھی ہو چکی ہیں۔ آپ ملکی پریس سے بے بہرہ ہیں آپ سرکاری رپورٹوں سے بے بہرہ ہیں۔ آپ اپنے ملک کے وزیر داخلہ کے بیان سے اس قدر غافل ہو چکے ہیں۔ آپ کو معلوم نہیں ہے کہ پارہ چنار میں تمام تر بدمعاشی شیعیت کی طرف سے ہوئی تھی۔ کیا آپ کی معلومات میں وہ بیان نہیں ہے۔ وزیر داخلہ کا کہ ہمارے کوئٹہ کی دیواریں توڑ کر وہ اسلحہ نکالا تھا۔ وہ ایران سے آیا ہوا اسلحہ تھا۔ دو سو ایرانی گماشتے خمینی کے ایجنٹ پاکستان کے لئے آئے تھے۔ کیا آپ کی معلومات میں نہیں ہے۔ کہ کوئٹہ میں شیعوں نے قتل و غارت کا بازار گرم کیا۔ سنی بچیوں کے پستان کاٹے۔ سنی سپاہیوں کو قتل کیا۔ میں نہیں سمجھتا کہ ڈپٹی کمشنر اتنا بے خبر ہے۔ کہ وہ اپنے ملک کے حالات سے اور اس قسم کی پریس کی خبروں سے بھی واقف نہیں ہے۔ کیا کوئٹہ میں ایرانی تخریب کاروں کو بلانے کا سبب حق نواز بنا ہے۔ یا سپاہ صحابہ بنی ہے۔ کیا تخریب کا سبب میں بنا ہوں آخر آپ کو سوچنا چاہیئے تھا کہ کوئٹہ میں تخریب کاری کا ذمہ دار کون ہے۔ پارہ چنار کی تخریبی کاروائیوں کا ذمہ دار کون ہے۔ لانگ مارچ کی دھمکیاں دے کر قاتلوں کو چھڑانے والا کون ہے۔ وجہ یہ بن گئی کہ سنیت سوئی ہوئی تھی شیعیت دھمکیاں دیتی تھی۔ لانگ مارچ کا نتیجہ یہ نکلا کہ گورنمنٹ ان تخریب کاروں کے آگے جھکتی گئی اور دوسری سائیڈ سے انہیں یہ معلوم تھا کہ وہ لوگ شریف ہیں۔ ان کا تو کوئی مطالبہ نہیں ہے۔ اس وجہ سے شیعیت کا ایک رد قائم ہوتا گیا۔ اور اس صورت میں وہ سر چڑھتے گئے۔ ایک بڑی اچھی بات کہی ہے ایک افسر نے میں نام نہیں لینا چاہتا اس مغرب پر کوئی آنچ نہ آنے اس نے کہا کہ ہماری تو جان چھوٹنی چاہیئے ہم بظاہر سپاہ صحابہ سے ٹکرائیں لیکن دلی ہمدردیاں ایک سنی کی حیثیت سے ہماری سپاہ صحابہ کے ساتھ ہیں۔ وجہ بھی ساتھ بتلائی کہ دو دو ملکوں کے شیعہ کے ایجنٹ ان کی مختلف تنظیموں کے لوگ دھمکیاں دیتے

تھے۔ کہ اگر ہماری یہ بات نہ مانی گئی تو ہم دھرنا مار کر بیٹھ جائیں گے۔ اب وہ کہتا ہے کہ جب وہ ہمارے پاس آتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ تم دھرنا مارو۔ انجمن سپاہ صحابہ بھی مقابلے میں دھرنا لگائے گی۔ لڑائی ہو گی تو ہم لڑائی کو سمیٹنے کے لئے آجائیں گے۔ اس کے بعد ان کے پاؤں سے زمین نکل جاتی ہے۔ الحمد للہ سرکاری افسروں کا ایک طبقہ ہمارے موقف کو سمجھنے لگ گیا ہے۔ ہر سنی آفیسر بے غیرت نہیں ہے

کچھ وہ لوگ ہیں جو بے غیرت ہیں۔

کچھ وہ لوگ ہیں جو قادیانی ہیں۔

کچھ وہ لوگ ہیں جو شیعہ ہیں۔

کچھ وہ لوگ ہیں جو کمیونسٹ ہیں۔

جو واقعتہً سنی مسلمان ایس پی ہے یا ڈپٹی کمشنر ہے۔ وہ اب سپاہ صحابہ کی ضرورت کو سمجھتا ہے۔ اس کے موقف کو سمجھتا ہے۔ جیسے میں ابوبکرؓ سے محبت رکھتا ہوں۔ ایسے ہی ایک ڈپٹی کمشنر بھی چاہے وہ کتنا ہی گیا گزرا کیوں نہ ہو اس کو ابوبکر رضؓ سے محبت اور پیار ہے۔ اور میں آپ کے شہر کے سنی سپاہیوں سے جو واقعی سنی ہیں۔ ان سے کہوں گا کہ تم ہمارے مقابلے میں نہ آؤ۔ تم صرف ان شیعہ سپاہیوں کو چھوڑ دو تم صرف اس شیعہ ڈپٹی کمشنر کو چھوڑ دو۔ اس شیعہ ایس پی کو چھوڑ دو۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

سپاہ صحابہ — زندہ باد

میں ان سنی سپاہیوں سے کہوں گا کہ ہمارا مقابلہ سنی سپاہیوں سے نہیں ہے۔ اور ہمارا مقابلہ نہ تمہیں کرنا چاہیئے۔ ہم دین کی بات کرتے ہیں تم ہمارے راستے سے ہٹ جاؤ۔ میں دیکھتا ہوں کہ پاکستان میں کتنے شیعہ سپاہی ہیں جو ہمارا راستہ روک سکتے ہیں۔ لیکن ساتھ یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر سنی سپاہیوں نے میری اس درخواست کو قبول نہ کیا اور ٹکرانے کی کوشش کی تو پھر وہ سمجھ لیں کہ تم اتنی وقعت بھی نہیں رکھتے کہ میں تمہیں جوتے کی نوک پر رکھ سکوں۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

جیوے جیوے حق نواز

جیوے جیوے حق نواز

میں نہیں سمجھتا کہ آپ کے ضلع کا ڈپٹی کمشنر یہ کہہ دے کہ شیعہ تو کچھ نہیں کہتے کیا آپ نے اخبارات میں نہیں پڑھا کہ شیعہ امن ملیشیا نے فلسطینی سنی مسلمانوں کو کتوں اور بلیوں کا گوشت کھانے پر مجبور کیا۔ ان کا محاصرہ کیا۔ ان پر خورد و نوش کی اشیاء کھانے پر بین لگایا۔ اور انہیں اس حد تک مجبور کر دیا کہ وہ سنی فلسطینی مسلمان جو قبلہ اول کی آزادی کی جنگ لڑ رہے تھے وہ یہاں تک مجبور ہوئے انہوں نے پریس کے ذریعہ مفتیان کرام سے فتویٰ طلب کر لیا کہ کیا ہم جان بچانے کے لیے انسانی گوشت کھا سکتے ہیں یا کہ نہیں، مظفر گڑھ کے ڈپٹی کمشنر اگر سنی مسلمان فلسطین میں کھایا جائے گا۔ تو پھر پاکستان میں شیعوں کو کھلے عام بھونکنے سے بھی روکا جائے گا یہ نہ سمجھیں یہ نہیں ہو سکتا۔ آپ کیسے کہہ گئے ہیں کہ وہ تو کوئی بات نہیں کہتے وہ کچھ بھی نہیں کرتے ہر سال حج پر جا کر حرمین شریفین کی توہین وہ کر رہے ہیں۔ وہاں پر جلوس نکلتا ہے۔ نعرے بازی ہوتی ہے۔ جہاں گلی گلی تبرا ہوتا ہے۔ اور برا لب و لہجہ اختیار کیا جاتا ہے۔ اشاروں اور کنایوں میں آپ اس تمام تاریخ سے واقف ہو کر یہ کیسے کہہ گئے ہیں کہ وہ تو کچھ بھی نہیں کہتے۔ اور تمہاری طرف سے دل آزاری ہوتی ہے۔ وہ کوئٹہ میں سنی بچیوں کے پستان کاٹیں تب بھی سنی کی دل آزاری نہیں ہے۔ وہ کوئٹہ میں سنی مسلمانوں کو قتل کریں تب بھی سنی مسلمانوں کی دل آزاری نہیں ہے۔ وہ چھ نوجوانوں کو لاہور میں دس محرم کو شہید کر دیں۔ تب بھی سینوں کی دل آزاری نہیں ہے۔ وہ ضلع خانیوال میں ایک سنی مسلمان کو قتل کر دیں تب بھی سینوں کی دل آزاری نہیں ہے۔ وہ ڈیرہ اسماعیل خان میں دو سنی نوجوان شہید کر دیں۔ تب بھی سینوں کی دل آزاری نہیں ہے۔ اور حتیٰ کہ اب تازہ واقعہ ضلع خانیوال تحصیل کبیر والا کا ایک کتا ابوبکر و عمر کا نام لکھ کر جوتے کے تلوں میں چسپاں کرے۔ جس کے خلاف سپاہ صحابہ نے جلوس نکالا، اسے گرفتار کروایا۔ اور آج وہ جیل میں ہے۔ تو کیا ان تمام واقعات کے باوجود شیعہ معصوم فرقہ ہے۔ ان تمام واقعات کے باوجود شیعہ کچھ نہیں کر رہے۔ اور ہم ہی تخریب کاری پھیلا رہے ہیں۔ ان واقعات کی موجودگی میں تم ہمیں شرارتی کہو، تب بھی ہم

یہ کام کریں گے۔ تم ہماری مدح کرو۔ تب بھی ہم یہ کام کریں گے۔ لیکن یہ اپنی نوٹ بک میں لکھ دو کہ تمہاری قلم میں تمہارے دفتر میں، تمہاری سوچ میں تمہاری زبان میں اب وہ سکت نہیں ہے کہ تم پاکستان کی زمین پر ہمارا راستہ روک سکو۔ ہر رکاوٹ توڑ دی جائے گی۔ ہر ضابطہ توڑ دیا جائے گا۔ ہر قانون توڑ دیا جائے گا۔ ہر وہ قلم جو دین کے راستے میں رکاوٹ بنے گا۔ توڑ دیا جائے گا۔

کوئی طاقت
کوئی جرأت
کوئی حکومت
کوئی گورنمنٹ
کوئی ڈی سی

اب اصحاب پیغمبر کی عظمت کو بیان کرنے سے ہمیں نہیں روک سکتا۔ ہم جان دے دیں گے لیکن تمہاری غلط کاری کو تسلیم نہیں کریں گے۔

نعرۂ تکبیر	اللہ اکبر
جیوے جیوے	حق نواز
جیوے جیوے	حق نواز

سامعین محترم۔

زندگی کا علم نہیں شاید دوبارہ ملاقات ہو یا کہ نہ ہو۔ لیکن میں اتنا کچھ آج کہنا چاہتا ہوں۔ جو مظفر گڑھ کی فضاؤں میں آج تبدیلی لائے۔ اتنا ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ آخر وجہ کیا ہے کہ سنی مسلمانوں کی اکثریت کے باوجود ان کے حقوق پامال کیوں ہیں۔ آپ سے زیادتی کیوں ہے، مختلف اضلاع میں ہمیں یہ روکا کیوں جاتا ہے۔ پابندیاں کیوں لگائی جاتی ہیں پولیس کو سارا سارا دن ہمارے راستے میں کیوں کھڑا کیا جاتا ہے۔ آخر اس کی وجوہات کیا ہیں تم اتنے بڑے ملک کے خیر خواہ ہو تم نے اب تک بموں کے دھماکے کرنے والے گرفتار کیوں نہیں کئے۔ تم نے اب تک احسان اللہ فاروقی کے قاتل کو گرفتار کیوں نہیں کیا۔ یہاں ڈاکے پڑتے ہیں۔ ہتھوڑا گروپ

آتا ہے ان تمام تر بدمعاشیوں کو تم کنٹرول نہیں کر سکے۔ اور پھر صرف اس لئے وقف رہ گئے ہو کہ تم دین کا راستہ روکو۔ خدا تمہاری اس سوچ پر لعنت بھیجے۔ صرف اس لئے رہ گئے۔ صرف تمہارا کام اور کرتوت یہی ہے۔ صرف اس کے لئے ہی رہ گئے ہو۔ اور تمہیں یہ جان لینا چاہیئے۔ میں تکبر نہیں کہتا تحدیثِ نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اب میری گرفتاری پاکستان میں ایک انقلاب لائے گی۔ اگر ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ کو یہ شوق ہے کہ وہ یہ حرکت کرے وہ کر کے دیکھ لے اور اس کے نتائج بھی دیکھ لے۔

مولانا حق نواز زندہ باد

سامعین مکرم!۔

میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ سنیت بیداری کے راستے پر گامزن ہو چکی ہے۔ کچھ آپ کو بھی تبدیلیاں نظر آ رہی ہوں گی۔ مختصر سے ایک دو واقعات عرض کر دوں۔ بہاولپور کے ساتھی یہاں یقیناً موجود ہوں گے۔ اسی عید کا واقعہ ہے ایک طویل عرصہ سے سُنی مولوی کے سر پر شیعہ دستارِ فضیلت باندھتا ہوا چلا آ رہا ہے۔ معذرت کے ساتھ عرض کروں گا۔ اپنی مولوی برادری سے بھی کہ ہمیں تخریب کاری کا طعنہ دینے والے اپنی اداؤں پر غور فرمائیں۔ ہاتھ شیعہ کا سر تمہارا۔ اور وہ تمہیں پگڑی یوں بندوا رہا ہے کہ جیسے حسین احمد مدنی دستارِ فضیلت پنا رہے ہوں۔ تم ایک صدیق اکبرؓ کے دشمن سے پگڑی بندھواتے رہے۔ اور کوئی انقلاب نہ آیا۔ انجمن سپاہ صحابہ کو بہاولپور میں قائم ہوئے ایک سال بھی نہیں ہوا کہ اس کے پہلا اقدام یہ کیا کہ آئندہ کوئی شیعہ کسی سُنی مسلمان کے سر پر پگڑی باندھنے کا اعزاز حاصل نہیں کرے گا۔

سپاہ صحابہ زندہ باد

کیا یہ تبدیلی نہیں ہے کیا یہ ذہنی انقلاب نہیں ہے۔ اس ضلع کا قصبہ شہر سلطان جس کے قصبے میں سپاہ صحابہ کو بنے ہوئے صرف ایک سال کا عرصہ بھی نہیں ہوا۔ کیا وہاں کے بلدیہ چیئرمین شیعہ کے خلاف عدم اعتماد کی فضا سپاہ صحابہ نے پیدا نہیں کی ہے۔ کیا اس شیعہ چیئرمین کا تختہ الٹ کر اس کی چیئرمینی کو ختم کر کے ایک سُنی کو اقتدار نہیں سونپا۔ کیا آپ اس حقیقت کا انکار کر دیں گے ایک سال کے عرصہ میں آپ کے اس ضلع میں سپاہ صحابہ ذہنی انقلاب لائی ہے۔ آپ مجھے تخریب

کار کہیں آپ کی مرضی ہے۔

آپ مجھے شرارتی کہیں آپ کی مرضی ہے آپ کوئی اور الزام لگائیں آپ کی مرضی ہے لیکن قوم اندھی نہیں ہے وہ حقائق اور واقعات کا کبھی بھی انکار نہیں کرے گی۔

"سینیت میں ایک انقلاب آیا ہے۔"

سینیت میں ایک لہر دوڑی ہے۔ اور اس لہر اور انقلاب کے سامنے کوئی طاقت اب بند نہیں باندھ سکتی۔ انشا اللہ۔

میری آواز تیری آواز حق نواز حق نواز

کیا آپ کو یہ معلوم نہیں ہے کہ ضلع جھنگ ایک صدی سے شیعہ تخریب کاری کی آماجگاہ ہے، تبرا بازی کی آماجگاہ ہے اور جھنگ کا شیعہ اتنا کمینہ ہے، کہ وہ چٹیں لکھ کر کتیا کے گلے میں ڈال دیا کرتا تھا۔ اور ان چٹوں پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ لکھا ہوتا تھا اس حد تک ظلم اس حد تک جبر اس حد تک بے حیائی تھی، ایک صدی سے جھنگ شیعیت کی تخریب کاری کی آماجگاہ بن چکا تھا۔ اور تقریباً تقریباً بہت کم عرصہ میں ۱۲ آدمی سینوں کے جو اپنا ایک مقام رکھتے تھے وہ شہید کر دیئے گئے تھے۔ اور سینیت آلنسر بہانے کے بعد اشک بہانے کے بعد پھر نیم سر بیٹھی، ایک صدی بعد جھنگ میں انقلاب آیا، سپاہ صحابہ جھنگ میں انقلاب لائی۔ اور شیعیت کو ان مظالم کا جواب دینا پڑا۔ اور انہیں آئندہ تبرے کی زبان بند کرنا پڑی۔ کیا آپ اس حقیقت کا انکار کر دیں گے۔ آپ اس ذہنی انقلاب کو نظر انداز کر دیں گے، کوئی بھی ذی ہوش انسان اس ذہنی انقلاب کا اب انکار نہیں کر سکے گا۔ میں اگر انہی واقعات کو بیان کرتا چلا جاؤں تو شاید ساری رات بیت جائے، اور اس قسم کے چھوٹے چھوٹے واقعات جس کو ابھی ایک ذہنی تیاری سمجھ رہا ہوں۔ وہ بہت کم عرصہ میں انجمن سپاہ صحابہ نے سنی قوم کے سامنے رکھ دیئے ہیں۔ ایک سوچ رکھ دی ہے، ایک پروگرام رکھ دیا ہے۔ وہ ذہنوں میں انقلاب لائی ہے۔ آج سات سال کے بچے دس سال کے بچے گلی اور کوچوں میں اعلان کرتے پھر رہے ہیں۔

گلی گلی نگر نگر عمرؓ عمرؓ عمرؓ عمرؓ

یہ ذہنی انقلاب کیا نہیں آیا، آپ کے کان کیا یہ نعرے نہیں سنتے۔ آپ نہیں سن رہے کہ دیواروں پر حضرت عمرؓ کا نام جگہ جگہ لکھا جا رہا ہے۔ کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ آپ کے ملک میں جگہ جگہ شاہراہوں پر صحابہ کرام کے نام تحریر کر دیئے ہیں، اور نوجوان ان ناموں کی عزت و آبرو کے لئے اپنی جان تک قربان کرنے کیلئے تیار کھڑے ہیں۔ کیا یہ انقلاب نہیں آیا۔ اور مزید آئے گا۔ اور پاکستان کی سڑکیں، جناح کے نام سے منسوب ہو سکتی ہیں۔ پاکستان کی سڑکوں کو علامہ اقبال کے نام سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ پاکستان کے شہروں کے نام کسی ایک فرد کے نام پر رکھے جا سکتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم پاکستان کے اہم روڈز کو ابوبکرؓ کے نام سے منسوب نہ کروائیں۔ عمرؓ کے نام سے منسوب نہ کروائیں، ہماری اکثریت ہے۔ سنی واضح اکثریت ہے اور ہم یہ انقلاب لانا چاہتے ہیں۔ کہ پاکستان کے شہروں کے نام صحابہ کرام کے ناموں پر رکھے جائیں۔ ان پاکستان کے اہم روڈز کے نام صحابہ کرام کے ناموں پر رکھے جائیں تاکہ آنے والی نسلیں ان ناموں سے متعارف رہیں اور ان مقدس شخصیات کی تاریخ ایک نوجوان نسل کے ذہن میں بیٹھتی جائے۔ ہمارا ایک مؤقف ہے۔ ایک پروگرام ہے۔ ہم خلفائے راشدین کے ایام سرکاری سطح پر منانا چاہتے ہیں۔ مطالبہ پہلے بھی ہوتا رہا ہے، مطالبہ ہم نے بھی کیا ہے۔ اگر آپ نے ساتھ دیا۔ اور ہم زندہ رہے تو ان شاء اللہ ان شاء اللہ اپنے خالق پر بھروسہ کر کے کہہ رہا ہوں کہ اسی پاکستان میں بہت جلد ابوبکرؓ کا دن عمرؓ کا دن، عثمانؓ کا دن سرکاری سطح پر منوا کر دکھائیں گے۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

ہم مطالبے برائے مطالبے کے قائل نہیں اب ہم دھرنے کی زبان استعمال کریں گے۔ اب ہم دھمکی کی زبان استعمال کریں گے۔ اور حکومت کو ہمارے جائز مطالبے تسلیم کرنا ہوں گے۔ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے نصاب تعلیم میں کتنا ظلم کر دیا گیا ہے کہ بی اے اور ایم اے کی کتابوں میں جو پڑھایا جا رہا ہے اس میں واضح طور پر حضرت امیر معاویہؓ کاتب وحی کو فاسق، ظالم اور بیت المال کو ذاتی طور پر خرچ کرنے والا درج کیا گیا۔ آپ کی اسی نصاب تعلیم میں عمرو بن العاصؓ اور ابوموسیٰ اشعریؓ پر تبرا موجود ہے۔ آپ کے اسی نصاب تعلیم میں صحابہ کرام کے خلاف ایک گند موجود ہے۔ جس کو سنی بچے غفلت میں پڑھتے ہیں ہمارے مطالبات میں یہ واضح مطالبہ

مطالبہ موجود ہے۔ کہ ہر وہ تحریر جو کسی بھی صحابی کے خلاف جاتی ہو۔ وہ آئندہ کالج میں نہیں پڑھائی جائے گی ہم ذہنی انقلاب لانا چاہتے ہیں کہ پاکستان میں آئندہ اس قسم کا کوئی پروگرام پیش نہ ہو سکے۔

سامعین محترم:۔ خنجر بردار جلوس تبرائیوں کے جو ہر سال سنی مسلمانوں کا خون پانی سے سستا سمجھ کر بہا دیتے ہیں۔ ہم ان کو آئندہ کسی صورت میں برداشت نہیں کر سکتے۔ اور ان پر مکمل پابندی لگوائی جائے گی۔ جب تک ان پر پابندی اور قدغن نہیں لگتی اس وقت تک ہماری تحریک جاری رہے گی۔ آج یہ تحریک جلسوں کی صورت میں ہے۔ کل یہ تحریک جلوس کی شکل میں آئے گی۔ پرسوں یہ تحریک ہتھ کڑی پہننے کی صورت میں آئے گی۔ اس سے آگ بڑھتے ہوئے اس تحریک کا یہ موڑ بھی آسکتا ہے کہ اسلام آباد پہنچ کر سیکریٹریٹ کا گھیراؤ کرے۔ دھرنا مارے۔ اور اپنے مطالبات کو تسلیم کروائے بغیر واپس نہ آئے یہ ممبر وار ہماری تحریک کا حصہ ہے لہٰذا میں دشمنانِ اصحابِ رسول سے کہہ دینا چاہتا ہوں کہ تم ہمارے راستے سے ہٹ جاؤ۔

"یہ تحریک ایک طوفان ہے"

یہ تحریک ایک بہت بڑی آندھی ہے۔ جس کے راستے میں کوئی چیز نہیں ٹھہر سکے گی۔ ہم اصحاب پیغمبر کی آبرو کے لئے عزت کے لئے تقدس کے لئے اپنی جان تک کو بھی پیش کرنا اپنے لئے سعادت سمجھتے ہیں۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

سامعین محترم:۔ سپاہ صحابہ ایک پروگرام اور ایک موقف رکھتی ہے۔ میری آج کی تقریر نہیں شعلے ہوں گے۔

جیرے جیرے — حق نواز۔

ابھی تو میں آپ کو اس لائن پر لانے کے لئے تیار کر رہا ہوں۔ تقریر کا آغاز میں نے نہیں کیا۔ آج میں الفاظ کی صورت میں آپ کے شہر میں آگ برسانا چاہتا ہوں کون ہے وہ امریکی ایجنٹ کون ہے۔ وہ کائنات کا دجال کون ہے وہ جہنمی لعین جو صحابہ کی عظمت کو بیان کرنے کے لئے ہمارا راستہ روکتا ہے۔ میں آج الفاظ کی صورت میں حروف کی صورت میں

خطابت کی صورت میں آگ برسانا چاہتا ہوں. مظفر گڑھ کی سوئی ہوئی قوم کو بیدار کر کے ایک ذہن دینا چاہتا ہوں. کہ تم مٹ جاؤ. جیلیں بھر دو. برباد ہو جاؤ. لیکن اس سرزمین پر آئندہ ابوبکرؓ کے خلاف اشاروں اور کنایوں میں بھی شیعہ بکواس نہ کرے.

نعرۂ تکبیر	اللہ اکبر
صدیقؓ کا دشمن	کافر ہے
عمرؓ کا دشمن	کافر ہے
عثمانؓ کا دشمن	کافر ہے
علیؓ کا دشمن	کافر ہے
اماں عائشہؓ کا دشمن	کافر ہے
جیرے جیرے	حق نواز

انشاء اللہ یہ نعرہ جو آپ آج اس پنڈال میں لگا رہے ہیں. یہ نعرہ سپریم کورٹ کی عدالت میں لگے گا. انشاء اللہ لگے گا. اگر مولوی بند حجرے میں بیٹھ کر کفر کے فتوے دے سکتے ہیں. تو پھر انہیں دیانتداری کے ساتھ اس فتوے کو قوم کے سامنے بیان کرنا بھی چاہیئے ورنہ اس بند فتوے کا کیا فائدہ - جو سنی قوم صدیق کے دشمن سے رشتہ کر رہی ہو. اور مولوی ہتھ کڑی سے ڈر کر یہ نہ بتائے کہ یہ نکاح نہیں ہوگا. نماز تیرے پیچھے پڑھے. علامہ صاحب، خطیب صاحب. مذہبی راہنما. پیر و مرشد نماز تیرے پیچھے پڑھے. عید تجھے دے. قربانی کی کھالیں. تیرے حوالے کرے. حضرت حضرت تجھے کہے. ہاتھ تیرے چومے اور تو فتوے کو سینے میں محفوظ رکھے. اور بند مکان میں بیٹھ کر کہے کہ شیعہ بدترین کافر ہے. ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں. لیکن سٹیج پر قوم کے سامنے نہ آئے اور وہی جناب کی خدمت کرنے والے لوگ اسی کافر کو بیٹی کا رشتہ دیں تو کیا وہ نکاح ہوگا. جب نہیں ہوگا. اس زنا کا ذمہ دار پیر ہے. اس زنا کا ذمہ دار مرشد ہے اس زنا کا ذمہ دار یہ ملا ہے. اس زنا کا ذمہ دار یہ خطیب ہے اگر شیعہ مسلمان ہے. مولوی نجی طور پر بھی مسلمان کہے - اعلانیہ بھی مسلمان کہے. اگر مومن نہیں ہے. پھر کھل کر اس کے کفر کا اعلان کرے تاکہ میری سنی قوم کی بچیوں کی آبروریزی نہ ہو.

حق نواز

جیوے جیوے

یہ کیا بات ہوئی کہ حالات اجازت نہیں دیتے۔ یہ کیا تماشا ہے کہ حالات اجازت نہیں دیتے۔ حالات کیا کہتے ہیں، حالات نے میرا کچھ بگاڑ لیا ہے۔ حالات مجھے کھا گئے ہیں، کیا میں پاکستان کے باقی لوگوں سے زیادہ وجود رکھتا ہوں۔ حالات نے مجھے ہڑپ کر لیا ہے یا ہمارے ساتھ جتنے علما ہماری قیادت کر رہے ہیں، ہمارے سروں پر ہاتھ رکھ رہے ہیں۔ ہمیں شاباش دے رہے ہیں، ہمارے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔ کیا حالات انہیں کھا گئے ہیں، کیا حالات نے انہیں ہڑپ کر لیا ہے یہ کیا تماشا ہے کہ حالات اجازت نہیں دیتے، حالات قربانی کی کھال وصول کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ حالات منہ مانگی فیس لینے کی اجازت دیتے ہیں، حالات سالن کی پلیٹ منہ پر مار دینے کی کہ تم سالن نہیں پکا سکتے۔ تو بلایا کیوں تھا، اس کی اجازت دیتے ہیں، اور شیعہ کے کفر کے اعلان کرنے کی حالات اجازت نہیں دیتے۔ وجہ کیا ہے، اس کی ہمیں بھی بتلایا جائے کہ حالات کیوں اجازت نہیں دیتے۔ حالات نے کبھی اجازت نہیں دی، حالات کا رخ موڑا گیا ہے، حالات اس وقت بھی اجازت نہیں دیتے تھے۔ جب ابوالکلام عدالت کے کٹہرے میں کھڑے ہو کر ایک غیر مسلم جج سے کہہ رہا تھا۔ جب اس نے کہا کہ ابوالکلام تمہارا لہجہ سخت ہے۔ تو میں عدالت ہے، تو ابوالکلام بپھرے ہوئے شیر کی طرح گرج کر کہتا ہے۔ کہ عدالت نہیں کمین گاہ ہے۔ حالات تو اس وقت بھی اجازت نہیں دیتے تھے جب میرے اور آپ کے شیخ مالٹا کی قید کاٹ رہے تھے

آج حالات کی بات کرتے ہو۔ اکابرین کی پیشانی پر کلنک کا ٹیکہ بننے والے غدار ملا!!

آج حالات اجازت نہیں دیتے۔ حالات کا رخ موڑا جاتا ہے۔ حالات بدلے جاتے ہیں، لیڈر شپ حالات کا انتظار نہیں کرتی۔ حالات کو اپنے پیچھے لگاتی ہے۔ کس پاگل نے کہا ہے کہ حالات ابوبکر رض کے دور جیسے ہوں گے۔ تو ہم خطابت کا رنگ دکھائیں گے۔

خطابت کی ضرورت اس وقت ہے جب حالات ہٹلر جیسے ہوں، جوشِ خطابت کی ضرورت اس وقت ہے۔ جب حالات ہلاکو جیسے ہوں، جوشِ خطابت کی ضرورت اس وقت ہے جب کفر پھیل رہا ہو۔ جب دورِ ابوبکرؓ ہو۔ اس وقت تسبیح پڑنے کی ضرورت ہے جناب کی

کوئی ضرورت نہیں۔ حالات تو ویسے ہی ٹھیک ہیں۔ حالات اجازت نہیں دیتے۔ کیا سبق یاد کیا۔ اور کبھی یہ کہہ دیا کہ جی اگر ہم ایسی کوئی بات کہیں گے۔ پھر وہ صحابہ پر تبرا کریں گے۔ میرے کان بھی سنتے ہیں، یہ مولوی کی تعلیم - اگر صحابہ پیغمبر کی عظمت کو بیان کرنے کی وجہ سے اور شیعہ کفریات کو جو صدیوں پہلے ان کی کتب میں موجود ہیں۔ ان کو طشت از بام کرنے کی وجہ سے شیعہ اصحاب رسول پر تبرا کرتا ہے۔ تو جناب کا پیٹ پھر کلوز ( ) ہونا چاہیئے۔

ڈسپلن جس قوم میں ہے۔ وہ قوم کامیاب ہوتی ہے لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم ایسا کہیں گے تو پھر وہ تبرا کریں گے۔ وہ تبرا کیوں کریں گے۔ وہ تبرا کیوں کرے گا۔ اس کا پانی میں گھر ہے، پھر جناب کا پیٹ کلوز ہو جانا چاہیئے۔ اور وہ زبان گدی سے کھینچ لینی چاہیئے۔ جو صحابہ پر تبرا کرے۔ کیا حق پر پردہ ڈال دیا جائے کہ فلاں یہ کہے گا، وہ کہے گا ہی کیوں؟

گرامی قدر سامعین۔

ان گذارشات کے بعد انجمن سپاہ صحابہ ایک منشور اور پروگرام لے کر نکلی ہے۔ اس کا ایک باقاعدہ اور واضح پروگرام ہے، صحابہ کے یوم سرکاری سطح پر منائے جائیں گے۔ ماتمی جلوس بند کروائے جائیں گے۔ سکول کے نصاب تعلیم کو جس میں صحابہ کے خلاف زہر اگلا گیا ہے۔ اس کو یکسر بدلا جائے گا۔ صحابہ کرام کے متعلق آئندہ ایسا قانون بنایا جائے گا کہ کوئی بدبخت ان پر تبرا کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔ سپاہ صحابہ باقاعدہ ایک پروگرام رکھتی ہے، باقاعدہ ایک دستور رکھتی ہے۔ اور انجمن سپاہ صحابہ اس ملک میں سنی انقلاب چاہتی ہے۔ پاکستان میں واضح اکثریت ہے سنی مسلمانوں کی لہٰذا اس کو سنی سٹیٹ قرار دلوایا جائے گا۔ ان گذارشات کے بعد اب میں تقریر کا آغاز کرنے والا ہوں۔ یہ میں نے آپ کے سامنے انجمن سپاہ صحابہ کا موقف رکھا ہے پروگرام رکھا ہے۔ اور وہ جماعت کبھی کامیاب نہیں ہوتی جو پروگرام نہ دے۔ اور وہ جماعت بھی کبھی کامیاب نہیں ہوتی۔ جس کو پیش کرنے والے پہلے اپنے آپ کو پیش نہ کریں۔ سپاہ صحابہ اپنے پروگرام کو پروان چڑھائے گی۔ انشاء اللہ آپ ساتھ دیں گے، ضرور دیں گے۔

اللہ اکبر

نعرہ تکبیر

سامعین محترم :۔ میں نے عرض یہ کرنا ہے کہ آپ کے ملک میں آج اصحاب پیغمبر ہر انسان سے

زیادہ مظلوم ہیں۔ انہیں ماں کی گالی دی جارہی ہے۔ انہیں بہن کی گالی دی جارہی ہے۔ انہیں نانی اور دادی کی گالی دی جارہی ہے۔ انہیں جہنمی کتا (استغفر اللہ) تحریر کیا جارہا ہے۔ انہیں شیطان کے بڑا لعین اور کمینہ لکھا جارہا ہے۔ انہیں بیٹیوں کی گالیاں دی جارہی ہیں۔ انہیں فرعون لمزدار ہامان تحریر کیا جارہا ہے۔ اور یہ الفاظ میرے اپنے نہیں۔ شیعہ کتب میں موجود ہیں۔ ڈپٹی کمشنر صاحب عقل سے کورے خرد سے تہی دست تہی دامن یہ میں نے کہا ہے؟ یہ کفر شیعہ نے اپنی کتابوں میں لکھے ہیں جن کو تم شرفا سمجھ رہے ہو۔ وہ کائنات کے بدترین کمینے ہیں۔ جن کو تم سمجھتے ہو کہ وہ کچھ نہیں کہتے۔ انہوں نے یہ لٹریچر مک میں دیا ہے۔ اور حکومت نے ان پر کوئی پابندی نہیں لگائی ہے۔ لاہور سے ایک کتاب "کلید مناظرہ" کے نام سے چھپی۔ اردو زبان میں چھپی ہے۔ صوبائی دارالحکومت سے چھپی۔ گورنر اندھا ہے۔ وزیراعلیٰ اندھا ہے۔ اور پوری صوبائی گورنمنٹ اس سے کیا اندھی ہے۔ اس میں واضح لفظوں میں شیعہ کائنات کا بدترین کافر لعین تحریر کرتا ہے کہ۔

معاویہ بن ابی سفیان رضؓ ان کی نانی دادی اور والدہ تینوں زنا کار اور فاحشہ عورتیں تھیں۔

کافر کافر	شیعہ کافر
جیوے جیوے	حق نواز

سنیوں یہ لفظ واضح رہے کہ معاویہ رضؓ کی نانی دادی اور والدہ نعوذ باللہ تینوں زنا کار اور فاحشہ عورتیں تھیں۔ اس میں جہاں حضرت معاویہ کی نانی اور دادی کو گالی دی گئی ہے۔ وہاں یہ بھی غور کیجئے۔ کہ اسی معاویہؓ کی بہن خاتم الانبیاؐ کی عزت ہے۔ اسی معاویہ کی بہن خاتم الانبیاؐ کی آبرو ہے۔ اسی معاویہؓ کی بہن خاتم الانبیاؐ کا حرم ہے۔ اسی معاویہ رضؓ کی بہن ام المومنین ہیں جب معاویہ رضؓ کی والدہ نعوذ باللہ زانیہ عورت ہے۔ تو اس کے پیٹ سے پیدا ہونے والا بچہ حرام زادہ ہوگا۔ اس شیعہ بے ایمان نے پیغمبر کی بیوی کو حضرت معاویہؓ کی بہن کو حرام زادی لکھا ہے۔

اور تیری بیٹی حلال زادی ہے۔ تیری بیوی حلال زادی ہے۔ تیری ماں حلال زادی ہے۔ لیکن پیغمبر کی بیوی کو تیرے مک کا شیعہ حرام زادی تحریر کرے اور تو میرا راستہ روکتا ہے۔ میں اب شیعیت کو لوہے کے چنے چبواؤں گا۔ ان کو لوہے کی لگام لگائی جائے گی۔ انہوں نے پیغمبر کی آبرو پر

عزت پر حملہ کیا ہے۔

سنی نوجوان! اٹھ سر پر کفن باندھ اور اپنی امی کے لئے کون امی جو پیغمبر کی عزت ہے کون امی جو پیغمبر کی آبرو ہے۔ کون امی جو پیغمبر کا وقار ہے۔ کون امی جو پیغمبر کی پگڑی ہے۔ اس کے لئے سڑک پر آکر مٹ جا۔ یا اس کفر کا راستہ روک لے۔

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر

جب تک یہ کتاب پاکستان میں موجود ہے۔ مجھے چپ ہو جانا چاہیئے یا کام کرنا چاہیئے۔ کام کرنا چاہیئے۔ پھر جو لوگ کہتے ہیں کہ سختی نہیں چاہیئے۔ شدت نہیں چاہیئے۔ اور کیا چاہیئے جناب کے لئے سویوں کی پلیٹ چاہیئے۔

بے غیرت، بے ضمیر، قومی دشمن غدار شعیہ پیغمبر کی بیوی کو حرام زادی تو پر کرے، اور تم کہو کہ شدت نہیں چاہیئے تو میں ایسی صورت میں تقریر نہیں شعلے برساؤں گا اور میں یہ کہہ دینا چاہتا ہوں۔ اتنے بڑے اجتماع کو گواہ بنا کر کہ اللہ میرے الفاظ معاویہ رضؓ کی بہن تک پہنچا دے۔ جو معاویہ کی بہن پیغمبر کے نکاح میں آئی۔ امی حق نواز مٹ جائے گا۔ پر تیری آبرو کا پھریرا لہرا کر چھوڑے گا امی سپاہ صحابہ کے نوجوان جان دے دیں گے۔ پر تیرے دشمنوں کے واسطے سد سکندری بن جائیں گے۔

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر

تیری آواز میری آواز حق نواز

جیوے جیوے حق نواز

جیوے جیوے حق نواز

معاویہ رضؓ کی ماں کو زانی لکھنے والے تیری ہر رات کسی کے پہلو میں سو کے آئے تب بھی مومنہ ہے۔ تیری ہر رات نیا متعہ کرے تب بھی مومنہ ہے۔ اور جس کی بیٹی پیغمبر کے بستر پر آئے وہ زانیہ ہے۔ آب بھی تجھے مجھ سے لڑنے کی طاقت ہے۔ بھول جا، تیرا کفر عدالت سے منوایا جائے گا۔ تیرا کفر اسمبلی سے منوایا جائے گا۔

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر

(بجلی بند ہونے کے باوجود تقریر جاری رہی)

شیعہ کو کتا کہنا لفظ کتا کی توہین ہے، شیعہ کو جو بھی کہو جائز ہے، ٹھہریئے شعلہ نوائی نہیں نص قرآنی ہے۔ خالق کائنات نے خود کافروں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ

اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ

انعام میں کتا ہے سور بھی ہے، خنزیر بھی ہے، گدھا بھی ہے، جو کہو جائز ہے شیعیت کی نفرت میں سنی نوجوان کے دماغ میں کوٹ کوٹ کر بھر دونگا۔ اور قید کا رعب، ہتھ کڑی کا رعب جیل اور تھانے کا رعب میں سنی نوجوان کے ذہن سے کھینچ لونگا۔

حق نواز قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔

سپاہ صحابہ کے جیالے نوجوانوں یہ بھی کہتا ہوں کہ تمہارے ایک ساتھی کے ساتھ اگر مظفر گڑھ میں کوئی زیادتی ہو تو کراچی سے پشاور تک تڑپ جاؤ۔ جماعت اسی کو کہا جاتا ہے۔

جیرے جیرے حق نواز

تمہارا کوئی کارکن تمہاری جماعت کا کوئی رضا کار اپنے آپ کو لاوارث مت سمجھے تم اسے بتلاؤ کہ تو اکیلا نہیں ہم تیرے ساتھ ہیں۔ یہ جماعت ہے وہ کوئی جماعت نہیں جو کارکن کو پوچھتی نہ ہو۔ آپ اپنے پروگرام میں کامیاب ہونگے۔

سامعین محترم! آج ہمارا راستہ روکا جاتا ہے کہ شدت اختیار کرتے ہیں کیا سرگودھا سے چھپنے والی کتاب "مناظرہ حسینیہ" نامی حکومت کے نوٹس میں نہیں ہے، جس کا غلیظ اور بدترین مصنف یہ تحریر کر رہا ہے۔ اردو عبارت میں کہ عمومی خطاب اور اس کے تمام ساتھی جہنمی کتوں میں سے کتے ہیں۔

لعنت شیعوں پر بے شمار لعنت

سینوں آج تمہاری زندگی میں اس عمر رد کو کافر جہنمی کتا تحریر کرے، جس عمر رد کو پیغمبر رات کی تنہائیوں میں تڑپ تڑپ کر مانگے۔ یا اللہ اسلام کی عزت کے لئے عمر رد کو دے۔ اس عمر رد کو آج پاکستان میں خمینی کا نعلہ ابلیس کی نسل جہنمی کتا لکھے، جس عمر رد نے کسرائی لیا، بیت المقدس لیا، ایران لیا، اور جو آج بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں سویا ہوا ہے، نوجوان سنی تو بتا کہ تیری جوانی کس لئے ہے، تیرا شباب کس لئے ہے۔

شان فاروق اعظم　　زندہ باد
جیوے جیوے　　حق نواز

سنی مولویوں تم بتاؤ کہ جس نے عمرؓ بن خطاب کو جہنمی کتا لکھا ہے تمہاری زبانیں گنگ کیوں ہیں، تم اُسے کافر کیوں نہیں کہتے۔

ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ عقل کے ناخن لے کہ وہ کچھ نہیں کہتے، یہ تیرے ابو نے جو عمرؓ بن خطاب کو جہنمی کتا لکھا ہے۔ کچھ نہیں کہا، اس کا نوٹس میں نہ لوں تو کون لے۔ اس کا نوٹس ایک سنی خطیب نہ لے تو کون لے۔ کیا میں یہ تاثر دوں کہ پاکستان میں عمرؓ کا نام لینے والا کوئی نہیں، کیا میں یہ تاثر دوں کہ پیغمبر کا یہ صحابی پیغمبر کی مانگی ہوئی شخصیت لاوارث ہے، اس کو ماننے والا کوئی نہیں ہے۔ اور اگر مظفر گڑھ کے شیعوں کو انتڑیوں میں درد اٹھتا ہے، پیٹ میں مروڑ آتا ہے، کہ ہمیں کافر کیوں کہا تو انہیں کہنا چاہتا ہوں، تمہارا گرو تمہارا قبلہ تمہارا ڈیرا باقر مجلسی ملعون حق الیقین میں واضح لفظوں میں تحریر کرتا ہے کہ

ابوبکرؓ و عمرؓ　　ہر دو کافر

ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں کافر ہیں اور جو ان سے محبت رکھے وہ بھی کافر ہے۔

اگر تمہیں میرا کفر کا فتویٰ یا میرا تمہیں کافر کہنا تکلیف دہ ہے، تو تم کل اپنے امام باڑے میں حق الیقین کے مصنف باقر مجلسی کو کافر کہو اور اس پر لعنت بھیجو تو میں سمجھونگا کہ مظفر گڑھ میں وہ شیعہ نہیں جو میں سمجھا ہوں۔ اگر تم باقر مجلسی پر اس کے فتوی کے بعد کہ وہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ماننے والوں کو کافر تحریر کر رہا ہے۔ لعنت نہیں بھیجتے ہو، اُسے کافر نہیں کہتے ہو، تو باقر مجلسی جیسے کافر ہے۔ ویسے مظفر گڑھ کا شیعہ بھی کافر ہے۔

پاکستان کی سُنی اور شیعہ قوم اس سے واقف نہیں ہے جو شیعوں کے قبلہ و کعبہ اور ان کے مرشد مقبول حسین دہلوی نے اردو زبان میں تحریر کیا ہے۔ کہ۔

یہ قرآن صحیح نہیں ہے۔ شرابیوں کی خاطر لکھی ہوئی کتاب ہے۔

جو قرآن کو صحیح نہیں مان رہا، اور اُسے شرابیوں کی کتاب کہہ رہا ہے وہ کافر نہیں

ہے. تو اور کافر کون ہے؟

قرآن کا منکر کافر ہے

یہ کتاب اصحاب رسول کی کہانی قرآن وسنت کی زبانی آپ کے ملک میں کراچی سے شائع ہوئی ہے. اور اس میں تحریر کیا گیا ہے کہ۔

عمرؓ بن خطاب اور اس کا باپ دونوں حرام زادے ہیں. اور مزید اس کے اور بدترین کافر نے بکواس کی ہے کہ۔

عمرؓ بن خطاب کی ایک بہن تھی اس کے ساتھ عمرؓ بن خطاب کے باپ نے زنا کیا۔ اور عمرؓ اپنی بہن کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

یہ کتاب نہیں گزری انتظامیہ کی نگاہوں سے۔

او سنی سیاہیوں تم نے اپنی ماں کا دودھ پیا ہے۔ اور تمہاری نسل میں کسی شیعہ کے خون کی ملاوٹ نہیں ہے اور عمرؓ بن خطاب کے ماننے والے ہو تو بتاؤ کہ یہ کتابیں لکھنے والے کیا مومن اور مسلمان ہو سکتے ہیں. اگر نہیں ہیں تو تم ہمارا راستہ نہ روکو. تم ہمارے راستے کی رکاوٹ نہ بنو۔ ہمیں کفر کے خلاف یلغار کرنے دو۔ اس کفر کے خلاف ہمیں سنی قوم کو منظم کرنے دو۔

سامعین محترم :۔

سنی غیرت سنی اہمیت کو للکارتے ہوئے تقریر کے الفاظ کو شعلوں اور انگاروں کے الفاظ پہناتے ہوئے عہد کرتا ہوں کہ یہ کتاب چراغ مصطفوی اور شرار بولہبی جلا ہور سے چھپی اور مکہ میں آج تک تقسیم ہو رہی ہے. سپاہ صحابہ کے جیالوں بیدار ہو جاؤ. اور منظم ہو جاؤ تاکہ اس کفر کو ہم فوری بند کروا سکیں. اس چراغ مصطفوی کے صفحہ ۶۷ پر کائنات کا بدترین کافر دجال کا پیتلا. اُبلتے ہوئے گٹر کا غلیظ کیڑا. بدترین اور کالا کافر اشتیاق کا ظلمی تحریر کرتا ہے. ہائے امی امی اللہ میری آواز میری امی عائشہ رضؓ تک پہنچا کہ میں مجبور ہوں تیرے دشمن کا مذہبی تشخص میں عدالتی طور پر قبول کروانا چاہتا ہوں۔ ورنہ میں یہ کفر کبھی بھی نقل نہ کرتا. اللہ میری معافی کے الفاظ قدرت کاملہ سے میری امی عائشہ رضؓ تک پہنچا. تجھے ساری قدرتیں ہیں یا رب تو آواز پہنچا سکتا ہے۔

امی امی امی عائشہ رضہ اگر مجھے تیرے دشمن کو واضح کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں یہ لفظ کبھی بھی نقل نہ کرتا۔ نقل کفر کفر نہ باشد کہہ کر نعوذ باللہ کہہ کر معاذ اللہ کہہ کر لرزتے ہوئے وجود کے ساتھ میں یہ الفاظ نقل کر رہا ہوں۔ سُنی بیدار ہو، سُنی اُٹھ کھڑا ہو، سنی غیرت کر سنی ہوش کر، سنی بے ضمیری چھوڑ، سنی جرأت کر۔ سنی للکار کے آ کیا لکھتا ہے اشتیاق کاظمی اس چراغ مصطفوی کے صفحہ نمبر ۶۷ پر بے ایمان کہتا ہے، کافر کہتا ہے۔ دجال کہتا ہے۔

کر سینوں تم عائشہ رضہ کو عورت سمجھتے ہو یا باندری۔

ہائے عائشہ رضہ کون عائشہ رضہ جس کے لئے جبریل خدا کا سلام لے کر آئے۔

کون عائشہ رضہ جس کا چبا ہوا مسواک نبوّت استعمال کرے۔ کون عائشہ رضہ جس کے ہار گم ہو جانے کی وجہ سے اللہ تیمم کا آڈر لائے۔

کون عائشہ رضہ	جس کا حجرہ جنت بنے۔
کون عائشہ رضہ	طیبیہ عائشہ رضہ
کون عائشہ رضہ	طاہرہ عائشہ رضہ
کون عائشہ رضہ	مقدسہ عائشہ رضہ
کون عائشہ رضہ	پاکیزہ عائشہ رضہ
کون عائشہ رضہ	صدیقہ عائشہ رضہ
کون عائشہ رضہ	صدیق کی بیٹی عائشہ رضہ
کون عائشہ رضہ	پیغمبر کی آبرو عائشہ رضہ
کون عائشہ رضہ	پیغمبر کی عزت عائشہ رضہ
کون عائشہ رضہ	پیغمبر کا لباس عائشہ رضہ
کون عائشہ رضہ	امی عائشہ رضہ امی امی

تیرے ملک کا کافر اسے باندری لکھے۔ اور میں ڈپٹی کمشنر کے آڈر مان لوں اس آواز کو بلند نہ کروں تو میری زندگی پر لعنت ہے۔

تم ساتھ دو گے. کلمہ پڑھ کے ساتھ دو. جب تک میں نہ کہوں. آپ نے ہاتھ نیچے نہیں کرنے
کلمہ پڑھ کے عہد کرنا ہے کہ آپ ہمارا ساتھ دیں گے. مظفر گڑھ کی زمین پر بھی اس خلع
کے باہر بھی، ملکی لیول پہ بھی ساتھ دیں گے. اونچی آواز سے.
جو کہتے ہیں کہ ساتھ دیں گے. اُٹھ کھڑے ہوں ساتھ دیں گے.
امی عائشہ رض کی آبرو کے لئے.
امی عائشہ رض کی عزت کے لئے.
صحابہ کی آبرو کے لئے.
صحابہ کے تقدس کے لئے.
پھر آیئے سپاہ صحابہ کا عَلَم اٹھا لیجئے۔
سپاہ صحابہ جرات کا نام ہے. سپاہ صحابہ للکار کا نام ہے.
سپاہ صحابہ غیرت کا نام ہے. سپاہ صحابہ ہمت کا نام ہے.
سپاہ صحابہ حبِ اصحابِ رسول کا نام ہے.
سپاہ صحابہ یہ طے کر چکی ہے کہ.
فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اُسے جینا نہیں آتا.
وَاخر دعوانا اَنِ الحمد للہ رب العٰلمین ؕ



مظفر گڑھ شہر میں بے مثال خطاب

یمنی ازم کا جائزہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم ترٰھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ذالک مثلھم فی التوراۃ ومثلھم فی الانجیل کزرع اخرج شطئہ فازرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار وعد اللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت منھم مغفرۃ واجرا عظیما۔ (فتح)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علی شرکم۔

وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم۔

صدر جلسہ معزز علمائے کرام گرامی قدر سامعین

انجمن سپاہ صحابہ ضلع مظفر گڑھ کے ہونہار عزیز جیالے نوجوانوں آج ۱۲ جون ۱۹۸۹ء ہے۔ رات کے تقریباً ۱۲،۴۵ میں آپ کے شہر میں عرصہ تقریباً دو سال کے بعد آج اس عظیم اجتماع میں مخاطب ہوں۔ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس ذات حق نے ہمیں یہ توفیق بخشی کہ آپ تک پہنچ کر آپ سے مذہبی ملی قومی گفتگو کی جاسکے۔ ساتھ رب قدیر کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ اس ذات نے اتنی بڑی تعداد میں آپ کو یہاں تشریف لانے کی توفیق عطا فرمائی آج کا یہ عظیم اجتماع آپ کے سامنے ہے۔ ملکی سطح کی کانفرنسیں اس سطح کی ہوتی ہیں جس سطح کا آپ کا اس شہر کا جلسہ نظر آرہا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ نہ آپ کا کمال ہے۔ نہ میرا کمال ہے۔ بلکہ یہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت نظر آتی ہے۔ یہاں تک میرے

نوٹس میں یہ بات لائی گئی ہے کہ آج کے جلسے کی پبلسٹی اور نشر و اشاعت جتنا چاہیئے تھا اتنی جماعتی کارکن نہیں کر سکے ہیں، جبکہ اس کے باوجود اتنی بڑی تعداد میں آپ یہاں موجود ہیں۔ یہ رب ذوالجلال کا فضل اور احسان ہے۔ آپ حضرات کا شدت کی اس گرمی میں دور دراز سے آنا اور پھر رات ایک بجے تک پورے سکون کے ساتھ جم کر بیٹھنا، یہ یقیناً اصحاب رسول کی کرامت ہے۔ اس کے علاوہ اسے اور کوئی عنوان نہیں دیا جا سکے گا۔ جلسے آپ نے بھی دیکھے ہیں میں نے بھی دیکھے ہیں۔ بڑی بڑی کانفرنسیں بھی دیکھی ہیں لیکن جتنی بڑی تعداد میں آپ یہاں موجود ہیں۔ یہ اتنی بڑی تعداد ہے کہ ملکی سطح کی کانفرنسیں اتنی بڑی تعداد میں ہوتی ہیں، اور وہ بھی بہت کم بہر حال ہم اس پر اپنے رب کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے۔ آج سے دو سال قبل جب میں یہاں حاضر ہوا تھا۔ اس وقت بھی حالات کچھ اور تھے۔ اس کے بعد بھی اب حالات کچھ اور معلوم ہوتے ہیں۔ اس دو سال کے عرصہ میں مجھ سمیت سپاہ صحابہ کے کارکن ایک خطرناک مصیبت سے گذرے ہیں مشکلات کے گویا بادل ہم پر برسے ہیں، یہاں تک کہ دشمن اپنے طور پر یقین کر بیٹھا تھا کہ اب یہ لوگ دوبارہ اس پوزیشن میں میدان میں نہیں آسکیں گے۔ اور نہ ہی اب ان کی یہ قوت رہے گی۔ بلکہ دشمن کو بڑی حد تک یہ یقین بھی ہو چکا تھا کہ گویا میں اور میرے ساتھ سپاہِ صحابہ کے چند ساتھی زندہ باہر جیل سے نہیں آئیں گے۔ یہ یقین ہو چلا تھا۔ جبکہ میں اپنے رب کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ ایک یقین ہمیں بھی تھا۔ اور وہ یہ تھا۔ اور ہے کہ اگر ہماری زندگی کے کچھ دن باقی ہیں۔ تو ختم نہیں کئے جا سکتے اور اگر دن ختم ہو گئے ہیں تو ان میں اضافہ نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں یہ یقین تھا۔ وہاں ساتھ یہ یقین تھا اور ہے کہ اگر ہم نیک نیت ہیں۔ بدنیت نہیں ہیں تو ہم نے ایک نہ ایک دن اپنی منزل پر پہنچنا ہے۔ بہر حال دشمن لاکھ بُرا چاہے لیکن ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے۔ بظاہر حالات گویا آج سے دو سال پہلے اور تھے۔ اور آج اور ہیں، بلکہ ایک تبدیلی یہ آئی ہے۔ جو میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔ کہ بہت سارے سُنی حضرات ہمارے موقف کو سمجھنے لگ گئے ہیں۔ ہمارے بعض دوستوں نے قریب سے دیکھنے کی تیاری کر لی ہے۔ اور میں نے بھی

ہر جگہ کہتا ہے اور آج اس جگہ کہتا ہوں کہ ہماری لڑائی ہماری ٹکر سُنی افسران سے نہیں ہے بلکہ میں نے متعدد جگہ کہا ہے۔ کہ اگر سیدہ عائشہ رضہ صدیقہ میری ماں ہیں۔ تو ایک سُنی ایس پی اور سُنی ڈپٹی کمشنر کی بھی ماں ہیں۔ جس طرح ہم ان کی آبرو کے تحفظ کے لئے میدان میں اترے ہوئے ہیں۔ اسی طرح ان سُنی افسران کو بھی ہمارا ساتھ دینا چاہیئے چنانچہ بڑی حد تک ہمیں اس میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اور متعدد اضلاع میں ہوئی ہے کہ سُنی افسران نے ہمارا موقف سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ اور ہم بڑی حد تک انہیں یہ باور کروانے میں کامیاب ہو گئے ہیں کہ ہماری لڑائی آپ سے نہیں۔ آپ کو صحابہ کرام کا دشمن ہمارے خلاف استعمال کر رہا ہے۔ اور جب آپ ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ تو اس کے ردعمل کے طور پر ہم آپ کے لئے پرابلم بنتے ہیں۔ جیسے مشہور ہے تنگ آمد بجنگ آمد ورنہ ہمارا نشانہ ہماری منزل ہمارا پروگرام بڑا واضح ہے۔ ہمارا نشانہ سنی افسران نہیں۔ نہ سُنی زعما ہیں۔ نہ سنی مکاتب فکر ہے ہماری لائن بڑی واضح اور بڑی متعین ہے۔

بہر حال الحمد للہ رب العالمین کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ بڑی حد تک سُنی افسران نے ہمارے موقف کو سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ اور انہوں نے ٹکراؤ کی پالیسی کو چھوڑ کر تعاون کا ہاتھ بڑھایا ہے۔ اور آپ کا آج کا یہ جلسہ بھی ان کے اُسی دستِ تعاون کو دراز کرنے کی زندہ مثال ہے۔ کچھ باتیں وہ ہیں۔ جو میں یہاں کروں۔ آپ نہیں جانتے اور یہ بھی ساتھ کہتا ہوں۔ جنہیں میں جاننے کے باوجود ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن اتنی بات کہتا ہوں کہ بڑی حد تک سُنی افسران نے ہمارے موقف کو سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ اور مزید ہماری یہ کوشش جاری ہے۔ کہ ہم اہل سنت کے بچے بچے کو اپنے موقف کو سمجھائیں۔ اور انہیں مطلع کریں۔ آپ حضرات نے اگر لگن کے ساتھ کام کیا۔ تو یقیناً آپ انجام کے لحاظ سے کامیابی حاصل کر سکیں گے۔ میں عرض یہ کر رہا تھا۔ کہ آج سے دو سال قبل جب میں یہاں آیا تھا۔ تو اسی جلسے کی فضا اور تھی۔ اور آج جب حاضر ہوا ہوں تو فضا اور ہے۔ یعنی آج سے دو سال پہلے کی فضا اور آج کی فضا میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ آج آپ بڑے اطمینان کے ساتھ پورے سکون کے ساتھ بیٹھے گفتگو سن رہے ہیں۔ اور اس پر یقیناً آپ نے عمل کرنے

کے لئے بھی اپنے آپ کو تیار کیا ہوا ہے۔

سپاہ صحابہ اپنی عمر کے لحاظ سے تقریباً اب چوتھے سال میں جا رہی ہے چار سال کسی بھی جماعت کے لئے کوئی عمر نہیں اس کم عمری میں کسی جماعت کا پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لینا، پورے ملک میں اپنے یونٹ اور شاخیں قائم کر لینا، اور اس کم عمری میں مشکلات جھیل جانا مصائب سے گذر جانا گولیوں کی برستی ہوئی بارش میں کھڑے ہو جانا، کارکنوں کا شہید کروا لینا بیسیوں کارکنوں کو گرفتار کروا لینا، دشمن کی گالیاں سہہ لینا اور بعض اپنے کم ظرفوں کے طعنے سہہ لینا، اس سب کچھ کے باوجود چار سال کے کم عرصہ میں پورے برصغیر میں کوئی جماعت نہیں پھیلی ہے۔ جس قدر سپاہ صحابہ پھیلی ہے۔ میں اسے اصحاب رسول کی کرامت کا نام دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ اس میں بھی میرا اور آپ کا کمال نہیں، یقین جانیے! کربلا کی وہ خونی داستان جسے میں دوہرانا نہیں چاہتا، گویا وہ پندرھویں صدی میں کربلا کا نمونہ اور نقشہ پیش کر رہی تھی۔

بغیر کسی جرم کے نہتے نوجوانوں پر گولیاں برسائی جا رہی تھیں۔ اور صرف یہاں تک نہیں بلکہ یہ بھی ہوا کہ جب سپاہ صحابہ کے کارکنوں نے شدت پیاس سے پانی طلب کیا تو رب گواہ ہے کہ انہیں جواب میں کہا گیا کہ پیشاب پی لو، ان حالات سے ہم گزرے ہیں سپاہ صحابہ کے کارکنوں کو تھانوں میں چوکیوں میں الٹا لٹکا کر مارا جاتا تھا۔ دونوں ٹانگوں میں ڈنڈا ڈال کے تفتیش کی جاتی رہی ہے۔ حتیٰ کہ میں خود آپ کے سامنے زندہ مثال ہوں مجھے آپ کے ملک کی پولیس نے الف ننگا کر کے مارا ہے۔ ۳۰۲، جیسے سنگین مقدمات قائم کیے ہیں۔ بغیر کسی جرم اور قصور کے۔ لیکن اس کے باوجود پھر آج ہم اپنے اسی موقف پر قائم ہیں۔ جس موقف پر پہلے دن تھے۔ ظلم تشدد، زیادتی بربریت، بیڑی، ہتھکڑی، قید سزائیں، طعنے اور گالیاں الحمد للہ ہمیں اپنے موقف سے نہیں ہٹا سکی ہیں۔ ایسا کیوں، اس میں میری یا آپ کی یا سپاہ صحابہ کی بہادری کا کوئی دخل نہیں ہے۔ میں اسے بھی اصحاب رسول کی کرامت کا نام دے رہا ہوں۔ ہم کیا تھے۔ یہ کیا ہیں کہ اتنی بڑی مشکلات سے بھی گزر کر پھر اسی موقف پر قائم ہیں، کیوں قائم ہیں، بلکہ میں آج آپ کو گواہ بنا کر

کہنا چاہتا ہوں۔ اس رب کی قسم جو محمدؐ کا رب ہے۔ اس رب کی قسم جو کعبہ کا رب ہے۔ اس رب کی قسم جو کائنات کا رب ہے۔ میں اپنی اولاد کو وصیت کر چکا ہوں۔ کہ تم میرے وجود کو بھول جاؤ۔ کیوں بھول جاؤ۔ اگر میری جان بھی اس راہ پر لگتی ہے اور اس جان کے لگ جانے سے سیدہ کائنات طیبہ طاہرہ عفیفہ ام المومنین سیدہ عائشہ رض کے دوپٹے کا تحفظ ہو جاتا ہے۔ تو اس سے بڑی نعمت میرے لئے رب کی اور کوئی نہیں

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

جیوے جیوے — حق نواز

یہ محض شعلہ نوائی نہیں ہے۔ شعبدہ بازی نہیں ہے۔ تصنع نہیں ہے رب مجھے اس سے معاف رکھے۔ بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے یہ الفاظ حقیقت بن کر آپ کے سامنے آئیں گے۔ آج شاید ہماری زبان پر کوئی یقین نہ کرے۔ لیکن یقین حاصل کرنے کا ایک دن باقی ہے۔ آنے والے اس دن آپ کو میرے ان الفاظ کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ کہ میں نے دل سے کہا تھا یا زبانی جمع خرچ کیا تھا۔ اور میں اس نتیجہ تک کیوں آیا ہوں۔ یہ کیفیت کیوں بن گئی۔ آپ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ اہل سنت کا کتنا نقصان ہوا ہے۔ اور اصحاب رسول کو کس قدر گالی دی گئی ہے اور گالی دی جا رہی ہے۔ اس طویل عرصہ میں معذرت کے ساتھ عرض کرونگا۔ کہ آپ لوگ دفاع پر لگے ہوئے تھے۔ آپ کے دلائل کا آپ کی تقریر کا۔ آپ کی گفتگو کا اندازہ یہ تھا کہ ابوبکر صدیق رض مومن ہیں۔ عمر عثمان رض مومن ہیں۔ خطاب کا انداز بھی یہی تھا۔ مناظرے کا انداز بھی یہی تھا۔ تقریر کا انداز یہی تھا۔ تحریر کا انداز یہی تھا۔ ابوبکر رض۔ عمر رض، عثمان رض مومن ہیں۔ ایسا کیوں کر رہے ہو۔ تمہیں یہ الفاظ کہنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی ہے۔ اور تمہاری تقریر یا تحریر کا یہ انداز کیوں ہے۔ جب خطیب سے پوچھا جاتا تھا۔ تو جواب ملتا تھا۔ کہ شیعہ ابوبکر رض کے ایمان کا قائل نہیں۔ لہٰذا اُسے دلائل دے رہا ہوں۔ کہ ابوبکر رض مومن ہے۔ جب یہ پوچھا جاتا ہے۔ کہ آپ یہ کیوں کہتے ہیں کہ عمر رض مومن ہے۔ تو میرا خطیب یعنی میرا سٹیج میرا ممبر اور محراب

یہ جواب دیا کرتا ہے کہ دشمن کہتا ہے عمرؓ مومن نہیں تھا، اس کی تسلی کے لئے جواب دیئے جا رہے ہیں۔ اسے بتلایا جا رہا ہے کہ حضرت عمرؓ مومن ہیں۔ یہ طرز رہا ہے۔ یہ طریقہ کار رہا ہے۔ اور کچھ عرصہ تک شاید میں نے بھی یہ طرز رکھا ہو۔ لیکن آخر کار یہ سوچتا رہا ہوں کہ یہ تو دلائل دیئے جا رہے ہیں کہ ابوبکرؓ و عمرؓ مومن ہیں۔ اور اس بنیاد پر دیئے جا رہے ہیں کہ کوئی اعتراض کئے جا رہا ہے۔ کہ ابوبکر و عمرؓ ایمان دار تھے یا کہ نہیں،

لیکن یہ کیوں جستجو نہیں کی جاتی

کہ جو معترض ہے وہ کون ہے۔ اعتراض کرنے والا کون ہے۔ ابوبکرؓ کا ایمان پوچھنے والا کون ہے۔ عمرؓ اور عثمانؓ کے ایمان کی تصدیق کرنے والا کون ہے۔ ان کو غیر مومن کہنے والا کون ہے۔ ان کو غیر مسلم کہنے والا کون ہے۔ ان کو منافق کہنے والا کون ہے۔ کیا چوہڑا سائل بن کر آئے۔ چوہڑا مدعی بن کر آئے۔ مرتد بن کر آئے۔ منافق مدعی بن کر آئے اور سنی ملاں مناظرہ شروع کر دے۔ ابوبکرؓ کے حق میں دلائل دینے شروع کر دے، اور وکالت کرے کہ نہیں ابوبکرؓ کا جرم نہیں تھا۔

عمرؓ کا جرم نہیں تھا۔ مدعی چوہڑا رہے۔ مدعی مرتد رہے۔ مدعی غدار ہے۔ مدعی دلار ہے۔ مدعی کذاب رہے۔ مدعی حرام زادہ رہے۔ اور مولوی صدیقؓ کو ملزم بنا کر وکالت کرتا رہے کہ وہ سچا ہے کوئی جرم نہیں ہے۔ جرم کسی نے نہیں کیا۔ فدک نہیں لوٹا، خلافت نہیں لوٹی۔ یہ دلائل پیش کرتا رہے۔ اس بے ایمان کے ایمان پر کیوں نہیں برستا۔ جو صدیقؓ کے ایمان پر تبرا کر رہا ہے۔

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

تیری آواز میری آواز — حق نواز حق نواز

میری بات کو سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ میں یہ صفائی پیش کروں، کہ ابوبکرؓ نے فدک نہیں لوٹا۔ خلافت نہیں لوٹی۔ وہ ایمان لائے تھے۔ میں اس کے دلائل تلاش کروں اور کیوں کروں کہ فلاں شخص اعتراض کرتا ہے۔ کہ ایسا ہوا ہے کیوں ایسا نہ کر لیا جائے کہ پہلے اس فلاں کے ایمان پر ہی بات کر لی جائے۔ کہ وہ اعتراض کرنے والا یہودی

ہے۔ عیسائی ہے، مجوسی ہے، ہندو ہے، کافر اور مرتد ہے کون ہے۔ پہلے اس پر بات کر لیتے ہیں۔ اگر ابوبکرؓ کا ایمان پوچھنے والا مسلمان ہے تو بات کی جا سکتی ہے کہ خلافت لوٹی گئی تھی۔ یا کہ فدک لوٹا گیا تھا۔ لیکن اگر اصحاب رسول پر اعتراض کرنے والا کائنات کا بد ترین کافر ہو۔ تو پھر خلافت و فدک اسلام کے داخلی مسائل ہیں۔ ان مسائل پر ہم کسی غیر مسلم کو دخل دینے کی اجازت نہیں دے سکتے۔

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

جیوے جیوے — حق نواز

جیوے جیوے — حق نواز

الحمد للہ الحمد للہ ثم الحمد للہ

پاکستان کی پوری شعیت کو سپاہ صحابہ نے اس لائن پر ڈال دیا ہے کہ اب وہ جلسے میں ابوبکرؓ یا عمرؓ کا ایمان نہیں پوچھتے اپنا بتلاتے ہیں کہ ہم مومن ہیں۔ "ہمیں کافر کیوں کہتے ہو"

دفاع پر لگا دیا ہم نے ان کی نسلیں صدیقؓ کے دشمن کی نسلیں۔ اب اپنے ایمان کا بتلاتی پھر رہی ہیں۔ انہیں صحابہ کے خلاف بھونکنے کی جرأت نہیں ہوگی۔ منظم ہو جاؤ گے۔ تو صدیقؓ کے دشمن کو لوہے کی لگام ڈال دی جائے گی۔

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

جیوے جیوے — حق نواز

جاگو جاگو — سینوں جاگو

جاگو جاگو — سینوں جاگو

میں عرض یہ کر رہا تھا۔ کہ ایک وقت تک ہماری طرف سے یہ کام جاری تھا۔ ہم دفاعی پوزیشن میں رہے۔ دفاعی دلائل دیتے رہے۔ اصحاب رسولؐ کا دشمن معترض رہا ہے۔ ہم وکیل رہے ہیں۔ اور اصحاب رسول کو معاذ اللہ ملزم کی حیثیت سے پیش کرکے

ان کی صفائی پیش کرتے رہے ہیں۔ یہ طریقہ واردات رہا ہے۔ جس طریقہ واردات سے شیعیت یہودیت سبائیت سر چڑھ گئی۔ اور اس نے وطیرہ بنالیا اس بات کو کہ وہ پیغمبر کی جماعت کو گالی دے کر ثواب کمائے۔ ہم نے یہ لائن بدلی ہے۔ یہ طرز بدلا ہے۔ میں قطعاً کسی جلسے میں مسئلہ فدک پر بات نہیں کرتا ہوں۔ کسی جلسہ میں خلافت پر بات نہیں کرتا ہوں۔ کسی جلسے میں قطعاً اس قسم کے دیگر مسائل پر بات نہیں کرتا ہوں۔ ہماری بات کا مختصر اور سادہ عنوان یہ ہے کہ اصحاب رسول کا دشمن کائنات کا بدترین دشمن ہے۔ اگر اسے ہمارے یہ الفاظ چبھتے ہیں تو اسے ہائی کورٹ، سپریم کورٹ کی اعلیٰ عدالتیں نظر آتی ہیں۔ مجھے پندرہ برس گذر گئے یہ چیلنج کرتے ہوئے کہ تم ہمیں ملزم کی حیثیت سے عدالتِ عالیہ میں طلب کرو۔ اور یہ کہو کہ تمہیں کافر کیوں کہتے ہیں۔ ہم تمہارا کفر، دجل، فریب کاری، شیطنت ثابت نہ کر سکیں۔ تو رب محمدؐ کی قسم ہم عدالتِ عالیہ کو لکھ کر دیں گے۔ کہ ہم تخریب کار ہیں۔ ہمیں گولی مار دی جائے۔

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

جیوے جیوے — حق نواز

ہمارے ساتھ ان مسائل پر بات وہ کرے۔ فدک پر خلافت پر جو مسلمان ہو یہ اسلام کے داخلی مسائل ہیں۔ ابوبکرؓ بھی میرا علیؓ بھی میرا۔ خلافت مسلمانوں کا داخلی مسئلہ ہے۔ نبی کا جانشین کون ہونا چاہیئے۔ کون نہیں ہونا چاہیئے۔

اس کے ساتھ کسی یہودی اور مجوسی کو کیا تعلق ہے۔ یہ بحث ہم جانیں۔ ہم اس بات کی اس کو اجازت دیں گے۔ اس کے ساتھ ہم بات کریں گے۔ جو پہلے اپنا اسلام ثابت کرے۔ اور جو اپنا ایمان اور اسلام ثابت نہیں کر سکتا ہم اسے اس کی اجازت ہرگز نہیں دیں گے معذرت کے ساتھ ایک بات اور بھی کہتا ہوں۔ میرا دل مطمئن ہے۔ ایک وقت وہ تھا کہ جب میرا خطیب سٹیج پر صدیقؓ و عائشہ طیبہؓ کے دشمن کو بھائی کے لفظ سے یاد کر کے خطاب کیا کرتا تھا۔ آج تیرے سٹیج سے شیعہ کو بھائی کیوں نہیں کہا جاتا۔ یہ کریڈٹ سپاہ صحابہ کو جاتا ہے۔

سپاہ صحابہ زندہ باد

یہ لفظ ہم نے چھوڑا یا اس کی بدمعاشی ملت اسلامیہ پر ہم نے واضح کی ہے، حتیٰ کہ آپ کے نوٹس میں شاید یہ بات نہیں ہے، سفر تو بہت طے ہو گیا، لیکن شاید ابھی رب العالمین کی کچھ حکمتیں ہیں۔ اور میں کہتا اس لئے چاہتا ہوں، کہ مرکزی حکومت نہ سہی۔ صوبائی حکومت تو ہمارا ساتھ دے۔ **جنرل محمد ضیاء الحق شیعوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا چاہتے تھے۔** مجھے جنرل ضیاء کے ساتھ سیاسی اعتبار سے سنگین ترین اختلاف تھا۔ میں قطعاً کسی کی غلط مدح سرائی کا قائل نہیں۔ میں نے نہ کوئی ضیاء الحق کے گن گائے ہیں۔ نہ اس کی مدح سرائی کرنی ہے۔ نہ اس کی تعریف کرنی ہے۔ بلکہ میری سیاسی جماعت نے پورے ۱۱ سال میں اس کے ساتھ موثر لڑائی لڑی ہے۔ ہم کسی شخص کے بلاوجہ لٹو نہیں ہو جاتے۔ ہم نے اکابر کی تاریخ کو زندہ رکھا ہے الحمدللہ جتنا رکھ سکتے تھے، اس لئے میرے ان الفاظ سے کوئی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو۔ اختلافات کے باوجود میں یہ کہہ رہا ہوں اور یہ راز فاش کیا ہے۔ رسالہ طلوع کے مارچ کے پہلے شمارے نے جو لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ اس نے پوری کہانی اور داستان لکھی ہے۔ ساتھ یہ لکھا ہے کہ جنرل چشتی اور جنرل فضل حق نے ضیاء الحق کی تائید کی تھی۔ کہ اگر یہ تو کر دیتا ہے تو تیرا یہ تاریخ ساز فیصلہ ہوگا۔

مرد مومن مرد حق ضیاء الحق ضیاء الحق

لیکن یہ فیصلہ نہ ہوا۔ لیکن آج ضیاء الحق کی باقیات سے ادب کے ساتھ یہ درخواست کرتا ہوں کہ جس کو آپ مرد مومن اور مرد حق کہتے تھے جس کے آپ جانشین بنتے ہیں۔ آپ ان کے نقش قدم پر چل کر ہمارے موقف کی تائید کریں، وہ دشمنانِ اصحاب رسول کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا چاہتا تھا۔ تو آج "آئی جے آئی" کو بھی اپنی صفوں سے صدیقؓ کے دشمن کو نکال دینا چاہیئے۔ عثمانؓ کے دشمن کو نکال دینا چاہیئے۔ اور انہیں ہمارے اس موقف سے اتحاد کر کے وعدہ کرنا چاہیئے کہ جب وہ برسر اقتدار آئیں گے، تو شیعوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیں گے۔

نعرہ تکبیر اللہ اکبر

حق نواز جھنگوی زندہ باد

مردِ مومن مردِ حق ضیاء الحق ، ضیاء الحق

آئی جے آئی میں شیعہ شامل ہیں. آئی جے آئی میں فخر امام شامل ہے. آئی جے آئی میں مرتضےٰ پویا شامل ہے ۔ غضنفر کراروی شامل ہے ۔ اگر آئی جے آئی اسلام چاہتی ہے تو صحابہ کے دشمن کو نکال باہر پھینکے. ورنہ اس کا نعرہ بھی جھوٹا تصور کیا جائے گا .

ہمارا مطالبہ ہے اُدب سے درخواست ہے نکالو اِن کو، ضیاء الحق کی جانشینی صحیح طور پر سرانجام دو. وہ شیعوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا چاہتے تھے. لیکن اُن کے ساتھ زندگی نے وفا نہیں کی . ہم مایوس نہیں ہیں. کل ضیاء الحق کی جگہ کوئی اور بھی آسکتا ہے، جو ہمارے موقف کے ساتھ اتفاق کرے گا . اور انشاءاللہ آئے گا. اگر سنیت میں بیداری رہی ۔ تو انشاءاللہ یہ وقت آئے گا . ضرور آئے گا . یہ وقت اسمبلی میں آنا ہے کہ شیعہ مسلم ہے یا غیر مسلم . یہ بھی حکمتیں ہیں .

میں نے الیکشن خدا کی قسم اس غرض سے لڑا تھا کہ میں شیعہ کا کفر اور اسلام نشنیل اسمبلی میں زیر بحث لانا چاہتا تھا. لیکن نہیں پہنچ سکا. مایوس بھی نہیں ہوں. مجھے ۶۰۰/ رائم کچھ ووٹ سنی قوم نے اس کاز پر، مذہبی بنیاد پر دیئے ہیں، زندگی رہی تو آئندہ الیکشن میں قومی اسمبلی میں پہنچ جاؤں گا . ضرور پہنچ جاؤں گا ، اگر پہنچ گیا آپ گواہ رہو شیعہ کے ارتداد ، دجل . فریب کاری منافقت اسمبلی میں زیر بحث لاکر چھوڑوں گا .

نعرہ تکبیر اللہ اکبر

تیری آواز میری آواز حق نواز

اگر ہم اپنے موقف کو اسمبلی میں معقول دلائل سے پیش نہ کر سکے ہماری رکنیت ختم کر دی جائے اگر میں پہنچ گیا. میں دلائل کے ساتھ بات کروں گا . کہ اگر ہمارا موقف غلط ہے تو ہمیں نکال باہر کیا جائے ، لیکن اتنا ضرور کہتا ہوں کہ اگر میں وہاں نہ بھی لا سکا اس بات کو تو یہ بات ایک نہ ایک دن اسمبلی میں آئے گی ضرور، اتنا بیج میں ضرور بو جاؤں

گا۔ چاہے کتنی ہی قربانی کیوں نہ دینی پڑے۔ لیکن زیادہ دیر پاکستانی دھرتی پر اصحاب رسول کی ماں بہن اور بیٹی کی گالی برداشت نہیں کی جاسکتی ہے۔ صرف صحابہ پر تنقید اور اعتراض ہی نہیں کردار کشی ان کی، ماں بہن کی گالی اور بیٹی کی گالی اس کائنات میں سب سے زیادہ غلیظ ترین گالی ہے لیکن آج وہ اصحاب رسول کو دی جارہی ہے

سامعین محترم :-

میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ مایوس نہ ہوں۔ ایک وقت آنا ہے کہ جس وقت صحابہ کا دشمن پاکستان کے آئین اور دستور میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جانا ہے۔ انشاءاللہ یہ وقت آنا ہے۔ بظاہر آپ کو نظر نہیں آتا۔ لیکن میں علیٰ وجہ البصیرت رب پر بھروسہ کرکے کہتا ہوں کہ یہ وقت آنا ہے، آپ کو جب میں دو سال پہلے آیا تھا تو یہ فضا نظر آتی تھی کہ کبھی ایسا بھی ہوگا۔ تصور تھا کہ رات کے جلسے کے بعد جو قیامت ہم پر ٹوٹی اس کے بعد یہ تصور قائم کرلیا گیا تھا۔ کہ کبھی سپاہ صحابہ کے کارکن۔ یا کبھی اس کے بانی جرأت کے ساتھ بات کریں گے۔ اور اس کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔ یہ تصور بھی نہیں تھا۔ اس وقت آج اسی طرح آپ یہ تصور شاید نہ کرپائیں گے۔ کہ ایک دن ایسا بھی آئے گا۔ کہ جب اصحاب رسول کے دشمن کو پاکستان میں غیر مسلم تصور کرلیا جائے گا۔ لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ دن آنے والا ہے۔ اور انشاءاللہ آئے گا۔ اور اس دن نے آنا ہے میں نہیں سمجھ سکا۔ اس موقف کو کہ اکابرین نے نمبر ا پر قادنیوں کو کیوں رکھا مجھے اعتراض نہیں ہے۔ اپنے اسلاف اور اکابرین پر میں ان کی محنت اور کوشش اور قربانیوں کی داد دیتا ہوں میں قطعاً اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ میں اسلاف ملت اسلامیہ پر معترض بنوں۔ لیکن اتنا ضرور کہتا ہوں کہ انہوں نے نمبر ا پر قادیانیوں کو کیوں رکھا نمبر ا پر رافضی آنا چاہیئے تھے۔ اور نمبر ۲ پر قادیانی آنا چاہیئے تھے۔ کیوں۔ میرے پاس اس کے دلائل ہیں۔ جن دلائل کے ذکر کا آج وقت نہیں ہے۔ جلسہ میں اتنی تاخیر ہوگئی ہے کہ اب مزید تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔ تاہم اتنا ضرور عرض کرتا ہوں کہ اس کو نمبر ا پر آنا چاہیئے تھا۔ اس نے آنی کردار کشی کی ہے اصحاب رسول کی حتیٰ کہ خود رسالت مآب ؐ کو شیعوں

نے گالی دی ہے۔ اور یہ کتابیں آپ کے ملک میں موجود ہیں۔ پاکستان میں آزادی کے ساتھ چھپتی ہیں۔

سامعین گرامی قدر!۔

میں نے گفتگو کا آغاز اس سے کیا تھا کہ ہم تبدیلی لائے ہیں ماحول میں ایک سیاہ صحابہ تبدیلی لائی ہے۔ ایک وقت تک آپ دفاعی پوزیشن میں رہے۔ دشمن صحابہ پر اعتراض کرتا رہا ہے۔ آپ صفائی کرتے رہے ہیں۔ ہم نے اس لائن کو بدلا ہے۔

"کون ہوتا ہے رافضی صحابہ پر اعتراض کرنے والا"

ہم نے خود رافضی کے ایمان پر بحث کی ہے۔ کہ تو مومن ہے یا کہ نہیں تیرے ایمان کی کیا کیفیت ہے ہم نے اسے اس لائن پر لگا لیا ہے۔ اور وہ اب صفائی دیتا پھر رہا ہے اور اس حد تک اس لائن پر لگائیں گے کہ وہ دس محرم کا ماتم بھول جائے گا۔ صرف ماتم نہیں بھولے گا۔ سنیو! دیانت داری کے ساتھ ساتھ دو ہم دس محرم کا جلوس اس دھرتی سے بند کرا کر چھوڑیں گے۔ انشاءاللہ۔

آپ کہیں گے کہ شاید یہ لاف زنی ہے۔ ہم نے بھی جلوس شروع کیا ہے کیا ہے یا کہ نہیں؟ ہم نے اور کچھ نہیں کیا۔ ہم نے صرف اپنا موقف پیش کرنے کے لئے شروع کیا ہے۔ ہم یوم صدیق اکبر رضہ پر جلوس نکال چکے ہیں۔ میں نے سنی زعماء اور سنی علماء کرام سے کہا ہے کہ ذرا چند سال اپنے فتوے کی توپ بند رکھو۔ میں تم سے زیادہ بدعت کے موضوع کو پڑھ چکا ہوں۔ بڑے عرصہ تک میں نے بدعت کے موضوع پر سیر حاصل بات کی ہے۔ اس کے نشیب و فراز کو سمجھتا ہوں۔

سپاہ صحابہ نے اپنی لائن وہ اختیار کی ہے۔ جو امام اہل سنت مولانا عبدالشکور لکھنوی نے اختیار کی ہے۔ اور اس لائن پر چل کر امام اہل سنت نے لکھنؤ میں دس محرم کے تمام ماتمی جلوس بند کروا دیئے تھے۔

ہم صدیق اکبر رضہ کے یوم کے جلوس نکالیں گے۔ جب یہ پختہ ہوگا، تو فاروق اعظم رضہ کا یوم آئے گا۔ ۱۸ ذی الحج عثمان غنی رضہ کا آئے گا۔ جب وہ

پختہ ہوگا۔ ہم دس محرم کا بھی جلوس نکالیں گے۔ اور وہ جلوس حسینؓ کی مدح جرأت ، بہادری، شجاعت کا جلوس ہوگا۔ اور ان کے خلاف ماتم کرنے والے جو اُن کی بزدلی یا ان کی بہادری پر ہنسی ہنسواتے ہیں۔ یہ اُن کے خلاف ہوگا۔ یہ جلوس جب ملک میں عام ہوں گے تو ایک سٹیج آئے گی۔ خود شیعہ کہیں گے کہ نہ ہم نکالتے ہیں نہ تم نکالو۔

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
جیوے جیوے	حق نواز
جیوے جیوے	حق نواز
میری آواز تیری آواز	حق نواز حق نواز

اور یہ واقعات لکھنؤ میں ہو چکے ہیں۔ وہاں کوئی جلوس نہیں نکلا۔ شیعہ کہنے لگے کہ کوئی جلوس شہر سے نہیں نکلے گا۔ سُنی آمادہ ہو گئے کہ ہم بھی جلوس شہر سے باہر لے جاتے ہیں۔ شیعوں نے کہا کہ ہم شہر سے گذریں گے۔ انجام یہ نکلا کہ سُنی کا جلوس نکل گیا۔ اور شیعہ کا دسویں کا جلوس بند کر دیا گیا۔

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر

آپ ساتھ دیں۔ انشاءاللہ ہم دس محرم کا جلوس بند کرا کر دم لیں گے چلو نہ بند ہو بالفرض لیکن جس شوق سے اصحاب رسول کو گالی دی جائے گی۔ ہم اسی جوش کے ساتھ اصحاب رسول کی مدح سرائی کر کے دکھائیں گے۔

جس سڑک پر اصحاب رسول کو گالی دی جائے گی۔ اسی روڈ پر ہم اصحاب رسول کی شان بیان کریں گے، ہمیں کوئی برا کہے کوئی اچھا کہے۔ کوئی گالی دے لیکن ہم نے یہ کام کرنا ہے۔ اور ضرور کرنا ہے۔ اور گذشتہ ۲۲ جمادی الثانی میں سپاہ صحابہ نے پورے ملک میں یوم صدیق اکبرؓ کا جلوس نکال کر اس حقیقت کو ثابت کیا ہے لاہور میں مجھے ایک مجسٹریٹ جس سے پہلے میرا کوئی تعارف نہیں تھا۔ وہ کان میں آ کر کہتا ہے کہ مولانا جاگے تو ہو مگر دیر سے جاگے ہو۔ مگر کام کے جاگے ہو، ایسا عنصر موجود ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ یہ لائن صحیح ہے۔ اس کے بغیر چارہ کار نہیں ہے، دشمن چوک میں صدیق اکبرؓ کو

گالی دے، اور مجھے مسجد کے صحن میں بھی کوئی نہ بات کرنے دے۔ کیا مجھے لونڈی نے جنا ہے۔ مجھے میری ماں نے نہیں جنا؟

جب تک سورج چاند رہے گا — حق نواز تیرا نام رہے گا
تیری آواز میری آواز — حق نواز حق نواز
تیری آواز میری آواز — حق نواز حق نواز

ہم اہل سنت والجماعت ہیں۔ دیوبند مذہب کا نام نہیں شہر کا نام ہے۔ دیوبند دارے کا نام ہے۔ لہذا یہ نعرہ مت بلند کیجئے۔ نعرہ صرف علمائے اہل سنت کا بلند کیجئے۔ قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم نانوتوی سنی امام ہیں۔

حسین احمد مدنی رح — سنی امام ہے
شاہ ولی اللہ رح — سنی امام ہے
شاہ اسماعیل رح — سنی امام ہے
مجدد الف ثانی رح — سنی امام ہے

اہل سنت والجماعت ترجمہ ہے پیغمبر کے ارشاد ما انا علیہ واصحابی کا۔

تم ہمیں ایک صدی کا فرقہ ثابت کرنا چاہتے ہو
چھوڑو اس کو
قاسم نانوتوی رح کون — سنی امام
حسین احمد مدنی رح کون — سنی امام
عبدالشکور لکھنوی کون — سنی امام
علمائے اہل سنت — زندہ باد
سنی قوم — زندہ باد

یہ نعرہ بلند کیجئے! بہت سی روایات ہم میں جگہ پکڑ گئی ہیں، جن کی وجہ سے ہمیں ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ یہ نقصان نہیں ہوا ہے کہ ہم صرف دفاعی پوزیشن میں

رہے ہیں۔ اور مسلکی تعرض رہا ہے۔

آج مجھے انہیں الفاظ میں علامہ دوست محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ کا وہ واقعہ یاد آرہا ہے۔ جو جھنگ میں پیش آیا۔ انہوں نے ایک حدیث کی عظیم ترین کتاب کے ایک راوی کو شیعہ کہا۔ جب مناظرے میں شیعہ مناظر نے وہ روایت پیش کی تو قریشی صاحب نے اس روایت کے ایک راوی کو شیعہ کہہ دیا۔ مقابلے میں ایک مناظر شیعہ دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ لے کر کھڑا ہو گیا کہ دیکھو جی اتنے بڑے علماء اس کو امام مان رہے ہیں۔ اور قریشی اس کو شیعہ کہہ رہا ہے تو قربان جاؤں کچھ باتیں وقتی الہامی ہوتی ہیں۔

قریشی کی گرج ایک شیر کی گرج تھی۔ جواب میں کہتا ہے کہ دیوبند پیارا نہیں صدیقؓ کی جوتی پیاری ہے۔

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

علامہ دوست محمد قریشیؒ — زندہ باد

پھر برسا قریشیؒ اس راوی کو شیعہ کتب سے نکال لایا کہ کتاب میں یہ لکھا ہے۔ کہ یہ شیعہ ہے۔ فلاں جگہ لکھا ہے کہ شیعہ ہے۔ اور فرمایا کہ تمہاری کتاب صدیقؓ کی تعریف نہیں کرتی۔ اگر یہ میرا امام تھا تو تیرے باپ نے اس کی تعریف کیوں کی ہے۔ یہ تیرے گھر سے منافق بن کر میرے پاس آیا ہے۔ میں اس کی روایت نہیں تسلیم کرتا۔ نہیں مانتا نہیں مانتا

مُناظرِ اعظم:- زندہ باد

صدارت اس مناظرے میں خواجہ قمرالدین سیالوی کی تھی۔ سجادہ نشین سیال شریف کی۔ جو مسلکاً بریلوی تھے۔ صدارت کر رہے تھے۔ اسماعیل گوجروی ملعون کتابیں سٹیج سے چھوڑ کر بھاگ گیا۔ جھنگ کا بچہ بچہ اس کا گواہ ہے۔ اور خواجہ قمرالدین سیالوی نے قریشی کا بازو پکڑ کر بلند کیا۔ اور اعلان کیا کہ صداقت جیت گئی، رافضی ہار گیا۔

صحابہ سے زیادہ عزیز کوئی ہستی نہیں ہے انبیاءؑ کے بعد،

سامعین گرامی قدر:-

آج کا جلسہ سپاہ صحابہ کا جلسہ ہے، اور دو سال کے بعد آپ کو تکلیف دی ہے۔ دو سال ہو گئے اور آج بھی میرے دو ساتھی ۳۰۲ کے کیس میں جیل میں ہیں، کبھی پورے ملک کے کسی کونے میں سے آواز آئی ہے کہ انہوں نے معافی مانگ لی ہے۔ ہاتھ جوڑ لئے، بک گئے ہیں، سلطانی گواہ بن گئے ہیں، کسی گوشے سے آواز آئی ہو۔ کیوں نہیں آئی میں نے ان کو نشہ پلا رکھا ہے۔ نہیں میرا اور آپ کا کمال نہیں۔ انہیں صدیقؓ کی صداقت نے اپنی محبت میں اتنا مغلوب کر دیا ہے، کہ دو سال ہو گئے شدت و مصیبت کاٹتے ہوئے مگر نہ جھکے ہیں، نہ بکے ہیں۔ ورنہ دشمن اب تک انہیں سلطانی گواہ بنا کر مجھے لٹکا چکا ہوتا۔ ان حالات میں آپ سپاہ صحابہ کے موقف کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ ہم کیا کرنا چاہتے ہیں۔

ہماری منزل انجام کار یہی ہے، ہم پاکستان کی دھرتی پر اصحاب رسول کے دشمن کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوا کر چھوڑیں گے۔ اور ہو سکتا ہے کہ ہماری زندگی میں یہ کام پایۂ تکمیل تک نہ پہنچے، پھر اتنا ضرور کر کے جائیں گے، کہ ایک نہ ایک دن یہ منزل ضرور آ کر رہے گی۔ یہ محنت ہم ضرور کریں گے۔ آج جس بچے کے دل پر نقش کیا جا رہا ہے کہ صدیق اکبرؓ کا دشمن مسلمان نہیں ہے۔ اب جو مرضی کر لو، یہ نقش مٹایا نہیں جا سکے گا نہیں مٹایا جا سکے گا۔ حتیٰ کہ وہ بچے بھی میں آپ کو پیشی کر سکتا ہوں، جن کی زبان ابھی صاف نہیں ہے۔ وہ کافر لفظ صاف نہیں کہہ سکتے، لیکن کافر کہتے ہیں۔

آج جن کی زبان تھتلاتی ہوتی ہے، یہ لفظ آج ان کی زبانوں پر چڑھ گیا ہے آپ یہ زبان کاٹ سکتے ہیں۔ لیکن اس نعرے کو چھڑوا نہیں سکتے۔ یہ ہماری لائن ہے ہم قطعاً دفاعی پوزیشن میں نہیں چل سکتے۔ ہمارا ایمان ہے کہ صدیق اکبرؓ کا دشمن اصحاب رسول کا دشمن، امہات المومنین کا دشمن مسلمان نہیں ہے۔ وہ اپنا اسلام ثابت کرے۔ باقی مسائل میں پھر بات کریں گے۔ کسی کافر سے ہم ان اندرونی مسائل پر بات کر کے وقت کیوں ضائع کریں، اور ہم کافر کو بھائی اور دوست کیوں کہیں۔ آپ کو جس کے ساتھ ذاتی عداوت ہو، ذاتی اختلاف ہو، ذاتی دشمنی ہو، اسے بھائی نہیں کہتے ہو، اس سے بات نہیں کرتے ہو، بلکہ ایک مجلس میں ایک محفل میں بیٹھے ہو، تھوڑی سی چپقلش

ہو گئی۔ لیکن اگر پہلے آپ کا لفظ استعمال کر رہے ہو۔ تو اب آپ کا لفظ چھوٹ گیا ہے۔ اور تو نے یہ کہا ہے تو نے ایسا کیا ہے۔ اگر تھوڑی سی اور تلخی آئی ہے۔ تو پھر آگے کہتا ہے کہ تو بکواس کرتا ہے، تو جس نے امہات المومنین کو گالی دی ہو۔ اصحاب رسول کو منافق ملعون لکھا ہو۔ میں انہیں دوست اور بھائی کہہ کر آواز دوں۔ میری زندگی پر لعنت ہے۔

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

حق نواز جھنگوی — زندہ باد

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

سنیو۔ پاکستان میں کوئی اتنا مظلوم نہیں ہے۔ جتنا اصحاب رسول مظلوم ہیں۔ ماں کی گالی۔ بہن کی گالی۔ بیٹی کی گالی اصحاب رسول کو پاکستان کی دھرتی پر تحریراً دی گئی ہے۔ اور دی جا رہی ہے۔ لاہور سے "لغات بنو امیہ" کے نام سے کتاب اردو زبان میں آئی ہے۔ خمینی انقلاب کے بعد شیعیت کو پر لگے ہیں۔ دولت ملی ہے۔ اور خمینی کے بل بوتے اس کے ارشاد پر پاکستان میں غلیظ لٹریچر پھیلایا گیا ہے چلتے ہوئے ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ جو میں نے متعدد جگہ کہی ہے بعد میں شاید بھول جاؤں۔

میں نے کہا ہے تم ۱۸ ذی الحج کو عید غدیر مناتے ہو۔

۱۸ ذی الحج شہادت عثمانؓ کا دن ہے۔

۱۸ ذی الحج دامادِ رسول کی شہادت کا دن ہے۔

۱۸ ذی الحج ذوالنورین کی شہادت کا دن ہے۔

۱۸ ذی الحج مدینہ کے امام کی شہادت کا دن ہے۔

۱۸ ذی الحج جامع القرآن کی شہادت کا دن ہے۔

تم اس دن کو عید غدیر کا نام دے کر مٹھائی بانٹتے ہو۔ خوشی مناتے ہو میں ایک عرصہ سے بے چین تھا کہ عید غدیر کا جواب کیا دیا جائے۔ رب نے موقعہ دیا ہے شیعوں ۱۸ ذی الحج آ رہی ہے۔

مٹھائی بند کر دو، عید عدید کا نام بند کر دو۔ ورنہ۔

جس دن خمینی مرا ہے، ہم بھی اس دن مٹھائی تقسیم کر کے خوشی کا اظہار کریں گے۔

جھنگوی جیوے — ہزاروں سال

تیری آواز میری آواز — حق نواز حق نواز

سُنی سُنی گالی نہ دے تعاون کر۔ تعاون تو کر

۱۸ ذی الحج عید کا دن، عید بھی ایسی شیعوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے ۱۸ ذی الحج عید کا دن ہے اور اس عید کے لئے رب نے تین چھٹیاں دی ہیں ۱۸، ۱۹، اور ۲۰ یہ تین کہتے ہیں کہ ایسے ہیں اس میں جو چاہو کرو۔ چوری، لوٹ مار رب نہیں لکھے گا۔ کیونکہ عثمان کی شہادت کی خوشی منائی جا رہی ہے۔

لعنت — بے شمار

پھر شیعوں کو یہ عید غدیر بند کر دینی چاہیئے یا کہ نہیں۔

تم ۱۸ ذی الحج کو عید مناؤ۔ ہم خمینی کی موت کے دن کو عید منائیں گے۔ تم ۱۸ ذی الحج کو مٹھائی تقسیم کرتے ہو۔ ہم خمینی کی موت پر مٹھائی تقسیم کریں گے۔ ۱۸ ذی الحج کو بھیس کر کے خوشی مناتے ہو۔ ہم خمینی کی موت کے دن پر جلسے کر کے خوشی منائیں گے۔ تم ۱۸ ذی الحج کو عثمان غنی رض کو گالی دیتے ہو۔ ہم خمینی کی موت کے دن اس کا پتلا بنا کر سڑکوں پر جوتے ماریں گے۔

جیوے جیوے — حق نواز

ٹھہریئے، یا رواداری کا ثبوت دو کہ عثمانِ غنی رض کی شہادت کے دن کو عید کہنا اور عید منانا بند کر دو۔ ہم خمینی کے دن کی خوشی میں مٹھائی تقسیم نہیں کریں گے۔ تم ہمارے جذبات کا لحاظ کرو۔ ہم تمہارے جذبات کا لحاظ کریں گے۔ اور یہ پیشین گوئی کرتا ہوں کہ تم دو سال خمینی کی موت پر مٹھائی تقسیم کرو۔ آئندہ شیعہ کہیں گے کہ ہم ۱۸ ذی الحج کو عید غدیر نہیں کہتے۔ فیصلہ ہو جائے گا۔ یہ فیصلے ایسے نہیں ہوتے، فیصلہ کروانے کی کوئی

چاہیئے۔ کوئی طریقہ واردات چاہیئے۔ اور ہمارا یہ طریقہ اور ہماری یہ گفتگو نا جائز نہیں۔ ہم شہادتِ عثمانِ غنیؓ کے دن کو خوشی کا دن نہیں بنانے دیں گے۔ میں خاصا پریشان تھا کہ اس کا جواب کیسے لائیں۔ رب نے موقع فراہم کر دیا۔ آپ خمینی کو چھوٹا سمجھتے ہیں۔ ان کے ہاں تو وہ مہدی ہے۔ ان کے ہاں تو وہ نائب مہدی ہے۔ اور اس کو تو وہی کمالات حاصل ہوتے ہیں۔ جو امام معصوم کو حاصل ہوتے ہیں۔

پڑھیے خمینی کی حکومتِ اسلامیہ نامی کتاب، آپ کہاں بیٹھے ہیں۔ وہ اُن کے ہاں بہت بڑا آدمی ہے۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ رب نے بدلہ لیا ہے کہ خمینی موت کے بعد ہیلی کاپٹر سے گرا ہے۔ لاش گر گئی ہے۔ چلو کوئی اتفاق ہو گیا ہو گا۔ کفن پھٹ گیا۔ دنیائے شیعیت کہتی ہے۔ کہ عقیدت میں کفن تار تار ہو گیا ہے۔ چودہ صدی میں جب سے کائنات بنی ہے۔ اور اس میں مخلوق آئی ہے۔ کوئی لیڈر۔ کوئی قائد، کوئی غوث، کوئی قطب، کوئی ابدال بتلاؤ کہ موت کے بعد اس کے معتقدین نے عقیدت میں اس کا کفن اتار لیا ہو۔ اور اسے برہنہ کر دیا ہو۔ کوئی ایک بتلاؤ۔ تمہاری عقیدت انوکھی ہے۔

خمینی پر لعنت	بے شمار
شیعوں پر لعنت	بے شمار

یہ رب نے انتقام لیا ہے۔ خمینی کشف الاسرار میں لکھتا ہے۔ اخبارات میں اس کی کتابوں کی لسٹ آئی ہے۔ اس میں کشفِ اسرار نامی کتاب کا نام بھی موجود ہے۔ خمینی اس کشف الاسرار میں لکھتا ہے۔ کہ عمر رضؓ کافر و زندیق تھا۔ رب نے اس کے اس کفر کا بدلہ لیا ہے۔ کہ جس سینے میں صحابہ کا بغض تھا۔ رب العالمین نے اس سینے کو خمینی کے چیلوں سے روندوا ڈالا ہے۔

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
خمینی پر لعنت	بے شمار

فاکر کے بمقول کربلا میں تو یزیدی فوجیں تھیں۔ گھوڑے دوڑ گئے۔ یہاں کس کی فوجیں تھیں۔ جو دوڑ رہے تھے۔ یہ لاش کس نے پامال کی ہے۔ آٹھ گھنٹے دفن میں لیٹ

تنگی پڑی ہے وہ ش تنگی۔ کفن تار تار ، اور رب نے یہ فیصلہ بھی کر دیا ہے ، تم بھونکتے تھے
کہ نبی کا جنازہ تین دن کیوں رکھا تھا ، تم نے خمینی کا جنازہ تین دن کیوں رکھا ہے۔ رسول کا جنازہ
تین دن رکھا تھا ۔ یہاں وجود میں تبدیلی کا کوئی خدشہ ہی نہیں ہے ۔ تمہارے پیٹ میں مروڑ
ہے اور تم نے ملعون وجود کو تین دن رکھ لیا ہے ۔ اور تمہیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

فاروق اعظم کو خمینی نے کشف الاسرار میں کافر زندیق لکھا ہے۔ مجھے تعجب ہے
کہ مولوی اور لیڈر کیسے اس کو عالم اسلام کا راہنما کہتے ہیں ۔ اخبارات کیوں بھر گئے ہیں۔ انہیں
اتنا شوق ہے ۔ اخبارات میں بیان دینے کا کہ چاہے کسی کافر کی تعریف کرنی پڑے اخبار
میں بیان آئے ۔ میں شاید خمینی کی موت کے بعد اتنا سخت رد عمل نہ کرتا۔ اگر میرے مولوی خمینی
کے لئے اخبارات میں بیان بازی نہ کرتے ، مجھے نوٹس لینا پڑ رہا ہے کہ ایسا کیوں ہوا ۔ وہ غفلت کا
شکار ہیں ، انہوں نے خمینی اقوال و افکار کو نہیں پڑھا۔ خمینی لکھتا ہے کہ جس رب نے عثمان رض
اور معاویہ رض کو حکمران بنایا ہے میں اس کو رب نہیں مانتا ۔

یہ عالم اسلام کا لیڈر ہے ۔ خمینی کہتا ہے ۔ کہ بارہ امام تمام نبیوں سے افضل ہیں
کوئی نبی مرسل ان تک نہیں پہنچ سکتا ۔ یہ عالم اسلام کا رہبر ہے ۔ یہ ملت اسلامیہ کا قائد ہے
آپ کے ملک میں تحفۃ العوام چھپی ہے ۔ اردو میں چھپی ہے ۔ اس تحفۃ العوام میں محرم کے
اعمال لکھے ہوئے ہیں کہ محرم میں کیا کیا کرنا چاہیئے لکھا ہے کہ نوافل پڑھے اور اس کے بعد
پھر بیٹھ کر کیا کرے یہ پڑھے

اللھم خص انت اول ظالم باللعن منی وابدء بہ اولا ثم الثانی ثم الثالث

جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پہلے ابوبکر رض پر لعنت کر ۔ اللہ دوسرے عمر رض
پر لعنت کر ، اللہ تیسرے عثمان رض پر لعنت کر ۔ یہ تحفۃ العوام اردو زبان میں پاکستان کی دھرتی
پر شائع ہوئی ہے خمینی اس کی تائید کرتا ہے ۔ اور اس میں محرم کے عمل میں یہ عمل لکھا
ہے ۔ یہ دعا لکھی ہے ، خمینی اصحاب ثلاثہ پر لعنت کرنے کی دعاؤں کی تصدیق کرے ، اور
پاکستان کا ملا اسے عالم اسلام کا راہبر قرار دے ۔ اس کی مت کیوں ماری گئی ہے ؟

بے شمار

شیعوں پر لعنت

خمینی پر لعنت　　بے شمار

میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ ہماری لائن کانٹوں کی لائن ہے، پھولوں کی سیج نہیں ہے۔ مشکلات و مصائب کی راہ ہے۔ آپ اگر اس راہ کو سمجھ سکتے ہیں تو ساتھ دیں اگر نہیں سمجھ سکتے ہیں تو آپ کا بھی خدا حافظ اور ہمارا بھی خدا حافظ۔

سامعین گرامی قدر!۔

اصحاب رسول کو آپ کے ملک میں ماں کی گالی اور وہ بھی ننگی گالی، خلافت بنو امیہ مصنفہ غلام حسین نجفی ملعون مدرسہ جامعہ المنتظر لاہور کے صفحہ ۱۳۱ پر صحابی رسول فاتح مصر سیدنا و مرشدنا عمرؓ بن العاص کو غلام حسین نجفی رافضی ملعون کائنات کا بدترین کافر ماں کی ننگی گالی دیتے ہوئے، ہائے سینوں زمین پھٹتی کیوں نہیں، ہائے سینوں ہم پہ عذاب کیوں نہیں آجاتا۔ کیا حکمت ہے رب کی۔

ننگی گالی دے رہا ہے فاتح مصر کو
ننگی گالی دے رہا ہے صحابی رسول کو

ننگی گالی دے رہا ہے چودہ سو برس کے بعد پیغمبر کے شاگرد رشید کو ماں کی گالی، غلیظ گالی، گندی گالی، برہنہ گالی اور بالکل ننگی گالی کیا لکھتا ہے۔ یہ بے ایمان کائنات کا ملعون کافر۔

یہ لکھتا ہے کہ عمرؓ بن العاص کی والدہ ایسی بدمعاش عورت تھی، کہ اس کی ٹانگیں رات دن گاہکوں کے لئے اٹھی رہتی تھیں۔

نعرہ تکبیر　　اللہ اکبر
جیوے جیوے　　حق نواز
شیعوں پر لعنت　　بے شمار

چودہ سو سال کے بعد صحابۂ کرام کو ماں کی گالی، وہ بھی ننگی گالی، صحابہ اتنے ہی لاوارث ہو گئے ہیں، سینوں اگر تمہیں ماں نے جنا ہے کسی کتی نے نہیں جنا، غیرت کرو ساتھ دو۔ ایک نہ ایک دن موت ضرور آنی ہے۔ ان شاء اللہ وہ دن ضرور لاکر چھوڑنا ہے جس

دن پاکستان میں رافضی کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوا کر رہیں گے۔

للکار ہے للکار ہے　　شیر کی للکار ہے

میری آواز تیری آواز　　حق نواز حق نواز

میری آواز تیری آواز　　حق نواز حق نواز

جیوے جیوے　　حق نواز

یہ کتاب میرے ہاتھ میں ہے۔ نمبر ۱، نمبر ۲ نمبر ۳ لگا کر نمبردار حضرت فاروق اعظم رض کو گالیاں دی ہیں۔ کل پچھتر نمبر لگائے ہیں۔ گالیوں کے ۷۵ نمبر لگائے ہیں، اردو زبان میں اور یہ مفت تقسیم کیا جا رہا ہے لٹریچر یہ سب خمینی کے بارے میں ہیں اس نے پوری دنیا کے شیعہ کو کھڑا کیا ہے۔ یہ ننگی گالی یہ کتاب "محب دشمن اہل بیت کون" در جواب محب اہل بیت کون" اس کتاب کے صفحہ ۸، ۶، ۷، ۷ ان صفحات پر نمبر ۱، نمبر ۲ لگا کر فاروق اعظم کو گالیاں دی گئی ہیں۔ ان گالیوں میں سے یہ خبیث ایک گالی یہ دے رہا ہے۔ کہتا ہے۔

کہ عمر بن خطاب کی آخری وقت تک مرتے دم تک شراب غذا تھی۔ اور اس بے ایمان کی آنکھ اسی پر ٹھنڈی نہیں ہوئی۔ بلکہ لکھتا ہے کہ حضرت فاروق اعظم رض معاذ اللہ اپنی بیوی سے غیر فطری فعل کیا کرتا تھا۔

شیعہ پر لعنت　　بے شمار

اس سے زیادہ ننگی، اس سے زیادہ غلیظ گالی اور اصحاب رسول کو کیا دی جائے گی، اور سنیو کیا غیرت مر گئی ہے۔ سنیت مر گئی ہے۔ مولوی مر گیا ہے۔ پیر مر گیا ہے، مرشد مر گیا ہے کہ پاکستان کی سرزمین پر اصحاب رسول کو ننگی گالیاں دی جا رہی ہیں۔

شیعوں پر لعنت　　بے شمار

خمینی پر لعنت　　بے شمار

سنیوں تمہاری یہ غفلت رنگ لائی ہے کہ شیعیت صحابہ سے نکل کر خود

رسول تک پہنچ گئی ہے یہ کتاب بھی غلام حسین نجفی ملعون کی ہے۔ جامعۃ المنتظر سے چھپی ہے یہاں خامنہ ای آکر استقبالیہ لے چکا ہے۔ اسی ادارے سے چھپی ہے اسی کتاب کے صفحہ ۴۶ پر لکھا ہے۔ اور خود رسالت مآب کو گالی دی گئی ہے۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تنقید کی گئی ہے۔

حقیقت فقہ حنیفہ در جواب فقہ جعفریہ کتاب کا نام ہے، اس کے صفحہ ۴۶ پر یہ ملعون لکھتا ہے کہ مکہ کی ذولیخا بی بی عائشہ رضہ میں کیا رکھا تھا۔ جو حضور پاک نے اپنی ہم عمر بیویوں کے ہوتے ہوئے یا دوسری جوان بیویوں کے ملنے کے باوجود چھ سالہ ننھی اماں جی سے اپنے پچاس برس کے سن میں شادی رچائی ہے۔

اس کافر کے الفاظ دیکھو، یہ سیدہ عائشہ رضہ پر اعتراض نہیں کر رہا ہے نبی پر معترض ہے۔ کہتا ہے کہ رسول کو عائشہ میں نظر کیا آیا تھا۔ کہ پچاس برس کے سن میں شادی رچائی ہے۔

شادی رچائی کا لفظ احترام کا لفظ نہیں، توہین کا ہے۔ اور پھر بنی کو کہتا ہے کہ تجھے (معاذاللہ) عائشہ رضہ میں نظر کیا آیا تھا کہ تو نے باقی عورتوں کو چھوڑ کر اس کے ساتھ شادی کی ہے۔ میں اس کافر کو کیوں نہ کہوں۔ کہ تیرے باپ کو تیری ماں میں کیا نظر آیا تھا۔ تیرے بہنوئی کو کیا نظر آیا تھا۔ جو اس نے تیری بہن کے ساتھ شادی کی کی ہے۔ تیرے داماد کو کیا نظر آیا تھا، جو اس نے تیری بیٹی کے ساتھ شادی کی ہے۔

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
شیعوں پر لعنت	بے شمار
خمینی پر لعنت	بے شمار
جیوے جیوے	حق نواز

تم برطانیہ کے رشدی کو روتے ہو، میں پاکستان کے رشدیوں پر روتا ہوں، یہ نبی پر اعتراض نہیں ہے۔ یہ رسول پر اعتراض نہیں ہے۔ پاکستان میں یارو رسول پر بھی تنقید شروع ہو گئی ہے۔ پاکستان میں معصوم پیغمبر پر بھی اعتراض شروع ہو گیا ہے۔

اور یہ کتا بھونکتا ہے، کہ عائشہ میں نظر کیا آیا تھا۔

ہائے میں آج اس کتاب پر احتجاج کر رہا ہوں۔ اگر چھ ماہ تک اس مصنف کو گرفتار کر کے گستاخ رسول کو سزائے موت نہ دی گئی۔ تو سپاہ صحابہ اس کتاب حقیقت فقہ حنفیہ کے خلاف گستاخ رسول کے خلاف تحریک کا آغاز کرے گی۔ ہم کفن پہنیں گے۔

تم رب کو گواہ بنا کر کہو کہ ساتھ دو گے یا نہیں؟

تمام مجمع کھڑا ہو گیا اور بلند آواز سے کہنے لگا کہ ضرور ساتھ دیں گے۔

ہم رسول کی آبرو کے لئے

ہم رسول کی عزت کے لئے

ہم رسول کی عفت کے لئے

ہم رسول کے تقدس کے لئے

جان کا نذرانہ پیش کرنا عبادت سمجھتے ہیں، زندگی رہی ہم دشمنِ رسول، دشمن اصحاب رسول دشمنِ امہات المومنین کو لوہے کی دام چڑھا کر دم لیں گے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔



CamScanner

مجرم کون ہے؟

جھنگ

جھنگ میں پُرامن فضا کو مکدر کرنے والے کون

الحمد للہ نحمدہٗ ونستعینہٗ ونؤمن بہٖ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہٗ ومن یضلل فلا ھادی لہٗ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ ۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والسٰبقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ

وقال تعالیٰ فی مقام آخر۔ یٰنساء النبی لستن کاحد من النساء

وقال تعالیٰ فی مقام آخر۔ وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین

صدق اللہ وصدق رسولہ النبی الکریم ۔

صدر اجلاس معزز سامعین جلسہ :۔

سپاہ صحابہ پاکستان کے جیالے عزیز نوجوانوں ، متعدد علمائے کی تقاریر ان کے اپنے اپنے انداز میں آپ حضرات نے سماعت فرمائیں۔ میں اپنی گذارشات میں جو کچھ بیان کرنا چاہوں گا۔ ان تفصیلات کو سمجھنے کیلئے میں ابتداء میں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ سپاہ صحابہ پاکستان کے عزیز نوجوان میری آج کی گزارشات کو پالیسی بیان سمجھیں اور اس پالیسی سے ہٹ کر وہ کوئی قدم نہ اٹھائیں۔ ساتھ ہی آپ حضرات سے گذارش کرونگا کہ آپ ٹھنڈے دل سے ، دل کی اتھاہ گہرائیوں سے پورے غور و فکر کے ساتھ میری گذارشات کو سماعت کرنے کے بعد از خود فیصلہ فرمائیں کہ آپ کو کیا کرنا چاہیئے اور ہمیں کیا کرنا چاہیئے مجھے آپ کے شہر میں آئے ہوئے بارہ تیرہ سال کا عرصہ ہونے کو ہے۔ میرے علم کے مطابق ۱۹۷۴ء کی ابتداء میں میں بطور خطیب آپ کے شہر میں آیا اس سے قبل کی میری زندگی ایک طالب علم کی زندگی تھی ، عام طور پر دشمن نے تاثر یہ قائم کیا ہوا ہے ، اور اس نے پروپگنڈہ مشینری کے ذریعہ سے بعض افراد کو یہ باور کروا رکھا ہے کہ حالات کی تمام تر سنگینی تمام تر خرابی ، کا سبب حق نواز ہے۔ میں نہیں سے آج اس کا آغاز کرتا ہوں ، فیصلہ آپ پر چھوڑتا ہوں۔ فیصلہ انتظامیہ پر چھوڑتا ہوں کہ حالات کی سنگینی کا ذمہ دار میں ہوں یا کوئی اور

ہے۔ میں طالب علم تھا اور آپ کے شہر میں میرا کسی کے ساتھ کوئی ایسا تعلق نہ تھا کہ میں کسی بھی حیثیت سے طالب علمی کے دور میں یہاں کے مسائل میں حصہ لیتا، جھنگ میں آمد سے پہلے باب عمرؓ کا واقعہ پیش آچکا تھا۔ پانچ نوجوان جام شہادت نوش کر چکے تھے۔ میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ میں اس وقت تو موجود نہیں تھا، اس وقت کون سی ذات تھی، کون سی شخصیت تھی، کون سے افراد تھے، جو باب عمرؓ پر قتلِ عام کا سبب بنے اور جس کے عوض میں پانچ نئی نوجوانوں کو شہادت کا جام پینا پڑا۔ میں تو اس وقت نہیں تھا۔ میں جھنگ میں تھا کہ حسو بلیل میں سیدنا فاروق اعظم رضؓ کا پتلہ جلایا گیا نعوذ باللہ اس پتلے کو فاروق اعظم رضؓ تصور کرتے ہوئے اس پر جوتے مارے گئے۔

میری آج کی تقریر کو آپ نے سابقہ تقریروں سے ہٹ کر سننا ہے۔ نورے کم جذبات زیادہ اور توجہ زیادہ۔ کیونکہ آج کی میری تقریر ایک پالیسی بیان ہوگا، جیسے کہ میں نے عرض کیا ہے کہ تقاریر، خطابت ایک فن ہے۔ اس میں کبھی نشیب کبھی فراز، کبھی تلخی، کبھی جذبات، کبھی شعلہ نوائی یہ مختلف سٹیج آیا کرتے ہیں۔ لیکن میں جو بات آج کہنا چاہتا ہوں، میں اس کے ذریعہ ایک خاص تاریخ دوہرا کر آپ کے جذبات سے اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ ان حالات کی سنگینی کا اصل سبب کون ہے۔ تاکہ آپ کو آگے چلنے میں آسانی ہو۔ میں نے عرض کیا ہے کہ میں یہاں نہیں تھا، حسو بلیل کی تحریک چلی۔ فاروق اعظم رضؓ کی توہین کی گئی گرفتاریاں ہوئیں، مقدمات چلے۔ نہ آپ مجھے جانتے تھے نہ میں آپ کو جانتا تھا، نہیں نے یہاں آکر تقاریر کی تھیں نہ میں حسو بلیل کی تحریک کا بانی تھا۔ نہ میری وجہ سے ردعمل کے طور پر وہاں فاروق اعظم رضؓ کا پتلہ جلایا گیا تھا۔ میں آپ سے سوال کروں گا کہ آپ نشاندہی فرمائیں کہ اس وقت وہ کون سے افراد تھے جو فاروق اعظمؓ کا پتلہ جلانے کا سبب بنے وہ کون افراد تھے، جن کی وجہ سے حالات میں سنگینی پیدا ہوئی۔ کون سے افراد تھے۔ جن کی وجہ سے شہری امن برباد ہوا جھنگ ایک بار پھر تحریک کی لپیٹ میں آگیا۔ وہ افراد کون تھے۔ ان افراد کی پشت پر کون تھے آپ نے اس کی نشاندہی کرنا ہے۔ اور ان حالات کو سامنے رکھ کر اگلا فیصلہ آپ کو کرنا ہوگا۔

محترم سامعین کرام: - میں یہاں نہیں تھا آپ کے ضلع میں نہیں تھا۔ روڈو سلطان میں ایک

عالم دین کو بلا جواز و بلا وجہ شہید کیا گیا۔ اور ایک بار پھر جھنگ حالات و واقعات کی سنگینی کا شکار ہوا۔ جھنگ ایک بار پھر تحریک میں جھونک دیا گیا۔ جھنگ کو ایک بار پھر تحریک چلا کر رام کرنا پڑا۔ میں یہاں نہیں تھا۔ لگی تو میں ایک حافظ قرآن محمد نواز کے ہوسے ظالم نے اپنے ہاتھ رنگے۔ میں پوچھنا چاہونگا کہ کیا میری وجہ سے حافظ محمد نواز کو قتل کیا گیا۔ میری وجہ سے مولانا دوست محمد کو قتل کیا گیا۔ میری وجہ سے بابِ عمر فاروق کا فساد ہوا۔ میری وجہ سے بابِ عمر فاروق پر پانچ افراد شہید کر دیئے گئے۔ یہ سوال میرا پوری جھنگ کی عوام سے ہے کیونکہ آج کل پروپیگنڈہ پوری شدت سے کیا جا رہا ہے۔ پوری شدت سے اس کو بیان کیا جا رہا ہے۔ حق نواز حالات سنگینی کا باعث ہے، میں جب نہیں تھا اس وقت حالات کی سنگینی کا باعث کون تھا؟

فرض کیجئے میں مان لیتا ہوں کہ حالات کی سنگینی کا باعث میں ہوں، اس سے پہلے جو باعث تھا اس کی نشاندہی بھی کر دی جائے۔ کہیں یہ تو نہیں کہ میں سابقہ تاریخ کو دھونا چاہتا ہوں۔ کہیں یہ تو نہیں کہ تم نے جس کی بنیاد رکھی تھی اہل سنت والجماعت اس بنیاد کو سامنے رکھ کر اپنے حقوق قانون اور آئین کی دنیا میں حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ آخر آپ کو تاریخ سے اس طرح چشم پوشی صرفِ نظر اور اس طرح نظریں اٹھانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ آپ کو ان حالات پر نظر رکھنا ہوگی۔ ان حالات و واقعات کو سامنے رکھ کر فیصلہ کرنا ہوگا کہ اس وقت تو میں نہیں تھا۔ پھر یہ واقعات پیش کیوں آئے۔

ایسے سنگین واقعات پیش کیوں آئے

محترم سامعین کرام!۔

میری ابھی جھنگ میں آمد نہیں ہوئی تھی۔ آپ حضرات نے شیعہ سنی کی بنیاد پر الیکشن لڑا۔ آپ حضرات نے شیعہ سنی بنیاد پر مہم چلائی۔ آپ حضرات نے شیعہ سنی بنیاد پر کنونشن چلائی۔ اور اس بنیاد پر آپ نے الیکشن جیتا۔ اور آپ کے چار ایم این اے اسمبلی میں گئے۔ حق نواز نہیں تھا۔ کیا اس وقت میرا ہی آپ پر بوجھ تھا کہ آپ شیعہ سنی بنیاد پر الیکشن لڑیں۔ میں نے آپ کو کہا تھا کہ آپ شیعہ سنی مسئلے کو کھڑا کریں۔ میں نے آپ کو کہا تھا کہ

آپ اسی کا پرچار کریں۔ قصہ قصہ گاؤں گاؤں اسی کی آواز دیں۔ میں تو اس وقت کہیں آپ کو نظر ہی نہیں آتا تھا لیکن یہ صورتِ حال موجود تھی۔ آخر اس وقت ان حالات کا باعث کون بنا۔ اور کس کی وجہ سے یہ حالات بنے اہل سنت کے جذبات کس کی وجہ سے بھڑکے۔ اور وہ یک جان ہو کر میدان عمل میں ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں آ گئے۔ میں جب موجود ہی نہیں تھا تو میں سبب کیسے بن گیا۔ تو اس سابقہ تاریخ کو سامنے رکھ کر ان حالات کا پتہ کرنا ہوگا۔ کہ جب میں نہیں تھا، تو جھنگ کے حالات اتنے سنگین کیوں تھے۔ میں آیا ہوں، حالات ایسے ہی تھے۔ اس میں میرا کوئی حصہ نہیں سابقہ تاریخ کا ہی حصہ ہے۔ اس میں میرا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ پھر جھنگ کو چھوڑیئے میں یہ کہتا ہوں کہ جو بلوچستان میں اسلحہ تقسیم ہوا۔ دیواریں توڑ کر اسلحہ نکالا گیا۔ ایرانی گماشتے آئے۔ انہوں نے قتل عام کیا پاکستان کا وزیر داخلہ خود بیان دیتا ہے کہ ایران سے ۲۰۰ آدمی پاکستان میں تخریب کاری کے لئے آئے ہیں اور وہ خود یہ تسلیم کرتا ہے کہ شیعوں نے وہاں پر غنڈہ گردی کی ہے۔ اور اس واقعہ کی اطلاع کی ہے۔ حق نواز اب تک بلوچستان کے صوبہ میں تقریر کرنے کے لئے نہیں گیا، میں یہ پوچھتا ہوں کہ ایران کے غنڈے میں نے بلائے تھے۔ وہاں فساد میں نے کرائے تھے وہاں سنی بچیوں کے پستان کاٹنے پر میں نے مجبور کیا تھا، کیا وہ میری تقاریر کا ردِ عمل تھا، پاکستان کی زمین بلوچستان وہ صوبہ ہے جو میری تقاریر کی دسترس سے باہر ہے۔ سرحد میں پہنچا ہوں گا، سندھ میں پہنچا ہوں۔ پنجاب کے قریہ قریہ بستی بستی گیا ہوں اس کا اقرار ہے۔ لیکن بلوچستان میں باوجود اس کے کہ دوست احباب نے بلایا، لیکن اتفاق نہیں ہوا میں اس جگہ کا نام بھی بتلا رہا ہوں۔ میں نے آپ کو جھنگ کے وہ دن بھی بتلائے۔ جب میں یہاں نہیں تھا۔ بلوچستان کا وہ حصہ بتلا رہا ہوں کہ جہاں میں نہیں گیا۔ لیکن وہاں بھی فساد ہوا جو تاریخ میں لکھا جائے گا۔ جس کو تاریخ کبھی بھی مٹا نہیں سکتی۔ کیا میں اپنی ضلعی، صوبائی اور مرکزی انتظامیہ سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ اس کا سبب میں ہوں۔ یہ ساری کارروائی میں کر رہا ہوں۔ میں ایران سے گماشتے لاتا ہوں۔ اسلحہ میں وہاں سے لاتا ہوں۔ کوئٹہ میں جن دیواروں کو توڑ کر اسلحہ نکالا گیا ہے۔ کیا وہ نکلنے والا اسلحہ انجمن سپاہ صحابہ کے

کلاشن کوف تھے. کیا وہ سپاہ صحابہ کی سیون ایم ایم تھی جو دیواریں توڑ کر تم نے نکالی تھیں، سپاہ صحابہ کے مکانوں کی دیواریں توڑنے کے بعد تمہیں کوئی کلاشن کوف کوئی سیون ایم ایم نہیں ملی، جبکہ شیعوں کے مکانات تم نے توڑے اور اسمبلی میں تم نے بیان دیا کہ شیعہ کے مکانوں سے اسلحہ نکالا گیا ہے. کیا ان حالات کے بعد بھی انتظامیہ نہیں سمجھتی کہ تخریب کار کون ہے. اور یہ کس کا ردعمل ہے. حیرت ہے مجھے ان تمام واقعات کے بعد بھی کہ آپ پڑھے لکھے ہونے کے باوجود بھی ان واقعات کو نظر انداز کر دیں گے. پھر میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ پارا چنار میں فساد ہوا میں چیلنج کرتا ہوں. مجھے بتلائے کوئی کہ میں نے پارا چنار میں کوئی تقریر کی ہو. میری تقریر کے ردعمل میں وہاں فساد ہوا. وہاں بھی شیعہ سنی فساد ہوا وہاں تو میں نہیں تھا. اسی طرح اب تک مجھے بیت اللہ کے حج کا موقع نہیں ملا. میں نے وہاں شیعہ سنی فساد کا مسئلہ نہیں چھیڑا میں نے وہاں کوئی اشتعال انگیز تقریر نہیں کی. اس کی کیا وجہ ہے، کہ ہر سال کے بعد ایک لاکھ ایرانی بیت اللہ کی توہین کرتا ہے. ہر سال کے بعد ایک لاکھ ایرانی وہاں پر جلوس نکالتا ہے. ہر سال کے بعد ایک لاکھ ایرانی وہاں ماتم کرتا ہے. نہ اس کو بیت اللہ کا حیا ہے. نہ اس کو پیغمبر کی قبر اقدس کا حیا ہے. نہ اس کو جنت البقیع کا حیا ہے. نہ اس کو بیت اللہ کی قدر و منزلت کا حیا ہے. نہ اس کو عبادت یاد ہے. وہ بیت اللہ میں بھی تخریب کاری کرتا ہے. کیا حرمین شریف میں جلوس نکالنا یہ بھی حق نواز کی تقاریر کا ردعمل ہے. اگر یہ تمام واقعات حق نواز کی تقاریر کا ردعمل ہیں. تو پھر تم حق نواز کو دنیا کا لیڈر مان لو.

نعرہ تکبیر اللہ اکبر

پھر تمہیں چاہیئے کہ شرم کرو. اور مجھے پوری دنیا کا لیڈر تسلیم کر لو. اور اگر یہ واقعات میری تقاریر کا ردعمل نہیں ہیں، تو کس کا ردعمل ہے. آج تم اپنی بدمعاشی بے حیائی بدکرداری، بدفطری، غنڈہ گردی اور اپنے کفر کو چھپانے کے لئے پروپیگنڈہ کرتے ہو. کہ حق نواز ان تمام کاروائیوں کا سبب اور ذریعہ ہے، ۱۸۸ کے کیس سے لے کر آج ۳۰۲ کے کیس تک حق نواز پہنچ گیا ہے. آپ کے ملک میں ۳۰۲ کے مقدمے سے بڑی کوئی دفع نہیں ہے

لیکن میں بلاخوف آج بھی شیعہ کو کافر سمجھتا ہوں اور کل بھی شیعہ کو کافر سمجھتا تھا۔

یہ بات بھول جائیں کہ شاید پاکستان کی کوئی دفع مجھے میرے مشن سے باز رکھ لے گی۔ حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے صحیح فرمایا ہے کہ موت انسان کا سب سے بڑا دفاع کرنے والی ہے۔ جب تک موت نہیں آئے گی۔ لوگ سوچیں گے۔ حق نواز مر جائے۔ اس کے ساتھی مرجائیں۔ اس کے دوست احباب مر جائیں۔ لیکن جب تک موت نہیں آئے گی۔ موت ان دشمنوں سے بچاتی رہے گی۔ اور جس دن موت نے آجانا ہے۔ میں چاہے کہوں کہ بچ جاؤں۔ لیکن نہیں بچ سکوں گا۔ بھائی اگر چاہیں کہ بچ جائے نہیں بچ سکوں گا۔ بچے چاہیں کہ بچ جاؤں نہیں بچ سکوں گا۔ اگر میری موت آگئی ہے تو بچ نہیں سکتا۔ اگر موت نہیں آنی تو دنیائے شیعیت الٹی لٹک جائے میں ان کے ظلم و جبر تعصب اور تبرا بھری چھاتیوں پر بیٹھ کر اصحاب پیغمبر کی منقبت، عزت ناموس، قدر و منزلت کو اعلانیہ بیان کرتا رہوں گا۔ آوازِ حق کو نہیں دبایا جا سکتا۔

میرے محترم سامعین:۔

میں نے آپ کے سامنے چند ایک حالات رکھے، ان حالات کو سامنے رکھ کر آپ سوچیں کہ میں کوئی ان واقعات میں ملوث نہیں ہوں۔ پھر بھی شیعہ تخریب کاری پر لگا ہوا ہے۔

محترم سامعین:۔

اب آپ آیئے اپنے ضلع کے ان واقعات کی طرف جو میری موجودگی میں آئے۔ یہ ایک دوسرا حصہ ہے۔ جھنگ کا کرجس حصہ کو میرے کھاتہ میں یا میرے جھنگ کے علماء کے کھاتے میں ڈالا جا سکتا ہے۔ یہ وہ حصہ ہے جس کو میں اب بیان کر رہا ہوں۔ اپنی جھنگ میں آمد کے بعد میری آمد کے بعد گڑھ مہاراجہ میں فساد ہوا۔ سنیوں کی دوکانیں جلائی گئیں۔ قرآن کریم کو آگ لگی ہے۔ میں پوچھنا چاہوں گا کہ جس دن گڑھ مہاراجہ میں قرآن کو آگ لگی ہے۔ سنیوں کی دوکانوں کو آگ لگی ہے، سنیوں کی پراپرٹی تباہ کی گئی ہے۔ کیا اس دن حق نواز نے جلوس نکالا ہوا تھا۔ کیا اس دن حق نواز کسی جلوس کو

گائیڈ کر رہا تھا کیا اس دن حق نواز اس جلوس کا داعی تھا۔ ایران کے دو گماشتے جن کے نام کا اشتہار دیا گیا۔ کہ وہ جلوس کی قیادت کریں گے۔ اور وہ قیادت کرنے کے لئے آئے۔ وہ تیزاب بھری بوتلیں لائے تھے۔ اسلحہ لائے تھے۔ اور رب العزت کی عزت اور اس کے غضب کو دعوت دیتے ہوئے انہوں نے مسجد کی توہین کی۔ قرآن کریم کو آگ لگائی۔ اور اس کھوکھے کو جب آگ لگانے لگے جس میں عربی دینی کتابیں اور قرآن کریم موجود تھے۔ اس نے برائے فروخت رکھے ہوئے تھے۔ اس غریب سنی نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ قرآن مجید نکال لینے دیجئے۔ اس کے بعد اگر آپ آگ لگانا چاہتے ہیں۔ تو لگا دیجئے تو شیعوں نے یہ جواب دیا تھا میں اللہ کے گھر میں کھڑے ہو کر کہہ رہا ہوں کہ ہم نہیں مانتے اس قرآن کو یہ شراب خور خلفاء کی خاطر لکھا گیا قرآن ہے۔

لعنت بے شمار لعنت بے شمار

اور یہ الفاظ اس "ایف آئی آر" میں درج ہیں جس کے مطابق ان کا چالان ہوا۔ نتیجہ کیا نکلا۔ اہل سنت بھی بپھر گئے اس وقت میں واقعی جھنگ میں موجود تھا۔ لیکن ایرانیوں کو دعوت تو میں نے نہیں دی۔ تیزاب کی بوتلیں بھر کر میں تو نہیں لے کر گیا۔ اگر اہل سنت کی دو دکانیں جلائی جا سکتی ہیں۔ قرآن کریم کو آگ لگائی جا سکتی ہے تو اس کے بعد آپ بتلائیں کہ کیا ردعمل کے طور پر ایک اقلیت ایک وہ گروہ جو آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ جو آج کی ہڑتال میں آپ کو نظر آ گیا۔ اگر حق نواز شرارتی ہوتا تو گڑھ مہاراجہ میں تم نے جب قرآن مجید کو آگ لگائی تھی جس سے بڑی مقدس چیز اللہ کے بعد دنیا میں کوئی اور نہیں ہے۔ اگر ہم شرارتی ہوتے وہاں لاکھوں افراد کا اجتماع تھا تمہارے گھروں کو آگ لگائی جا سکتی تھی۔ تمہارے امام باڑوں کو آگ لگائی جا سکتی تھی۔ تمہارے مردے خانے اڑائے جا سکتے تھے۔ تمہیں قتل کیا جا سکتا تھا۔ لیکن اس لاکھوں کے اجتماع کو کنٹرول کیا۔ جائز مطالبات کئے اس سے پہلے حکومت نے انہیں گرفتار نہیں کیا تھا۔ کانفرنس کے بعد گرفتار کیا۔ ایک سال وہ جیل میں رہے۔ اسی دوران شیعوں نے پھر دوبارہ قرآن کو آگ لگائی۔ آپ کی تسلی کے لئے کہنا چاہتا ہوں۔ آج بھی جنگ کی فائلیں گواہ ہیں۔ شیعوں نے دوبارہ قرآن کو آگ لگائی۔ اور لگانے

کے بعد پرچہ رجسٹرڈ کروادیا سنی نوجوانوں کے خلاف کہ یہ ہماری مسجد میں آئے۔ اور انہوں نے قرآن کو آگ لگائی ہے۔

عامر نسیم اس وقت یہاں ایس پی تھے۔ ان سے میری بات ہوئی اور لیڈروں کی ان سے باتیں ہوئیں۔ اور ان کے سامنے موقف رکھا گیا۔ میں نے ان سے یہ کہا تھا کہ خدا کے غضب کو مت دعوت دیجیئے۔ سُنی قرآن کو چُومتا ہے۔ سُنی قرآن کو سینے سے لگاتا ہے۔ سنی قرآن کا حافظ ہے۔ سُنی قرآن کو تراویح میں پڑھتا ہے۔ یہ قرآن نیچے گر جائے۔ تو اس کا کفارہ ادا کرتا ہے۔ یہ کیسے جلا سکتا ہے۔ قرآن وہی جلا سکتا ہے جو

عثمان کا دشمن ہے ۔ جو شارح قرآن تھا

قرآن وہی جلا سکتا ہے ۔ جو کاتب وحی کا دشمن ہے۔

معاویہ رضؓ بن ابی سفیان رضؓ کا جس نے قرآن مجید کو اپنی قلم سے لکھا۔ اس لئے آپ تحقیق کریں، تفتیش کریں، شیعوں نے قرآن مجید کو دوبارہ آگ لگائی ہے۔ وہ کہنے لگے کہ کیوں لگائی وجہ اس کی کیا ہے۔ ہر پرچے میں وجوہات بتلانا پڑتی ہیں۔ ہر پرچے میں وجوہات سامنے لانا پڑتی ہیں۔ تاکہ حالات سامنے آئیں۔ میں نے ان کو کہا کہ وہ ان لائینوں پر تفتیش کریں، واقعات خود سامنے آجائیں گے۔ میں نے ان کو لائن دی کہ شیعہ کراس کا پرچہ درج کروا کر اہل سنت کو کرش کرنا چاہتے ہیں، اور صلح کے منیر پر لانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے آدمی بھی بھیجے مگر صلح نہیں ہوسکی۔ عارف خان رجوانہ ان کا لیڈر تھا۔ اس نے مجھ سے معافی مانگی۔ آج وہ زندہ ہے۔ شاید کام ہو جائے۔ اور لوگ کہیں کہ تو ویسے ہی گیس دے رہا ہے۔ آج وہ بے شک شیعہ ہے اس سے آج پوچھیے، اس نے معافی نہیں مانگی، بلکہ اس نے عدالت میں جب پیش ہوا بیان دیا، اس کے مقابلے میں عدالتی بیان میرا ہوا، جج نے اس سے کہا تھا کہ تو شیعوں کی ضمانت دے دے کہ یہ شرارت آئندہ نہیں کریں گے۔ اس نے کہا کہ یہ ضمانت کیسے دی جاسکتی ہے۔ اتنے لوگ ہیں، کوئی نہ کوئی شرارت کر دیتا ہے میں تو ضمانت نہیں دے سکتا۔ اس کے جواب میں سیشن جج نے مجھ سے پوچھا آپ سیلوں کی ضمانت دیتے ہیں۔ اللہ گواہ ہے۔ اللہ کے گھر میں کھڑا ہوں۔ آج عارف زندہ ہے۔ صدیقی صاحب وکیل زندہ ہیں۔

خان وکیل زندہ ہے، کچہری زندہ ہے۔ اور سیشن جج زندہ ہے۔ میں نے کہا کہ اگر یہ ضمانت دے دے کہ شیعہ شرارت نہیں کرے گا۔ تو کوئی سُنی بچہ کسی شیعہ کو انگلی تک نہیں لگائے گا۔ عدالت کا رخ مڑ گیا۔ اس نے کہا کہ وہ ضمانت دیتا ہے، اپنی عوام کی کوئی شرارت نہیں ہو گی، آپ کہتے ہیں کہ میں ضمانت نہیں دے سکتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ شرارتی عنصر آپ کے ہاں ہے ذہن بدل گیا عدالت کا اس نے ضمانت منسوخ کر دی، کالا منہ کرا کے واپس آئے۔ اور نصراللہ سیال جس نے ایک سال جیل کاٹی جس نے قرآن کو آگ لگائی تھی۔ اس کا بھائی ذوالقرنین ہیرڈن کے کاروبار میں امریکہ میں مقدمے میں ملوث ہے۔ علی کے عاشق کا کردار دیکھئے علی کے عاشقوں کی سیرت تو دیکھ لیجئے۔ وہ ذوالقرنین شیخ محمد یوسف ایم پی اے کو میرے پاس لے کر آیا۔ محلہ داری کے لحاظ سے بھی ان کا حیا تھا۔ تعلق داری کی بنا پر بھی ان کا لحاظ تھا۔ لیکن آج شیخ محمد یوسف صاحب زندہ ہیں۔ میں نے ان سے انکار کیا۔ میں نے کہا کہ مسئلہ خدا کی کتاب کا ہے۔ میرا نہیں، میرا باپ قبر سے اُٹھ کر آجائے، تب بھی معاف نہیں کیا جائے گا۔ یہ کام میرے بس کا نہیں ہے۔ چنانچہ اس نے ان کے بعد نوابزادہ افتخار احمد انصاری سے کہا میں دیانت داری سے کہوں گا کہ نواب صاحب نے پہلے مجھ سے پوچھا، آپ کی کیا رائے ہے۔ میں نے کہا کہ نواب صاحب آپ وزیر مذہبی امور بھی رہے ہیں، آپ کو دینی مطالعہ بھی ہے۔ میں معافی دے سکتا ہوں۔ قرآن مجید کو آگ لگانے والے مجرم کو؟ اگر وہ میرا ذاتی نقصان کر دیتا تو میں معاف کر دیتا۔ مجھے نواب صاحب نے کہا کہ بس ٹھیک ہے، میں اگلی بات نہیں کہنا چاہتا یہ سفارش بھی ان کی ناکام ہو گئی۔ پھر میرے ایک دوست تھے، چوہدری محمد ادریس ایڈووکیٹ ان سے انہوں نے کہا کہ کسی طرح معافی مل جائے۔ انہوں کو بھی جواب ملا۔ اور وہ بھی کچھ نہ کر سکے۔ اس کے بعد اب آپ کا موجودہ ایم این اے امان اللہ سیال آیا، یہ کہتا ہے کہ میرے باپ کا اور آپ کے باپ کا پگڑ بٹا ہوا تھا۔ میں نے کہا مجھے کیا معلوم میرا باپ بھی مر گیا، تیرا باپ بھی مر گیا۔ میں قبر سے جا کر پوچھوں، کہ کیا تیرا اور میرا پگڑ بٹا ہوا تھا کہ نہیں تھا۔ تو میرا اور آپ کا پچھلا ایک ہی تھا۔ لہٰذا میں آپ کی منت کرتا ہوں۔ سماجت کرتا ہوں نصراللہ کو معاف کر دیجئے۔ میں نے کہا آپ کچھ کریں، میرا

اور آپ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ جو قرآن کے قاتل ہیں۔ قرآن کے دشمن ہیں،
سزا ضرور پائیں گے، میں آپ سے کہنا یہ چاہتا ہوں کہ یہ وہ وجوہات ہیں، جو
شیعوں کو میرے خلاف آئے دن اکساتی چلی جارہی ہے۔ ظلم وہ کرتے ہیں۔ میں دفاع کرتا
ہوں، زیادتیاں وہ کرتے ہیں۔ میں دفاع کرتا ہوں، مارتے وہ ہیں سنیوں کو۔ کیس میں
لڑتا ہوں، مارتے وہ ہیں۔ جھگڑا میں کرتا ہوں۔ میں تمام تر دفاعی جنگ لڑتا ہوں۔ اگر سنی
ہمارے ساتھ نہ ہوں، تو آپ بتلائیں کہ میں کسی گردوارہ پر دستک دوں، آپ بتلائیں
کہ میں کسی عیسائی کے دروازے پر دستک دوں۔ اگر تم عائشہ رضہ کے دوپٹے کے لئے دست
و بازو نہیں بنتے ہو۔ تو وہ در بتلاؤ جس کے در پر میں گھٹنے ٹیک دوں کہ میری امی
کائنات کی امی، پیغمبر کا حرم، پیغمبر کی عزت پر لوگ تبرا کر رہے ہیں۔ میں کن کا ساتھ
لے کر چلوں۔ تم وہ دروازہ بتلا دو۔ میں اس دروازے پر چلا جاتا ہوں۔ اور اگر کوئی
دروازہ نہیں ہے۔ تو تمہیں وہ دروازہ ہو۔ تمہیں دست و بازو بن کر میدانِ عمل میں
اترنا ہوگا۔ ہمارے پاس جو ہوگا اللہ کے حوالے۔ انشاءاللہ اصحاب پیغمبر کی عزت
ناموس اور عدالت کا جھنڈا گڑ چکا ہے۔ اور مزید گاڑ دیا جائے گا۔
کیا خیال ہے آپ کا۔ کچھ حالات آپ کے سامنے آئے یا کہ نہیں۔ یہ میری
موجودگی میں گڑھ مہاراجہ کا واقعہ سامنے آیا۔ خیر عرض یہ کر رہا تھا۔ میں نے ایس پی سے
کہا کہ انہوں نے قرآن کو خود دوبارہ آگ لگائی ہے۔ جرأت دیکھیئے۔ وہ کہنے لگا کہ کیسے
لگائی ہوگی۔ میں نے کہا کہ جیسے پہلے لگائی ہے۔ تفتیش ہوئی۔ تحقیق ہوئی۔ اور تحقیق
کے دوران شیعوں نے مانا۔ اقرار کیا کہ واقعی ہم نے آگ لگائی ہے دوبارہ قرآن کو کیوں
لگائی؟ اس لئے کہ ہم سنیوں کے خلاف پرچہ درج کروانا چاہتے تھے۔ تاکہ یہ صلح پر
مجبور ہو جائیں۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ جو لوگ اللہ کی کتاب کو آگ لگاتے ہوئے محض
پرچہ درج کروانے کی غرض سے شرم نہیں کرتے۔ وہ گلیوں میں پھرنے والے ایک
غریب معلی کو قتل کرنے سے دریغ کریں گے۔ کیا خیال ہے آپ کا، سنو خدا کی قسم
اگر حق نواز کے ذہن میں تخریب کاری ہوتی۔ حق نواز کے ذہن میں کسی کو قتل

کرنا ہوتا۔ حق نواز کے ذہن میں یہ پروگرام ہوتے ہوئے نہیں پھر عابدہ قتل ہوتی۔ ۳۰۲ معلی کا بھی ۳۰۲ عابدہ کا بھی۔ تو کوئی فرق ہے کیس میں اگر میرے ذہن میں کوئی تخریب کاری ہوتی، پھر ہم کسی کام کے آدمی کو ہاتھ ڈالتے، جس میں مزا بھی آئے۔ ایک غریب کو مارنا تھا جس سے ہماری کوئی واقفیت نہیں، جس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں، خیر عرض یہ کر رہا ہوں کہ کراس پرچہ درج کروایا، ایس پی نے تحقیق کی، تفتیش کی، آج وہ ایس پی زندہ ہے، اور اللہ کے فضل و کرم سے مزے دار بات یہ ہے کہ کل تازہ میری اور اس کی ملاقات آئی جی کے دفتر میں ہوئی۔ میں آج ان کو سامنے لا کر اس کیس کی تفتیش کروا سکتا ہوں، کہ شیعوں نے قرآن کو دوبارہ آگ لگائی تھی یا کر نہیں لگائی تھی، یہ وہ واقعات ہیں، جو اس بات کی دلیل بنتے جائیں گے، کہ شیعہ قدم قدم پہ تخریب کاری کرواتا ہے۔ اور ہم اس کے جواب میں اپنا دفاع کرتے ہیں۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ گڑھ مہاراجہ کے جن دوکان داروں کی دکانیں لوٹ لی تھیں، کیا ہم ان کا دفاع نہ کرتے، قرآن کو آگ لگی تھی، ہم اس کا دفاع نہ کرتے؟

جنگ لڑی اللہ کی کتاب کے لئے تعلقات ٹھکرائے مقدمے برداشت کئے مصیبتیں برداشت کیں، لیکن کیس میں لچک نہیں آنے دی اور شیعوں نے سال جیل کاٹی اور ۱/۲ ۲ لاکھ روپیہ جرمانہ ادا کیا۔ جلوس کا روٹ بدلا، وہ دن گیا، آج کا دن آیا پھر گڑھ مہاراجہ کی زمین پر کھلا تبرا نہیں ہو سکا۔ یہ ضرور ہے کہ میں لڑائی لڑتا ہوں، لیکن دفاعی لڑتا ضرور ہوں لیکن دفاعی، جارحیت نہیں کرتا، ابتدا نہیں کرتا، میں اس کا قائل ہوں۔

محترم سامعین:۔

میرے جھنگ میں موجود ہونے کے بعد دوسرا واقعہ دس محرم کو پیش آیا۔ آپ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ میرے محترم بزرگ مولانا سید صادق حسین شاہ صاحب کے کیا جذبات تھے۔ وہ کتنی شدت میں تھے۔ ان کو کنٹرول کرنا آسان نہیں تھا۔ عمر میں بڑے علم و فضل میں بڑے اور تقویٰ و پرہیز گاری میں بڑے۔ ان کو کنٹرول کرنا، ان کے جذبات تھے کہ ہر سال

مجھے ٹرخا دیا جاتا ہے۔ میں نے ان کے پاؤں پکڑے، حضرت مولانا ولی اللہ صاحب نے پاؤں پکڑے، میاں ریاض حشمت نے پاؤں پکڑے، اور اسی طرح دیگر کئی اصحاب نے باقاعدہ طور پر منیتی کر کے اعادہ کیا، فیصلہ کروایا، کہ کوئی آدمی قتل نہ ہو جائے، انسانی جان بڑی عزیز جان ہے۔ منیتی کر کے فیصلہ کروا کر آئے، لوگوں کی گالیاں سہیں، غلہ منڈی کے کئی دوستوں نے کئی نوجوانوں نے جذبات میں آ کر مجھے بھی بُرا بھلا کہا۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ مجھے اپنے شہر کو آگ میں نہیں جھونکنا میں نے وہ نعرے برداشت کر لئے، ان دوستوں کا گلہ برداشت کر لیا، شاہ صاحب کی ناراضگی برداشت کر لی، لیکن یہ فیصلہ کیا کہ کوئی انسانی جان ضائع نہ ہو، اور یہ فیصلہ لکھا کہ آئندہ سال وہ مدرسہ کے سامنے نہیں آئیں گے، لیکن شیعہ اس معاہدہ پر قائم نہیں رہ سکتا تھا۔ اس نے دس محرم کو وہاں تو خلاف ورزی نہیں کی لیکن ایک دوسری سائیڈ سے جلوس بھیجا، اور مسجد فاروقیہ پر پتھراؤ کیا۔ تبرا بازی کی، جس کے عوض میں تھوڑا سا جھگڑا ہوا۔ اسے رفع دفع کروا دیا۔ پھر مسلمانوں کے جذبات بھڑکے اور چوک میں کچھ نوجوان نعرہ بازی کر رہے تھے۔ جن پر فائرنگ کی گئی اور ایک نوجوان اس فائرنگ کا نشانہ بنا۔ اس کی جھنگ پھر لڑی، لڑائی لڑی۔ مقدمات آئے مصیبتیں آئیں، اس کے لئے پھر کانفرنسیں کرنی پڑیں، اس کے لئے پھر حالات کو اتنا کنٹرول کیا کہ کوئی مزید جان ضائع نہ ہو۔ پر امن راستہ اختیار کیا، اور اس رنگ میں لا کر اس جنگ کو لڑا۔ ہم اتنی محنت کر کے آئے۔ اگر ہم ہی تخریب کار ہیں اتنے دلائل کے باوجود آپ امن کی تعریف کریں کہ امن کیسے کیا جاتا ہے۔ وہ لفظ لاؤ، جس کے ذریعہ سے کسی چیز کا نام امن رکھا جائے۔ اتنی بڑی لڑائی لڑنے کے بعد اتنا بڑا کنٹرول کرنے کے بعد ہزاروں لاکھوں کے عوام کے جذبات کو کنٹرول کرنے کے بعد بھی اگر میں امن پسند نہیں ہوں، تو ۳۰۲ کا پرچہ تو ہو ہی گیا، پھر کچھ کر لینا چاہیئے میرا اگر تمہاری نگاہ میں میری امن پسندی کوئی قدر نہیں رکھتی۔ آخر تم بتلاؤ میں بھی تو انسان ہوں میرے بھی جذبات ہوں گے۔ میرا بھی دل گردہ ہو گا کہ تم تر کو شش کر کے حالات کو سنبھالا بھی جائے۔ اور پھر یہی طعنہ کہ میری وجہ سے حالات بگڑتے ہیں۔

محترم سامعین :-

اب آیئے تیسرا واقعہ قاضی والی مسجد کا ہے۔ اس صورتِ حال سے بھی اب جو موجودہ صورتِ حال زیرِ بحث ہے آپ میں سے ہر سُنی کے ذہن میں ایک پوری کہانی ہونی چاہیئے، تاکہ آپ دوسرے لوگوں کو قائل کر سکیں، حالات آپ کے سامنے ہیں،

ہم کسی سے بھیک نہیں مانگتے، کسی کی منت نہیں کرتے، میرا مالک میرا خالق صرف رب العالمین ہے،

نہیں مانگتا میں کسی سے بھیک۔ اگر میری موت اسی عوض میں آگئی ہے، اور میری لاش کے ذریعہ سے سنیت کا پودا چمک سکتا ہے تو چمک جائے۔ میں نہیں بھیک مانگتا لیکن یہ ضرور کہونگا کہ بے انصافی بھی نہیں ہونے دی جائے گی۔ حالات و واقعات یہ ہیں کہ شام کو ہمیں یہ اطلاع ملتی ہے کہ شیعہ آج اس معاہدہ کی خلاف ورزی کرنا چاہے گا، جو قاضیاں والا مسجد میں درسِ قرآن اور مجلس کے سلسلے میں ہوا ہے، لہذا کوئی نہ کوئی بات انتظامیہ کے نوٹس میں آنی چاہیئے۔ مجھے بعض دوستوں نے بتلایا، میں نے تو نظر انداز کر دیا، کہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں، دس پندرہ منٹ کی بات ہے۔ خلاف ورزی ہوگی یا کہ نہیں ہوگی خیر اس کی کوئی پرواہ نہیں "نتیجہ" وہ خلاف ورزی ہوئی خلاف ورزی کے عوض میں اہل سنت نے پرامن احتجاج کیا، موقعہ پر موجود پولیس سے احتجاج کیا کہ دیکھیے کیا ہو رہا ہے۔ موقعہ پر موجود انچارج پولیس کہتا ہے کہ اب تو ساڑھے دس ہو چکے ہیں آپ جانے دیں، اگلے سال سہی، نوجوانوں نے کہا کہ ہمیشہ اگلے سال سہی، یہ ان کی بات آپس میں ہو رہی تھی، خیر اس میں کسی نہ کسی طرح کوشش کر کے ان کو ٹھنڈا کر لیا، کہ اب تو بالکل بات نکل گئی ہے۔ اب آپ چاہتے کیا ہیں وقت نکل گیا، ساڑھے دس سے اوپر ٹائم ہو رہا ہے ان کی مجلس کا ٹائم ہے میں ان کو کیا کہوں کہ اب تم نے خلاف ورزی کی ہے نتیجہ کیا نکلے گا بہر حال معاملہ ٹھنڈا ہو گیا، ان نوجوانوں نے انہیں صرف اتنا کہا میری اطلاع کے مطابق کہ ان کو یہ کہہ دیں کہ تبرا نہ کریں۔ اس نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ کوئی تبرا نہیں ہوتا، آپ جائیں، چند ایک نوجوان مسجد میں اعتکاف

ہیں بیٹھے تھے۔ جن میں مولانا ظہور احمد صاحب بھی اعتکاف میں بیٹھے تھے اتنے میں جو موقع پر انچارج پولیس تھا غلام شبیر نیازی وہ جاتا ہے اور مولوی صاحب سے کہتا ہے ان کو باہر نکال دو، یہ یہاں کیوں بیٹھے ہیں۔ انہیں کہا گیا کہ یہ مسجد میں اعتکاف میں بیٹھے ہیں۔ باقی نماز وغیرہ ادا کرنے کے بعد نوافل ادا کر رہے ہیں۔ اس نے کہا جو اعتکاف کے علاوہ ہیں انہیں باہر نکال دیا جائے۔

جب نوجوان باہر مسجد سے نکلے تو شیعہ ان پر حملہ آور ہوئے۔ اور ایک ریڑھی پر غریب آدمی آرہا تھا اس پر حملہ آور ہوئے۔ ایک مولانا حفیظ الدین صاحب کا رشتہ دار جارہا تھا۔ اس پر حملہ آور ہوئے۔ ہمارے پانچ آدمی انہوں نے زخمی کئے شیعوں نے فائر کھول دیئے۔ اور فائر دھڑا دھڑ کئے۔ تبرا کیا۔ قافیاں والی مسجد کے گیٹ کے باہر کھڑے ہو کر صدیقہ کائنات کا نام لے کر تبرا کیا۔ کاتب وحی حضرت امیر معاویہ رضؓ کا نام لے کر تبرا کیا۔ اور فائرنگ برابر کرتے رہے۔ مسجد میں بیٹھے ہوئے لوگوں نے دروازے بند کئے۔ اور اس صورت میں وہ گویا موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا تھے۔ ان حالات کی جب اطلاع ملی۔ اور باقی لوگوں سے پوچھنے کا موقعہ مل گیا۔ تو لوگ بچھڑے ہوئے اچانک اکٹھے ہو گئے معلوم نہیں کدھر سے آئے کہاں سے آئے۔ شیعہ برابر فائرنگ کر رہا تھا۔ سنی بھی موقعہ پر پہنچ گئے۔ مان لیتا ہوں ایک منٹ کے لئے کہ فائرنگ دونوں اطراف سے ہوئی۔ اخباری رپورٹ بھی یہی ہے۔ سی آئی ڈی رپورٹ بھی یہی ہے۔ حالات کو قابو کیا۔ لوگوں کو ٹھنڈا کیا۔ شیعہ قتل کرنا چاہتا تھا، مگر معاملہ رفع دفع کر دیا گیا۔ اور لوگ گھروں کو چلے گئے۔ یہ وہ وقت تھا جب لوگ تراویح پڑھ کر سو چکے تھے۔

لڑائی کے لئے کوئی پروگرام نہیں۔ کوئی اسلحہ جمع نہیں کیا گیا لیکن شیعہ اس دن مجلس میں اکٹھا ہے۔ وہ پلان بنا چکا ہے۔ وہ اسلحہ لے کر بیٹھا ہے۔ میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ یہ ایک ہنگامہ جو ہوا۔ ایک بلوہ جو ہوا۔ یہ کیسے متعین کر لیا۔ کہ فلاں فلاں قاتل ہے۔ اور فلاں فلاں بری ہے۔ اور اس میں ابتدا کو کیوں نہیں دیکھا جا رہا کہ ابتدا کدھر سے ہوئی۔ حالات کیوں سنگین ہوئے۔ ان حالات وواقعات کو سامنے کیوں نہیں رکھا جا رہا۔ پھر جو مقدمے کی

کہانی بنائی گئی، اس کی طرف نگاہ ڈالیئے۔ کہانی یوں بنتی ہے کہ دو تین کاریں آئیں۔ ایک کار میں مولوی حق نواز سوار تھا۔ ایک میں فلاں فلاں سوار تھے۔ نام بنام بمعہ ولدیت بمعہ عرف کسی کا نام رمضان عرف پپا ہے تو عرف بھی یاد ہے۔ کسی کا نام شہباز عرف بالو ہے تو بالو بھی یاد ہے۔ ولدیت بھی یاد ہے۔ قومیت بھی یاد ہے۔ یعنی اتنے جانے پہچانے دشمن رات کے ساڑھے دس بجے بقول شیعوں کے کاروں میں سوار ہو کر ان کی مجلس میں ان کے گھر میں ان کے محلے میں کہ اگر انہوں نے اینٹیں بھی برسانا شروع کیں۔ تو ہمارا کچھ نہیں بگڑے گا۔ وہ پہنچتے ہیں اور کاروں سے اتر کر بھرے مجمع میں پہنچ جاتے ہیں۔ اور وہ حملہ آور ہوتے ہیں۔ ملزم ایک اینچ بھی زخمی نہیں ہوتے۔ کربلا کے راوی کی طرح گواہ کو ایک اینچ بھی زخم نہیں آتا وہ کربلا کے راوی کی طرح نام گن رہا ہے۔ وہ کربلا کے راوی کی طرح حالات نوٹ کر رہا ہے۔ گواہ کو زخم نہیں آئے۔ کسی دڈیرے طبقے کو زخم نہیں آئے۔ کسی ذاکر کو زخم نہیں آئے، یہ تمام کارروائی وہ دیکھتا رہا۔ وہ عرف بھی نقل کرتا رہا۔ وہ نام بھی نقل کرتا رہا۔ وہ ولدیت بھی نقل کرتا رہا۔ وہ یہ بھی دیکھتا رہا کہ فلاں کے ہاتھ میں کلاشن کوف تھی، فلاں کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔ فلاں کے ہاتھ میں بندوق تھی۔ اور فلاں کے ہاتھ سے فلاں کو لگی۔ اور کلاشن کوف ہو، وہ چلے اور پھر گواہ کھڑا نوٹ کر رہا ہو۔ دنیا کی کوئی عدالت ان واقعات کو نہیں مان سکتی کلاشن کوف کی موجودگی میں کوئی ٹھہر جائے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہاں ہے جھنگ کی انتظامیہ قانون دان جو پوچھتے پھر رہیں ہیں کہ بتلاؤ کہ واقعات کیسے ہو گئے۔ تم اندھے ہو۔ تمہارے سامنے واقعات نہیں ہوئے۔ ایس پی موقع پر موجود نہیں تھا۔ تمہارا اے ایس پی موقع پر موجود نہیں تھا۔ تم اتنے پاگل بن گئے ہو تمہیں حالات تک کا علم نہیں ہے۔ تم دیدہ دانستہ اس کارروائی کی پشت پر لگے ہوئے ہو۔ اور سنیت کو کرش کرنا چاہتے ہو۔ ایف آئی آر میں یہ لکھا ہے کہ کاریں گلی کی نکڑ پر کھڑی ہیں۔ یہ گلی میں گھس کر فائر کر رہے ہیں۔ آگے لکھا گیا ہے۔ لکھا یہ ہے کہ اتنے مسلح لوگ اتنے بڑے تخریب کار کلاشن کوف لے کر آئے اور ایک شادے مصلی کو جو گلیوں میں نالیاں صاف کرتا ہے میں ہٹ نہیں کرتا۔ مذہب اس کا اپنا مرنے کے بعد اس کی قومیت اور اس کی ذات پر ہٹ نہیں کروں گا۔ اس کو مارنے کے لئے

جس کے متعلق یہ بھی مشہور تھا کہ وہ چرس بھی پیتا تھا۔ ملزم آگے لکھا ہے "ایف آئی آر" میں شادے پر فائر کیا۔ فائر کیا۔ فائر کیسے ہوا۔؟

حق نواز نے للکارا آج کافروں کو مار دو اور اس للکارنے کے بعد محمد رمضان عرف بیا ولد شیخ محمد یوسف نے فائر کیا۔ اور شادا مصلی موقعہ پر مر گیا۔ اور ملزم واپس چلے گئے۔ کیا کہنا ہے۔ "ایف آئی آر" درج کروانے کے۔

اے کاش تمہیں وہ ماں نہ جنتی اس عقل کے ساتھ اس نے تمہیں پیدا کر کے گودی میں پرورش دے کر اپنے آپ پر ظلم کیا ہے۔ تمہیں تو خالق نے عقل کا کوئی ناخن بھی عطا نہیں کیا ہے۔ کون سی عدالت سزا دے لے گی ہاں اگر اللہ کے ہاں میری موت لکھی ہوئی ہے تو اسباب بن جائیں گے۔ ورنہ قانون کی بنیاد میں کوئی عدالت کوئی جج نہیں ہے جو اس کیس میں سزا کر سکے آخر ساری دنیا تو نہیں مر گئی آپ حیران ہوں گے۔ چلتے ہوئے بات کہتا جاؤں ہائیکورٹ کی عدالت ہو، ۳۰۲ کا کیس ہو، ملزموں کی قبل از گرفتاری ضمانت کا کیس ہو، وکیل ۱۱۰۰ سو روپیہ لے، ۱۱۰۰/ سو روپیہ ہمارا خرچ ہوا کیا کہنے قبل از گرفتاری ضمانت کروانے پر اور پھر جج کے سامنے قانون کی کوئی کتاب بھی نہیں کھلی۔ کوئی بات نہیں کوئی دلائل نہیں دینے پڑے۔ کیا یہ خاص اللہ کا فضل نہیں ہے۔ اللہ نے اگر جیل کی چند دن کی روٹیاں ہمارے مقدر میں لکھ دی ہیں تو وہ کھانے کیلئے ہم جیل جائیں گے تم سارے زور لگاؤ تب بھی ہم وہاں جائیں گے۔ اگر روٹیاں ہمارے کھانے میں نہیں ہیں، تو تم سارے زور لگا لو ہم وہاں نہیں جائیں گے۔ یہ "ایف آئی آر" درج کروائی گئی۔

قتل کیس میں بنیادی چیز یہ ہوتی ہے کہ جس آدمی کو قتل کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ قاتل کی دشمنی کیا تھی، کیا قاتل نے واقعی ارادتاً اس کو قتل کیا ہے۔ اسی کے قتل کے لئے آیا تھا، اس کو ثابت کرنا ضروری ہوتا ہے۔ پوری "ایف آئی آر" میں شیعوں کی مت ماری گئی اور وہ وجہ دشمنی نہیں بیان کر سکے۔ تم کہاں تھے۔ تمہارے ذاکر تو دوہڑے پڑھنے والے ہیں۔

حق نواز کو ۱۵ سال ہو گئے ہیں، عدالتی دھکے کھاتے ہوئے۔ اللہ کے فضل د

کرم سے میں قانون کی ان تمام ضروری پیچیدگیوں کو جانتا ہوں۔ انہیں چاہیے تھا کہ وہ بتلاتے کہ یہ جو قاتل کاروں پر آئے تھے۔ ان کے ساتھ ہماری یہ دشمنی تھی، اس کی وجہ سے آئے تھے اس لئے ہمارے آدمی کو قتل کر گئے لیکن شیعہ "ایف آئی آر" میں اپنی دشمنی نہیں بتلا سکے۔ اب آئیے کہ مجھ سے بھی سوال ہو سکتا ہے کہ تیرا نام ناجائز کیوں آیا ہے۔ تیرے ساتھ باقی ساتھیوں کے نام کیوں آئے ہیں۔ میں دشمنی بتلاتا ہوں۔ میری تمام تقاریر شیعہ ازم کے خلاف ہیں۔

سپاہ صحابہ کی بنیاد شیعہ ازم کو متزلزل کر رہی ہے۔ پورے ملک میں یہ جماعت پھیل گئی ہے۔ اس جماعت نے کل پاکستان دفاع صحابہ کانفرنس کی اس میں جھنگ کے علماء سرپرستی کرتے رہے۔ اور بیرونی علماء مہمان کی حیثیت سے آئے ۲½ لاکھ کا اجتماع آیا۔ اس نے ملک میں سنیت کو نئے سرے سے جنم دیا جس نے سنی لہر دوڑائی جس نے سنیت کو جگایا اس لئے شیعیت سمجھ رہی ہے۔ کہ یہ حالات کس ڈگر پر جا رہے ہیں۔ سنی تو بیدار ہوتا جا رہا ہے۔ یہ وجہ نزاع ہے۔ یہ لڑائی میرے ساتھ شیعہ دشمنی کی دلیل ہے۔ کہ انہیں ہم سے خطرہ ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ یہ آدمی مر ٹ جائے۔ اس لئے ہمارے ساتھ اگلا قدم نہ اٹھ سکے۔ سپاہ صحابہ دو ماہ سے اعلان کر رہی ہے کہ سپاہ صحابہ کانفرنس لاہور میں ہوگی۔ جس میں سعودی عرب کے علماء عراق کے علماء ایران کے سنی علماء برطانیہ انڈیا پاکستان کے سنی علماء جمع ہوں گے۔ اور وہ چند ایک معقول سنی مطالبات اس کانفرنس سے منوائیں گے، پھر حکومت کی میز پر رکھ کر فیصلہ کن پروگرام ترتیب دیں گے۔ یہ دوسری وجہ ہے، شیعہ دشمنی کی، جو انہوں نے میرا نام بلا وجہ ناجائز درج کروایا۔ میرے ساتھیوں کا نام بلا وجہ درج کروایا۔ وہ ساتھی جو گھروں میں سوئے ہوئے تھے۔ جن کے فرشتوں کو بھی علم نہ تھا کہ وہاں کیا ہو رہا ہے ان کے نام درج کروائے اور ان پر ۳۰۲ کا کیس درج کروایا۔

نمبر ۳:۔ شیعوں کی میرے ساتھ دشمنی کی وجہ یہ ہے۔ کہ ۱۰ محرم کا کیس لڑا ہے ہم نے۔

نمبر ۴:۔ گڑھ مہاراجہ کا کیس لڑا ہے ہم نے۔

وہ سال جیل میں رہے، ذلیل ہوئے، انہیں ½ ۲ لاکھ روپیہ جرمانہ ادا کرنا پڑا اس لئے شیعوں کو میرے ساتھ دشمنی ہے۔

نمبر ۵ :۔ شیعوں کو اس لئے بھی دشمنی ہے۔ کہ میں نے شیعہ کا عقیدہ سامنے رکھ کر کہ شیعہ قرآن کو نہیں مانتا شیعہ عائشہ رضؓ کو نہیں مانتا، شیعہ زاہراءؓ کی توہین کرتا ہے۔ شیعہ کے عقائد یہ ہیں ان کو بیان کر کے میں نے یہ کہا کہ حضرت مجدد الف ثانی رضؒ نے شیعوں کو کافر کہا ہے۔

ابو حنیفہ کی فقہ شیعوں کو کافر کہتی ہے۔

فتاوٰی عالمگیری شیعوں کو کافر کہتی ہے۔

احمد رضا خان بریلوی شیعوں کو کافر کہتے ہیں۔

علماءِ دیوبند شیعوں کو کافر کہتے ہیں۔

امام اہلسنت حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی شیعوں کو کافر کہتے ہیں۔

جب میں نے ان فتووں کو عام کیا۔ بیان کیا، شیعوں کو دشمنی ہوگئی، نوجوانوں کو جب انہوں نے منظم ہوتے دیکھا، یہ بنیادی وجہ ہے میرے ساتھ دشمنی کی جس کی وجہ سے میرا نام ۳۰۲ کے پرچے میں غلط درج کروایا گیا۔

اگلا سوال اٹھے گا سنیوں سنو کہ شیعوں کو تو دشمنی تھی میرے ساتھ انہوں نے تو ناجائز نام لکھوا دیا ہوگا۔ پولیس کو تو دشمنی کوئی نہیں وہ غلط نام درج کیوں کر رہی ہے۔ آپ آنے تو دیں میز پر اگر جرح کر کے تیرا دماغ نہ ہلا دوں تو میرا نام حق نواز نہیں۔

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

جیوے جیوے — حق نواز

شیعوں کو دشمنی ہے۔ لیکن پولیس کو تو دشمنی نہیں۔ وہ تیرا نام کیوں غلط درج کر رہی ہے۔ آیئے اب پولیس دشمنی بتاؤں، پولیس نے ۱۰ محرم کو علوم شرعیہ لوٹا، ہم نے ان کے خلاف چوری کا پرچہ درج کروایا ہے۔ مثل پرلاؤ میرے یہ بیانات، خدا کا خوف کھاؤ، ہم نے ان کے خلاف چوری کا مقدمہ درج کروایا، یہ دشمنی ہے ان کو میرے خلاف، اس لئے وہ غلط نام درج کر رہے ہیں۔ ایس پی حاجی اصغر علی کو نکالا۔ اس کے خلاف میرے اخباری بیان موجود ہیں۔ اس کے خلاف احتجاجی جلسے موجود ہیں۔ اس کو نکالا گیا، تقریریں کی گئیں

قرار دادیں پاس کی گئیں، اس کے خلاف ایک ایکشن کمیٹی بنی، جس میں ساجد سیال صاحب تھے جس میں ریاض حشمت تھا جس میں میں تھا، جس کی وجہ سے حاجی اصغر علی کو اور اس کے ساتھ چیلے چمچے جو اس کے ذریعہ رشوت کھا رہے تھے انہیں تکلیف ہوئی۔ حاجی اصغر علی کو جبری رخصت پر بھیجا گیا، اور جو اس کے چمچے اس کے ذریعہ جہاں لوٹ مچائے ہوئے تھے ان کی لوٹ ختم ہوئی۔ یہ نمبر ۲ کی پولیس دشمنی ہے۔ میرے ساتھ جس کی وجہ سے وہ میرا غلط نام درج کر رہے ہیں۔

نمبر ۳:۔ تازہ دشمنی اٹھارہ ہزاری کے تھانیدار چوہدری عبدالسلام کے لئے موجودہ ایس پی کو کہا کہ اس نے ۱۴۰۰ سو رشوت فلاں شخص سے لی ہے، اس نے ہمارے سپاہ صحابہ کے ایک کارکن کو تھپڑ مروائے ہیں، اس کا فوری تبادلہ کیا جائے۔ انکوائری کی جائے، ایس پی نے مجھے کہا کہ غور کریں گے، سوچیں گے۔ دوبارہ ملا، نہیں مانا، پھر ملا، نہیں مانا۔ میں ایس پی کی شکایت لے کر ڈپٹی کمشنر کے پاس گیا، اور اس سے کہا کہ آپ کہتے ہیں کہ میرے پاس لاؤ، ایسے کیس میں کام کروں گا، میں نے کہا کہ یہ کیس ہے رشوت کا تھانیدار نے ۱۴۰۰ سو روپیہ رشوت لی ہے۔ دیکھتے ہیں، آپ کیا کرتے ہیں۔؟

ایس پی کو ڈپٹی کمشنر نے ڈانٹا دیا وہ تھانیدار وہاں سے تبدیل ہوا، اس کی انکوائری انٹی کرپشن میں آئی۔ یہ تیسری وجہ ہے پولیس دشمنی کی میرے ساتھ پولیس دشمنی کے اور بھی دلائل لا سکتا ہوں، یہ وہ دلائل ہیں۔ جو میں نے اس بنا پر پیش کئے کہ میرا نام اور میرے ساتھیوں کا نام غلط اس لئے درج کروایا گیا کہ ان کے دل میں میری دشمنی ہے۔ شیعہ بتلائیے کہ آخر اس کو یہ نام لکھوانے کی ضرورت کیوں پیش ہوئی۔

نمبر ۴:۔ شاید سوال یہ پیدا ہو کہ چلو تیرے ساتھ دشمنی تھی سپاہ صحابہ کے ساتھ دشمنی تھی، شیخ محمد یوسف کا نام، اس کے بیٹوں کا نام کیوں لکھوایا وہ بات ابھی میرے سینے میں ہے ابھی نہیں نکالنا چاہتا، وقت آیا تو وہ بھی بتلاؤں گا کہ شیخ یوسف کے بیٹوں کو کیوں اس کیس میں ملوث کیا گیا۔

تم میز پر آؤ، میں یہ حقائق کھول کر سناتا ہوں۔

سنی بھائیوں ! اے کاش آج کی یہ میری تقریر کسی چوک میں ہوتی، پورا شہر سنتا، حقائق سے آگاہ ہوتا، مطلع ہوتا،

دیوبندیوں

اہلحدیثوں

بریلویوں

میں تم سے اپنی ذات کی بھیک نہیں مانگتا تمہیں یہ کہتا ہوں کہ اصحاب پیغمبر کے خلاف تبرے کی زبان تو روکو،

یہ بھی غور کیجئے کہ محلہ اکبر پورہ میں حضرت معاویہ رضہ پر تبرا ہوا ہم نے پرچہ دیا، درخواست دی گئی ملزم نہیں پکڑے گئے، قصر زہرا میں صحابہ پر تبرا ہوا ہم نے پرچہ درج کروایا درخواست دی گواہ دیئے ملزم نہیں پکڑے گئے، جامعہ حسینیہ سے کتاب چھپی جس نے حضرت عائشہؓ کو منافقہ اور کافرہ لکھا معاذاللہ اس ملزم کو نہیں پکڑا گیا، شیخ یوسف صاحب ایم پی اے کے بھائی کے سینے سے صحابہ کرام کا بیج چھین کر پھاڑ کر نالی میں پھینکا گیا درخواست دینے والا شیخ محمد یوسف اس کی حمایت کرنے والوں میں خود تھا، وہ ملزم بھی آج تک نہیں پکڑا گیا، ۱۸ ہزاری موڑ پر ایک ذاکر کنڈیکٹر نے حضرت معاویہ رضہ پر تبرا کیا، ہمارے سپاہ صحابہ کے کارکن تھانے گئے، پرچہ درج کروایا، مگر وہ بھی گرفتار نہ ہوا، وہ ساتھی ایس پی کے پاس حاضر ہوئے، ایس پی نے کہا کہ تبرا تو بہت لوگ کر رہے ہیں، پھر سارا شہر گرفتار کر لیا جائے، سنی درخواستیں دیتے رہتے ہیں لیکن شنوائی نہیں ہوتی لاوا پکتا رہتا ہے، حق نواز کے کھاتے میں کیوں ڈالتے ہو، اپنی حماقت کے کھاتے میں ڈالو، اپنی بے حیائی کو دیکھو کہ تم حالات کو کس نہج پر لے گئے ہو، میں آج پھر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے حالات و واقعات آپ کے سامنے رکھے، مزید کل کے جمعہ میں آپ کے سامنے رکھوں گا،

کل جب آئی جی کے پاس میں حاضر ہوا وہ مجھے نہیں جانتا تھا، مولانا عبدالقادر آزاد صاحب، مولانا محمد ضیاء القاسمی ساتھ تھے مولانا آزاد صاحب نے تعارف کروایا کہ یہ مولانا حق نواز ہے، اللہ کے گھر میں کھڑا ہوں تکبر نہیں اٹھا اور دوبارہ زور سے سلام و دعا لیا، اور

کہا کہ اچھا آپ مولانا حق نواز ہیں۔ دنیا یہ کہتی ہے کہ یہ پرابلم ہے۔ میں نے کہا کہ میں مظلوم ہوں سنیت مظلوم ہے مجھے موقعہ دو ایس پی کو یہاں طلب کرو اگر وہ ثابت کر دے کہ پرابلم میں ہوں تو مجھے اسی جگہ گولی مار دی جائے "الحمد للہ"

ہم جہاں تک جنگ لڑیں گے دلائل کی دنیا میں جنگ لڑیں گے۔ ہم نے آئی جی کے ذہن کو صاف کیا ہے۔ وہ اب صاف نہ کرے تو اس کی مرضی ہے لیکن اس کو ہمارے دلائل کے جواب میں کوئی دلائل نہ آئے نہ وہ ہمارے دلائل کو رد کر سکتا تھا۔ اور بریلوی بھائیوں کو بھی کہتا ہوں کہ آپ کے صاحبزادہ نذیر سلطان نے ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے۔ آپ کے دوسرے کئی علماً بھی ہمارے ساتھ تعاون کر رہے ہیں تم ذاتی انا کا مسئلہ نہ بناؤ تم حالات و واقعات کو دیکھو۔ چلو شاید آپ یہ کہیں کہ آج میں تمہیں اتحاد کی دعوت دے رہا ہوں - نہیں نہیں۔ احرار پارک کے جلسے میں لوگوں کو یاد ہے کہ میں نے کہا تھا کہ میں تمہارے پاؤں میں اپنی ٹوپی رکھتا ہوں لیکن تم قریب نہیں آتے۔ اس کے باوجود زیادتی تمہارے ساتھ ہوتی ہے، تمہارے مولویوں کے فرشتوں کو بھی علم نہیں ہوتا ہے۔ لڑائی حق نواز لڑ رہا ہے۔ یہ رشید پور آپ کے اٹھارہ ہزاری کے قریب قصبہ ہے شیعوں نے بریلویوں کی مسجد سے صحابہ کرام کے نام مٹوائے لڑائی حق نواز نے لڑی ۲۵ مربعہ زمین کا مالک زمیندار ہے جس کو ہاتھ کوئی نہیں ڈالتا تھا تھانہ اس کا زرخرید تھا۔ زمیندار کو گرفتار کروایا۔ اس کے خلاف پرچہ درج کروایا۔ بریلوی مولوی تھا مسجد بریلویوں کی تھی کوئی مولوی قریب نہیں گیا۔ جنگ حق نواز نے لڑی، موضع باغ میں مولوی بریلوی تھا شیعوں نے تبرا کیا درخواست بریلوی مولوی قاری محبوب عالم نے دی پیروی حق نواز نے کی۔ باغ میں چل کر حق نواز گیا۔ صادق شاہ صاحب گئے۔ قاری یاسین گئے۔ مولانا اسد اللہ گئے۔ ہمارے ساتھ بریلوی مولوی نے کہا کہ میرے مولوی تو صرف کھانے کے لئے ہیں۔ اصل تو علماً دیوبند ہیں۔ جو مشکل وقت میں میرے کام آئے۔

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

علماً دیوبند — زندہ باد

بریلوی دوستوں:۔ یہ تمہارے اوپر میرا کوئی احسان نہیں تھا۔ میرا یہ فرض تھا کہ میں یہ

کام کرتا۔ تم گالیاں دو لیکن اگر کل کوئی تمہارے ساتھ ظلم ہوتا ہے تو حق نواز سر پر کفن باندھ کر سب سے پہلے آئے گا تجربہ کر لو اس لئے کہ میں جنگ اصحاب رسول کی عزت کی لڑنا چاہتا ہوں۔

معزز سامعین :-

ایک پلاٹ بریلوی مکتبہ فکر کے شخص کا ہے۔ شیعہ اس پر امام باڑہ تعمیر کرنا چاہتا ہے آدمیوں کی لڑائی ہوگئی۔ پانچ چھ سنی تھے، اور ۱۵۰ کے قریب شیعہ تھے لیکن ۱۵۰ شیعہ بھاگا سنی کامیاب ہوگئے۔ دونوں طرف سے لڑائی تھی، آدمی زخمی ہوئے۔ بریلوی مسلک کے ساتھی زخمی تھے رات کے دس بجے مجھے علم ہوا یہاں سے سپاہ صحابہ کے کارکنوں کو میں نے ہسپتال بھیجا۔ فوری طور پر ڈاکٹر سے ملیں کہیں کوئی گڑبڑ نہ کرے۔ ان کی مزاج پرسی کریں ان نوجوانوں نے مزاج پرسی کی میں خود وہاں گیا ان کو تعاون کا یقین دلایا۔ انہوں نے شکریہ ادا کیا اور مجھے کہا کہ ہماری کوئی صلح ہو رہی ہے، نہ ہوئی تو ہم اطلاع دیں گے۔

تمہارے جھنگ سٹی میں بریلویوں کے محلے میں امام باڑہ بن رہا تھا بریلویوں کی مسجدیں اردگرد تھیں لیکن لڑائی حق نواز نے لڑی۔ اطلاعیں حق نواز نے دیں۔ انتظامیہ کو اطلاع حق نواز نے دی مسئلے تمہارے ہیں تب بھی لڑائی حق نواز لڑتا ہے مسئلے دیوبندیوں کے ہیں۔ وہاں جو اور اکابر لڑ رہے ہیں وہاں میں بھی ایک کارکن کی حیثیت سے کام کر رہا ہوں۔ مدح اصحاب رسول کی جنگ ہم لڑ رہے ہیں، تمہیں بھی کبھی اس کا خیال آجانا چاہیئے کیا تم پھر بھی شیعہ کے ہاتھوں میں کھلتے جاؤ گے۔ یہ وہ واقعات ہیں جو میں نے آپ کے سامنے رکھے۔ آپ کے جھنگ کے علماء نے یہ فیصلہ کیا کہ کل ہر خطیب اپنی اپنی مسجد میں ایک ڈیڑھ بجے جمعہ پڑھ کر پہلیاں والی مسجد میں پہنچ جائے گا ہر مسجد سے وافر تعداد میں نمازی وہاں پہنچیں، جمعۃ الوداع اللہ سے بھی مانگنا ہے۔

مطالبات بھی رکھنے ہیں احتجاج بھی کرنا ہے۔

علماء اپنا خطاب بھی کریں گے۔ جمعۃ الوداع میں آپ اس کو سنی غیرت

سمجھ کر پہنچ جائیں۔

اب آخر میں ڈپٹی کمشنر سے کہنا چاہتا ہوں کہ جو آدمی آپ نے آج گرفتار کئے ہیں ان کو آج رہا کر دیا جائے اگر آپ آج رہا نہیں کریں گے تو میں آپ کو صاف کہتا ہوں کہ اگر کل جمعتہ الوداع کے بعد مجمع میرے بس سے باہر ہو گیا۔ لیڈر شپ کا کلمہ کوئی نہیں پڑھتا اس کا کردار دیکھتے ہیں اگر میں نے کچھ نہ قدم اٹھایا اور مجمع بے لگام ہو گیا مجھ سے نہیں سنبھالا جائے گا۔ اس لئے چھوٹی بات کو مت بڑھاؤ انہوں نے کچھ نقصان نہیں کیا۔ انہیں فی الفور رہا کر دیا جائے۔

نمبر ۲:۔ تجارتی بورڈ نے معقول مطالبہ کیا ہے کہ ہمارا مقابلہ کا پرچہ بحال ہے۔ اُسے درج کیا جائے ہماری تفتیش منصفانہ کروائی جائے اور واضح طور پر کھلی کچہری میں ہمارے دلائل سُنے جائیں۔ ہماری موقف کو سُنا جائے۔ اگر ان حالات پر ڈی سی صاحب نے فوری غور نہ کیا، اور کل جمعتہ الوداع کے بعد مجمع بپھر گیا تو حالات بگڑ جائیں گے۔ اگر گرفتاریاں یہاں زیادہ ہوتی ہیں تو پھر یہ بات جھنگ تک نہیں رہتی۔ پھر گرفتاری فیصل آباد شروع ہو جائے گی۔ پھر ملتان میں بھی بات ہو گی۔ کراچی سے پشاور تک یہ تحریک نکل جائے گی۔ اور ربوہ میں معمولی واقعہ ہوا تھا جس سے ملک تحریک کا رخ اختیار کر گیا، اگر آپ نے ان معمولی باتوں کو تسلیم نہ کیا اور ہمارے موقف کو تسلیم نہ کیا اور حالات میرے قابو سے باہر ہو گئے، لیڈر شپ کی ہر بات کوئی نہیں مانتا۔ اس لئے میں ڈی سی صاحب سے کہتا ہوں کہ آپ کو لوگ غلط لائن دے رہے ہیں، سنیت اکثریت میں ہے سنیت سوادِ اعظم ہے۔ اور اس نے اپنی اکثریت، اپنی غیرت اپنی مذہبی اہمیت، آج مکمل ہڑتال کر کے آپ پر واضح کر دی ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین ط

الیکشن ۱۹۸۸ء میں کی گئی ایک
لازوال اور بے مثال تقریر

موقف اہل سنت

۱۹۸۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صدر جلسہ :-

میں نے اب تک دیہات اور شہر میں بیسیوں جلسے کئے، اور اپنا موقف پیش کیا، قوم کو پروگرام دیا ہے اور مخالف امیدواروں سے چند سوالات جو سیاسی نوعیت کے تھے جن سوالات سے قوم کی قسمت اور مقدر وابستہ تھا، یا ان مخالف امیدواروں کی سیاسی کارکردگی تھی اعتراضات کئے اور ان کا جواب مانگا ہے۔ اور آج بھی مانگ رہا ہوں، نہ اب تک ان سوالات کے جوابات آئے ہیں، اور نہ آئندہ انشاءاللہ آئیں گے، اس لئے کہ میں نے محض الزامات نہیں لگائے صرف حقائق بیان کئے ہیں چنانچہ میرے ان سوالات سے مرعوب ہو کر پریشان حال ہو کر محترمہ سیدہ عابدہ حسین نے بعض جلسوں میں یہ کہنا شروع کیا کہ ووٹ کا دین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ ووٹ کا ایمان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، میں نہیں جان سکا۔ کہ اگر ووٹ کا دین کے ساتھ ایمان کے ساتھ تعلق نہیں ہے تو محترمہ پاکستان میں دین چاہتی ہیں یا بے دینی چاہتی ہے محترمہ پاکستان کا آئین دینی چاہتی ہیں یا غیر دینی چاہتی ہیں۔ اگر وہ پاکستان کا نظام اسلامی نظام چاہتی ہیں تو اسی ووٹ کی پرچی سے اسمبلی نے اسلامی بننا ہے۔ اسی ووٹ کی پرچی سے حکومت بننی ہے۔ اسی ووٹ کی پرچی سے ممبران نے منتخب ہو کر قومی اسمبلی میں آئین بنانا ہے۔ اگر وہ پاکستان میں اسلامی نظام چاہتی ہیں تو اس ووٹ کی پرچی کا تعلق دین سے ہوا یا نہیں۔ اگر اس ووٹ کی پرچی کا تعلق دین سے ایمان سے نہیں ہے تو اس کا دوسرے لفظوں میں واضح مطلب ہے کہ سیدہ عابدہ حسین پاکستان میں اسلامی نظام نہیں چاہتی ہیں۔

اب ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے یہ فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ آپ پاکستان کا نظام اسلام چاہتے ہیں یا غیر اسلام

اسلام اسلام اسلام اسلام

جو اسلام چاہتے ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔

تمام مجمع نے ہاتھ بلند کر دیئے اور نعرہ بلند کیا

اسلام زندہ باد

اسلام زندہ باد

سامعین محترم :-

پاکستان بے پناہ قربانیاں دے کر حاصل کیا گیا ہے۔ اور مجھے آج یہ کہنے میں کوئی باک نہیں ہے کوئی جھجک نہیں ہے کہ مہاجر ووٹ ون ٹو آل شہر اور دیہات میں میرے ساتھ متفق ہیں طے کردہ ہیں کہ ہم نے صرف دین کے لئے انڈیا چھوڑا تھا لہذا آج ہم یہ بے غیرتی نہیں کر سکتے ہیں اگر پاکستان کی اسمبلی میں قرآن وسنت کے آئین کیلئے بحث ہوتی ہے تو پھر ہم اس منتخب نمائندے کو بھیجیں گے جو قرآن وسنت کی بات کرے یہ جواب مجھے دیہاتوں میں بھی کئی مہاجروں نے دیا ہے اور شہروں میں بھی دیا ہے۔ اور میں نے بلا جھجک یہ بات کہی ہے بڑے کام کی بات ہے بڑی مختصر لیکن بڑی کام کی کہ۔

جس قوم نے آج سے چالیس سال پہلے سابقہ وطن اس لئے چھوڑا ہو کہ ہمیں دین چاہیئے وہ قوم چالیس سال کے بعد بھی اپنے اسی موقف پر قائم ہے کہ ہمیں دین چاہیئے وہ ہٹ نہیں سکتی ہے اس لئے کہ جس شخص نے کسی کاز پر کسی موقف پر جان دی ہوئی ہو۔ دولت لگائی ہو، جائیداد لگائی ہوئی ہو۔ وہ تا زندگی وہ اپنے اس کاز کو چھوڑتا نہیں ہے۔ اس سے ہٹتا نہیں ہے۔ چالیس سال پہلے پاکستان کو دین کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ دین کے نام پر ووٹ لئے گئے تھے کلمے کے نام پر ووٹ لیا گیا تھا اور یہ کہہ کر لیا گیا تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا۔

لا الہ الا اللہ

اگر پاکستان کی تحریک کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کی بنیاد پر چلائی جا سکتی ہے۔ اور اس کے عوض میں الگ ملک حاصل کیا جا سکتا ہے تو آج کیا وجہ ہے کہ دین کے نام پر تحریک چلا کر اسمبلی میں نہیں پہنچا جا سکتا ہے۔ میری جماعت آج سے نہیں طویل عرصہ سے اس جدوجہد میں معروف ہے کہ پاکستان میں آئین اسلامی کو فوقیت، غلبہ

اور برتری حاصل ہونی چاہیئے. ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کی حیثیت سے ہم انسان کے غلام نہیں بننا چاہتے. رب العالمین کے غلام بننا چاہتے ہیں. یہ میری جماعت کا موقف ہے. اور ہر مسلمان کا موقف ہے پاکستان کا ہر لیڈر، ہر سیاسی جماعت یہ بات ضرور کرتی ہے کہ ہمیں آزادی چاہیئے ہم غریب آدمی کی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں. ہم ہر مزدور کی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں. یہ کہتا ہر کوئی ہے. لیکن سوال یہ ہے کہ آزادی کی جنگ لڑنے کے بعد آپ ملک کو آئین کیا دے رہے ہیں. میں ایک سادہ مثال عرض کرتا ہوں کہ پاکستان کے ایک جاگیر دار سے تو قوم آزاد کرائی جائے گی. لیکن اس کو آزاد کرانے کے بعد انگریز کا تابع بنا دیا جائے کیا یہ انصاف ہوگا جہاں میں اور میری جماعت جاگیر دارانہ سوچ اور فکر کا خاتمہ چاہتی ہے، جہاں ہم غریب عوام کے حقوق کا تحفظ چاہتے ہیں. قرآن وسنت کی روشنی میں وہاں ہم انسان کی غلامی سے مکمل آزادی دلوانا چاہتے ہیں. یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ جب انسان کا قانون انسان پر لاگو نہ ہو. بلکہ اللہ کا قانون انسان پر لاگو ہو. اگر اللہ کا قانون لاگو نہیں ہے. اور انسانوں کا بنایا ہوا قانون لاگو ہے تو آپ بتلائیں کہ پھر انسان کو انسان سے آزادی مل جائے گی.

مزید ظلم یہ ہے کہ انسان بھی مسلمان نہیں. کہ کچھ مسلمان مل کر آئین بنائیں. اور وہ چند مسلمان انسان - انسان پر حکومت کریں. اور اپنی سوچ کے تابع انسان کو چلائیں. یہ بھی نہیں، پاکستان میں ظلم یہ ہے کہ اس انسان کی سوچ ہم پر مسلط ہے جو مسلمان نہیں ہے. انگریز ہے. انگریز کی سوچ، انگریز کی فکر ہم پر مسلط ہے. اور ہم اس کی سوچ کے غلام ہیں. اور ایک دو دن سے نہیں بلکہ گذشتہ چالیس سال سے اس کے غلام ہیں. اور اس آئین کے تابع زندگی بسر کر رہے ہیں. مجھے اور آپ کو ہر اس جدوجہد کا ساتھ دینا چاہیئے. جو جدوجہد انسان کو انسان سے آزاد کرانے کی ہو. جو جدوجہد اسلام کے عادلانہ نظام کو فوقیت دلانے کا باعث ہو. ہمیں ہر اس

تحریک کا ہر اس جد و جہد کا ہر اس عمل کا حصہ بن جانا چاہیئے تب جا کر ہم صحیح معنوں میں آزادی حاصل کر سکیں گے۔

سیدہ عابدہ حسین کہتی ہیں کہ ووٹ کا دین سے کوئی تعلق نہیں میں پوچھنے کا حق رکھتا ہوں کہ آپ ووٹ لے کر کرنا کیا چاہتے ہیں، مان لیتا ہوں آپ کا دین سے تعلق نہیں ہے۔ ووٹ کا تو دین سے تعلق ہے۔ اگر ووٹر کا دین سے مذہب سے تعلق نہ ہوتا تو زاہر آرفہ کا معصوم بچہ کربلا کے میدان میں شہید نہ ہوتا، یہاں ایسے اجتماع میں شیعہ بھی ہوں گے جو نذرانہ عقیدت حسینؓ کو میں پیش کروں گا ان کے ذاکر کے حاشیہ خیال میں بھی نہیں آسکتا ہے۔ آج ووٹ کا طریقہ پرچی ہے، ۶۱ ہجری میں ووٹ کا طریقہ ہاتھ میں ہاتھ دینا تھا۔ اس وقت ووٹ کو بیعت کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ حسینؓ ابن علیؓ نے یزید کے حق میں ووٹ استعمال نہیں کیا۔ میرا تاریخی نوعیت کا سوال ہے۔ عابدہ حسین سے کہ کیا پختہ سڑکیں یزید نہیں بنوا سکتا تھا، کیا غلط سلط قوانین کے تحت عدالتیں یزید نہیں بنوا سکتا تھا۔ یہ عام نوعیت کے کام غلط کار حکمران بھی کر سکتا ہے۔ اور نیک و صالح حکمران بھی کر سکتا ہے۔ حسین ابن علیؓ کی بحث یزید کے ساتھ چند معاشی مسائل یا مساوی مسائل پر نہیں تھی بلکہ حسین ابن علیؓ کا جھگڑا اور بحث یزید کو ووٹ نہ دینا اس بنیاد پر تھا کہ کیا یزید اس بات کا اہل ہے کہ اس کے ہاتھ پر بیعت کرلی جائے۔ عمل کے اعتبار سے، تقوی کے اعتبار سے صداقت کے لحاظ سے، عفت کے لحاظ سے، شریعت کی پابندی کے لحاظ سے اگر یزید مستحق ہوتا تو حسینؓ ووٹ کاسٹ کر دیتے۔ حسینؓ کا جھگڑا یزید کے ساتھ اس کے صالح اور غیر صالح ہونے کی بنیاد پر تھا۔ متقی اور غیر متقی ہونے کی بنیاد پر تھا۔

ووٹ انسان کی بیعت ہے۔

ووٹ انسان کا ضمیر ہے

ووٹ دے کر انسان اپنا راہنما اور مقتدا چنتا ہے۔ امام مرد کو چنا جا سکتا

ہے. عورت کو نہیں چنا جا سکتا.

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

شیر اسلام — زندہ باد

وکیل صحابہ — زندہ باد

ہزاروں سال گذر گئے ہیں، ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش پیغمبر اس دنیا میں تشریف لائے میں سیدہ عابدہ حسین اور اس کے تمام ووٹروں اور سپوٹروں سے درخواست کرتا ہوں. چیلنج کرتا ہوں کہ ہزاروں سال کی انسانی تاریخ میں کوئی ایک عورت کو نبی دکھاؤ دھاندلی نہیں کرنے دونگا. قوم کی قسمت سے نہیں کھیلنے دونگا. دین کے دشمنوں بھاگ جاؤ.

آدم علیہ اسلام سے لے کر آج کے دن تک کوئی عورت نبی کیوں نہیں بنی. بنیادی وجہ اس کی یہ ہے کہ نبی نے خطاب کرنا ہوتا ہے. نبی نے دعوت دینی ہوتی ہے. نبی نے قیادت کرنی ہوتی ہے. نبی نے مجمع عام میں موقف پیش کرنا ہوتا ہے یہ کام عورت نہیں کر سکتی. عورت نے پردہ میں بیٹھنا ہوتا ہے. عورت نے نقاب پہننا ہوتا ہے. عورت نے چار دیواری میں رہنا ہوتا ہے. انسانیت کی ہزاروں سالہ تاریخ میں جب عورت نبوت کے مقام پر نہیں فائز ہو سکی ہے تو حقیقت واضح ہوگئی کہ یہ قیادت انسان کے حصے میں ہے. انسان ہی نوجوان ہی قیادت کے مقام پر آسکتا ہے. نبی بنے تو مرد بنے. اگر کوئی امام بنا ہے تو مرد بنا ہے نہ کسی عورت نے آج تک ہزاروں سالہ تاریخ میں کہیں امامت کرائی ہے. نہ کوئی عورت نبی بن سکی ہے. اتنی ہزاروں سالہ تاریخ کو جھٹلا کر ایک خاتون آج تم سے اگر ووٹ لیتی ہے تو زیادتی کر رہی ہے.

اسلام کی مجبوری نہیں ہے. اسلام کا حکم ہے کہ عورت پردہ میں رہے.

سب مجھے کہتے ہیں کہ رکھ نظر نیچی اپنی
کوئی ان سے نہیں کہتا کہ نہ نکلو عیاں ہوکر

حق نواز

جیوے جیوے

حق نواز

جیوے جیوے

گرامی قدر سامعین :-

میں نے عرض کیا ہے کہ ہزاروں سال کی تاریخ میں کوئی عورت نبی نہیں بنی، اب تو ویسے ہی نبوت کا دروازہ بند ہے۔ اب تو مرد بھی نبی نہیں بن سکتا۔ جب نبوت کا دروازہ کھلا تھا، اگر

عورت قیادت کر سکتی ہے۔

عورت مقتدا بن سکتی ہے۔

عورت کھلے عام خطاب کر سکتی ہے۔ تو وجہ بتلایئے کہ اللہ نے مردوں کو نبی بنایا۔ عورتوں کو نبی کیوں نہیں بنایا، یہ مساوات خالق نے کیوں نہ کر دی، یہ ترجیح کیوں ہے۔ جو وکلاء کی دنیا میں تسلیم نہیں کی جاتی۔

آج تو مساوات کے دعوے اور مطالبات ہیں کہ ہمیں مردوں کے شانہ بشانہ رکھا جائے۔ لیکن ایک مسلمان کی حیثیت سے یہ بھی پوچھا جائے گا کہ ہزاروں سال کی تاریخ میں ایک عورت بھی نبی نہیں ہے اس کی کیا وجہ ہے۔

نمبر۲ اسلام نے جس پردہ کی دعوت دی ہے وہ یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا چھوڑ کر آخرت کو تشریف لے گئے۔

روضہ اقدس میں آپ کی قبر اقدس بن گئی کچھ عرصہ بعد حضرت ابوبکرؓ بھی تشریف لے گئے ان کی قبر اقدس بھی وہیں بن گئی۔ سیدہ کائنات طیبہ، طاہرہ، ام المومنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب تک میرے آقا روضے میں تھے۔ میں بغیر پردہ کے روضہ میں جایا کرتی تھی۔ پھر جب تک میرے والد کی قبر روضہ میں تھی، پھر بھی روضہ اقدس میں داخل ہو جایا کرتی تھی۔ جس دن سے عمرؓ روضہ نبوی میں دفن ہوئے ہیں، اس دن سے ام المومنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں، کہ میں پردے میں روضہ نبوی میں جایا کرتی تھی کہ پہلے میرے خاوند تھے۔ دوسرے میرے باپ تھے۔ اب عمرؓ کتنا ہی بلند ہے۔ لیکن میرے لئے غیر محرم ہے۔ یہ اسلام ہے محترم خاتون۔ اب میں تجھے گلی

اور بازاروں میں اسلام کا مذاق اڑانے کی اجازت نہیں دونگا. خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ جنت سے بلند ہے. اور خود سمجھانے کیلئے فرما گئے ہیں

مَابَیْنَ بَیْتِی وَمِنْبَرِی رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ.

ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں آج بھی جنت میں آرام فرما رہے ہیں. جن لوگوں نے ان دونوں جنتیوں کی حیا نہیں کی وہ گولڑہ اور سیال کی کیسے حیا کریں گے.

گالی خود دیتے ہیں. اور کہتے ہیں کہ حق نواز آج بریلویوں کو گالی دے رہا ہے. وہ یہ پروپگنڈہ کر کے بریلویوں کو اپنے ساتھ ملانا چاہتے ہیں، لیکن تمہیں بھول ہے. بریلوی نوجوان میرے کاز کو سمجھ چکا ہے. اگر دیوبندی نوجوان ہے تب کاز کو سمجھ چکا ہے. اگر اہلحدیث نوجوان ہے تب میرے کاز کو سمجھ چکا ہے اس کی عقل جوان ہے. شعور جوان ہے. عقل جوان ہے. وہ سمجھتا ہے کہ یہ وقت ہے ابوبکرؓ و عمرؓ کی عظمتوں کو بلند کرنے کا. تم لاکھ پروپگنڈہ کرو. لاکھ تم افواہیں پھیلاؤ. لاکھ تم غلط زبانیں استعمال کرو. لیکن اب جو ٹیمو قائم ہو چکا ہے، تمہارا باپ بھی اسے نہیں توڑ سکتا.

سنی سارے بھائی بھائی
سُنی سارے بھائی بھائی

یہ ٹرالیاں بھر بھر کے لاتے ہیں. یہ ویگنیں بھر بھر کے لاتے ہیں، پھر جا کر کثرتیں دکھلاتے ہیں. چیلنج کرتا ہوں. کوئی ہاتھ کھڑا کر کے میں کسی کو ٹرالی پر جلسہ میں لایا ہوں. میں نے کسی کو سواری مہیا کی ہو. ووٹر وہ ہوتا ہے کہ جو خود اپنے قدموں سے چل کر آئے. وہ ووٹر ہرگز نہیں ہوتا کہ جسے گھر سے سواری کے لالچ میں لاؤ کہ وہاں طبلہ اور ہے جمالو ہوگی. تماشے کے لحاظ سے تو ہر کوئی آجاتا ہے.

گئے دن ہو جمالو کے پاکستان جمالو کے لئے نہیں بلکہ دین کے لئے بنا تھا. وہ جمالو سے مجھے ایک لطیفہ یاد آگیا. آج کی تقریر کا یہ انداز ہی اور ہے. اس ایک ہفتے میں انشاءاللہ میں نے طوفان بن کر چھا جانا ہے.

لطیفہ یہ ہے کہ

ایک بادشاہ سیر کو نکلا۔ ایک غریب لڑکی ہے جاگیرداروں کو

سرمایہ داروں کو غریب کی بچی کی طرف دیکھنے کی بری عادت

سرمایہ داروں، جاگیرداروں اور وڈیروں کو غریب عوام کی بچیوں کی طرف دیکھنے کی فطری عادت ہے۔

اللہ ان کی اس درندہ صفت سے مسلمانوں کی بچیوں کو محفوظ فرمائے

پرانے زمانے کا بادشاہ سیر کو نکلا۔ ایک غریب کی بچی جنگل میں بکریاں چرا رہی ہے اس کی نیت خراب ہوئی۔ بگڑی۔ ارادہ کر لیا کہ اس لڑکی سے چاہے اس کا والد مانے یا نہ مانے۔ جبری شادی کرنی ہے۔ والدین غریب تھے۔ شادی اس نے کر لی بچی اس کے گھر آ گئی کچھ دنوں کے بعد اس بچی کی پیاری گدھی تھی۔ جو مر گئی۔ گدھی والدین کے گھر تھی اور بچی کو گدھی سے خاصا پیار تھا وہ مر گئی۔ رواج اس ملک کا یہ تھا۔ کہ جب کوئی مرے تو وہ لوگ اپنے سر کے بال منڈوا دیا کرتے تھے۔ اور پھر اگر کوئی خاص قبیلے کا تھا تو پھر صرف اسی قبیلے والے کیا کرتے تھے۔ اگر بادشاہ کے کوئی فوتگی ہوتی۔ تو پھر بادشاہ بھی۔ وزیر بھی امیر بھی اور باقی لوگ بھی سب سر منڈا لیتے تھے۔ بڑا آدمی جو ہے۔ گدھی مری۔ اطلاع آئی۔ تو اس بچی نے رونا شروع کر دیا بادشاہ نے پوچھا خیر ہے تو روتی کیوں ہے۔ تو وہ جواب میں کہتی ہے، جی جمالو مر گئی اس گدھی کا نام جمالو تھا۔ بادشاہ نے سمجھا کہ شاید اس کی پھوپھی ہے۔ دادی ہے۔ نانی ہے۔ بہن ہے اس نے کوئی تفصیل نہیں پوچھی سر منڈوا لیا۔ اس نے سر منڈوایا تو وزیروں اور امیروں نے بھی منڈوا لیئے۔ اور ان کو دیکھ کر عوام نے بھی سر منڈوا لیا کہ جی بادشاہ کے ہاں فوتگی ہو گئی ہے۔

کون مرا جی جمالو مر گئی ہے ایک وزیر کچھ عقل مند تھا۔ اور مقدر اس کے کہ وہ ان دنوں ملک سے باہر تھا۔ واپس آیا۔ ائیر پورٹ پر جو عملہ استقبال کیلئے گیا سب کھونے تھے۔ وہ بھی گھبرا گیا کہ شاید بادشاہ کے ہاں کوئی فوتگی ہو گئی ہے۔ یہ سارا عملہ جو سر منڈائے ہوئے ہے۔ خیر وہ آیا۔ اور بادشاہ سے ملا۔ اور پوچھتا ہے کہ کون

فوت ہوگیا ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ مجھے تو پتہ نہیں میری بیوی کہتی ہے۔ کہ جمالو فوت ہو گئی ہے۔ وہ ذرا سمجھ دار تھا کہنے لگا کہ یہ بڑی زیادتی ہے غیر ملکوں کے لوگ آئیں گے تو وہ جب پوچھیں گے کہ کون مرا ہے۔ تکلیف کیا ہوئی۔ بیماری کیا تھی تو آپ کو اتنا معلوم نہیں۔ بیوی کا قریبی رشتہ دار فوت ہوا ہو اور آپ بتلاتے ہیں۔ کہ پتہ نہیں کون مرا ہے یہ تو بڑی بری بات ہے۔ اس کی تحقیق کرنی چاہیئے۔ اس نے کہا کہ بالکل ٹھیک ہے تحقیق کرو تحقیق کی تو پتہ چلا کہ وہ بیوی کی پیاری گدھی تھی اس کا نام جمالو تھا وہ مری بیوی روئی تو سارا ملک کھونا ہوگیا۔

یہ بی بی وہ جمالو لیئے پھر رہی ہے، ہے جمالو ہے جمالو، پاکستان دین کے لئے ہے، ہے جمالو رقص کیلئے نہیں ہے، رقاصاؤ بھاگ جاؤ، ہے جمالو کے نام پر ڈانس کرنے والے بدقسمت انسانوں نکل جاؤ۔ یہ ملک دین کیلئے تھا۔ اور دین کیلئے ہے، اب ہے جمالو نہیں صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے نعرے بلند کریں گے۔

ہم نے تو ہمیشہ ہیجڑوں کو تالیاں بجاتے دیکھا تھا، یہ چار پانچ اکھٹے ہو جاتے ہیں۔ اور ہے جمالو ہے جمالو کرتے ہیں مرد تو تالیاں نہیں بجایا کرتے۔

گرامی قدر :۔

میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ اب تک میں نے جتنے انتخابی جلسے کئے ہیں ان میں جتنے سوالات کئے ہیں۔ میرے فریق مخالف نے ان سوالات کے جوابات آج تک نہیں دیئے۔ نہ آئندہ دے سکیں گے۔ ہاں ان امیدواروں میں ذرا تیز ہیں۔ محترمہ وہ کبھی کبھی جوش میں آکر فرماتی ہیں کہ ہماری خارجہ پالیسی کیا ہوگی۔ تو میں کیا پوچھ سکتا ہوں کہ آپ تین سال قومی اسمبلی کی ممبر رہی ہیں۔ اس وقت آپ نے خارجہ پالیسی کیا متعین کرائی تھی۔ افغان مسئلہ پر آپ کی پالیسی کیا ہے؟۔ واضح کرو۔ ادھر میری اور میری جماعت کی پالیسی افغان مسئلہ پر یہ ہے کہ دس لاکھ مسلمان، اسلام کے لئے دین کے لئے قرآن کیلئے سنت کیلئے عظمتِ مصطفےٰ کے لئے قربان ہوئے ہیں۔ لہٰذا افغان مسلمانوں کی حکومت افغانستان میں بلا شرکتِ غیر قائم ہونی چاہیئے۔ کمیونسٹ

لادین عناصر بھاگ جانے چاہئیں عابدہ حسین بتلائے کہ اس کی افغانستان پر کیا پالیسی ہے. بس خارجہ پالیسی کا لفظ استعمال کر کے رعب ڈالنا چاہتی ہے. پھر کبھی کالا باغ ڈیم کی بات کرتی ہے. اور پھر جب لوگوں نے پوچھا کہ کالا باغ ڈیم تو پتہ نہیں بنے گا یا نہیں کیا جھنگ میں سوئی گیس بھی آئے گا یا کہ نہیں. اس میں کہتی ہیں کہ سوئی گیس کا مسئلہ بڑا سنگین ہے. یعنی جھنگ کا سوئی گیس کا مسئلہ سنگین ہے، جبکہ کالا باغ ڈیم کا مسئلہ آسان ہے جس کی تین صوبے مخالفت کر رہے ہیں. یعنی تم میری غیور، ذہین اور فطین قوم کو پاگل بنانا چاہتی ہو کہ جھنگ کا سوئی گیس کا مسئلہ سنگین ہے اور کالا باغ ڈیم کا مسئلہ آسان ہے. صوبہ سندھ، سرحد، بلوچستان اس کے مخالف ہیں میری جماعت کی پالیسی اس پر بھی بڑی واضح ہے. ہم کہتے ہیں کہ یہ خالص فنی مسئلہ ہے. حکومت اس کو اس انداز میں حل کرے کہ اس سے کسی صوبے کو بھی نقصان نہ پہنچے، اور کبھی محترمہ بار بار پنجاب پنجاب کی بات کرتی ہیں. پنجابی اور غیر پنجابی کی نفرت ملک کے ساتھ غداری کے مترادف ہے پاکستان کا ہر مسلمان خاتم الانبیاءؐ کا امتی ہے. ایک ہے. بھائی بھائی ہے. کیا پنجابی کیا پختون، کیا بلوچ اور کیا سندھی. تم کیا پالیسی دو گے. ملک کو آج تم بار بار پنجاب، پنجاب اور پھر تنہا ایک خاتون پنجاب کی جنگ کیسے لڑ سکتی ہے. بھائی نہ تیری کوئی جماعت نہ منشور. نہ خارجہ پالیسی اور نہ داخلہ پالیسی خارجہ اور داخلہ پالیسی تو جماعتیں بناتی ہیں. اس کی کوئی جماعت نہیں ہے. پیپلز پارٹی برسر اقتدار آجاتی ہے تو محترمہ پالیسی بنالیں گی کہ کالا باغ ڈیم مت بنے. محترمہ بھٹو دور میں پیپلز پارٹی میں شامل رہی ہیں. تو دوبارہ بھی شامل ہو جائیں گی. اور پھر کالا باغ ڈیم کہاں گیا. تمہاری جماعت کوئی نہیں. تمہارا کوئی وجود نہیں. منشور کوئی نہیں. پروگرام کوئی نہیں تم آزاد الیکشن لڑ کر قوم کو بیچتی ہو ہر پانچ سال کے بعد تم پروگرام دے نہیں سکتی ہو. میں ایک جماعت لئے کھڑا ہوں. ایک منشور لئے کھڑا ہوں. ایک پارٹی لئے کھڑا ہوں. اور وہ اتنی مضبوط جماعت ہے کہ پورے ملک کا ایک امیدوار بھی بلا مقابلہ

کامیاب نہیں ہوا ہے۔ جمعیت علمائے اسلام وہ جماعت ہے۔ اس کا ایک امیدوار، مولانا محمد خان شیرانی بلوچستان میں بلا مقابلہ کامیاب ہو گئے ہیں۔

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

جمعیت علمائے اسلام — زندہ باد

جمعیت علمائے اسلام — زندہ باد

اور جمعیت کی قوت کا آپ کو اس سے اندازہ لگ جانا چاہیئے کہ پچھلے دنوں اخبارات میں آیا تھا کہ جمعیت کے کارکنوں نے گورنر ہاؤس پر جھنڈا لگا دیا تھا، پاکستان کی یہ سیاسی قوت آج تک نہیں آئی ہے۔ میں ایک جماعت ایک قوت اور ایک پالیسی رکھتا ہوں۔ خارجہ پالیسی، داخلہ پالیسی ہم قرآن وسنت کی روشنی میں متعین کریں گے۔ انگریز کے قانون کے تحت نہیں، تم قومی اسمبلی کے ممبر تھے۔ تم نے اوجڑی کیمپ جلوایا، کون اس وقت حکومت کرنے والا تھا جو نیچے تو اس کو وزیر اعظم بنانے والے کون تھے۔ ان کی موجودگی میں اوجڑی کیمپ تباہ ہوا۔ آج تک اس کی تفتیش سامنے نہیں آئی۔ آج قوم کو ہم یہ کریں گے۔ وہ کریں گے۔ کیا کرو گے۔ ملک تمہارے اس دور میں تباہ ہوا۔ بموں کے دھماکے ہوئے۔ اب کیوں نہیں ہوتے۔ تم اسی حکومت کے کل پرزہ تھے۔ اور جب تمہیں نکالا گیا تو کرپٹ کہہ کر نکالا گیا۔ ضیاء الحق مرحوم نے کہا تھا میں تو نہیں کہتا آپ کے جھنگ کے یتیم ذوالفقار بخاری نے بھی دو کروڑ روپیہ معاف کروایا تھا۔ اسے اتنا لحاظ نہیں آیا کہ میں ایک غریب ضلع کا آدمی ہوں۔ اتنی بڑی دولت خود ہی ہضم کر گیا ظلم نہیں یہ قیامت نہیں یہ۔

یہ ہفتہ طوفانی ہفتہ ہے

یہ ہفتہ پرلشیر کا ہفتہ ہے

یہ ہفتہ طوفان لانے کا ہفتہ ہے۔

اس ہفتے ہی میں انشاء اللہ انگریز کے ایجنٹوں کے بستر گول کرانا چاہتا ہوں، جھنگ کے عزیز نوجوانوں۔ آج کے بعد رات کو سونا اپنے لئے ممنوع قرار دے دو، گلی گلی

گاؤں گاؤں، قصبہ قصبہ محلہ محلہ گھوم جاؤ۔ اصحاب رسول کی عظمت کے ترانے گاؤ۔ دین کی سربلندی کے نعرے بلند کرو۔ گھر گھر جاؤ اور اس دینی تحریک کا ہر مسلمان کو حصہ بنادو۔

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
المدد المدد	یا خدا یا خدا
رہبر و راہنما	مصطفیٰ مصطفیٰ

(بعد میں خود نعرے لگائے)

صداقتِ صدیق رض	زندہ باد
عدالتِ فاروق رض	زندہ باد
حیاءِ عثمان رض	زندہ باد
شجاعتِ علی رض	زندہ باد
اصحاب رسول	زندہ باد

گلی گلی محلہ محلہ سب گھروں میں جانا ہے۔ اور ہر ایک گھر یہ پیغام دینا ہے کہ

صداقتِ صدیق رض آوے ہی آوے

یہ کام آپ دو رات میں کرلیں۔ جاگیردار بوریا بستر باندھ کے بھاگ جائے گا۔ انشاءاللہ۔

آپ کہیں گے۔ صدیق رض کی صداقت آوے ہی آوے۔

جاگیردار جاوے ہی جاوے انشاءاللہ

گیا گیا گیا۔ شام کے سورج کی طرح گیا۔

۱۶ نومبر کی شام غریباں دیکھنے والی ہوگی۔ میں نے بھی کبھی نہیں دیکھی اس روز میں بھی دیکھونگا۔

محترم مسلمان بھائیوں۔

میں الیکشن شوقیہ نہیں لڑ رہا ہوں۔ میں الیکشن اقتدار کی بھوک کی وجہ

سے نہیں لڑ رہا۔ کراچی سے پشاور تک آج بھی مجھے ایک اقتدار حاصل ہے۔ جو آپ کے کسی اور دوسرے امیدوار کو حاصل نہیں۔ اور وہ لوگوں کے دلوں پر حاصل ہے۔ درختوں کے پتوں پر آپ کو حق نواز جھنگوی لکھا ہوا نظر آئے گا۔ یہ اقتدار کی بھوک نہیں ہے۔ تمہیں چولہے سے آگے کوئی نہیں جانتا۔ میری جماعت کے کارکن قبائلی علاقے میں کام کر رہے ہیں۔ اقتدار کی بات نہیں۔ بات ایک کاز کی ہے۔ بات ملک کے قانون کی ہے۔ بات ملکی آئین کی ہے۔ بات نظریہ پاکستان کی ہے۔ بات قوم کے مقدر اور قسمت کی ہے۔

میں نے عرض کیا کہ میں شوقیہ الیکشن نہیں لڑ رہا۔ یہ کتاب میرے ہاتھ میں ہے، ہے چھوٹی لیکن بڑی غلیظ ہے "اتحاد ویک جہتی" عنوان دیکھئے۔ یہ کتاب بیس ہزار کی تعداد میں آپ کے ملک میں چھپی ہے۔ اور اس کتاب میں لکھا گیا ہے۔ ذرا اپنے کانوں سے سماعت فرمائیے۔ اگلی بات پھر کروں گا۔

اس کتاب کے صفحہ ۱۵ پر درج ہے۔ لکھنے والا نبی کا دشمن اسلام کا باغی تحریر کرتا ہے، جو نبی بھی آئے۔ وہ انصاف کے نفاذ کے لئے آئے ان کا مقصد بھی یہی تھا۔ کہ تمام دنیا میں انصاف کا نفاذ کریں۔ لیکن وہ کامیاب نہ ہوئے۔

لعنت لعنت لعنت لعنت لعنت

آگے یہ بدبخت لکھتا ہے کہ حتیٰ کہ یہاں تک کہ ختم المرسلین جو انسان کی اصلاح کیلئے آئے تھے۔ اور انصاف کا نفاذ کرنے آئے تھے۔ انسان کی تربیت کرنے آئے تھے۔ لیکن وہ اپنے زمانہ میں کامیاب نہیں ہوئے۔

لعنت لعنت لعنت لعنت لعنت

بریلویو ؟ دیوبندیو ؟ اہلحدیثو ؟ تم بتلاؤ کہ یہ تمام پیغمبروں کی گستاخی اور توہین ہے۔ یا کہ نہیں ہے۔

ہے ہے ہے ہے ہے ہے

پھر آؤ آج میں اپنے منہ سے نہیں کہتا۔ چلو ڈیرہ غازی خان تحصیل جام

پورجس میں میں نے سب سے پہلے آواز بلند کی۔ مجھ پر مارشل کا دفعہ لگا۔ میں نے دو ماہ تک ڈیرہ غازی خان میں جیل کاٹی ہے۔ قید کاٹی ہے۔ میرا مدمقابل تلملائے کہ اس نے پیغمبر کی آبرو کیلئے اس کفر کے خلاف کب آواز بلند کی۔ کتنی بار اٹھائی، کتنی سزا کاٹی ہے

للکار ہے للکار ہے شیر کی للکار ہے۔
للکار ہے للکار ہے شیر کی للکار ہے۔

ظلم یہ ہے کہ یہ کتاب آپ کے ملک میں آج بھی موجود ہے۔ یہ کفر اب بھی آپ کے ملک میں چھپتا ہے۔

حق نواز کی کردار کشی کرنے والو تم نے مجھے بہت دور سے دیکھا ہے بہت دور سے دیکھا ہے۔ تم نے ہزاروں میل دور سے دیکھا ہے۔ سرکاری ریکارڈ گواہ ہے کہ میں نے اس دشمنِ انبیاء، دشمنِ ختمِ نبوت کے خلاف آواز بلند کی۔ دو ماہ تک ڈیرہ غازی خان کی جیل میں قید کاٹی۔ بے سروسامانی کے عالم میں قید کاٹی۔ ملاقات کے لئے کوئی نہیں جاتا تھا۔ لیکن آج بھی سرکاری ریکارڈ گواہ ہے کہ میں نے اس وقت بھی جھکنا پسند نہیں کیا۔ اور میں پیغمبر کی عظمت کیلئے اپنے آقا کے تقدس کے لئے جیل گیا تھا۔ حکومت نے ٹل لگائی۔ مارشل لاء کی دفعات لگائیں۔ مارا گھسیٹا، پانی بند کیا۔ کھانا بند کیا۔ جیل کی گندی دال دی۔ لیکن آج بھی میرا سر فخر سے بلند ہے۔ جبر اسبتداد ظلم بے حیائی تشدد مجھے آج تک نہ خرید سکا ہے اور نہ جھکا سکا ہے۔

نعرہ تکبیر اللہ اکبر
للکار ہے للکار ہے شیر کی للکار ہے۔

آپ کے ملکی آئین میں ترمیم ہو چکی ہے کہ گستاخ رسول کی سزا سزائے موت ہے۔ ترمیم ہو چکی ہے۔ لیکن ابھی اس پر عمل درآمد نہیں ہوا۔ آپ چاہتے ہیں کہ اس پر عمل درآمد ہو؟ چاہتے ہیں، خدا گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ مجھے ووٹ کی پرچی دے کر اسمبلی میں بھیج دے میری لڑائی دیکھ۔ اور اسمبلی دیکھ۔ دیکھ اور آزما۔

مجھے اسمبلی میں پہنچ لینے دے۔ میں پیغمبر کی عصمت اور تحفظ کے

لئے اتنی موثر جنگ لڑنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی سرزمین پر گستاخ رسول پھر آزادی کے ساتھ نہ چل سکے - اگر تیرے ووٹ کی پرچی سے پیغمبر کے گستاخ کا منہ بند ہو سکتا ہو. تو تجھے یہ سودا مہنگا ہے؟ جس کا کلمہ پڑھتے ہو. جس کے نام سے پہچانے جاتے ہو جس نے تمہارے لئے.

بیٹی کی عظمت الگ بیان کی ہے.

ماں کی عظمت الگ بیان کی ہے.

باپ کی عظمت الگ بیان کی ہے.

اور جس کی دعا کے نتیجہ میں آج تم آسمان سے پتھر برسنے کے راستے میں رکاوٹ ہو. عذاب الٰہی سے بچے ہوئے ہو. زمین میں دھنسنے سے بچے ہوئے ہو. یہ کس کا صدقہ ہے.

امام الکونین کا.

سید الاوّلین والآخرین کا.

سرتاج الرسل کا.

جس نے معصوم دامن پھیلا کر درخواست فرمائی تھی. اللہ میری امت کو پہلی امتوں کی طرح برباد نہ کرنا. اس نبی کی آبرو کے تحفظ کے لئے کام کرنا چاہیئے یا کر نہیں. آئین میں ترمیم ہو چکی ہے کہ نبی کے گستاخ کو سزائے موت کی سزا ہو گی. عمل درآمد کروانا چاہیئے یا کہ نہیں.

کروانا چاہیئے کروانا چاہیئے.

اس کام کے لئے اسمبلی میں پہنچنا چاہیئے یا کہ نہیں.

پہنچنا چاہیئے پہنچنا چاہیئے.

ہاتھ کھڑے کر ہاتھ کھڑے کر

مَاشَاءَ اللہ

پھر جان دار آدمی جائے یا پھسپھسا.

جان دار جان دار اونچی آواز سے

گریبان پکڑنے والا آدمی جائے یا ہاتھ جوڑنے والا

گریبان پکڑنے والا گریبان پکڑنے والا،

پھر جنگ کے سنی مسلمان ۱۶ نومبر کو ثابت کر دیں کہ جنگ سٹی میں کسی مخالف کا ایجنٹ تک موجود نہ ہو مزا آجائے۔

خدا کی قسم، راتوں کو پھیل جا، دنوں کو پھیل جا، یہ عام الیکشن نہیں ایک تحریک ہے۔ یہ عام الیکشن نہیں دینی تحریک ہے۔ یہ عام الیکشن نہیں عظمتِ رسول کی تحریک ہے۔ یہ عام الیکشن نہیں عفت پیغمبر کی تحریک ہے۔ یہ عام الیکشن نہیں نبی کے تقدس کی تحریک ہے۔ میں اس کفر کے خلاف اس طرح جنگ لڑنا چاہتا ہوں، جیسے لڑنے کا حق ہوا کرتا ہے۔

گستاخ نبی آزادی کے ساتھ پھریں۔ بیس ہزار کی تعداد میں اس کتاب کو شائع کرائیں، قیامت نہیں آگئی ٹائیٹل دیکھ اس کا۔ اور عنوان ہے۔ "اتحاد و یکجہتی" پیغمبروں کی توہین سے اتحاد پیدا ہوتا ہے۔ بدبخت کہتا ہے کہ سارے پیغمبر ناکام گئے ہیں، حتیٰ کہ محمد رسول اللہ کو کہتا ہے ناکام گئے ہیں۔

لعنت لعنت لعنت لعنت

انشاءاللہ ابھی آخری جلسہ ہونا ہے جس میں صفایا کرنا ہے۔ ان سب کا آپ سب اس رب کے آگے جھک جاؤ جس رب کے دروازے سے ہی عزت ملتی ہے۔ آہ و زاری کرو۔ تکبر نہیں، یہ سب اسی کا کرم ہے۔ جھک کر مانگنا ہے، انکساری سے مانگنا ہے۔

میں آج اس نمائندہ اجتماع کی وساطت سے انتظامیہ کو وارننگ دینا چاہتا ہوں کہ عابدہ حسین نے حفیظ ٹینگ کی ہے۔ اور دھاندلی کرنے کے پروگرام تجویز کئے ہیں۔ اور میں قبل از وقت نوٹس میں لا رہا ہوں۔ اور یہ بھی بتلا رہا ہوں کہ محترمہ دھاندلی کو بھول جاؤ بڑی مضبوط چٹان سے آپ کا واسطہ ہے۔

ابھی سے دھاندلی کا سوچنا شروع کر دیا ہے۔ ووٹ لو۔ ووٹوں سے کامیاب ہو کر جاؤ ٹھیک ہے مقدر قسمت ہر ایک کی۔ آج جامعہ ازہر مصر کے علماء کا فتویٰ اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ آپ نے پڑھا ہوگا۔ پاکستان کی بات ہوتی تو آپ کہتے کہ الیکشن کی وجہ سے ہے۔ جامعہ ازہر کے علماء نے کہا ہے کہ عورت قرآن و حدیث کی روشنی میں ملک کی سربراہ نہیں بن سکتی ہے تم مسلمان ہو۔

جامعہ ازہر مصر کے علماء کا فتویٰ چھپا ہے۔ انہیں تو پاکستان کے الیکشن سے کوئی واسطہ نہیں ہے کسی نے فتویٰ پوچھا انہوں نے جواب دیا ہے۔ اسے اخبارات نے نشر کیا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کے ارشادات سے اعراض مت کرو۔ بازاروں میں ناچ کر دین کا مذاق مت اڑاؤ۔

یہ مسلمانوں کا ملک ہے۔ اور جھنگ کی تو مذہبی کیفیت پورا پاکستان مانتا ہے۔ جھنگ تو مذہبی جذبات رکھتا ہے۔

یہ کتاب چراغ مصطفویٰ شرار بولہبی جس کا نام ہے۔ آپ کے ملک میں چھپی ہے۔ میں اس پر کئی بار احتجاج کر چکا ہوں۔ لیکن آج تک یہ کتاب ضبط نہیں ہوئی ہے۔ نہ مصنف کو سزا ملی ہے۔ بنیادی وجہ اس کی یہ ہے کہ ملک میں کوئی قانون نہیں ہے۔ قانون ہوتا تو مجرم کو سزا ملتی۔ چراغ مصطفویٰ کتاب کا نام ہے۔ پاکستان میں لاہور سے چھپی ہے۔ صفحہ نمبر ۱۸ ہے اور اس کا خبیث مصنف۔ اسلام کا باغی اور غدار مصنف لکھتا ہے۔

کہ شیطان کے بعد اس کے مذہب کو قبول کرنے والا چیمپئن اول ابوبکرؓ ہے۔

لعنت لعنت لعنت لعنت

کتاب آپ کے ملک سے نہ چھپی ہو۔ لاہور سے نہ نکالی گئی ہو۔ میری سزا گولی ہے۔ کتاب آپ کے سامنے ہے۔ اس کے غلیظ اور کفریہ الفاظ آپ کے سامنے ہیں۔ میں نے اس کتاب پر احتجاج کے عوض تین ماہ ملتان جیل میں بندی کاٹی

ہے۔ نہ کتاب کا مصنف گرفتار ہوا ہے۔ نہ کتاب ضبط ہوئی ہے۔ تم ہی بتلاؤ کہ اس قسم کے ملفوظات اور غلیظ قسم کے لٹریچر کو بند کرانے کیلئے لکھنے والوں کو کڑی سزا دلانے کیلئے آئین میں ترمیم کروانی چاہیئے یا کہ نہیں۔

کروانی چاہیئے۔ کروانی چاہیئے۔ کروانی چاہیئے۔

"کون کروائے گا"

"بلند آواز سے"

عابدہ حسین نہیں

ذوالفقار بخاری نہیں

ریاض عشمت جنجوعہ نہیں

جس شخص نے صحابہ کی عظمت کو گلی، چوک، چوراہوں پر بیان کیا ہے۔ مار کھائی ہے۔ مطالعہ رکھتا ہے۔ دلائل رکھتا ہے۔ قرآن جانتا ہے۔ سنت جانتا ہے۔ زبان رکھتا ہے۔ لہجہ رکھتا ہے۔ دل رکھتا ہے۔ بہادری رکھتا ہے۔ شجاعت رکھتا ہے۔ بات کا ڈھنگ جانتا ہے۔ اس کا حق ہے۔ اسمبلی میں بھیج دشمنِ اصحاب رسول کو، لوہے کی لگام نہ چڑھوا سکوں۔ تو گولی مار دینا۔

نعرہ تکبیر اللہ اکبر

جیوے جیوے حق نواز

جیوے جیوے حق نواز

آپ کامیاب کریں۔ جہاں میں پیغمبر کی عظمت کی جنگ لڑوں گا۔ جہاں میں اصحاب رسول کی عظمت کی جنگ لڑونگا۔ وہاں میں جنگ کے سوئی گیس کے مسئلہ کو تحریک بناؤنگا۔

کیوں نہیں آتی سوئی گیس۔ آپ اس کو تحریک کا رنگ دیں۔ چیخیں چلائیں جنگ لڑیں۔ جلوس نکالیں۔ قوت دیں۔ آپ باہر لڑیں۔ میں اسمبلی میں لڑتا ہوں۔ دیکھتے ہیں حکومت کب تک چلتی ہے۔ ہمارا حق ہے گوجرہ پھاٹک پر پل بنانا

عابدہ حسین کہتی ہے کہ گوجرہ پھاٹک پر پل بنانا آئین کے خلاف ہے۔ کالا باغ ڈیم آپ ہمیں بنا دیتی ہیں۔ یہ پل نہیں بنا سکتیں کالا باغ ڈیم کی چیئمپن بننا چاہتی ہیں۔ محترمہ ضلع جھنگ کی نہر کا پانی کم کیوں ہے۔ یہ سونا اگلنے والی زمین ہے جھنگ کی۔ اسے برباد کرنے میں کس کا ہاتھ ہے۔ ہوائی اڈہ نہ بننے دینے میں کس کا ہاتھ ہے۔ چند خاندانوں کو پالنے اور پروان چڑھانے کے لئے پورے ضلع کو ہوائی اڈے سے محروم کیا گیا ہے۔

چند خاندانوں کی وجہ سے ضلع کو پسماندہ رکھا گیا ہے۔ آج بین الاقوامی پالیسیوں کی بات کی جاتی ہے۔ خیر میں اتنے اعتراض کر چکا ہوں، مخالف امیدواروں پر وہ ان میں الجھے ہوئے ہیں۔ اور ان کے پاس ان کا کوئی جواب نہیں ہے۔ نہ ہے نہ ہو سکتا ہے۔ باقی آخری جلسے میں مزید حملہ کروں گا۔ جس کے بعد اگلے دن آپ فیصلہ دیں گے۔

سامعین گرامی قدر!

میں نے آپ پر اپنا موقف واضح کر دیا ہے۔ مزید جو بات کہہ کر ختم کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ثابت کر دینا ہے دشمن پر کہ ہم ووٹر ہیں تماشائی نہیں ہیں ہاتھ کھڑا کریں کہ ہم ووٹر ہیں۔ تماشائی نہیں ہیں۔

دفاتر کا جال بچھا دو۔ بچھا دو گے۔ راتوں کو جاگو اور لوگوں کو اپنا کاز بتلاؤ۔

بتلائیں گے یا کہ نہیں؟ بتلائیں گے۔

جلوس کی صورت میں ہر محلے کے نوجوان اور بچے پھر جائیں اور کہیں کیا؟

صداقتِ صدیق رضؓ آوے ہی آوے

آپ اس کو تحریک سمجھ کر رات دن ایک کر دیں۔ میرے رب نے فضل کیا تو ۱۶ نومبر کو۔

صداقت صدیق رضؓ جیت جائے گی.
عمرؓ کی عدالت جیت جائے گی.
عثمانؓ کی حیاء جیت جائے گی.
علیؓ کی شجاعت جیت جائے گی.
آپ جیت جائیں گے.
آپ کی محنت جیت جائے گی.
آپ کی کوشش جیت جائے گی.

اَب میں آخر میں آپ کے جذبات کو مزید آسمان پر لے جانے کے لئے اٹھانا چاہتا ہوں.

نعرہ تکبیر اللہ اکبر
تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد
صداقتِ صدیق رضؓ زندہ باد
عدالتِ فاروق رضؓ زندہ باد
حیاءِ عثمان رضؓ زندہ باد
شجاعتِ علی رضؓ زندہ باد
صداقتِ صحابہ رضؓ زندہ باد
عفتِ عائشہ رضؓ زندہ باد

وآخر دعوانا اَنِ الحمد للہ رب العالمین

الیکشن ۱۹۸۸ء کے بعد پہلا خطبہ جمعہ

ایک عظیم خطاب

۱۸ر نومبر ۱۹۸۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گرامی قدر سامعین، قابلِ احترام بزرگوں،

گذشتہ دو تین جمعوں کی غیر حاضری کے بعد آج آپ سے مخاطب ہونے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔ آج میں جو کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ان کا تعلق علاقائی مقامی حالات پر ہے۔ اگرچہ آج مجھے خطابت کے منصب کو سامنے رکھتے ہوئے ملکی صورتِ حال کو بھی سامنے رکھنا چاہیئے تھا۔ لیکن ملکی حالات موجودہ صورتِ حال اور گذشتہ سے پیوستہ روز ہونے والے الیکشن کے حالات اگر میں ملکی طور پر سامنے رکھتا ہوں تو میری گفتگو آج قبل از وقت ہوگی۔ اس لئے میں آج سر دست ان حالات کو تو سامنے نہیں لانا چاہتا۔ آئندہ جمعہ تک انشاء اللہ صورتِ حال بھی واضح ہو جائے گی۔ میری جماعت کا موقف بھی متفق طور پر سامنے آجائے گا، اور میں اس وقت تک کچھ کہنے کے قابل ہو جاؤں گا۔ آج میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اس کا تعلق مقامی صورتِ حال سے ہے۔ آپ حضرات کو بخوبی علم ہے کہ ہم نے الیکشن ایک کاز ایک نظریہ کی بنیاد پر لڑا ہے۔ الیکشن برائے اقتدار برائے کرسی نہیں لڑا۔ اگر میں الیکشن برائے اقتدار اور برائے کرسی لڑتا تو مجھے صوبائی سیٹ پر بھی کاغذات نامزدگی داخل کروانے چاہیئے تھے۔ اور اس پر میرے لئے لڑنا بہ نسبت قومی اسمبلی کے قدرے آسان ہوتا۔ لیکن ایسا نہیں کیا ہے۔ باوجود بعض دوستوں کے اصرار کے میں نے ایسا نہیں کیا۔ اور یہ بات بھی نہیں کہ صرف اسی الیکشن پر بلکہ آئندہ بھی میں ایسا نہیں کرونگا۔ کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے الیکشن اس نظریہ پر لڑا ہے کہ اصحابِ رسول کیلئے آئین بننا چاہیئے۔ آئین صوبائی اسمبلی میں نہیں بنتا آئین قومی اسمبلی میں بنتا ہے۔ اگر مجھے کرسی کا شوق ہوتا تو میں کہتا کہ قومی نہ سہی تو صوبائی ہی سہی۔ لیکن نہیں میرا نقطہ نگاہ اور نظریہ اسمبلی میں پہنچنا اور اصحابِ رسول کیلئے آئینی تحفظ حاصل کرنا تھا۔ اور اس بنیاد پر آواز اٹھانا مقصود تھا۔ چنانچہ اس کاز پر اس نظریہ پر میں نے میری جماعت نے۔ کارکنوں نے۔ دوستوں نے۔ احباب

نے اہل شہر نے محنت کرنے میں کوئی کمی باقی نہیں چھوڑی۔ کاز کو سمجھا۔ پروگرام کو سمجھا۔ اور اس کاز پر مسلسل محنت کی ہے۔ اور آج الحمد للہ یہ درست ہے کہ میں قومی اسمبلی کا ممبر منتخب نہیں ہو سکا ہوں۔ لیکن اتنا ضرور ہو گیا ہے کہ آئندہ اس سیٹ پر کوئی آسانی کے ساتھ کاغذات نامزدگی داخل کرانے کی جرأت نہیں کر سکے گا۔ وہ سو مرتبہ پہلے سوچے گا۔ اور اس کے بعد میری موجودہ قوت ہوگی۔ پھر جا کر وہ تیار ہوگا کہ اسے الیکشن لڑنا چاہیئے یا کہ نہیں لڑنا چاہیئے۔

الحمد للہ ہم نے جس کاز پر محنت کی تھی جس نظریہ کی جنگ لڑی تھی۔ اس نظریہ اور اس کاز کو اڑتیس ہزار آدمیوں نے جھنگ میں ووٹ دیئے ہیں۔ جس جھنگ میں یہ طعنہ دیا جاتا ہے کہ شاید اس کے ساتھ چند جذباتی نوجوان ہیں۔ اسی جھنگ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ چند جذباتی نوجوان نہیں ۳۸ ہزار آدمی ہیں۔ اور ان ۳۸ ہزار انسانوں نے میرے اس کاز کو قبول کیا ہے۔ اور اس کو پذیرائی بخشی ہے۔ اور مجھے اپنے شہر سے کوئی گلہ نہیں ہے۔ شہر سے میں نے ہر پولنگ اسٹیشن سے الیکشن جیتا ہے۔

میں اہل شہر کا جتنا شکریہ ادا کروں وہ کم ہوگا۔ شہر پڑھے لکھے لوگوں کا مرکز ہوا کرتا ہے۔ جو لوگ تعلیم یافتہ تھے سوچ رکھتے تھے ذہن رکھتے تھے۔ ان لوگوں نے عابدہ حسین کو مسترد کیا ہے۔ چند لوگ دیہاتی کہ جن کو نظریات کی قدر و منزلت اتنی معلوم نہیں ہے۔ جتنی پڑھے لکھے لوگوں کو معلوم ہوتی ہے۔ اگرچہ میں گلہ دیہات سے بھی نہیں کرنا چاہتا ہوں دیہات سے بھی ایک بڑی تعداد ان لوگوں کی ہے جن لوگوں نے میرے اس موقف اور کاز کو قبول کیا ہے۔ شہر میں بھی وہ لوگ نکل آئیں گے۔ جنہوں نے ہمارے اس کاز کے برعکس ووٹ استعمال کیا۔ اور دیہات میں بھی وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے ہمارے اس کاز کے برعکس ووٹ استعمال کیا لیکن دونوں میں تھوڑا سا فرق ہے۔ دیہات میں جس نے ہمارے کاز کے خلاف ووٹ استعمال کیا اس نے نا سمجھی میں کیا۔ اور

شہر میں جس نے ہمارے اس کاز کے خلاف ووٹ استعمال کیا ہے۔ اس نے ٹاؤٹی کر کے استعمال کیا ہے۔ اس نے بک کر استعمال کیا ہے۔ غداری کر کے استعمال کیا ہے۔ اور نظریہ کو دانستہ نقصان پہنچانے کی غرض سے استعمال کیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود الحمد للہ شہر مبارکباد کا مستحق ہے کہ اس نے مغرب زدہ خاتون کو مذہب سے دین سے بے زار خاتون کو مسترد کیا ہے۔ اور نظریہ کو ووٹ دیا ہے۔ شہر میں کوئی پولنگ اسٹیشن ایسا نہیں ہے الحمد للہ جس سے وہ جیتی ہے۔ اور پھر ان کی جیت بھی ایک ڈرامائی انداز میں ہوئی ہے۔ ذوالفقار بخاری نے رات ہی رات عابدہ حسین کے حق میں بیٹھنے کا فیصلہ کیا اور جہاں جہاں اس کی کچھ قوت تھی وہ ووٹ اس نے عابدہ حسین کو لے کر دیئے۔ اگر میرے مقابلے میں لڑنے والا سنی امیدوار بھی غیرت کی گولی کھا لیتا وہ بھی سنی کاز کی حیا کر لیتا اور وہ بھی اس بات کی حیا کر لیتا کہ کل یہ الیکشن جیتنے والے لوگ صرف یہ نہیں کہ حق نواز کے ساتھ پھرنے والے لوگوں کے دروازوں کے سامنے ننگا ڈانس کریں گے بلکہ میری سنیت کے دروازے پر بھی ننگا ڈانس کریں گے۔ اور آج وہ حقیقت کھل کر سامنے ہے۔ جلوس آپ کے شہر میں نکلا ہے۔ ننگا ڈانس کیا گیا ہے۔ اور ایک شخص نے چادر اتار کر واضح لفظوں میں یہ بکواس کی ہے کہ اسلام آ گیا ہے۔ دیکھنا ہے جس نے دیکھ لو۔

لعنت لعنت لعنت لعنت

واضح لفظوں میں میں پوچھنا چاہونگا،

ان لوگوں سے جن لوگوں نے ہمارے کاز کو ووٹ نہیں دیا۔ جن لوگوں نے ہمارے نظریہ کو ووٹ نہیں دیا۔ اور اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتے ہیں میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس شخص کو ننگا ڈانس کرنے کا موقع دینے والے کون ہیں۔ اس شخص کو ننگا ڈانس فلیم کرنیکا موقع دینے والے کون ہیں۔ اس شخص کو سلام کا مذاق اڑانے کی قوت دینے والے کون ہیں۔ آئندہ آپ کو ایسے عنصر پر نگاہ رکھنی ہوگی کہ جن لوگوں نے آج سنی کاز کو برباد کرنے کیلئے چند کوڑیوں پر بک کر یہ نقصان کیا ہے۔ بریلوی۔ دیوبندی

اہلحدیث تینوں مکاتبِ فکر نے بلا امتیاز میرا ساتھ دیا ہے۔ میں ان تمام مکاتبِ فکر کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ میں ان لوگوں کو جنہوں نے سنی کاز کے برعکس ووٹ دیا ہے میں انہیں نہ دیوبندی سمجھتا ہوں، نہ بریلوی سمجھتا ہوں، نہ اہلحدیث سمجھتا ہوں۔

میں ان لوگوں کو قومی غدار سمجھتا ہوں۔

میں ان لوگوں کو نظریہ کا باغی اور دشمن سمجھتا ہوں۔

جہاں تک ان تینوں مکاتبِ فکر کا تعلق ہے۔ میں آج ان تینوں مکاتب فکر کا شکر گزار ہوں کہ ان کی ذمہ دار شخصیات نے بھی ساتھ دیا۔ کارکنوں نے بھی ساتھ دیا۔ بریلوی نوجوان تھے تو انہوں نے ساتھ دیا۔ دیوبندی نوجوان تھے تو انہوں نے ساتھ دیا۔ اہلحدیث نوجوان تھے تو انہوں نے ساتھ دیا ہے۔ اور ان مکاتبِ فکر کی ذمہ دار شخصیات تھیں تو انہوں نے ساتھ دیا ہے۔ لہٰذا ہمارا کوئی کارکن اور کوئی دوست کسی گلی اور چوک میں یہ کہتا ہوا نظر نہیں آنا چاہیئے کہ ہمیں بریلویوں نے ووٹ نہیں دیا۔ وہ یہ کہیں کہ ہمیں ووٹ بریلویوں نے بھی دیئے ہیں۔ اہلحدیثوں نے بھی ووٹ دیئے ہیں۔ دیوبندیوں نے بھی ووٹ دیئے ہیں۔ ہمیں ووٹ ان لوگوں نے نہیں دیا۔ جو بریلویت کے بھی دشمن تھے۔ اہلحدیث کے بھی دشمن تھے۔ دیوبندیت کے بھی دشمن تھے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ سنیت کے دشمن تھے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ لبکا و مال اور قومی غدار طبقہ تھا۔ اس کا اِن تینوں مکاتبِ فکر سے کوئی تعلق نہیں۔ گندی مچھلیاں ہیں۔

منافقین ہر پارٹی اور ہر جماعت میں ہوتے ہیں۔ منافقین سے کوئی پارٹی یا کوئی جماعت محفوظ نہیں رہ سکتی ہے۔ اس لئے کسی بھی طبقے کو یہ نہ کہا جائے کہ انہوں نے ہمیں ووٹ نہیں دیا۔ وہ لوگ اس کھاتے سے نکل چکے ہیں۔

میرے محترم سامعین!۔

ہم نے ایک نظریہ کی جنگ لڑی تھی جیسے میں نے عرض کیا ہے۔ اس کاز پر ہم نے محنت کی ہے۔ اور اس پر بڑی کامیابی سے ہم نکلیں ہیں۔ اور یہی بات میں پہلے کہتا ہوں۔ کہ آپ دشمنانِ اصحابِ رسول کی قوت کو مضبوط نہ کریں۔ ان کی

قوت مضبوط ہوگی۔ حق نواز کا کچھ نہیں بگڑے گا۔ ان کی غلیظ زبانیں فٹ فٹ لمبی نکلیں گی۔ آج آپ نے دیکھا ہے کہ

عابدہ حسین کے غنڈوں نے جلوس نکال کر واضح لفظوں میں کہا ہے کہ صحابہ کے رکھوالو بھاگ جاؤ۔ کہیں ننگا ڈانس کیا ہے۔ چادریں اتار کر کہ اسلام آگیا ہے۔ دیکھ لو کہیں کہا ہے کہ صحابہ کے رکھوالو بھاگ جاؤ۔ اور کسی جگہ کہا ہے کہ اگر ابوبکرؓ و عمرؓ سچے ہوتے تو حق نواز جیت جاتا۔ ڈوب مرنا چاہیئے۔ اس مُلا کو چُلّو میں پانی لے کر جس بدطینت انسان نے اس ذاتی بنیاد پر میرے کاز کی مخالفت کر کے آج صحابہ کو جھوٹا کہلوایا ہے اُسے برتن میں پانی لے کر ڈوب مرجانا چاہیئے۔ اور اسی کے ساتھ محترمہ عابدہ حسین سے کہنا چاہتا ہوں کہ تمہیں شہر نے مسترد کیا ہے غنڈوں کو باز رکھو۔ اگر تم نے ہلڑبازی بند نہ کی تو کل میرے کارکن بھی غنڈہ گردی کے خلاف بدمعاشی کے خلاف تشدد کے خلاف۔ احتجاجی جلوس نکالیں گے یہی گھوڑا ہی میدان

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

شانِ صحابہ — زندہ باد

شانِ صحابہ — زندہ باد

جیوے جیوے — حق نواز

ضلعی انتظامیہ تماشائی کیوں بنی ہوئی ہے۔

اگر عابدہ حسین ۴۸ ہزار کی نمائندہ ہے تو ۳۸ ہزار کا میں بھی نمائندہ ہوں۔ اور شہر کا نمائندہ ہوں۔ وہ شہر کی نمائندہ نہیں ہے۔ شہر کا نمائندہ حق نواز ہے

کسی در پر ننگا ڈانس برداشت نہیں کیا جائے گا۔

کسی جگہ پر اصحاب رسول پر تبرا برداشت نہیں کیا جائے گا۔

کسی کتے کی نکلی ہوئی زبان گوارہ نہیں کی جائے گی۔

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

انجمن سپاہ صحابہ — زندہ باد

میری آج کی تقریر انتظامیہ کیلئے پالیسی بیان تصور کیا جانا چاہیئے

یہ جلوس بازی یہ جمہوریت ہے، تم نے الیکشن جیتا ہے جن لوگوں نے تم کو ووٹ نہیں دیا ان کے دروازوں پر ننگا ڈانس کر کے گالیاں کیوں دیتے ہو۔ انہوں نے ضمیر کی آواز بلند کی ہے۔ تمہیں ووٹ نہیں دیا۔ جمہوریت کی آواز یہی ہے۔ جمہوری ذہن کو قبول کرتے ہوئے تم اسمبلی میں جاؤ۔ اگر تم میں توفیق ہے، لیکن جو لوگ آج ان سے بدلہ و انتقام لینا چاہتے ہوں، جنہوں نے ان کو ووٹ نہیں دیا۔ آپ بتلائیں کہ ان کا ذہن جمہوریت کا ہے۔ یا فرعونیت سے بھرا ہوا ہے۔

عابدہ حسین کے چمچوں کو یہ بھول جانا چاہیئے کہ عابدہ حسین ممبر بن کر انہیں چھڑوائے گی۔ عابدہ ممبر بن جانے کے باوجود بھی آج مجھ سے بڑی قوت نہیں رکھتی ہے۔

نعرہ تکبیر اللہ اکبر

میری جماعت پورے پاکستان میں ہے عابدہ حسین کا خاوند ہارا ہے

اس کا چچہ جاوید ہاشمی ہارا ہے۔ یہ تنہا جیتی ہے۔ میری جماعت کی آٹھ سیٹیں ہیں یہ تنہا ہے۔ میری جماعت کا لیڈر فضل الرحمٰن تنہا سو ممبروں جتنی قوت رکھتا ہے، بھول جاؤ تم کہ تم میرے کارکنوں کے دروازوں پر ننگا ڈانس کرو گے۔ اور تمہارا نو لٹس نہیں لیا جائے گا۔ نواز شریف، فضل الرحمٰن کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔ بے نظیر فضل الرحمٰن کے پیچھے بھاگ رہی ہے۔ حکومت بننی ہے تو فضل الرحمٰن کے بغیر بنائی نہیں جا سکتی ہے۔ چمچوں عابدہ کے غنڈوں اب خیال کرو۔ میں تمہیں شہر میں اب ننگا ڈانس نہیں کرنے دوں گا۔

نعرہ تکبیر اللہ اکبر

للکارے ہے للکارے ہے شیر کی للکارے ہے

سپاہ صحابہ زندہ باد

سپاہ صحابہ زندہ باد

میں بڑے ادب اور احترام کے ساتھ ڈپٹی کمشنر صاحب اور ایس ایس پی صاحب سے درخواست کر رہا ہوں کہ جلوس بازی کی غنڈہ گردی ختم ہونی چاہیئے اگر یہ بند نہ ہوئی انتظامیہ نے نوٹس نہ لیا۔ اور یہ جلوس نہ روکے تو پھر ہمیں بھی حق ہے کہ ہم اس غنڈہ گردی کے خلاف احتجاجی جلوس نکالیں۔ اگر ان کا جلوس نہیں روکا جا سکتا تو پھر ہمارا بھی نہیں روکا جا سکتا۔

نعرہ تکبیر اللہ اکبر

اور محترمہ یہ بتلا دوں کہ تم دیہات سے ٹرالیاں بھر کر شہر میں جلوس نہیں نکال سکتی ہو۔ شہر جب اٹھا۔ تو تمہارے چھکے سب اس سیلاب میں بہہ جائیں گے انشاءاللہ۔ انشاءاللہ

یہی فرعونیت والا ذہن تھا جس کے لئے میں نے پورے الیکشن کے دوران کہا ہے۔ لیکن عابدہ حسین یہ بھول جائے آپ نے کمپین کے دوران میرے کارکنوں کی وگن پر پتھراؤ کیا۔ میں نے احترام کیا ہے کہ الیکشن متاثر نہ ہو۔ فساد کی نظر نہ ہو۔ قومی نقصان نہ ہو۔ مگر تمہیں بھول ہے کہ اب پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔ حق نواز کل بھی عظمتِ صحابہ کیلئے تھا۔ آج بھی عظمتِ صحابہ کیلئے ہے۔

میرے واجب الاحترام سامعین:۔

میں عرض یہ کر رہا ہوں۔ دو پارٹیاں۔ دو جماعتیں دو نظریئے الیکشن لڑتے ہیں۔ ایک پارٹی۔ ایک جماعت ایک فرد کامیاب ہوتا ہے۔ انسانیت شرافت اور جمہوری ذہن کا یہ تقاضا ہے کہ جن لوگوں نے ووٹ دیا ہے۔ ان کا شکریہ ادا کیا جائے اور جنہوں نے نہیں دیا ہے۔ انہیں آئندہ اپنے موقف پر قائل کرنے کی کوشش کیجائے اور یہ سوچا جائے کہ جن لوگوں نے آج میرے اس پروگرام کا ساتھ نہیں دیا۔ اس کی وجوہات کیا ہیں۔ کیا ان لوگوں نے مغالطہ میں ووٹ نہیں دیا۔ یا ان لوگوں نے بک کر ووٹ نہیں دیا۔ یا ان لوگوں نے اس نظریہ کو ذہن سے قبول نہیں کیا۔ یہ وجوہات ہوتی ہیں۔ جو ایک کامیاب امیدوار کو بھی ان پر نگاہ رکھنا پڑتی ہیں۔ اور جو کامیاب

نہ ہو اُسے بھی اس پر نگاہ رکھنا پڑتی ہے۔ پھر جب ایک ممبر کامیاب ہو کر نیشنل اسمبلی میں پہنچنا چاہتا ہے۔ اور اس کا دعویٰ یہ ہے کہ میں ملک میں عدل چاہتا ہوں انصاف چاہتا ہوں۔ شرافت چاہتا ہوں۔ آئین کی بالادستی چاہتا ہوں۔ جب اس کا دعویٰ ہے کہ میں جمہوریت اور جمہوری ذہن چاہتا ہوں۔ برائی نہیں چاہتا۔ تو پھر اُسے کامیاب یا ناکام ہونے کے بعد دونوں صورتوں میں ایسا کوئی اقدام نہیں کرنا چاہیئے۔ جس اقدام سے فساد پھیلتا ہو۔

جس اقدام سے غنڈہ گردی جنم لیتی ہو، اور جس اقدام سے نقصانات جنم لیتے ہوں۔ جو ممبر کامیاب ہونے کے بعد ہلڑبازی کراتا ہے۔ اپنے کارکنوں سے غنڈہ گردی کراتا ہے۔ یا اُن ووٹروں کے دروازے پر جنہوں نے اس کو ووٹ نہیں دیا۔ ان کے دروازوں پر اگر وہ ننگا ڈانس کرواتا ہے تو یہ جمہوریت نہیں ہے۔ انصاف نہیں ہے۔ بلکہ بدمعاشی ہے جسے کوئی صحت مند معاشرہ قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہے۔ پھر یہ ظلم کہ ایک گلی اور ایک بازار سے جلوس نکل رہا ہے۔ گالیاں دے رہا ہے۔ توڑ پھوڑ کر رہا ہے۔ تو کیا اس جلوس نے نوٹ کیا ہے کہ اس گلی کے سارے لوگوں نے اس کے خلاف ووٹ دیا ہے۔ اس میں ایسے بھی تو آسکتے ہیں۔ جنہوں نے ووٹ ان کے حق میں کاسٹ کیا ہو۔ ان کے گھر میں بھی ماں بہنیں ہیں۔ وہ بھی ننگی گالیاں سن رہی ہیں۔ تو پھر اُسے ووٹ دینے کا کیا فائدہ ملا۔ اگر اس نے وہی تبرا سننا ہے جو اس کے مخالف سن رہے ہیں۔ تو اُسے ووٹ دینے کا کیا فائدہ۔ یہ گندی رسم ہے۔ گندہ رواج ہے۔ کہ کامیابی کے بعد جلوس نکالو۔ ننگا ناچ کرو۔ کامیابی کے بعد انسانیت کا تقاضا تو یہ ہے۔ کہ آدمی رب کے سامنے سجدہ ریز ہو۔ فرعونیت کا تقاضا یہ ہے جو بازار میں ہو رہا ہے۔ انسانیت کا تقاضا یہ ہے کہ خالق کا شکریہ ادا کیا جائے۔ اور شیطنت کا تقاضا یہ ہے۔ کہ ننگے ڈانس کئے جائیں۔ یہ واضح فرق ہے ہمارے کاز میں اور ہمارے مخالف فریق کے کاز میں۔

اللہ اکبر

نعرۂ تکبیر

میرے محترم بزرگوں :-

نماز کے وقت کی تنگی کے باعث میں آج آپ سے تفصیل کے ساتھ کچھ نہیں کہہ سکا ہوں۔ آئندہ جمعہ آپ بروقت تشریف لائیں گے تو میں جہاں مقامی حالات زیر بحث لاؤنگا۔ وہاں ملکی حالات بھی زیر بحث لاؤنگا۔ آج میں صرف اتنا کہنا اور کرنا چاہتا تھا کہ ہم نے الیکشن لڑا ہے۔ جس طرح الیکشن لڑنے کا حق تھا۔ اس میں کوئی کمی اور کمزوری نہیں دکھائی۔ ہم نے مقابلہ کیا ہے۔ اور پوری قوت کے ساتھ مقابلہ کیا ہے۔ لیکن میں نے آپ کو وجہ بتلا دی کہ رات ہی رات ایک امیدوار دوسرے کے حق میں بیٹھتا ہے۔ الکفر ملت واحدۃ کے تحت ایک امیدوار دوسرے کے حق میں بیٹھتا ہے۔ مگر میں نے عرض کیا ہے کہ سنی امیدوار بھی غیرت کی گولی کھا لیتا تو جرأت نہ ہوتی آج کسی کو کھلے عام تبرے کی لیکن اس کے باوجود پھر کہنا چاہتا ہوں کہ۔ بے شک میں ممبر منتخب نہیں ہوا ہوں لیکن دشمنانان اصحاب رسول کو بھول جانا چاہیئے کہ میں ان کی گندی زبانوں کو کھلا چھوڑ دونگا۔

سوال ہی نہیں پیدا ہوتا، ضلعی انتظامیہ اور علبدہ حسین اگر شہر میں امن چاہتی ہے۔ تو ننگا ڈانس بکواسات اور جلوس بازی بند کریں۔ اگر یہ بند نہیں ہوتے تو پھر ہم طاقت سے بند کریں گے۔ ہماری قوت اور طاقت تم سے کم نہیں ہے زیادہ ہے،

نعرہ تکبیر اللہ اکبر

علبدہ کے پاس کرائے کے قاتل ہیں۔ ہر ووٹر لڑنے نہیں آتا۔ میرے پاس نظریہ پر جان لڑانے والے لوگ ہیں۔ جنہوں نے میرا الیکشن لڑا ہے۔ تیرا ایک کروڑ روپیہ اس الیکشن پر خرچ ہوا ہے۔ اور میرا الیکشن میرے کارکنوں نے لڑا ہے شہر نے تجھے مسترد کیا۔ تجھے شرم آنی چاہیئے تھی، آپ جلوس نکالتے ہیں تو دیہات میں نکالتے آپ بھنگڑا ڈالتے تو دیہات میں ڈالتے۔ آپ ننگا ڈانس کرتے تو دیہات میں کرتے

شہر میں آپ کو کسی نے دیا کیا ہے۔ جو آپ ناچ رہے ہیں۔ لیکن شاید انہوں نے یہ سمجھا ہے کہ سیٹ ہم نے جیت لی ہے۔ اب حکومت ہماری ہے۔ حکومت تمہاری کیسے ہے، بلوچستان میں جمعیت علمائے اسلام کے سوا صوبائی حکومت نہیں بن سکتی ہے جب میری جماعت کی یہ قوت ہے تو تنہا عابدہ حسین کو کسی نے کیا پوچھنا ہے جس نے کل کسی نہ کسی کا چمچہ بننا ہے۔ کسی نہ کسی کے ہاتھ بکنا ہے کسی نہ کسی پارٹی کا حصہ بننا ہے۔ اس تنہا خاتون کو کون پوچھتا ہے۔ عابدہ حسین اور اس کے گروپ کی آواز ایک طرف اور تنہا فضل الرحمٰن کی آواز ایک طرف۔

نعرہ تکبیر اللہ اکبر

جمعیت علمائے اسلام زندہ باد

اس کے چند چمچے جو پھولے نہیں سماتے کہ ہمارے پاس ایم این اے ہے۔ ہم جو چاہیں کر دیں گے۔ اگر تمہارے پاس ایم این اے ہے تو ہمارے پاس کوئی نہیں؟ تم ایک عورت پر اعتماد کر رہے ہو۔ جس نے ایک سیٹ چھوڑنی ہے۔ پتہ نہیں یہ چھوڑتی ہے یا وہ چھوڑتی ہے۔ اور کل لعنتیں پڑتی ہیں۔ کہ اگر سیٹ چھوڑنی تھی۔ تو پھر الیکشن کیوں لڑا تھا، لوگ کل ہی گالیاں دیں گے۔

میرے محترم بزرگو!۔

میں عرض یہ کر رہا تھا۔ کہ میں نے بڑا واضح لفظ کہا ہے۔ کوئی مت کہے کہ بریلویوں نے ووٹ نہیں دیا، مجھے بریلویوں نے اہلحدیثوں نے دیوبندیوں نے اور آزاد لوگوں نے سبھی نے ووٹ دیا ہے۔ اور میرے کام کو سمجھا ہے۔ دیہاتیوں نے ووٹ دیا ہے جن کو کام سمجھ آیا ہے۔ شہریوں نے ووٹ دیا ہے۔ جن کو کام سمجھ آیا ہے۔ آپ یوں کہیں کہ یہ بریلوی، دیوبندی اہلحدیث لڑائی نہیں تھی، چند لکاؤ مال تھے۔ جنہوں نے یا چوغہ اہلحدیث کا پہنا ہوا تھا یا چوغہ بریلویوں کا پہنا ہوا تھا، یا چوغہ سنیت کا پہنا ہوا تھا۔ وہ نہ بریلوی تھا۔ نہ دیوبندی تھا۔ نہ اہلحدیث تھا۔ وہ گلیوں میں بکنے والا بدکردار لکاؤ مال تھا۔

جس نے یہ موقعہ فراہم کیا۔ اُسے یہ شرم بھی نہیں آئی ہے حیا بھی نہیں آئی ہے جو سن رہے تھے کہ جنہوں نے ووٹ نہیں دیا وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ ابوبکرؓ و عمرؓ کی صداقت حق نواز سے وابستہ نہیں ہے۔ ان کی سچائی تو قرآن پیش کر رہا ہے۔ یہ بھول جاؤ۔ ابوبکرؓ و عمرؓ کل بھی سچے تھے۔ آج بھی سچے ہیں۔ میں ان کی صداقت پر جان دے دونگا۔ لیکن جھنگ کی گلی میں اب کوئی غلیظ زبان برداشت نہیں کی جائے گی۔

تم بھول جاؤ	تم بھول جاؤ
نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
شانِ صداقت رضؓ	زندہ باد
عدالتِ فاروق رضؓ	زندہ باد
حیائے عثمان رضؓ	زندہ باد
شجاعت علی رضؓ	زندہ باد
جیوے جیوے	حق نواز

میں دوٹوک اور واضح لفظ کہہ رہا ہوں۔

انتظامیہ میری درخواست کو مسترد کر کے مجھے کہہ دے کہ ہم مداخلت نہیں کر رہے ہیں جلوس میں، تو ہم بھی نکالتے ہیں مقابلے پر خود ہی نمٹ لیتے ہیں۔ تمہاری قوت کو بھی دیکھ لونگا۔ اور تمہارے ایم این اے کو بھی دیکھ لوں گا۔ لیکن پھر کہتا ہوں۔ کہ ہمارے ساتھ الیکشن میں۔ بھی زیادتی ہوئی لیکن ہم نے قومی مفاد اور ملی مفاد کو سامنے رکھا ہے۔ کہ الیکشن متاثر نہ ہو لیکن اب اِسے برداشت نہیں کریں گے۔

دو دو ٹکے کے آدمی اور لکاؤ مال وہ لوگوں کے دروازوں کے سامنے ماں بہن کی گالی بھی برداشت کر جائیں گے۔ ہم ذاتی گالی بھی برداشت کر جائیں گے۔ ہم ننگا ڈانس بھی شائد برداشت کر جائیں لیکن ہم اصحابِ رسول پر تبرا

برداشت نہیں کریں گے بھول جانا چاہیئے ان کو، پھر شہر میں جو کہرام مچے گا. اس کی ذمہ داری مجھ پر یا میرے کارکنوں پر عائد نہیں ہوگی. اس کی ذمہ داری انتظامیہ پر یا عابدہ پر آئے گی. اس لئے اگر اس کا کوئی جمہوری ذہن ہے. کوئی رتی بھر اس میں جمہوریت ہے. اُسے اپنے غنڈوں کو روک دینا چاہیئے کہ مت شہر میں یہ جلوس نکالو اگر وہ نہیں روکتی ہے. انتظامیہ نہیں روکتی ہے. تو پھر آپ بھی تیاری کریں قیادت میں خود کرونگا،

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

جیوے جیوے — حق نواز

ہم پھر غنڈہ گردی اور بے حیائی کے خلاف احتجاجاً جلوس نکالیں گے. قیادت میں خود کرونگا.

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

اگر میری موجودگی میں عابدہ کے غنڈے شہر میں اصحابِ رسول پر تبرا کر جائیں. پھر میری کوئی زندگی نہیں ہے. میری ضرورت اس وقت تک ہے، جب تک میں اصحابِ رسول کی عزت کا تحفظ کر جاؤں.

قائد تیرے حکم پر — جان بھی قربان ہے.

قائد تیرے حکم پر — جان بھی قربان ہے.

قائد تیرے حکم پر — جان بھی قربان ہے.

میں آخر میں اہل شہر کا سنی کارکنوں کا بلا امتیاز، بریلوی، دیوبندی اہلحدیث مکاتب فکر کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں، شہر سے ہم نے الیکشن جیتا، اور ۳۸ ہزار ہم نے ووٹ لئے ۳۸ ہزار ایک چٹائی پر بیٹھنے والے نے بے سروسامانی کے عالم میں ایک ارب پتی خاندان کے ساتھ ٹکری ہے. آئندہ اس سیٹ پر کوئی آسانی کے ساتھ کائناتِ نامزدگی داخل کرانے کی جرأت نہیں کرے گا. جن لوگوں نے ووٹ دیئے ہیں. کامیاب ہونے کے بعد لوگ مسرت کرتے ہیں. کہ اب ہمیں

یہ سیٹ مل گئی ہے۔ اور ناکام امیدوار تو سیدھے ہاتھ سلام نہیں لیتا۔ کہ کیا دیا ہے تم نے جو میں تمہیں ملوں۔ نہیں جس ۳۸ ہزار انسان نے مجھے ووٹ دیا ہے۔ میری زندگی اور موت ان کے ساتھ وابستہ ہے۔ میں ان کے غم اور خوشی میں ہمیشہ شریک رہوں گا۔ آج کے بعد میری جماعت کے دفاتر دیہات میں شہر میں۔ محلہ جات میں کھل جائیں گے۔ جس کو جو تکلیف ہوگی۔ وہ دفتر میں نوٹ کرائے گا۔ اگلی جنگ میں یہاں لڑونگا۔ میری جماعت اسمبلی میں لڑے گی۔ مطمئن رہنا چاہیئے۔ آپ کو ہر لحاظ سے جو دیہاتی ہیں بلکہ یہ بھی کہتا ہوں۔ کہ جن لوگوں نے مجھے ووٹ نہیں دیا اور سنی کاز کو نقصان پہنچایا ہے۔ میں انہیں بھی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر آج بھی تم میرے ساتھ آؤ گے۔ انسانیت کی بنیاد پر تمہارے ساتھ بھی چلونگا۔ میں ایک وسیع القلب ذہن رکھتا ہوں۔ اگر میرے دل میں کہیں تنگی آتی ہے۔ تو وہ اصحابِ رسول کے دشمنوں کے لئے آتی ہے۔ میں اصحابِ رسول کیلئے تبرا برداشت نہیں کرسکتا۔ اس کیلئے آپ مجھے تنگ نظر کہیں آپ کی مرضی۔ اس کے لئے آپ مجھے کوئی طعنہ دیں میں ہر طعنہ برداشت کرسکتا ہوں۔ لیکن اصحابِ رسول کے خلاف کسی کی تبرا بازی برداشت نہیں کرسکتا۔ اس کے علاوہ جو ہو مجھے برداشت ہے میں کھلے عام کہہ رہا ہوں۔ جن لوگوں نے ووٹ نہیں دیا۔ انہیں اگر عابدہ حسین دھکے دے کر کوٹھی سے نکال دے تو میں ان کا بھی خادم ہوں۔ میری جماعت جنگ لڑے گی۔ میں ان کا ساتھ دونگا۔ لیکن ان سے اتنا ضرور کہونگا کہ اگر کسی نے مغالطے میں سنی کاز کو نقصان پہنچایا ہے۔ تو وہ قابلِ معافی ہے۔ اور اگر کسی نے دانستہ سنی کاز کو نقصان پہنچایا ہے۔ اور صحابہ پر تبرا کروانے کیلئے ووٹ دیا ہے تو وہ توبہ کر کے آئے گا۔ تو ساتھ دیں گے۔ بغیر توبہ کے نہیں جو مغالطے میں ہے۔ وہ قابلِ معافی ہے۔ جس نے دانستہ اصحاب رسول پر تبرا کیا ہے۔ یا کروایا ہے۔ وہ رب سے معافی مانگے۔ سجدے میں گرے کہ اس نے یہ خطا ہموار کی ہے۔ اس کے بعد آئے۔ تو سر آنکھوں پر۔

نعرہ تکبیر اللہ اکبر

گرامی قدر سامعین بہ

اس پالیسی کے ساتھ جتنے لوگوں نے ووٹ دیئے ہیں، وہ مایوس نہ ہوں، ان کے غم ان کی خوشی اور ان کی تکلیف میں ہم برابر کے شریک رہیں گے۔ میں شریک رہونگا۔ میری جماعت شریک رہے گی۔ میرے کارکن میرے دوست احباب شریک رہیں گے۔ انہیں مایوس نہیں ہونے دیا جائے گا۔

کیا ہوا اگر اسمبلی میں میری آواز نہیں تو میری جماعت تو ہے اس کی آواز ہے۔ آپ مضبوط ترین بن کر آگے نکلیں۔ آپ نے مزید کام کرنا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ میں آئندہ پانچ سالوں میں زندہ نہ رہوں۔ ہم نے کسی کا کام اس لالچ میں نہیں کرنا کہ دوبارہ الیکشن لڑنا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ میں پانچ سال تک زندہ نہ رہوں۔ ہم نے کام کرنا ہے۔ ان کی قربانی کی بنیاد پر کہ انہوں نے ہمارے اس کاز کو ووٹ دیا ہے۔ آئندہ لالچ کی بنیاد پر نہیں اس بات پر کہ انہوں نے ساتھ دیا ہے۔ تعاون کیا ہے۔ اور ایک کاز کو مضبوط کیا ہے۔ اس بنیاد پر فرض ہو گیا ہے۔ کہ ہم اب ان کے غم دکھ اور خوشی میں شریک ہوں۔ اور جہاں تک ہو سکے ہم ان کا تعاون کریں یہ صلائے عام ہے۔ جو آئے گا۔ ہم اس کے تعاون کیلئے رات دن تیار ہوں گے۔

میں اکثر سفر پر رہا کرتا تھا اب میں نے عہد کر لیا ہے کہ میں تین دن جھنگ میں مذہبی دورے اور مدح اصحاب رسول کی تحریک کو چلاؤنگا۔ تین دن تک آپ کو رات بھی میسر ہونگا۔ دن بھی میسر ہونگا۔ میں سارا ہفتہ رہتا لیکن میری جماعت پورے ملک میں ہے۔ میں نے اس تحریک کو باقی رکھنا ہے۔ اس لئے تین دن ہفتہ، اتوار اور پیر پر مسلسل ایام ہیں آپ کو میسر آؤنگا۔ آپ رات کے ۱۲ بجے آئیں گے۔ تو میں آپ کو میسر آؤنگا۔ آپ دن کو آئیں گے۔ تو میں میسر آؤنگا۔

آخر میں میں آپ پر واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ میں نے الیکشن کی مہم شروع کرتے وقت یہ اعلان کیا تھا کہ صوبائی سیٹ پر ہم کسی کی مخالفت اور موافقت نہیں کریں گے۔ میں نے ہر جگہ ہر جلسے میں اس بات کی پابندی کی کہ ہم

صوبائی سیٹ پر کسی کی نہ حمایت کریں گے۔ نہ مخالفت کریں گے۔ اور آپ نے تمام الیکشن میں مجھے اس پر ثابت قدم پایا۔

میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ اب میری زبان صرف ایک محلہ ایک شہر یا ایک علاقے تک ہی نہیں۔ وہ آواز ملکی آواز ہے۔ میں آج اپنے اس عہد سے ہٹ کر نہ دین کو نقصان پہنچا سکتا ہوں۔ نہ معراج کے تقدس کو نقصان پہنچا سکتا ہوں۔ نہ ہی میں نے سیاست عام سیاستدان کی طرح کی ہے، نہ میں نے الیکشن کی مہم عام سیاستدان کی طرح چلائی ہے۔ نہ وعدہ کسی کے ساتھ عام انسان عام لیڈر کی طرح کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے کل بھی کہا تھا۔ کہ آپ صوبائی سیٹ۔ آزاد ہیں میں آج بھی کہتا ہوں۔ کہ آپ آزاد ہیں۔ جس کو آپ کا دل کہے۔ آپ کو اللہ نے دو آنکھیں دی ہیں۔ دل دیا ہے۔ علم دیا ہے۔ سوچ دی ہے فہم دیا ہے۔ آپ نے میرے اس پیش کردہ کاز میرے اس پیش کردہ نظریہ۔ اسلام کی سربلندی، اخلاق کی سربلندی۔ دین کی سربلندی کو سامنے رکھ کر چلنا ہے۔ اس کاز پر آپ ہمارے ساتھ آئیں۔ ہم کسی سٹیج پر بھی اس کاز کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتے۔ تمام صوبائی امیدواروں کا میں شکر گزار ہوں۔ اگر کسی شخص نے ساتھ نہیں دیا ہے، وہ اپنے رب کو جواب دہ ہوگا، جہاں تک میری معلومات ہیں۔ میرے ساتھ ہر قسم کے کارکن ہیں۔ ہر قسم کے لوگ آئے ہیں۔ انہوں نے خلوص نیت کے ساتھ تعاون کیا ہے۔ میں ۳۸ ہزار ووٹ کی قوت کو آج تقسیم کر کے سیاسی غلطی نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ کاز کو برباد نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ میں واضح لفظوں میں عرض کر رہا ہوں۔ کہ سپاہ صحابہ بھی جماعت کی حیثیت سے مداخلت نہیں کرے گی۔ جمعیت بھی جماعت کی حیثیت سے مداخلت نہیں کرے گی۔ حق نواز بھی مداخلت نہیں کرے گا۔ آپ کو صوبائی امیدواروں کو جو امیدوار پسند آئے، جو دل لگے، جس کو آپ اچھا سمجھیں اس کا آپ ساتھ دیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ صوبائی امیدوار بھی میری اس پالیسی کو اچھی نگاہ سے دیکھیں گے کہ اگر میں نے شروع میں یہ عہد کیا ہے۔ تو مجھے آج بھی

عہدہ پہ قائم رہنا چاہیئے۔ اگر میں آج پہلے نمبر پر قوم کے ساتھ دھوکا کرتا ہوں، دجل اور فریب کرتا ہوں۔ تو میں کل قوم کی نمائندگی کہاں کر سکتا ہوں۔ کب کروں گا۔ میری ایک زبان ہے۔ الحمد للہ میری زبان کو کروڑ روپیہ لگا کر کوئی نہیں خرید سکتا۔ کروڑ بھی کم ہے۔ اربوں روپیہ ڈھیر کر دیا جائے۔ اس رب کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ نہ میری زبان خریدی جا سکتی ہے۔ نہ میرا کاز خریدا جا سکتا ہے۔ تو میں نے جو وعدہ کیا تھا۔ اس پر قائم ہوں۔ کل الیکشن ہے۔ آپ نے ممبر منتخب کرنا ہے۔ آپ نے اپنی قسمت کا فیصلہ کرنا ہے۔ آپ رات بھی سوچیں اور دن بھی سوچیں غصے سے اور جذبات سے ہٹ کر آپ جو فیصلہ کریں۔ آپ اس میں آزاد ہیں۔ میں آپ حضرات کا، تمام صوبائی امیدواروں کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں، مشکور ہوں، اور یقیناً دل سے مشکور ہوں۔ جتنے بھی کونسلر حضرات تھے، جنہوں نے ساتھ دیا، ان سب کا شکر گزار ہوں اور جنہوں نے ساتھ نہیں دیا۔ انہیں پھر دعوت دیتا ہوں، کہ تم دوبارہ غور کرو کہ کہیں تم نے اپنی قبر تو برباد نہیں کی ہے۔ پھر غور کرو، پھر غور کرو۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں۔ معذرت کے ساتھ رب العالمین مجھے اور آپ کو صحیح کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

مولانا حق نواز — زندہ باد



خان پور شہر میں کائنات کے مومنوں

کی امی ، اُم المومنین

حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ

کی سیرت مطہرہ پر منفرد خطاب

۱۹۸۹ء

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وکفی باللہ شھیداہ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار ۔

قَالَ اللہ تعالیٰ فی مقام آخر الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً ط

قال اللہ فی مقام آخر لعنت اللہ علی الکٰذبین

وقال اللہ فی مقام آخر لستن کاحد من النساء

وقال اللہ فی مقام آخر والسٰبقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوعنہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علیٰ شرکم ۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم ۔

صدق اللہ وصدق النبی الکریم ط

معزز علمائے کرام میرے قابل صد احترام بزرگوں حضرت مولانا غلام ربانی صاحب انجمن سپاہ صحابہ ضلع رحیم یار خان کے عزیز جیالے نوجوانوں ۔

خان پور وہ تاریخ ساز قصبہ ہے جس قصبہ میں آج بھی عالم اسلام کی وہ مقتدر شخصیت بقید حیات موجود ہے ۔ جسے پندرھویں صدی میں ملت اسلامیہ حافظ الحدیث حضرت درخواستی دامت برکاتہم کے نام سے جانتی اور پہچانتی ہے ۔ خانپور میں مجھے آج سے پہلے بھی ایک آدھ بار آپ حضرات سے مخاطب ہونے کا موقعہ ملا

ہے. لیکن اس وقت آپ سے مخاطب ہونے کا انداز اور تھا. آج آپ سے مخاطب ہونے کا انداز اور ہوگا.

گرامی قدر:-

آپ حضرات نے آج کے اس تاریخ ساز عظیم الشان جلسے کی غرض اور اس کے مقاصد کو بذریعہ اشتہار پڑھ لیا.

ظاہر ہے کہ مجھے جلسے کے مقصد کو اپنے خیالات کا موضوع بنانا ہے

آپ حضرات دور دراز سے دینی تڑپ لے کر آئے ہوں گے. اور میں بھی ایک لمبا سفر کر کے اسی غرض کے لئے آیا ہوں. اور میرا آنا بھی نیک نیتی کے ساتھ ہوا ہے. اور آپ کی تشریف آوری بھی نیک نیتی کے ساتھ ہوئی ہے. ہم یہاں جتنی دیر بیٹھیں گے. وہ لمحات میری اور آپ کی اخروی نجات کا وسیلہ ضرور بنیں گے. انشاءاللہ. گرامی قدر آپ حضرات میں بہت سارے لوگ ایسے موجود ہوں گے. جنہوں نے متعدد مرتبہ میرے خیالات کو سنا ہوگا. وہ میری سوچ سے واقف ہوں گے. اور میرے انداز بیان سے آگاہ ہوں گے. تاہم کچھ حضرات ایسے بھی ہوں گے جنہیں ہمارا موقف معلوم نہیں ہوگا. یا جنہیں میرے مافی الضمیر سننے کا اتفاق نہیں ہوا ہوگا. اس لئے میں گذارش کروں گا کہ میں اپنا ایک انداز بیان اور سوچ و فکر رکھتا ہوں اور سپاہ صحابہ اسی سوچ و فکر کو لے کر گلی گلی. گاؤں گاؤں. قصبہ قصبہ. بستی بستی. قریہ قریہ پھیل رہی ہے اور وہ آخری دم تک اسی موقف پر لڑنا چاہتی ہے. اس گئے گذرے دور میں جس دور میں لوگ دین سے دور بھاگتے جا رہے ہوں. اس دور میں جس دور میں انتشار عام ہو. افتراق عام ہو. مذہبی قوتیں اپنی قوت کو ضائع کر رہی ہوں. ایسے دور میں ایسے نوجوان کا مذہبی سٹیج پر آ جانا کہ جس نوجوان کی راتیں ٹی وی پر گذرتی تھیں جس نوجوان کے لمحات سینما میں گذرتے تھے. ان نوجوانوں کا باقاعدہ وردی پہن کر گلی گلی. کوچوں میں اصحاب رسول کی عظمت بلند کرنا. ازواج رسول کی عفت کو بیان کرنا. اور ان مقدس شخصیات کے دشمنوں کی ۱۴ سو سالہ تاریخ کو بیان کرنا. میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرا

کمال ہے۔ نہ یہ ان نوجوانوں کا کمال ہے۔ یہ کھلی اور واضح حقیقت ہے کہ اس کو صرف اور صرف اصحاب رسول کی کرامت ہی تصور کیا جاسکتا ہے۔ اس کا کوئی دوسرا نام نہیں رکھا جاسکتا۔

گرامی قدر:۔

واقعہ یہ ہے کہ آج پاکستان میں، پاکستان کی زمین پر پاکستان کی دھرتی پر جتنی گالیاں اصحاب رسول کو دی جارہی ہیں۔ جتنی گالیاں ازواجِ نبی کو دی جارہی ہیں۔ اتنی گالیاں کائنات کے کسی غلیظ سے غلیظ فرد کو بھی نہیں دی جارہی ہیں۔

اصحاب رسول کو ماں بہن کی گالی آپ کے ملک میں تحریر کرکے دی گئی ہے۔ بیٹی کی گالی دی گئی ہے۔ ماں کی گالی دی گئی ہے۔ بہن کی گالی دی گئی ہے۔ نانی کی گالی دی گئی ہے۔ دادی کی گالی دی گئی ہے۔

ازواج رسول کو معاذاللہ معاذاللہ معاذاللہ

نقل کفر کفر نہ باشد انہیں شریر لکھا گیا ہے۔ منافقہ لکھا گیا ہے۔ ملعون لکھا گیا ہے۔ نبی کا دشمن لکھا گیا ہے۔ نبی کو زہر دینے والے لکھا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی ان کے خلاف سخت بُرے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ وہ لٹریچر آپ کے ملک میں اردو زبان میں صرف موجود ہی نہیں ہے۔ اسے تقسیم بھی کیا جارہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے حالات میں سُنی قوم کا غفلت کی لمبی چادر تان کر سو جانا۔ گویا اپنی تباہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے، کوئی جواز نہیں ہوگا

رب العالمین کی بارگاہ میں میرے اور آپ کے پاس کہ ہم کوئی عذر پیش کرسکیں کہ ہم کیوں خاموش رہے۔ اور ہم نے کوئی لائحہ عمل کیوں نہ تیار کیا اور ہم نے اس کفر کی راہ کیوں نہ روکی۔

گرامی قدر:۔

آج کی کانفرنس کے مقاصد کو آپ سمجھتے ہیں میں انتہائی شکر گذار ہوں انجمن سپاہ صحابہ ضلع رحیم یار خان کا اور خانپور کے نوجوانوں کا جنہوں نے اس کا اہتمام

کیا ہے۔ اور کھلا جلسہ کیا ہے۔ اور چوک پر آپ حضرات کو تشریف آوری کی دعوت دی ہے۔ اور پھر اتنے وسیع پیمانے پر اس جلسے کا پروپیگنڈہ کیا ہے اور جلسے کا عنوان سیدہ کائنات سیدہ طاہرہ منزہ۔ آبروئے پیغمبر لباسِ نبوت سیدہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نام دیا گیا ہے۔ مجھے اس عنوان پر آپ حضرات سے مختصر سہی لیکن بہت کچھ کہنا ہے۔

گرامی قدر:۔

انجمن سپاہ صحابہ ایک تحریک کا نام ہے۔ انجمن سپاہ صحابہ اہل سنت کی ایک نوجوان اور منظم جماعت کا نام ہے۔ سپاہ صحابہ ایک بڑا واضح موقف رکھتی ہے۔ اور اس موقف پر وہ اپنی جان تک پیش کرنے سے گریز نہیں کرتی۔ انجمن سپاہ صحابہ کی بنیاد آج سے تقریباً تین سال اور کچھ ماہ پیشتر رکھی گئی تھی۔ میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے کچھ پروگرام کو آپ کے سامنے رکھ دوں اس کے بعد اگلے خیالات کا اظہار کروں گا۔

تین سال قبل اس نوجوان تنظیم کی بنیاد جھنگ جیسے ایک پسماندہ ضلع میں رکھی گئی۔ ضلع میں نہیں بلکہ ایک محلہ میں رکھی گئی۔ اور پھر اس کو پھیلانا شروع کیا۔ آج الحمد للہ کراچی سے پارا چنار تک نوجوان یہی جھنڈا پکڑے ہوئے پھر رہے ہیں۔ اور گلی گلی۔ گاؤں گاؤں میں اصحاب رسول کی عظمت کا پھریرا بلند کر رہے ہیں صرف شہری حد تک نہیں سپاہ صحابہ نے دیہاتوں میں بھی اپنی شاخیں اور یونٹ قائم کر لئے ہیں۔ اور اس کی رات دن کی کوشش صرف اور صرف یہی ہے کہ سنی قوتوں کو جمع کیا جائے۔ سنی انتشار کو ختم کیا جائے۔ سنی قوتوں کو ایک متحدہ پلیٹ فارم دیا جائے رات دن کی محنت یہی ہے کہ اصحاب رسول کی عظمت اصحاب رسول کی مدح۔ اصحاب رسول کی منقبت ازواج رسول کی عفت کو عام کیا جائے۔ اور ان کے دشمنوں کے کفر کو ملت اسلامیہ پر واضح کر دیا جائے۔ تین سال سے معرضِ وجود میں آنے والی اس نوجوان تنظیم نے پورے ملک کو اپنی پلیٹ میں لے لیا ہے۔ اس نے شاخیں اور یونٹ قائم کر لئے ہیں۔ اس نے باقاعدہ ایک پروگرام دیا ہے۔ اس نے باقاعدہ ایک وردی ایک جھنڈا اور ایک دستور العمل دیا ہے۔ اس نے باقاعدہ سنی قوم کے سامنے واضح

موقف رکھا ہے۔ اور بے لچک موقف رکھا ہے۔ اور اس میں کوئی لچک پیدا نہیں کی
اس کم عرصہ میں سپاہ صحابہ کے تین سو کارکن گرفتار ہوئے ہیں۔ ۴ کارکن شہید ہوئے
ہیں۔ بہتیوں زخمی ہوئے ہیں۔ اور آج بھی سپاہ صحابہ کی مرکزی قیادت جیل میں موجود
ہے۔ اور آج بھی سپاہ صحابہ کے کارکنوں پر مختلف مقامات پر مقدمات قائم ہیں۔ اور وہ
تاریخیں بھگت رہے ہیں۔ اور عدالتی چکر کاٹ رہے ہیں۔ عدالت کے کٹہرے میں کھڑے
ہیں۔ میں عرض یہ کر رہا تھا۔ کہ اس کم عرصہ میں سپاہ صحابہ ایسی مشکلات سے گذری
ہے کہ جہاں تک میرا مطالعہ ہے۔ کوئی جماعت بھی کم عرصہ میں نہ اتنی پھیلی ہے اور
نہ اتنی مشکلات سے گذری ہے۔ مجھے دوسری جماعتوں پر تنقید نہیں کرنا۔ ان کے کام پر
تنقید نہیں کرنا۔ ان کی تنقیص نہیں کرنا۔ جن جماعتوں نے دینی کام کیا ہے۔ اور خلوص کے
ساتھ کیا ہے۔ ہم اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مجھے بتلانا صرف یہ ہے۔ کہ تین
سال کے کم عرصہ میں برصغیر میں کسی بھی جماعت نے نہ اتنی قربانی دی ہے۔ اور نہ اس نے
اتنا اپنے آپ کو پھیلایا ہے۔ اور نہ ہی اتنا اس نے ڈٹ کر کام کیا ہے۔ کہ تین سال کے
عرصہ میں اس کے چار کارکن شہید ہوئے ہوں۔ اور وہ پورے ملک میں پھیل گئی ہو۔ اور
۳ سو اس کے کارکن گرفتار ہوئے ہوں۔ بہتیوں زخمی ہوئے ہوں۔ اور اس کے ساتھ
ہی اس نے اتنی مار کھائی ہو کہ پولیس انہیں تھانوں میں مادر زاد ننگا کر کے مارتی
رہی ہو۔ برصغیر میں میری نگاہ میں کم عرصے میں اتنا کام کرنے والی کوئی جماعت نہیں
ہے۔ اور میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں۔ اگرچہ مجھے اس بات کو اپنے منہ سے نہیں کہنا چاہیے
لیکن مقصد سپاہ صحابہ کی کارروائی کا تذکرہ کرنا ہے۔ کہ اس نے کتنا کام سرانجام دیا
ہے جہاں سپاہ صحابہ کے کارکنوں کو تھانوں میں الٹا لٹکا کر مارا جاتا رہا ہے۔ جہاں سپاہ صحابہ
کے کارکن کو ننگا کر کے مارا جاتا ہے وہاں صرف یہ نہیں کہ سپاہ صحابہ کے کارکنوں پر تشدد
ہوا ہے۔ میں اللہ کو گواہ کر کے اس بات کو بیان کرتا ہوں کہ پولیس مجھے مادر زاد ننگا کر
کے مارتی رہی ہے۔ اور ظلم و تشدد کرتی رہی ہے۔ اس تمام تر ظلم کی وادی سے گذر کر
ہم اس موقف پر قائم ہیں۔ کہ اصحاب رسول کا دشمن کل بھی کافر تھا۔ آج بھی کافر ہے۔

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

شیر اسلام مولانا حق نواز — زندہ باد

انجمن سپاہ صحابہ — زندہ باد

یہ تشدد بربریت ہمارے موقف میں لچک پیدا نہیں کر سکی ہے۔ نہ آئندہ انشاء اللہ کر سکے گی۔ ہم ایک پختہ عزم اور پختہ ارادہ رکھتے ہیں۔ میں آپ کو گواہ کر کے اس کھلی فضا میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ اگر اگر اگر بالفرض مجھے اصحاب رسول اور ازواج رسول کی عفت اور تقدس کے تحفظ کے لئے پھانسی کے تختہ تک جانا پڑا تو میں جاؤں گا۔

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

جیوے جیوے — حق نواز

۳۰۲ جیسے سنگین مقدمات میں مجھے دو مرتبہ ملوث کیا گیا ہے۔ دونوں کیس اب بھی موجود ہیں۔ دونوں کے چالان مکمل ہو کر عدالت میں آ گئے ہیں۔

میں ضمانت پر باہر ہوں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ اس کائنات میں سب سے بڑا مقدمہ صرف اور صرف ۳۰۲ ہی کا ہے۔ اس سے بڑا کوئی کیس کوئی مقدمہ آج دھرتی پر موجود نہیں ہے۔ آج سنگین مقدمات میں مجھے دشمن نے اس لئے ملوث کیا ہے، کہ وہ میری زندگی یا میرے ساتھیوں کی زندگی سے کھیل لے۔ اس نے اس لئے ملوث کیا ہے۔ کہ شاید اس طرح یہ سنگین مقدمات میں الجھ کر ہمت ہار جائیں گے۔ لیکن اُسے بھول ہے۔

جسے اصحاب رسول کی عظمت سمجھ آگئی ہو۔ وہ زندگی بھول سکتا ہے۔ صحابہ نہیں بھول سکتا۔

عظمتِ صحابہ — زندہ باد

عظمتِ صحابہ — زندہ باد

جیوے جیوے — حق نواز

جیوے جیوے حق نواز
میری آواز تیری آواز حق نواز حق نواز
میری آواز تیری آواز حق نواز حق نواز

سامعین محترم:۔

میرے یہ الفاظ قطعاً مبالغہ یا شعلہ نوائی نہیں اللہ مجھے معاف کرے رب میرا دل جانتا ہے آپ کو آج یقین آئے نہ آئے لیکن قیامت کے روز ضرور یقین آجائے گا کہ میں دل سے بات کرتا تھا یا کہ ریاکاری سے ہوسکتا ہے کہ آج میں آپ کو اس کا یقین نہ دلا سکوں ماحول اور معاشرے کی خرابی اس حد تک عروج پر چلی گئی ہے کہ لوگوں میں ایک بداعتمادی کی فضا پیدا ہے انہیں یقین نہیں آتا ہوسکتا ہے کہ میں اس معاشرے میں آپ کو یقین نہ دلا سکوں. لیکن میرا رب جانتا ہے کہ میں اصحاب رسول کے مسئلے میں منافقت کفر کے مترادف سمجھتا ہوں. میں قطعاً اصحاب رسول کی شخصیات کو کسی بھی کریڈٹ کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہتا رب وہ دن نہ لائے جس دن ہم یہ کمینی حرکت کریں، ہم نے سوچ سمجھ کر قدم اٹھایا ہے. سوچ سمجھ کر میدان میں آئے ہیں اور سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس دھرتی پر جب تک اصحاب رسول کے دشمن کا فیصلہ نہیں کروالیا جاتا جس وقت تک اصحاب رسول پر تبرا بازی کو بند نہیں کروا لیا جاتا، اگرچہ ایک وقت وہ بھی تھا جب ہم نے یہ اعلان کیا اور واضح لفظوں میں اعلان کیا کہ شیعیت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے. تو ہماری یہ آواز صدا بصحرا محسوس ہوئی تھی. کچھ لوگ ہمیں مجنوں کہتے تھے. کچھ لوگ ہمیں پاگل کہتے تھے. کچھ لوگ ہمیں سر پھرا کہتے تھے. کچھ لوگ ہمیں تشدد پسند کہتے تھے. کچھ لوگ ہمیں تخریب کار اور جذباتی کہہ رہے تھے. لیکن ہم نے یہ تمام طعنے سن کر یہ تمام باتیں سن کر بھی اپنے کام کو جاری رکھا ہے. اور الحمد للہ آج یہ فضا ہے. الحمد للہ کہ سعودی عرب کے علماء پاکستان، بنگلہ دیش، انڈیا، برطانیہ، امریکہ عرب امارات کے علماء اس بات کا فیصلہ دے چکے ہیں. کہ شیعیت اسلام کا حصہ نہیں شیعیت

کفر ہے۔ اس کو دور دور تک اسلام کے ساتھ کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔ اگر آپ پوری ملت اسلامیہ کے اِس فیصلے کو پڑھنا چاہیں۔ تو پڑھ لیجئے مولانا محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم العالیہ کا استفتاء اور علماء کے جواب آپ کو تسلی ہو جائے گی آج ہمارا سر فخر سے بلند ہے۔ آج ہم تنہا نہیں ہیں۔ بلکہ پوری ملت اسلامیہ ہماری پشت پر کھڑی ہے۔ ہم اہل سنت ہیں اور ۱۴ سو سال سے اصحاب رسول کی عظمت کا پھریرا اپنے اپنے دور میں نامور علماء کرام نے سرانجام دیا ہے۔

بانی دارالعلوم دیوبند مولانا قاسم نانوتوی اہل سنت کے امام ہیں

مولانا رشید احمد گنگوہی اہل سنت کے امام ہیں۔

مولانا حسین احمد مدنی اہل سنت کے امام ہیں۔

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اہل سنت کی خدمت کی ہے۔ یہ وہ تمام تر لوگ ہیں جنہوں نے بدعت اور رفض کا مقابلہ کیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ساری زندگی سنت کی اشاعت کی ہے۔ اور اس حد تک سنت کی اشاعت کی ہے کہ انہوں نے ایک قدم بھی سنت کے خلاف اٹھانا گوارہ نہیں کیا ہے۔ اس لئے میں اپنے عزیزوں سے درخواست کروں گا کہ جب بھی نعرہ بلند کرو۔ علماء اہل سنت زندہ باد۔

سنی قوم زندہ باد سنی نوجوان زندہ باد

سنی عوام زندہ باد۔ سنی کارکن زندہ باد

نعرہ تکبیر اللہ اکبر

سامعین محترم!۔

زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ میری اور آپ کی ملاقات دوبارہ کبھی اس چوک میں نہ ہو۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ سے آج ذرا کھل کر بات کر لوں۔

سامعین محترم!۔

میں عرض یہ کر رہا ہوں۔ آج اس موقف پر کہ دشمنانِ اصحاب

رسول کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ہم اکیلے نہیں ہیں، ملت اسلامیہ کے مقتدر علمأ ہمارے ساتھ ہیں، بلکہ ایک حقیقت یہ بھی سامنے آگئی ہے۔ جو آپ کے لئے بڑی تعجب کی بات ہوگی کہ ہماری یہ آواز اب علمأ کے دارالافتاء تک محدود نہیں رہی ہماری یہ آواز اب یہ صرف میر و محراب تک محدود نہیں رہی، ہماری یہ آواز اب یہ صرف ایک محدود حلقے تک محدود نہیں رہی ہے۔ بلکہ یہ آواز بہت بڑے ایوانوں میں پہنچ چکی ہے۔ بلکہ ان ایوانوں میں یہ فیصلہ ہوتا ہوتا رہ گیا ہے۔ اگرچہ ہم مایوس نہیں ہیں۔ ایسا وقت بہت جلد دوبارہ آنے والا ہے۔ اور آجائے گا۔ تاہم اتنی بات ضرور ہے۔ کہ ہماری بات بہت دور دور تک پہنچ گئی ہے۔ چنانچہ آج میں آپ کے سامنے اس بات کو ظاہر کرنا چاہتا ہوں، کہ پاکستان کی دھرتی پر جنرل ضیأ الحق مرحوم شیعوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا چاہتے تھے۔

مردِ مومن مردِ حق ضیأ الحق ضیأ الحق

ضیأ الحق شہید کے خلاف سنگین سیاسی اختلاف اپنی جگہ لیکن اپنی اپنی سوچ کی بات ہے۔ میرا انداز یہ ہے کہ جس میں جو سچائی ہے، اس کو مانو اور جو برائی ہو اس کا رد کرو۔ انصاف ہمیں قرآن و سنت نے سکھایا ہے۔

انصاف پر مبنی بات کر رہا ہوں کہ ضیأ الحق یہ فیصلہ کرنا چاہتا تھا، اور وہ شاید کر گزرتا بلکہ اس نے یہ پروگرام طے کر لیا تھا۔ چنانچہ اس کی موت کے بعد اس راز کو قوم کے سامنے اس رسالے نے فاش کر دیا ہے۔ جو طلوع کے نام سے لاہور سے شائع ہوتا ہے ۲۷ فروری کا یہ رسالہ ہے۔ گویا مارچ کے پہلے ہفتے کا اس نے کھل کر مضمون لکھا ہے۔ اور اس نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ جنرل ضیأ الحق نے اپنی کابینہ میں یہ مسئلہ رکھ دیا تھا کہ شیعوں کو قادیانیوں کی طرح غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اور اس ناسور کا پتہ کاٹ دیا جائے۔ خس کم جہاں پاک۔

میں نے کئی جگہ یہ بات کہی ہے۔ میں اگرچہ اسلامی جمہوری اتحاد میں شامل نہیں ہوں۔ میری اپنی جماعت پارٹی اور اپنا منشور ہے پیپلز پارٹی ہمارا ساتھ دے یا نہ

دے اس موقف پر، لیکن نواز شریف اور جنرل ضیاؑ کے حمایتی یا جنرل ضیاؑ کے جانشین بننے والوں کو یا جنرل ضیاؑ کو اپنا قائد ماننے والوں کو اس موقف پر ہمارا ساتھ دینا چاہیئے اگر جنرل ضیاؑ الحق یہ فیصلہ نہیں کرنا چاہتا تھا تو رسالے نے غلط لکھا ہے جنرل جمال سید میاں جس کا رسالے نے مضمون چھاپا ہے، جو ضیاؑ کی کابینہ میں شامل ہے۔ اس نے غلط کہا ہے رسالے کے مضمون نگار جنرل جمال سید میاں کو حکومت الٹا لٹکا دے۔ اگر یہ سچ ہے تو پھر نواز شریف کو آئی جے آئی کو سپاہ صحابہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر ساتھ دینا چاہیئے۔ اگر ضیا الحق شیعہ کو کافر قرار دینا چاہتا تھا تو سپاہ صحابہ انہی کے کفر کا گلی گلی پرچار کر رہی ہے

یہ فیصلہ ہوتے ہوتے رہ گیا اللہ کی کچھ حکمتیں ہوتی ہیں، جو لوگ ہمیں تخریب کار اور تشدد پسند کہتے ہیں۔ انہیں دعوت دیتے ہیں کہ ہمارے موقف کو سنو سمجھو ہمیں جانچو۔ اور پرکھو ہمیں حکومت نے جانچا ہے الٹا لٹکا کر، مار کر جانچا ہے۔ بیڑی پہنا کر جانچا ہے۔

ہتھ کڑی پہنا کر جانچا ہے۔

مقدمات بنا کر جانچا ہے۔

۳۰۲ جیسے مقدمات میں ملوث کر کے ہمیں دشمن نے جانچا ہے۔

ہمیں حکومت نے جانچا ہے، اپنوں نے جانچا ہے۔ اگر اب بھی تمہیں ہماری سرگرمیوں کا یقین نہیں آتا۔ تو تم ہمیں راستہ بتاؤ جس راستے سے یقین آتا ہو، ہم اسی راستے پر چلنے کو تیار ہیں، تمہارے یقین کے لئے

جیوے جیوے حق نواز

جیوے جیوے حق نواز

مجھے سنی قوم کا اعتماد چاہیئے۔ تمہیں کس طرح یقین آتا ہے۔ ہتھ کڑی ایک بار نہیں بار بار آئی ہے، ہم اپنے موقف پر قائم ہیں۔ بیڑی پہنی ہے۔ موقف پر قائم ہیں۔ چھ چھ ماہ تین تین ماہ جیل میں پڑے رہے لیکن موقف پر قائم ہیں مصیبتیں جھیلی ہیں۔ لیکن موقف پر قائم ہیں ایک طویل عرصہ میں اتنی مار کھانے کے باوجود آپ

سے چندہ مانگنے آیا ہوں تو بتلاؤ آپ سے دولت مانگنے آیا ہوں تو بتلاؤ آپ سے اپنے بچوں کے لئے روٹی مانگی ہے۔ تو بتلاؤ آپ سے اپنے مقدمات کیلئے دولت مانگی ہے۔ تو بتلاؤ اپنے موقف سے ہٹا ہوں تو بتلاؤ ۳۰۲ جیسے مقدمات کے بعد اگر موقف میں لچک پیدا کی ہے تو بتلاؤ اگر اتنی مصیبتیں اور مشکلات سے گذرنے کے باوجود بھی تمہیں یقین نہیں آیا ہے۔ کہ ہم اس کاز پر نیک نیتی کے ساتھ کام کر رہے ہیں، تو اگلا راستہ تم بتلاؤ۔ ہم اس پر چل کر بھی تمہارا یقین پختہ کرتے ہیں۔ تم راہ بتلاؤ جس راہ پر چل کر تمہیں یقین دلایا جا سکے۔

قائد تیرے حکم پر جان بھی قربان ہے۔
قائد تیرے حکم پر جان بھی قربان ہے۔

سامعین محترم :۔

ہماری آواز بہت دور تک نکل گئی ہے بڑے بڑے ایوانوں میں پہنچ گئی ہے، جیسا کہ میں نے حوالہ پیش کیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ فیصلہ ابھی نہیں ہوا۔ رب العالمین کی کوئی حکمت ہوگی۔ لیکن میں نا امید نہیں ہوں۔ میں امید رکھتا ہوں اپنے رب پر کہ یہ فیصلہ پاکستان کی سرزمین پر ایک نہ ایک دن ضرور ہوگا۔ انشاءاللہ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ہماری زندگی میں نہ ہو۔ لیکن اس فیصلے نے اس دھرتی پر ہونا ہے ایک وقت تھا جب امیر شریعت قادیانیوں کے کفر کو طشت از بام کر رہے تھے۔ دنیا اس وقت شاید یہ کہتی ہو۔ عطاءاللہ شاہ کی آواز صدا بصحرا ہے۔ شاید اس وقت کچھ لوگ یہی کہتے ہوں گے۔ اور اس وقت دور دور تک نظر نہیں آتا تھا۔ کہ قادیانیت سامراج کا چمکتا ہوا سورج کبھی اس طرح بھی غروب ہو جائے گا۔ لیکن امیر شریعت کی وفات کے بعد قادیانیت کا سورج ڈوبا ہے۔ قادیانیت کی کمر ٹوٹی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہماری زندگیوں میں قادیانیوں سے بڑے کفر کو پاکستان میں تسلیم نہ کیا جائے۔ لیکن میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کافر کے کفر کو پاکستان کی دھرتی پر مانا جائے گا۔ ضرور مانا جائے گا۔ اس کے بغیر چارہ کار نہیں ہے۔ اور یہ بھی یقین رکھتا ہوں کہ ہم نے وہ لائن واضح کر دی ہے۔ ہم نے وہ راستہ ہموار کر دیا

ہے۔ ہم نے اس لائن پر سنی نوجوان کو ڈال دیا ہے۔ کہ

یہ نوجوان لہو دے ڈالے گا

یہ نوجوان تختہ دار پر چڑھ جائے گا۔

یہ نوجوان موت قبول کرلے گا۔

یہ نوجوان سر دیدے گا۔

اس نوجوان کے سر نیزوں کی انیوں پر لٹکا دیئے جائیں گے۔ لیکن یہ نوجوان وہ دن لاکر چھوڑے گا۔ جس دن پاکستان کی زمین پر صدیقیہ کائنات کا دشمن کائنات کے بدترین کافر کی حیثیت سے جانا پہچانا اور لکھا جائے گا۔

ہم مایوس نہیں ہیں۔ ہم بڑی لمبی سوچ رکھتے ہیں۔ سپاہ صحابہ بڑا لمبا صبر رکھتی ہے۔ سپاہ صحابہ نے جو قدم اٹھایا ہے بہت سوچ سمجھ کے اٹھایا ہے۔ میں معذرت کے ساتھ کہتا ہوں۔ خصوصاً سنی قوتوں سے کہ تمہیں تو سپاہ صحابہ کا شکر گذار ہونا چاہیئے کہ جو بچے تمہارے ساری رات ٹی وی دیکھتے تھے۔ آج وہ سارا دن گلی کوچوں پر صداقتِ صدیق کے نعرے بلند کرتے پھر رہے ہیں۔

ابوبکرؓ و عمرؓ کی عظمتوں کو بیان کرتے پھر رہے ہیں۔

امہات المومنین کی تقدیسیں بیان کرتے پھر رہے ہیں۔

تمہیں تو آج سپاہ صحابہ کا شکر گزار ہونا چاہیئے۔ جس نے تمہاری نسلِ نو کو برائی سے ہٹا کر اس لائن پر لگا دیا ہے جو لائن آپ کی بھی آخرت سنوارے گی اور نوجوانوں کی بھی آخرت سنوارے گی۔

انجمن سپاہ صحابہ زندہ باد

مولانا حق نواز جھنگوی زندہ باد

سامعین گرامی قدر!۔

میں یہ چاہتا تھا کہ سپاہ صحابہ کے کارکنوں نے اتنی محنت کی اتنا بڑا جلسہ کیا۔ اس کے لئے انتظامات کئے۔ آپ کو یہاں آنے کی تکلیف دی۔ اس مناسبت سے

میں نے ضروری سمجھا کہ سپاہ صحابہ کی مختصر سی کارکردگی آپ پر واضح کر دوں، تاکہ آپ سپاہ صحابہ کے کاز کو سمجھ کر اس کا ساتھ دیں۔ اور ہمیں منزل تک پہنچانے کے لئے راستے ہموار کریں۔

گرامی قدر :-

آج کا یہ عظیم الشان تاریخ ساز جلسہ صدیقہ کائنات طیبہ طاہرہ ام المومنین سیدہ عائشہ صلوٰۃ اللہ علیہا کو نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کے لئے منعقد کیا گیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میں آج کائنات کے مومنوں کی اس امی کو امام الکونین کی اس حرم کو امام الکونین کی اس عزت کو آبرو کو میں آج نذرانہ عقیدت اس طرح پیش کروں کہ جس طرح کہ حلالی بچہ اپنی ماں کی عزت کیا کرتا ہے۔ میری خواہش ہے۔ تمنا ہے اور تڑپ ہے کہ ہم اپنی اس امی کی قدر و منزلت کو عام کریں۔ مسلمان قوم کو مسلمان بچی کو ہم اس کی عظمت سے آگاہ کریں۔ میں چلتے ہوئے آپ کو یہ بھی خوشخبری سناتا جاؤں کہ طالبات سپاہِ صحابہ کے نام سے بھی تنظیم قائم ہو چکی ہے۔ میں کئی جگہ طالبات کے دفاتر کا افتتاح کر چکا ہوں۔ طالبات سپاہ صحابہ کا مشن یہ ہے کہ امہات المومنین کا تعارف کروائیں گی۔ وہ ان بدعات رسومات اور کفریہ بدعات کا قلع قمع کروائیں گی۔ مثلاً کونڈوں کی رسم اور اس قسم کی دیگر رسومات ہیں۔ جو صحابہ دشمنی میں پھیلائی گئی ہیں، تو طالبات سپاہ صحابہ ان بدعات کا رد عورتوں میں کرینگی۔ خواتین میں سیدہ عائشہ رضؓ کا تعارف کروائیں گی۔ خواتین میں سیدہ حفصہ رضؓ کا تعارف کروائیں گی۔ خواتین میں امہات المومنین کی آبرو، تقدس عزت، عفت کو بیان کریں گی۔ خواتین میں طیبہ طاہرہ، سیدہ فاطمۃ الزہراؓ اور خاتم الانبیاؐ کی دوسری بیٹیوں کا تعارف کروائیں گی۔ ان کی عظمت کو بیان کریں گی۔ اگر سنی قوم نے ہمارا ساتھ دیا تو ہم چند سالوں میں پاکستان کی دھرتی پر سنی انقلاب لا کر چھوڑیں گے

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

جیوے جیوے — حق نواز

جیوے جیوے — حق نواز

میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ الحمد للہ بہت سارے مقامات پر طالبات سپاہ صحابہ نے اس سال گذشتہ رجب میں کونڈوں کی ملعون رسم کونڈوں کی ملعون دعوت کو روک لیا ہے۔ اُسے بند کر لیا ہے ساٹھ ساٹھ سالہ اور ستر ستر سالہ بوڑھی عورتوں سے یہ رسم بد چھڑائی ہے۔ کہ یہ معاویہ رضؓ بن ابی سفیان کی موت کی خوشی میں حلوہ کونڈے کے نام سے تقسیم کیا جاتا ہے۔ ایک پیش رفت ہوئی ہے۔ اور اسی طرح وہ طالبات بڑی تیزی کے ساتھ امہات المومنین کی عزت و آبرو پر لیکچر دی رہی ہیں۔ اور سُنی خواتین کی راہنمائی کرتی چلی آ رہی ہیں۔ دلی تڑپ اور دلی خواہش یہ ہے کہ خواتین میں خواتین کام کریں گی۔ نوجوانوں میں نوجوان کام کریں گے۔ اس طرح ہم سُنی قوتوں میں بہت جلد منتشر قوتوں کو جمع کر کے پاکستان میں صحابہ دشمنی کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر ڈالیں گے۔ انشاءاللہ۔

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
خلافت راشدہ	زندہ باد
امریکی ایجنٹ	ہائے ہائے
یہودی ایجنٹ	مُردہ باد

آج یہاں ام المومنین حضرت عائشہ رضؓ کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے مدعو کیا گیا ہے۔ ہم نے اپنی امی کا تذکرہ خیر کرنا ہے۔ اس کی عظمت کو جاننا پہچاننا ہے۔ نہ صرف جاننا اور پہچاننا ہے۔ بلکہ ان کی عظمت کا لوہا پاکستان کی سرزمین میں منوانا ہے۔

گرامی قدر:۔

سیدہ عائشہ رضؓ وہ خاتون ہیں وہ عفت مآب ہیں وہ عفت مآب عظیم تر خاتون ہیں کہ جن کو خاتم الانبیاءؐ کی عزت ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ہر بیوی اپنے خاوند کا لباس ہوتی ہے۔ یہ الفاظ میرے نہیں یہ الفاظ رب العالمین کے ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے

هن لباس لكم وانتم لباس لّهُنَّ ط

خالق نے ہر بیوی کو اپنے خاوند کا لباس گردانا ہے۔ اور خاوند کو اپنی بیوی کا لباس گردانا ہے۔ اس قرآنی آیت کو سامنے رکھ کر اس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں بھی پیغمبر کا لباس ہیں اور پیغمبر اپنی بیویوں کا لباس ہیں۔ اور اللہ رب العزت نے واضح لفظوں میں ارشاد فرمایا ہے۔

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ: میرے نبی اپنا لباس پاک کیجئے۔

نبی کا لباس قطعاً نجس نہیں ہوسکتا۔

نبی کا لباس قطعاً خراب نہیں ہوسکتا۔ ہر بیوی اپنے خاوند کا لباس ہوتی ہے۔ تو عائشہ رض کیوں خاتم الانبیاؐ کا لباس نہیں ہیں، یقیناً حضرت عائشہ رض نبی کا لباس ہیں۔ عائشہ نبی کی پگڑی ہے، عائشہؓ نبی کی دستار ہے۔ عائشہ نبی کی ردا ہے۔ عائشہ نبی کا ہار ہے۔ جو شخص (حضرت عائشہ رض) پر نبی کے لباس پر لعنت بھیجتا ہے۔ جو شخص نبی کے لباس کو نجس مانتا ہے، جو شخص نبی کے لباس کو گالی دیتا ہے۔ جو شخص نبی کے لباس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم وہ کائنات میں سب سے بڑا کافر ہے۔ سب سے بڑا کافر ہے، نبی کے لباس پر

کافر تنقید نہیں کرسکا۔

ہندو تنقید نہیں کرسکا۔

سکھ تنقید نہیں کرسکا۔

عیسائی تنقید نہیں کرسکا۔

لیکن ایک شیعہ ہے جو پیغمبر کے لباس پر لعنت بھیجتا ہے۔

پیغمبر کے لباس کو گالی دیتا ہے۔ اب بھی شک ہے کہ شیعہ کافر نہیں۔ شیعہ کافر ہے۔ اگر شیعہ کافر نہیں تو پھر کائنات میں کوئی بھی کافر نہیں ہے۔

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
جیوے جیوے	حق نواز
جیوے جیوے	حق نواز

آج کائنات میں کوئی شخص کوئی ہندو، کوئی عیسائی یہ جرأت نہیں کر سکتا ہے۔ کہ وہ میرے رسول کے لباس پر لعنت بھیجے، کسی شخص کو آج جرأت نہیں ہے کہ وہ میرے نبی کے لباس کو ملعون لکھے ایک شیعہ جو کائنات کا بدترین کافر ہے جس نے میرے نبی کے لباس پر لعنت بھیجی ہے۔ جب عائشہ رضؓ نبی کا لباس ہے، تو پھر جو اس عائشہ پر لعنت بھیجتا ہے۔ وہ نبی کے لباس پر لعنت بھیجتا ہے۔ اب بھی میں فتویٰ لینے کے لئے پھر تیار ہوں کہ یہ کافر ہے یا نہیں تو میری زندگی پر لعنت ہے۔

عائشہ میری امی ہے، جو پیغمبر کی بیوی ہے۔

عائشہ رضؓ تو میری وہ امی ہے، جس کے لئے جبریل سلام لایا ہے۔

عائشہ رضؓ میری وہ امی ہے جس کی تصویر رومال میں لپیٹ کر جبریل نے نبوت کو پیش کی تھی۔

عائشہ رضؓ میری وہ امی ہے جو مسواک چبا کر نبوت کو پیش کرتی رہی ہے۔

عائشہ رضؓ میری وہ امی ہے جس کی گود میں نبوت کا سر رہا ہے۔

عائشہ رضؓ میری وہ امی ہے، جس کا حجرہ آج جنت ہے۔

عائشہ رضؓ میری وہ امی ہے۔ جس کا حجرہ ساری کائنات کے لئے جنت بن گیا ہے۔

عائشہ رضؓ میری وہ امی ہے، جس کے حجرے پر رات دن رحمت برستی ہے

عائشہ رضؓ میری وہ امی ہے کہ جس کا ہار گم ہوئے تو رب العالمین لشکرِ اسلام کو رک جانے کا آرڈر فرماتے ہیں۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ — زندہ باد

امی عائشہ صدیقہ رضؓ — زندہ باد

امی عائشہ صدیقہ رضؓ — زندہ باد

امی رسول کے ساتھ ہیں، امی لشکر کے ساتھ ہیں لشکر پڑاؤ کرتا ہے۔

امی اطلاع کرتی ہیں کہ ہار گم ہوگیا ہے۔ ہار عام چیز ہے گم ہوگیا تو کیا ہوا۔ امی کائنات کی سب سے بڑی ہستی کے گھر ہے۔ امی کے پاس رسول کی دولت ہے۔ ہار نہیں تو کیا ہوا۔ امی خود بڑی عظمتوں کی مالک ہے۔ ہار گم گیا ہے تو کیا ہوا۔ سوچنے کی بات ہے امی کہتی ہے کہ ہار گم ہوگیا ہے۔ صحابہ رک گئے ہیں۔ امی کہتی ہے ہار گم ہوگیا ہے۔ صدیقؓ رک گیا ہے۔ فاروقؓ رک گیا ہے۔ لشکر اسلام رک گیا ہے۔ دنیا سوچنے پر مجبور ہوگئی ہے۔ اتنا بڑا رسول اتنا بڑا نبی اور بیوی کے ہار کیلئے رک گیا ہے۔ لیکن دنیا کو سوچنا پڑے گا کہ رکا کس لئے تھا۔ رب العالمین نے یہ لشکر ہار کے لئے نہیں روکا۔ یہ لشکر نبی کی عزت کے لئے روکا ہے۔ یہ لشکر نبی کی آبرو کے لئے روکا ہے۔ ہار کیا قیمت رکھتا ہے۔ رک گیا لشکر، نبی کہتا ہے مت جاؤ۔ جب تک ہار تلاش نہ کرلو۔ رب العالمین بھی خاموش ہیں۔ رسول بھی خاموش ہیں۔ صحابہ ہار کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔ ہار نہیں ملتا۔ ایک ایک صحابی عرض کرتا ہے۔ کہ آقا آج نماز نہیں پڑھی جائے گی۔ وقت جارہا ہے۔ پانی نہیں ہے۔ نماز لیٹ ہورہی ہے۔ ہار نہیں ملتا۔ کیا کرنا ہے۔ آگے جانا ہے۔ نہیں جانا۔ نماز پڑھنی ہے۔ نہیں پڑھنی۔ بغیر وضو کے پڑھنی ہے۔ کیا کرنا ہے۔ نبوت خاموش ہے۔ لشکر ہار کی تلاش میں ہے۔ نماز کا کیا بنے گا۔ یہ فکر شروع ہے۔ یہ گفت وشنید شروع ہے۔ اسی عالم میں رب العزت نے جبریل امین کو وحی دے کر بھیجا ہے کہ نبوت کے قدموں میں جاؤ۔ اور جاکر کہہ دو صحابہ کو۔ کہہ دو صحابہ کو۔

امی کا ہار تلاش کرو۔ میں ضابطہ بولتا ہوں۔ ضابطہ ہے۔ کہ پانی کے ساتھ وضو کرو اور نماز پڑھ۔ لیکن آج مٹی کے ساتھ تیمم کرلے۔ اور ہار کو تلاش کر۔ آگے مت جا بات ہار کی نہیں نبی کی عزت کی ہے۔ نبی کی آبرو کی ہے۔

امی عائشہ رضؓ زندہ باد

امی عائشہ رضؓ زندہ باد

بات صرف ہار کی نہیں نبی کی آبرو کی ہے۔ پیغمبر کی عزت کی ہے۔ ہار کیا قیمت رکھتا ہے۔ تیمم کی آیت اتر گئی۔ ضابطے بدل گئے۔ ہار تلاش کرنا پڑے گا۔ اس

کے بغیر جانے نہیں دیا جائے گا۔ وہ عائشہ رضؓ نبی کی آبرو ہے۔ نبی کی عزت ہے، جس رب نے حضرت عائشہ رضؓ کے بارکی یہ قدر کی ہے۔ کیا وہ رب عائشہ رضؓ کے دوپٹے کی قدر نہیں کرے گا۔

جس رب نے عائشہ رضؓ کے بارکی یہ قدر کی ہے۔ وہ رب عائشہ رضؓ کی آبرو کی قدر نہیں کرے گا۔

عائشہ رضؓ میری وہ امی ہے۔ جسے استادِ صحابہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ عائشہ میری وہ امی ہے۔ امی تو میری حفصہ رضؓ بھی ہے۔ زینبؓ بھی ہے۔ پر عائشہ رضؓ وہ امی ہے کہ جس نے شادی کے بعد پیغمبر اسلام کی وفات تک ہر رات جنت میں گذاری ہے۔ ہر دن جنت میں گذارا ہے۔ وفات کے بعد تو جنت میں بہت سارے جائیں گے۔ زندگی میں جنت میں توجہ کر جس حجرہ میں حضرت عائشہ رضؓ رہا کرتی تھیں۔ وہ جنت ہے۔ آج بھی جنت ہے جنت کیا ہے اس کے مقابلے میں جنت ہے نبی کی جائے دفن جنت سے اعلیٰ جس دن سے عائشہ کی شادی ہوئی۔ اس دن سے لے کر وفاتِ رسول تک وہ جنت میں سوئی ہیں۔ جنت میں گئی ہیں۔ جنت میں کھانا کھایا۔ ایسی ماں کائنات میں ایک ہے۔ ایک ہے۔ اور ایک ہے۔

امی عائشہ صدیقہ رضؓ زندہ باد

امی عائشہ صدیقہ رضؓ زندہ باد

مَابَین بیتی ومنبری روضۃ مِن ریاض الجنۃ

نبی کا روضہ جنت ہے اور یہ حضرت عائشہ رضؓ کا حجرہ ہے۔ اور تقدس حجرے کا اتنا بلند ہے کہ قیامت کا دن آئے گا۔ جنت کے آٹھ دروازے کھلیں گے۔ آواز آتی ہے صدیق رضؓ تو گذر جا آواز آتی ہے کہ صدیق رضؓ ادھر سے گذر جا۔ صدیق رضؓ اس دھرتی پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والا پہلا عاقل بالغ شخص ہے آج اس کی مقدس جنازے کی چارپائی اس جنت کے دروازے پر پڑی ہے۔ اور پڑی کیوں ہے۔ وفات سے قبل وصیت فرماتے ہیں۔ کہ پوچھ لینا کہ قدم رکھوں یا کہ نہ، گھر بیٹی کا صرف نہیں

بیٹے کا بھی ساتھ. اگر آپ کے ہاں داماد بیٹا ہوتا ہے. تو حضور صدیق رضؓ کے داماد بھی ہیں اس لحاظ سے صدیق نبوت کا باپ ہے. باپ تھا. اور باپ رہے گا.

مصطفٰے کا ہمسفر ابوبکرؓ ابوبکرؓ

مصطفٰے کا ہمسفر ابوبکرؓ ابوبکرؓ

گھر بیٹی کا ہے گھر بیٹے کا ہے ہے جنت، اور جس کا جنازہ پڑھا ہے. وہ بھی قطعی جنتی ہے. اس کے جنتی ہونے میں شک کرنا کفر ہے. لیکن وہ کہتے ہیں پوچھ لینا کہ داخل ہوں یا نہ ہوں. اجازت ملی ہے. تو صدیق رضؓ جنت میں گئے ہیں. عائشہ رضؓ میری وہ امی ہے. جس کے لئے جبریل سلام لاتا ہے. رب جلیل کی طرف سے سلام لاتا ہے. عائشہ رضؓ عائشہ رضؓ کون عائشہ رضؓ

کون عائشہ رضؓ طیبہ

کون عائشہ رضؓ طاہرہ

کون عائشہ رضؓ مطہرہ

کون عائشہ رضؓ مقدسہ

کون عائشہ رضؓ منزہ

کون عائشہ رضؓ کائنات کے مومنوں کی ماں عائشہ رضؓ

کون عائشہ رضؓ جس کا گھر ہمیشہ کے لئے جنت قرار پاگیا آج میں اور آپ اس امی کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے آئے ہیں. کون عائشہ ہے. وہ عائشہ ان عورتوں میں شامل ہیں. جن کے لئے ارشاد ربانی ہے.

یا نساء النبی لستن کاحد من النساء

نبی کی جتنی بھی بیویاں ہیں. وہ کائنات کی سب عورتوں سے افضل تھیں اور افضل ہیں. سب سے ممتاز ہیں. پیغمبر کی بیویاں سب سے اعلیٰ ہیں.

سب سے اعلیٰ ہیں پیغمبر کی بیویاں.

سب سے اونچی ہیں پیغمبر کی بیویاں، میرا یہ عقیدہ ہے۔ نہیں یہ میرا ہی نہیں ہے قرآن کہتا ہے۔

یَا نِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ

عائشہ رضؓ ان ماؤں میں سے ایک عورت ہے کہ جس جیسی عورت سوائے ازواج مطہرات کے اور کوئی نہیں ہے۔ نہ کوئی پیدا ہوگی۔

میرے سنی بھائیوں، یہ امی، یہ طیبہ، یہ طاہرہ یہ مقدسہ امی۔ لیکن آپ نے کبھی غور کیا۔ اس مقدسہ امی کے خلاف پاکستان میں کافر کیا لکھتے ہیں۔ اس منزہ امی کے خلاف، اس طیبہ امی کیخلاف آپ کے ملک میں کیا لکھا جاتا ہے۔ کیا پڑھا جاتا ہے۔ کیا بکا جاتا ہے۔

میرے سنی بھائیوں۔ نقل کفر کفر نہ باشد کا اصول سامنے نہ ہوتا۔ اور وہ قرآنی آیات سامنے نہ ہوتیں جن میں رب العالمین نے کافروں کی گالیاں نقل کر کے جو انہوں نے پیغمبروں کو دی ہیں۔ ان کا رد کیا ہے۔ اگر میرے سامنے یہ چیز نہ ہوتی تو میں ان کفریات کو نقل نہ کرتا۔ میری زبان میں سکت نہیں ہے۔ میرا دل اس کی اجازت نہیں دیتا۔ لیکن سنی قوم کو بیدار کرنے کی غرض سے کافر سے نفرت دلانے کی غرض سے اور اس کفر کو آئندہ کے لئے ہمیشہ ختم کرانے کی غرض سے مجھے ان کفریات کو نقلِ کفر کفر نہ باشد کے اصول کے تحت آپ کے سامنے بیان کرنا ہے۔

میرے سنی بھائیوں۔

اس امی کے خلاف

اس طیبہ کے خلاف

اس طاہرہ کے خلاف

اس منزہ کے خلاف

پاکستان کا بدترین کافر کیا لکھتا ہے۔

"چراغ مصطفوی اور شرار بولہبی" کے نام سے کتاب لاہور سے شائع ہوئی

جس پر آج سے دو سال پیشتر میں نے شدید ترین احتجاج کیا۔ اور اس احتجاج کے عوض مجھے تین ماہ ملتان جیل کی نظر بندی کاٹنا پڑی ہے۔ لیکن آج تک وہ کافر موجود ہے۔ اس کی یہ غلاظت موجود ہے۔

چراغ مصطفوی کا یہ بدنام ترین کافر

چراغ مصطفوی کا یہ غلیظ ترین کافر۔ پوری ڈھٹائی کے ساتھ غلاظت کفر۔ دجل۔ بکتے ہوئے تحریر کرتا ہے سنیو عائشہ رض (استغفر اللہ) عورت ہے یا بندریہ

ہائے ہائے ہائے ہائے۔

تو سنی زندہ ہے۔ اور پیغمبر کی بیوی کو باندری۔

تو سنی زندہ ہے تیری زندگی میں امی کے لئے کفر۔

تو زندہ ہے تیری زندگی میں امی کے لئے یہ دجل

تو زندہ ہے اور نبی کی آبرو کے لئے یہ الفاظ

تو بتلا۔ تیری جوانی کس لئے۔ تیری دولت کس لئے۔ اسباب کس لئے دوکان کس لئے۔ تو کس لئے۔ اپنی زندگی کا مقصد پیش کر۔

رب محمد کی قسم اس رب کی قسم جو زمین و آسمان کا رب ہے۔ میں اپنی امی کی عزت و آبرو کے تحفظ کے لئے وصیت لکھ چکا ہوں۔ اپنی اولاد کے نام، مرمٹوں گا مرجاؤں گا۔ لیکن پیغمبر کی ازواج طیبات کے خلاف بھونکنے والے کافر کو لوہے کی لگام دے کر مرونگا۔ وہ بھی مٹے گا میں بھی مٹوں گا۔ پر زیادہ دیر اس دھرتی پر امی کے خلاف۔ نبی کی آبرو کے خلاف یہ کفر قابلِ برداشت نہیں ہے۔ نہیں ہے اور نہیں ہے۔

سنی نوجوان ساتھ دے۔ پھر دیکھ کہ لگام کس طرح ڈالتا ہوں۔ اور الحمدللہ ڈالی ہے۔ جھنگ وہ بدنصیب ضلع ہے جس ضلع کا کافر چھوٹی چھوٹی پرچیاں لکھ کر گیتا کے گلے میں ڈالتا تھا۔ اور اس میں تحریر ہوتا تھا۔ نقل کفر کفر نہ باشد کہ عائشہ رض جارہی ہے۔ آج اس کی زبان میں سکت نہیں ہے۔ اس کے قلم میں سکت نہیں ہے ہاتھ اٹھاتا ہے تو توڑ دیا جاتا ہے۔

زبان نکالتا ہے تو زبان کھینچ لی جاتی ہے۔

علامہ جھنگوی قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں

علامہ جھنگوی قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔

اس کے خلاف لکھنے والے ہاتھ انشا اللہ پورے ملک میں توڑ دیئے جائیں گے۔ انشا اللہ توڑ دیئے جائیں گے۔ ہم سونا حرام سمجھتے ہیں۔ ہم چین حرام سمجھتے ہیں جب تک ہم شیعہ کافر پاکستان کے دستور میں نہیں لکھوا لیتے یہ واضح موقف ہے۔

حضرت کہاں گئے۔ سنیت کہاں مٹ گئی۔ مجھے بتلاؤ کہ میں کس کے دروازے پر دستک دوں۔ انڈیا میں ہندو کے پاس جاؤں۔ سکھوں کے پاس جاؤں عیسائیوں کے پاس جاؤں۔ بتلاؤ کس کے دروازے پر دستک دوں۔ بتلاؤ پاکستان کے علمائے کرام یہ ابھی تازہ کتاب آئی ہے۔ آج خانہ بتول پر عبدالکریم مشتاق ملعون کائنات کا بدترین مصنف اور یہ کتابیں مفت تقسیم ہو رہی ہیں۔ اس کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ اور اسے عام نوجوان نسل میں پھیلایا جا رہا ہے۔ یہ کائنات کا گندہ اور ذلیل کافر اس کے صفحہ ۸، پر لکھتا ہے۔ سیدہ عائشہ کے متعلق لکھتا ہے کہ عائشہ رضہ ایک مفسد، فتنہ ور شریر عورت تھی۔

سُنی سُنی جو تیری بیٹی ہے اسے شریر کوئی تحریر نہیں کرتا۔ جو بیٹی صدیق رضہ کی ہے وہ لاوارث ہے۔ تیری بیٹی فلمی اداکار کے گھر ہے پھر بھی شریر کوئی نہیں تحریر کرتا۔ اور صدیق رضہ کی بیٹی جو نبی کی آبرو ہے۔ پاکستان کا بدترین کافر شریر تحریر کرے۔ تو زندہ کیوں ہے۔ تیری زندگی کا جواز کیا ہے۔

انشا اللہ وقت آئے گا۔ یہ سُرخ ٹوپی سنی نوجوانوں کے سر پر ہوگی۔ اور یہ ابابیل بن کر کفر کے ایوانوں پر ٹوٹ جائے گا۔ ٹوٹ جائے گا۔

نعرہ تکبیر اللہ اکبر

جیوے جیوے حق نواز

جیوے جیوے حق نواز

اس کفر کو زیادہ دیر نہیں سُنا جا سکتا ہے۔ نہیں برداشت کیا جا سکتا ہے
آپ ہی کے ملک میں باقر مجلسی ملعون کی وہ غلیظ اور گند بھری کتاب موجود ہے۔ جسے
حق الیقین کہتے ہیں وہ کائنات کا کالا کافر کہتا ہے۔ کہ جس دن مہدی نے آنا ہے، وہ
عائشہ رضؓ کی قبر کھود کر اس کے وجود پر کوڑے برسائے گا۔

ہم صرف احتجاج پر ہی نہیں رہنا چاہتے۔ ہم پاکستان کے آئین میں قانون
سازی کروائیں گے۔ پاکستان کی پارلیمنٹ کو قانون سازی کے لئے مجبور کر دیا جائے گا۔ اور
قانون سازی پر چاہتے ہیں کہ امہات المومنین کے گستاخ کے لئے سزائے موت مقرر
ہو۔ الحمد للہ ایک خوشخبری سُنانا چاہتا ہوں۔ اسلامی مشاورتی کونسل کے زعماء سے میری
گفتگو ہو چکی ہے۔ اور وہ یہ اقرار کر چکی ہے۔ کہ ہم بہت جلد یہ سفارش لا رہے ہیں۔ کہ
امہات المومنین کے گستاخ کو سزائے موت دی جائے۔

جیوے جیوے حق نواز
جیوے جیوے حق نواز

سینوں بنی کی بیوی بنی کی عزت ہے۔
بنی کی بیوی بنی کی آبرو ہے۔
بنی کی بیوی بنی کا لباس ہے۔

جو بنی کے لباس کی توہین کرے اس کے لئے سزائے موت کیوں نہیں۔

شیعوں کی موت سزائے موت
شیعوں کی موت سزائے موت

سامعین محترم

صرف یہی نہیں امہات المومنین کے گستاخ کے لئے سزائے موت ہی نہیں
پیغمبر کی بیٹیوں کے گستاخ کیلئے بھی سزائے موت ہونی چاہیئے۔ اور یہ قانون ضرور بنے گا
خدا کی قسم میری زبان میں سکت نہیں ہے۔ کہ باقر مجلسی ملعون جلاء العیون میں سیدہ
فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کی پہلی رات کا نقشہ جو غلیظ قلم سے کھینچا ہے وہ میں

زبان پر نہیں لا سکتا۔ اس لئے نہیں لا سکتا کہ زبان گھروں تک جا رہی ہے۔ رب محمد کی قسم میرے پاؤں مضبوط ترین پاؤں ہیں میں یہ پختہ یقین رکھتا ہوں کہ شعیوں سے بڑا کافر ماں نے آج تک اس دھرتی پر نہیں جنا۔

شعیوں نے حضرت علی کو معاذ اللہ پچھر لکھا ہے۔ صرف اتنا ہی نہیں توجہ کیجئے۔ بلکہ شعیوں کی ایک کتاب "اسرار حیدری" کے نام سے چھپ چکی ہے۔ جسے قرآن کی تفسیر کا نام دیا گیا ہے۔ اس میں غلاظت لکھی گئی ہے کہ کچھ لوگ کہتے ہیں، جو علیؓ کو امام نہیں مانتے تھے۔ وہ جب گھر آئے تو کپڑوں سے آواز آئی کہ علی کو امام مانو۔ تب کپڑے اتریں گے۔ انہوں نے علیؓ کو امام مانا تو تب کپڑے اترے۔

کھانا کھانے بیٹھے تو لقمے پتھر بن گئے۔ آواز آئی پہلے علیؓ کو امام مانو، پھر لقمے جائیں گے۔ انہوں نے علی کو امام مانا تو تب کھانا ان کے حلقوں کے نیچے گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پیشاب آیا لیٹرین گئے۔ آگے یہ کائنات کا بدترین کافر سیدنا علیؓ کی توہین اور ہتک کرتے ہوئے "اسرار حیدری" میں لکھتا ہے۔ کہ جب یہ لوگ الگ الگ لیٹرینوں میں بیٹھے تو ان کے آلہ تناسل سے آواز آئی۔ کہ پہلے علی کو امام مانو۔ پھر پیشاب آئے گا۔

لیٹرین کی گندگی الگ ہے۔ آلہ تناسل پیشاب کی جگہ ہے۔ اس سے علیؓ کا نام نکلوا کر قرآن کی تفسیر بنا کر آپ کے ملک میں شائع کیا جا رہا ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ شعیہ ہندو سے بڑا کافر ہے۔

شعیہ سکھ سے بڑا کافر ہے۔

ایسے الفاظ نبی کے لئے ازواجِ نبی کے لئے پیغمبر کی صاحبزادیوں کیلئے علیؓ کے لئے، صحابہ کے لئے سکھ اور ہندو نہیں لکھ سکے۔ جو شعیہ لکھ گئے ہیں، اور پھیلا رہے ہیں۔

سیدہ فاطمۃ الزہراء کے لئے جو گندے لفظوں سے شادی کی پہلی رات کا نقشہ اقر مجلسی عون نے کھینچا ہے۔ خدا کی قسم کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ میں وہ لفظ پیش نہیں کر سکتا ہوں، اس لئے سپاہ صحابہ کا بڑا واضح موقف ہے۔ ہم شعیت کو اس

دھرتی پر قادیانیت کی لسٹ پر لاکر چھوڑیں گے۔ اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے اور جب تک آپ یہ نہیں کروالیں گے اس وقت تک اصحابِ رسول پر تبرا نہیں رُک سکتا۔ اصحاب رسول کے خلاف چھپنے والی غلاظتوں کو بند نہیں کرایا جاسکتا ہے۔ اسی عنوان پر کہ ہم شدت پر کیوں اتریں ہیں۔ اور سپاہ صحابہ سرخ ٹوپی پہن کر کیوں نکل آئی ہے۔ تحریک کیوں بن گئی ہے۔ ہم نے اپنی نیندیں کیوں حرام کر لی ہیں۔ ہم نے اپنی زندگی کو جیل کی نذر کیوں کر لیا ہے۔ اس کی کچھ وجوہات ہیں۔ یہ کتاب ابھی تازہ ہی چھپی ہے۔ "دشمن اہل بیت کون در جواب محبِ اہل بیت کون"۔

کتاب کا بدترین مصنف مشتاق حسین جعفری حافظ آبادی اس میں نمبر لگا لگا کر حضرت فاروق اعظم رض کو گالی دیتا ہے۔

گالی نمبر ۱ گالی نمبر ۲ گالی نمبر ۳، اس نے ۵، نمبر گالیوں کے لگائے ہیں اور ان گالیوں میں ایک گالی یہ بھی ہے کہ عمر رض مرتے دم تک شراب پیتا رہا ہے

ہائے ہائے ہائے ہائے۔

۱۴ سو سال بعد جانشین رسول کے لئے اور اس کے لئے جو آج بھی پہلوئے رسول میں سویا ہوا ہے۔ اردو زبان میں چھوٹے چھوٹے پمفلٹ کہ عمر رض مرتے دم تک شراب پیتا رہا ہے۔

یہ تحریریں منظر عام پر ہوں۔ اور شیعیت کو کوئی لگام دینے والا نہ ہو۔ اللہ زمین پھٹتی کیوں نہیں۔ یہ طبقات غرق کیوں نہیں ہو جاتے۔ اس کافر نے مزید لکھا ہے کہ عمر رض جہنم کا تالا ہے۔ چاہیئے تھا کہ جہنم کا گیٹ ہوتا۔ اس کافر کی آگ اسی پر ٹھنڈی نہیں ہوئی۔ انتہائی بے حیائی پر اتر آیا ہے۔ اور نمبر لگا کر لکھتا ہے، کہ عمر بن خطاب کو اپنی بیوی کے خلاف غیر فطری فعل کرنے کی عادت تھی۔

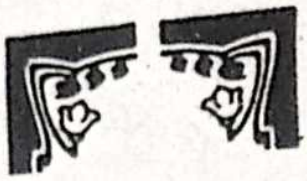
ہائے ہائے ہم مٹ گئے۔ سینت مٹ گئی۔ اور اُس عمر رض کے لئے یہ الفاظ جو جنت میں پہلوئے رسول میں ہے۔

اس عمر رض کے لئے یہ الفاظ جس کو نبی نے تڑپ تڑپ کر لیا تھا۔

آج امہات المومنین کیلئے تبرا، اصحاب رسول کے لئے تبرا، ازواج نبوی پر تبرا، علیؓ بن ابی طالب پر تبرا، فاطمۃ الزہراؓ پر تبرا کفر ہی کفر، غلاظت ہی غلاظت۔ دجل ہی دجل۔ بے حیائی ہی بے حیائی، شیطنت ہی شیطنت ہے۔ یہ وہ اسباب ہیں، جن اسباب کی بنا پر سپاہ صحابہ کو کھڑا کیا ہے۔ سن لو سینوں سپاہ صحابہ کیا ہے۔ سپاہ صحابہ تحریک ہے۔ منظم تحریک ہے۔ یلغار ہے۔ جرأت، بہادری شجاعت، جوانی شباب اور ٹوٹ پڑنے کا نام سپاہ صحابہ ہے۔ سپاہ صحابہ یلغار کرے گی۔ سپاہ صحابہ کفر کے اڈے مسمار کرے گی۔ ہم مٹیں گے۔ مریں گے۔ لیکن پاکستان کی دھرتی پر شیعیت کے کفر کا فیصلہ کرا کے جائیں گے۔ آپ گواہ رہو۔ ہمارا یہی مشن تھا یہی ہے اور یہی رہے گا۔ فیصلہ کر چکے ہیں۔ کہ

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اُسے جینا نہیں آتا ؎

وآخر دعوانا اَن الحمد للہ رب العالمین ط



بہاولپور شہر میں تحریک تحفظ ناموسِ
رسالت کے جلوس پر فائرنگ کے
خلاف احتجاجی تقریر،

سلمان رشدی

اور

بے نظیر حکومت

اَلحمد للہ نحمدہٗ ونستعینہ، ونستغفرہٗ ونومن بہ ونتوکل علیہ
ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ
اللہ فلا مضل لہ، ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھدان لا الٰہ الا
اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھدان محمداً عبدہ ورسولہ۔
اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم، لقد
کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ
صدق اللہ وصدق رسولہ النبی الکریم ہ

حضراتِ گرامی

میں یہ آغاز میں ہی واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں آج ساری گفتگو کا تعلق سلمان رشدی کی ملعون کتاب، المیہ اسلام آباد اور پاکستان کی موجودہ حکومت" یہ میری گذارشات کے تین مختصر عنوان ہوں گے انہی پر میں اپنے جذبات کا اظہار کروں گا اور اس شرط کے ساتھ اپنے جذبات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ آپ جلسے اور تقریریں سننے کے روایتی انداز کو ترک کر کے دینی جذبے کا ثبوت کھلے عام فراہم کریں، ورنہ جلسے بھی بند کر دیں، کانفرنسیں بھی بند کر دیں۔ اور قبر اور آخرت کو بھول کر آپ کا جو جی چاہے وہ آپ کریں۔

سامعین گرامیِ قدر

میں نے عرض کیا ہے کہ میری گفتگو کے آج مختصر تین عنوان ہوں گے

(۱) سلمان رشدی کی ملعون کتاب (۲) المیۂ اسلام آباد (۳) اور بے نظیر حکومت۔

شاید میں آج براہِ راست بے نظیر حکومت کو نشانہ نہ بناتا لیکن حکومت کی کارکردگی نے اور پھر اس پر ملک کی وزیر اعظم کے بیان نے مجھے اس پر مجبور کر دیا کہ میں

آج حکومت کو بھی اپنی گفتگو کا نشانہ بناؤں۔ بلکہ میں آج یہ کہنے پر بھی مجبور ہوں کہ پیپلز پارٹی کو گیارہ سال کے طویل عرصہ میں بھی عقل نہیں آئی اور عقل آنی بھی نہیں چاہیئے اس لئے کہ حکومت عورت کے ہاتھ میں ہے اور عورت کی عقل کیلئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

هُنَّ نَاقِصَاتُ الْعَقْلِ وَالدِّيْنِ

ورنہ اتنی طویل مدت کی مار کھانے کے بعد کسی بھی جماعت کو کسی بھی پارٹی کو عقل آ جانی چاہیئے تھی، اور اُسے اپنی سابقہ تاریخ سے کچھ سیکھ لینا چاہیئے تھا، لیکن ۱۱ سال کے عرصے میں غالباً انہیں اپنے ماضی سے سبق سیکھنے کی عادت نہیں پڑی، اور پاکستان میں بہت کم ایسا ہوا ہے کہ کسی نے اپنے ماضی سے سبق حاصل کیا ہو، ہماری تباہی کا واضح ثبوت یہ ہے کہ ہم ماضی سے سبق نہیں سیکھتے، اگر یہ عادت ہمیں پڑ جائے کہ ہم تاریخ سے سبق سیکھ لیں تو ہم بہت ساری مشکلات سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

سامعین گرامی قدر

آپ حضرات نے ریڈیو ٹی وی اور اخبارات سے یہ تو معلوم کر لیا ہے کہ ایک کتاب کے خلاف پوری دنیائے اسلام سراپا احتجاج بنی ہوئی ہے، پوری دنیا کا مسلمان اُٹھ کھڑا ہوا ہے چاہے وہ مسلمان انڈیا میں رہتے ہیں چاہے امریکہ میں رہتے ہیں، چاہے وہ مصر اور شام میں رہتے ہیں، جہاں کہیں مسلمان رہائش پذیر ہیں ملعون کتاب کے خلاف سڑکوں پر آ گئے ہیں سراپا احتجاج بن گئے ہیں بلکہ امریکہ کے کچھ نوجوان مسلمانوں نے سلمان رشدی کو قتل کرنے کی نیت سے سر منڈوا دیئے ہیں، یہ وہ واقعات ہیں جو آپ حضرات نے اخبارات میں پڑھ لئے ہیں، اور اس سے کچھ تھوڑا بہت اندازہ بھی آپ حضرات کو لگ گیا ہوگا کہ یہ کتاب کتنی غلیظ ہے اور اس کا مضمون کتنا ملعون ہے اس کے خلاف پوری دنیا بیک وقت اُٹھ کھڑی ہوئی ہے سراپا احتجاج بن گئی ہے، آج اس پندرھویں صدی میں یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے، کہ مسلمان قوم اپنے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی توہین برداشت نہیں کر سکتی چاہے کتنی بد عملی چھا گئی ہو، چاہے کتنی ہی کوتاہ عملی آ گئی ہو چاہے کتنے ہی لوگ بدراہ ہو گئے ہوں بے لگام ہو گئے ہوں لیکن پھر بھی مسلمان کا دل پیغمبر علیہ اسلام کی توہین برداشت نہیں کر سکتا، اور نہ ہی مسلمان

ازواج رسول کے بارے میں گستاخی کو برداشت کر سکتے ہیں، بہر حال عرض یہ کر رہا ہوں کہ آپ نے یہ تو سُنا اور پڑھا کہ سلمان رشدی کی کتاب ضبط کی جائے اُسے سزائے موت دی جائے اس کے خلاف احتجاج بھی ہوا اور ہو رہا ہے لیکن بہت کم لوگ ہوں گے آپ میں جنہیں یہ معلوم ہو سکا ہو کہ اس کتاب میں ہے کیا؟ اس میں کونسا کفریہ مضمون ابھی کیا بکواسات لکھی گئی ہیں یہ ابھی تک بہت کم لوگوں کو علم ہوا ہے اتنا اندازہ ضرور لگ جاتا ہے کہ حد درجہ غلیظ مضمون ہے اس کتاب کا جس پر پوری دنیا اُٹھ کھڑی ہوئی ہے لیکن میں نے عرض کیا کہ ابھی تک اکثریت کو یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس ملعون کتاب میں ملعون رشدی نے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے کیا کفر لکھا ہے یہ ابھی تک پاکستان کی اکثر آبادی کو علم نہیں ہو سکا اور ہو سکتا ہے کہ میں اس کتاب کے اقتباسات پیش نہ کرتا ایمانی تقاضے کے پیش نظر ایمانی غیرت کے پیش نظر اور مسلمانوں کے جذبات کے پیش نظر ہو سکتا تھا کہ میں ان اقتباسات کو آپ کے سامنے پیش نہ کرتا یہ مجھے اس قوم کا اندازہ تھا کہ جب تک پوری وضاحت کے ساتھ گفتگو اس قوم کے سامنے نہ آئے اس وقت تک میری قوم اس طرح دلچسپی نہیں لیتی جتنی دلچسپی اُسے لینے چاہیے

نقل کفر کفر نہ باشد کے اصول کے تحت میں اس کتاب کے کفریہ اقتباسات کو نقل کروں گا قرآن و سنت نے ایک موقف سے آگاہ کیا ہے کسی کافر کے کفریہ کلمات اس لئے نقل کئے جائیں کہ ان کا رد کرنا مقصود ہو اُن سے نفرت دلانا مقصود ہو اور اس کفر کی روک تھام کیلئے کوئی راہ عمل یا کوئی پروگرام ترتیب دلانا مقصود ہو تو اس وقت اس کافر کے کفریہ کلمات کو تردید کیلئے نقل کرنے کی گنجائش ہے چنانچہ آپ نے قرآن حکیم کو پڑھا ہے رب العالمین نے کافروں اور مشرکوں کی وہ گالیاں جو انہوں نے انبیاء کرام کو دی ہیں و نقل کی ہیں شاعر کہا جادوگر کہا مجنوں کہا معاذ اللہ انہیں نقل کر کے رب العالمین نے رد کیا اور یہ بتلا دیا آنے والی نسلوں کو کہ انبیاء کرام کو کس قسم کی کمینہ صفت قوم سے واسطہ پڑا ہے جن کی زبان میں کوئی شرافت نہ تھی، جن کی آنکھ میں کوئی حیا نہ تھی جن کی زبان میں ۱۰ ردد تک تہذیب و شائستگی نہ تھی رب العالمین نے اس لئے ان قوموں کی گالیوں کو نقل کر کے ان کا رد کیا ہے

جس سے اس حقیقت کا پتہ چل گیا ہے کہ اگر کسی کافر کے کفریہ الفاظ اس غرض سے نقل کئے جائیں کہ ان کا رد کرنا مقصود ہو اور اس کفر کی روک تھام کیلئے پروگرام ترتیب دینا مقصود ہو تو ان کفریہ کلمات کو نقل کرنے کی گنجائش ہے اگر یہ گنجائش نہ ہوتی تو شاید میں آج رشدی ملعون کی کتاب کے اقتباسات نقل نہ کرتا لیکن ساتھ یہ عرض کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ میں یہ اس لئے نقل نہیں کر رہا کہ آپ سن کر خاموشی کے ساتھ چلے جائیں نہیں آپ کو پورے ملک کی مسلم قوم کے ساتھ اس پروگرام کا ساتھ دینا ہوگا۔ جو پروگرام پاکستانی مسلم قوم اجتماعی شکل میں ترتیب دے گی۔ اگر پاکستان میں مسلمانوں کے قائدین یہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ تا حکم ثانی پاکستان کے ہر شہر میں دوکان بند رہے گی تو آپ کو دوکان بند کرنا پڑے گی اگر یہ آرڈر ہو جاتا ہے کہ پاکستان کے ہر شہر میں تاریخ ساز مظاہرے ہوں گے تو آپ کو کرنا پڑیں گے اگر یہ فیصلہ ہو جاتا ہے کہ پاکستانی قوم دھڑا دھڑ ناموس رسالت کے تحفظ کیلئے گرفتاریاں پیش کرے تو آپ کو گرفتاریاں دینی ہوں گی میں یہ اقتباسات صرف اس مجبوری کے تحت پیش کر رہا ہوں کہ ہو سکتا ہے آپ ان کفریہ کلمات کو سننے کے بعد اپنی زندگی کے ساتھ عہد کر لیں کہ اگر اس کفر کو روکنے کیلئے ہمیں جان دینا پڑتی ہے تو ہم جان دے ڈالیں گے۔ اگر اس کفر کو روکنے کیلئے ہمیں دولت صرف کرنا پڑتی ہے تو ہم دولت صرف کر دیں گے۔ اور یہ میں نے سنا ہے کہ کل آپ کے شہر میں ہڑتال کرائی جا رہی ہے تو آج کے اس اجتماع میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر واقعی آپ نے کل ہڑتال کا پروگرام تجویز کر لیا ہے تو پھر جو شخص کل دوکان کھولتا ہے آپ اسے رشدی کی نسل سمجھیں گے۔ آپ اسے مسلمانوں کا فرد تصور نہیں کریں گے۔

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

ناموس رسالت — زندہ باد

جیوے جیوے — حق نواز

نہیں جیوے۔ آج کی اس تقریر میں جو میں ناموس رسالت کے تحفظ کیلئے کر رہا ہوں۔ نہ میرا زندہ باد کا نعرہ لگے نہ کسی اور لیڈر اور مولوی کا زندہ باد کا نعرہ لگے آج کی تمام تر گفتگو میں زندہ باد کے نعرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لگیں گے

ازواج نبوت کے لگیں گے۔
اصحاب رسول کی عظمت کے لگیں گے۔

مولوی کوئی زندہ باد نہیں ہے وہ لیڈر کوئی زندہ باد نہیں ہے جس کی زندگی میں پیغمبر کی ناموس محفوظ نہیں ازواج کی ناموس محفوظ نہیں اصحاب کی ناموس محفوظ نہیں وہ مولوی بھی مردہ باد ہے، وہ لیڈر بھی مردہ باد ہے مرشد بھی مردہ باد ہے پیر بھی مردہ باد ہے، شیخ الحدیث بھی مردہ باد ہے، جو،

اس دور میں سربکف ہو کر سڑک پر میدان پر بازار پر آکر ناموس رسالت کیلئے پیغمبر کی آبرو کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کا عزم نہیں رکھتا ہے

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر
تاج و تخت ختم نبوت — زندہ باد

ہماری زندگی کیا زندگی ہے
ہم کیوں زندہ ہیں دل سے کہتا ہوں تصنع کی عادت نہیں ہے ان حالات میں ہمیں چینی (برتن) میں پانی لے کر ڈوب مرنا چاہیئے۔ کیا زندگی ہے؟

سامعین گرامی قدر

رشدی ملعون اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے جو کفر بکتا ہے تاریخ شاید اس کفر کی مثال پیش نہ کر سکے اور آج اُسے یہ جرأت کیوں ہوئی۔ یہ وہ رشدی ملعون ہے جس کی شکل آپ کو نظر آرہی ہے۔ جس کے کفر کے خلاف پوری دنیا سراپا احتجاج بن گئی ہے، اس ملعون نے جو کتاب تحریر کی ہے اس کتاب کا نام ہی "شیطانی آیات" رکھا گیا ہے، اور اس میں یہ کفر بکتے ہوئے کتے سے زیادہ لمبی زبان نکال کر بھونکتے ہوئے تحریر کر رہا ہے۔

ابراہیم (علیہ السلام) اس وادی میں ہاجرہؓ اور اپنے بچے اسماعیل (علیہ السلام) کے ساتھ آیا اس بے آب و گیاہ آبادی میں اس نے اُسے ہاجرہؓ کو چھوڑ دیا۔

ہاجرہؓ نے پوچھا کیا اللہ کی مرضی ہے۔ ہاں اس نے جواب دیا، اور وہ حرام زادہ واپس ہو گیا۔

لعنت لعنت بے شمار

ملعون رشدی پر بے شمار لعنت

یہ حضرت ابراہیم کو حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کو جد انبیا کو

یہ بدمعاش

یہ کائنات کا اُچکا

کائنات کا بدترین کافر

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حرام زادہ تحریر کر رہا ہے۔ اور یہ کتاب آپ کے ملک میں برآمد ہو چکی ہے۔ اور ظلم یہ ہے کہ اس ملعون کتاب پر انڈیا نے پابندی عائد کی ہے اور پاکستان کی جمہوری حکومت پاکستان کی غنڈہ حکومت پاکستان کی بے حیا

حکومت ابھی تک سو رہی ہے۔

بلکہ مسلم قوم نے جب اس کفر کے خلاف آواز اٹھائی ہے تو مسلم بچوں کو گولیوں کا نشانہ بنا کر پیپلز پارٹی نے فرعونیت کی تاریخ پھر دوہرا دی ہے

پیپلز پارٹی	مردہ باد
پیپلز پارٹی	مردہ باد
نعرہ تکبیر	اللہ اکبر

آپ میں سے تھوڑے لوگوں نے کہا ہے پیپلز پارٹی مردہ باد آپ میں سے کتنے لوگ پیپلز پارٹی کے ہیں۔ ہاتھ کھڑا کریں کوئی ہے۔

(ایک نوجوان نے ہاتھ کھڑا کر دیا کہ میں پیپلز پارٹی کا ہوں) فرمایا۔

تو پیپلز پارٹی کا ہے اس نے کہا ہاں۔

ٹھیک ہے بیٹھ جاؤ۔

اس تمام اجتماع میں ایک نوجوان نے کھڑے ہو کر پیپلز پارٹی کے ظلم و ستم کے بعد بھی اپنے آپ کو پیپلز پارٹی کا ظاہر کیا ہے۔

ظاہر کیا ہے کہ نہیں کیا ہے۔

کیوں کیا ہے وہ میں سمجھتا ہوں ۔

کہ یہ چمچہ گیری کل بے نظیر تک پہنچے گی ۔ یہ کامریڈ کہ میں نے اتنے بڑے اجتماع میں تیری پارٹی کا نام بلند کیا تھا ۔ لیکن اس بے ضمیر کو یہ حیا نہیں آئی ۔ کہ جو حکومت پیغمبر کے نام لیواؤں پر گولیاں برساتی ہے آج تو کم از کم اس حکومت کا انکار کر دیا جاتا ۔ اس کو

بے نظیر پیاری ہے — محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پیارے نہیں ہیں ۔

اسے بے نظیر پیاری ہے — عائشہ رضی اللہ عنہ محبوب نہیں ہے ۔

اسے بے نظیر پیاری ہے — ازواج طیبات پیاری نہیں ہیں ۔

ان کے ساتھ تعلق نہیں ہے

بے ضمیری ہٹ دھرمی بے غیرتی شیطنت کی کوئی حد ہونی چاہیئے ۔

(فلک شگاف نعرے)

چند دن ٹھہر جاؤ پیپلز پارٹی کو ہم پورے ملک میں گالی بنا دیں گے ۔ اور میں اس نوجوان سے کہتا ہوں کہ میرا لیڈر فضل الرحمٰن ہے ۔ میں منافقت نہیں کرتا اور ہم نے تم جیسے بے ضمیروں کو اس وقت ضرور سہارا دیا تھا یہ سوچ کر کہ شائد تم کو شرم آئے ۔

لیکن تم بے حیا تھے

تم بے شرم تھے ۔ اگر فضل الرحمٰن کی مضبوط قیادت تمہیں سپورٹ نہ کرتی تو لوگ تمہیں جوتے مارتے اور ملک سے باہر نکال دیتے ساتھ اس لئے دیا تھا شاید تمہیں حیا آئے ساتھ اس لئے دیا تھا بے نظیر عورت تھی ، باپ اس کا قتل ہو چکا تھا لیکن تم بے شرم تھے ۔ بے حیا تھے بے ضمیر تھے تم ۔

آج اسی فضل الرحمٰن پر گولیاں

آج اسی نصر اللہ خان پر گولیاں چلاتے ہو

بڑا سینہ تان کے بڑی ٹھاٹ سے کہتا ہے کہ میں پیپلیا (پیپلز پارٹی) کا ہوں کوئی حیا چاہیئے کوئی شرم چاہیئے ، عوام خاموش رہیں میں خود بات کرتا ہوں آپ سے زیادہ میری تیز آواز ہے اور الحمد للہ دل بھی رکھتا ہوں ۔

فضل الرحمٰن نے پیپلز پارٹی سے کوئی زیادتی کی ہے تو اب زادہ نصر اللہ خان نے کی ہے

(مجمع سے آواز آئی نہیں) پھر جس نے احسان کیا ہے اُس کا جواب گولی ہے۔ اور جو احسان کے بدلے جواب گولی سے دیتا ہے وہ کون ہے وہ نمک حرام ہے بے غیرت ہے بے ضمیر ہے۔

اگر تم فضل الرحمٰن پر گولی چلا سکتے ہو تو پھر میں تمہاری امی اور بہن بے نظیر کی حیا نہیں کرونگا تم بھول جاؤ اور کوئی یہاں کہتا ہے کہ ہمیں گولیاں کھانا بھی آتا ہے۔ نہیں

ہمیں گولیاں برسانا بھی آتا ہے، ساری زندگی گولیاں کھاتے ہی رہنا ہے؟

حق نواز زندہ باد

حق نواز زندہ باد

رشدی ملعون آگے چل کر بھونکتا ہے پیپلیا آگے بیٹھا ہے سُن تو مجھ میں ہے۔ میں اس انداز میں تجھے مخاطب نہ کرتا لیکن یہ میرے پیغمبر کی ناموس کا مسئلہ ہے تیری عزت سے پیغمبر کی عزت زیادہ ہے اس لئے اسے محسوس نہ کیا جائے تو نے اس موضوع کے جواب میں سینہ تان کر کہا ہے میں پیپلیا (پیپلز پارٹی کا) ہوں۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ تجھے پیغمبر اتنا عزیز نہیں جتنی بے نظیر عزیز ہے، اس لئے جب تک بیٹھے گا۔ اور یہ بھی کہتا ہوں کہ اٹھنے نہیں دونگا۔ بیٹھ جاؤ میں اٹھنے بھی نہیں دونگا اور بات بھی ساری سناؤں گا۔ میں اس نوجوان کو اٹھنے بھی نہیں دونگا اور اس میں کوئی رتی ایمان کی باقی ہے تو بیٹھ جائے۔ نہ اٹھنے دیتا ہوں نہ بھونکنے دیتا ہوں، میرے پاؤں ریت کی دیوار پر نہیں پتھر کی چٹان پر ہیں۔

ایک مولوی نے کھڑے ہو کر کہا کہ کوئی غلط نعرہ نہیں لگنا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا نہیں یہ غلط نعرہ مولویوں ڈرنا چھوڑ دو جو ناموس رسالت کے پروانوں پر گولیاں برساتا ہے وہ بے غیرت نہیں ہے تو اور کون ہے۔ وہ ابلیس نہیں ہے تو اور کون ہے، وہ شیطان نہیں ہے تو اور کون ہے، پیغمبر کے نام لیواؤں پر گولیاں۔ ناموس رسالت کے نام لیواؤں پر گولیاں۔ پیغمبر کی آبرو کے تحفظ کا جھنڈا بلند کرنے والوں پر گولیاں پاکستان میں۔ جو پیغمبر کے دیوانوں پر گولیاں برساتا ہے وہ بے غیرت اور بے ضمیر ہے

سامعین محترم گرامی قدر

سلمان رشدی ملعون اسی کتاب میں آگے چل کر بھونکتا ہے لکھتا ہے کہتا ہے کہ

جیسے ہی جاھلیہ میں یہ خبر عام ہوئی کہ باپردہ طوائفوں نے مہانڈ کی زوجیت اختیار

کرلی ہے، شہر کے مردوں کے جذبات اپنے عروج کو پہنچ گئے۔ پندرہ سالہ طوائف عائشہ رضہ (استغفراللہ) اپنے گاہکوں میں سب سے زیادہ مقبول تھی۔ یہ کتا حضرت عائشہ رضہ کو طوائف تحریر کرتا ہے مسلمان نوجوان اسلام آباد میں اُٹھے تیری بہن تیری ماں تیری بے نظیر کے آرڈر سے ان پر گولیاں برسائی گئی ہیں تجھے بے نظیر پیاری ہے مجھے امی عائشہ رضہ پیاری ہے، تجھے بے نظیر پیاری ہے۔ مجھے امی عائشہ رضہ عزیز ہے اُو بے نظیر کے بیٹو! او بے نظیر کی نسل کو مسلمان بناؤ۔ میری ماں عائشہ رضہ تھی عائشہ رضہ ہے۔

عفت عائشہ رضہ زندہ باد

عفت عائشہ رضہ زندہ باد

کافر کافر شیعہ کافر

کافر کافر شیعہ کافر

میں دیکھتا ہوں کہ پیپلز پارٹی گالی کیسے نہیں بنتی۔ یہ میری آواز کیوں تلخ ہے جو ناموس رسالت کے نام لیواؤں پر گولیاں برسائے گا، اس کے لئے حرمت میری لغت میں جائز نہیں بھول جاؤ تم انشا اللہ بہت جلد پنجاب میں تمہارا کوئی نام لیوا نہیں ہوگا۔ دور بیٹھا ہوا کافر پیغمبر کی زوجہ کو حرم رسول کو مومنین کی امی کو مسلمانوں کی امی کو۔ امی کون حضرت عائشہ رضہ

اُسے طوائف لکھے اُو پیپلز پارٹی والو اس کفر کے خلاف مسلمان نعرہ بلند کر رہے تھے، جس پر تمہاری انتظامیہ نے جو تمہارے آرڈر سے چل رہی ہے گولیاں برسائی ہیں، اس پر احتجاج کیا ہے۔ احتجاج کرینگے

سامعین محترم

یہی کتا، یہی رشدی ملعون یہی ملعون کائنات کا بدترین شیطان آگے لکھتا ہے۔

پیغمبر کی زوجہ محترمہ طیبہ مکرمہ محترمہ سیدنا حضرت سودہ رضی اللہ عنہ کے لئے یہ خبیث بھونکتا ہے کہ سب سے بوڑھی اور موٹی طوائف کا نام سودہ تھا

لعنت بے شمار

یہی کافر یہی کتا آگے تحریر کرتا ہے۔ طوائف حفصہ (رضی اللہ عنہا)

پیغمبر کی ایک ایک بیوی کا نام لے کر یہ کتا بھونکتا چلا جا رہا ہے۔ اور بیرون ملک میں بیٹھ کر بھونکتا ہے کتاب پاکستان میں برآمد ہوتی ہے۔ اور آپ نے اخبارات میں پڑھا ہوگا کہ جب یہ کتاب انڈیا میں

پہنچی ہے۔ راجیو گاندھی کو جب یہ کتاب دی گئی۔ اس نے ہندو ہو کر کہا کہ میں یہ غلیظ کتاب نہیں پڑھتا اور پیپلز پارٹی والو تم سے تو زیادہ حیا ہندو کریگا پیغمبر کا، تم سے زیادہ شرم تو اس کو آگئی جس نے کہا کہ میں تو کتاب کو پڑھتا ہی نہیں۔ اور آج کے بعد میرے ہندوستان کی کسی گلی کوچے میں یہ کتاب نہیں چل سکتی سب سے پہلے اس نے اس پر پابندی لگائی ہے۔ اور تو نے کلمہ پڑھکر سینہ تان کر کہا میں پیپلز پارٹی کا ہوں

عفت عائشہ زندہ باد

جیوے جیوے حق نواز حق نواز

انشاء اللہ ہم تمہاری حکومت میں تمہارے باطل اقتدار میں آخری کیل ٹھونک دیں گے۔

اگر پاکستان میں ناموس رسالت کا تحفظ نہیں ہے پھر بے نظیر کی حکومت کا تحفظ بھی نہیں ہے۔

ایک ایک پیغمبر کی بیوی کا نام لے کر یہ کتا طوائف لکھتا ہے۔ اور اس کے خلاف مسلمان احتجاج کرتے ہیں مطالبہ کرتے ہیں اور ان پر گولیاں کیا جرم کیا ہے انہوں نے جہاں پر گولیاں برساتے ہو۔ کل تک تم احتجاج کرتے رہے ہمارے کارکنوں پر گولیاں برسا دی ہیں۔ ہمیں یہ کر دیا گیا ہے۔ تمہارا بھٹو پھانسی لگتا ہے تو شہید ہے اور جو ناموس رسالت پر شہید ہوتے ہیں، انہیں تم تخریب کار کہہ رہے ہو۔ (مجمع کی طرف سے نفرت کا اظہار) آج جمہوریت کے بڑے چیمپئن بن گئے ہو۔ اس ملک میں پیغمبر کی آبرو کے تحفظ کے لئے بھی آواز بلند کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

سامعین محترم۔ شہید ہونے والوں میں ایک کارکن سپاہ صحابہ کا ہے۔ دو جمعیت علماء اسلام کے ہیں باقی تین کا تعلق آج تک معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کس پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ بہر حال وہ سب کے سب مسلمان اور پیغمبر کے نام لیوا اور عاشق تھے۔ اور آج مولانا فضل الرحمٰن نے مجھے فون پر بتلایا کہ سپاہ صحابہ کا جو کارکن شہید ہوا ہے ہم اسے نہیں جانتے تھے۔ ہم نے اس کے ہاتھ میں سپاہ صحابہ کا جھنڈا دیکھا کہ وہ جھنڈا پکڑے ہوئے امریکی پرچم پر لپک رہا تھا، گولیوں کی بارش میں گولیوں کی برسات میں نوجوان لپکتے چلے گئے ہیں تم بتلاؤ کہ ان نوجوانوں کا کیا قصور تھا؟ کیا جرم تھا؟ کہ غنڈہ حکومت کے غنڈہ کارندوں نے انہیں پیغمبر کا نام لینے کے جرم میں گولیوں سے چھلنی کر دیا ہے تمہاری نگاہ میں تمہارے باپ امریکہ کا جھنڈا زیادہ عزیز ہے۔ پیغمبر کی ناموس عزیز نہیں ہے۔

ظالمو جواب دو خون کا حساب دو

حساب لیں گے ہم　　انشاءاللہ حساب لیں گے

کل بھٹو حساب دے گیا ہے۔ اب یہ بھی حساب دے گی۔ تم نے اپنی تاریخ سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا اور یہ بھی بتلا دینا چاہتا ہوں۔ یہ رشدی ملعون پیپلز پارٹی کے انتخابات جیت جانے پر پیپلز پارٹی کو مبارک باد دیتا ہے۔ اسی میں تحریر ہے وہ پیپلز پارٹی کو الیکشن جیتنے میں مبارک باد دے رہا ہے وہ تمہارا چوہا ہے۔ رشدی پر لعنت　　بے شمار

سامعین محترم

ناموس رسالت جان سے زیادہ عزیز ہے مال و دولت سے زیادہ عزیز ہے۔ آبرو سے زیادہ ہر چیز سے زیادہ نبی کی عزت عزیز ہے۔ یہ کافر ابن کافر غلاظت کا کیڑا۔ کائنات کا دجال کائنات کا بدترین کالا کافر سلمان رشدی تحریر کرتا ہوا آگے بھونکتا ہے۔ کہ ان طوائفوں کی یکساں بندی اور کعبہ خانے کی جو ڈونڈیشرب کے سیاسی سٹیج سے چھپی نہ رہی۔ مثال کے طور پر عائشہ رضؓ اور حفصہ رضؓ نے دو خود سر مغرور طوائفوں کے خلاف مشترکہ محاذ بنا لیا۔

ہائے مسلمانو تم زندہ ہو۔ تمہاری زندگی میں پیغمبر کی بیویوں کو کنجری لکھا جا رہا ہے۔ تمہاری زندگی میں پیغمبر کی ازواج کو کنجری تحریر کیا جا رہا ہو۔ تمہاری زندگی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حرام زادہ تحریر کیا جا رہا ہو۔ اور اس خبیث نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مہانڈ رکھا ہے۔ لکھتا ہے۔ اور یہ تمام مہانڈ کی بیویاں تھیں (معاذ اللہ) اور مہانڈ کا مطلب ہے شکاری کتا

ہائے　ہائے　　یہ قوم مر کیوں نہ جاتے۔ زمین پھٹتی کیوں نہیں۔ آقا تیرا کلمہ پڑھنے والے کہاں چلے گئے۔ ہماری زندگیوں میں تجھے کوئی کتا کوئی کائنات کا کافر شکاری کتا تحریر کرے۔ تیری بیویوں کو طوائف لکھے۔ اللہ زمین پھٹتی کیوں نہیں۔ آسمان سے پتھر کیوں نہیں برستے۔ بیڑہ غرق ہو پیپلز پارٹی کی حکومت کا اس کفر کے خلاف اٹھنے والے نوجوان تو نے قتل کر دیئے۔

کافر کافر　　شیعہ کافر

کافر کافر　　شیعہ کافر

پیپلز پارٹی کی حکومت انشاءاللہ ختم کر کے دم لیں گے۔ ہم نوجوانوں کا قتل نہیں بھول سکتے۔ سات نوجوانوں کی شہادت کا قتل نہیں بھول سکتے۔ جو شہید ناموس رسالت ہیں ان کا خون رنگ لائے گا۔ جوانی رنگ لائے گی

ہم یا جان دے جائیں گے یا پیپلز پارٹی کی حکومت کا تختہ اُلٹ دیا جائے گا۔

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر

حق نواز تم قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔

کل اس شہر میں ہڑتال ہوگی یا نہیں ہوگی۔ بلند آواز سے تمام مجمع کھڑا ہوگیا اور کہا کہ ہوگی۔ جو دوکان بند نہیں کرے گا، وہ سلمان رشدی کا چیلا، ہوگی ہڑتال ہوگی۔

او مسلمانوں پیغمبر کی عزت کا مسئلہ ہے معمولی نہیں ہے مٹ جاؤ مر جاؤ رب کعبہ کی قسم ان نوجوانوں جو ناموس رسالت کیلئے اُٹھے جن پر گولیاں برسائی گئی ہیں، اس پر بے نظیر بیان دیتی ہے، کہتی ہے کہ سانحہ کے ذمہ دار عناصر سے سختی سے نبٹا جائے گا۔ جمہوریت کے دشمن عناصر نے مظاہرے کے لئے جو تاریخ اور وقت متعین کیا ہے، اس سے اُن کے عزائم کی نشاندہی ہوتی ہے، توجہ رہے، مظاہرہ کرنے والوں میں کس کس کا نام ہے۔

مولانا فضل الرحمٰن، نوابزادہ نصر اللہ خان، مولانا عبدالستار نیازی، مولانا کوثر نیازی، کوثر نیازی کو چھوڑ دیں، باقی تینوں جمہوریت کے دشمن ہیں،

فضل الرحمٰن جمہوریت کا دشمن ہے؟

نوابزادہ جمہوریت کا دشمن ہے؟

آکسفورڈ یونیورسٹی کی چھانٹی ہوئی خواتین جمہوریت کی داعی ہے، اور فضل الرحمٰن جس نے جان سے کھیل کر مارشل لاء کے مضبوط قلع میں کیل گاڑھے ہیں، آج اُسے تم جمہوریت کا دشمن کہتے ہو، نصر اللہ خان جس کو دنیا بابائے جمہوریت کہتی ہے، آج تم اُسے جمہوریت کا دشمن کہتے ہو۔

امریکہ کے اشاروں پر امریکہ کے ساتھ سودہ بازی کرکے اقتدار حاصل کرنے والوں، تم جمہوریت کے چیمپئن ہو، جمہوریت یہی ہے کہ جو ناموس رسالت کیلئے آواز بلند کرے، اس کا سینہ گولیوں سے چھلنی کر دو، تم نے تو فرعونیت کی بدترین تاریخ دہرا رہی ہے۔ تم تو پچھلے گیارہ سال کو بھی نہیں بھولے، ابھی دو ماہ نہیں ہوئے ۹ ماہ تو انتظار کر لیتے، لیکن کیسے انتظار ہو، یہاں تو پکے بھی قبل از وقت آتے ہیں، عزت ہو تو ڈوب مر جایا جائے، یہاں تو پکے ہی اندازے غلط کر دیتے ہیں، یہاں تو لائن ہی مختلف ہے یہاں اندازِ فکر اور سوچ کی لائنیں بھی بہت مختلف ہیں، میں صاف کہہ رہا ہوں، میرے پاس آج کوئی نرم لفظ نہیں ہے۔

صوفی صاحب، صوفی صاحب چادر اُتار ذرا تسبیح پھر پڑھ لینا۔ بہت وقت پڑے ہیں تسبیح پڑھنے کے ذرا نرم زبان استعمال کرنے کے جنہوں نے کل نوجوان مسلمانوں کے سینے گولیوں سے چھلنی کر دیئے تھے، جو عشق رسالت کا نعرہ بلند کر رہے تھے۔ میں آج ان بدمعاشوں کے لئے نرم زبان استعمال کروں، میرے پاس کوئی نرمی نہیں ہے آپ مجھے مولویت کی لسٹ سے نکال دیں میرا کچھ نہیں بگڑتا۔

آج ان مظاہرہ کرنے والوں کو بے نظیر جمہوریت دشمن کہہ رہی ہے۔ کہ ان عناصر کا مقصد قابل اعتراض کتاب کے خلاف احتجاج نہیں، پاکستان کے استحکام کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں، پاکستان کا استحکام یعنی کے تیرے ساتھ وابستہ ہے۔ وہ پاکستان کا استحکام نہ نصر اللہ خان سے وابستہ ہے نہ فضل الرحمٰن سے وابستہ ہے، نہ مولانا نیازی سے وابستہ ہے نہ ہی مسلمانوں کے ساتھ وابستہ ہے، جو ناموس رسالت کا نعرہ بلند کر رہے تھے۔ پاکستان کا استحکام صرف تمہارے ساتھ وابستہ ہے جو پاکستان کو دو لخت کر کے اقتدار میں آئے تھے، اور پھر ۱۱ سال تک تم نے قوم کو یہ بار بار بتلایا کہ ہم سے غلطی ہوئی تھی، ہم معافی مانگتے ہیں اور آج پھر وہی تاریخ دوہرا رہے ہیں کیسے تمہیں معاف کر دیا جائے۔ تم نے عادت نہیں بدلی اور ہم عادت کیسے بدلیں۔ ہم وہی ہیں جو بھٹو کے دور میں تھے، بھٹو نظر نہیں آتا تو تم بھی نظر نہیں آؤ گے، پاکستان کا استحکام ضرور مطلوب ہے، لیکن اس طرح مطلوب نہیں ہے کہ ناموس رسالت کو استحکام نہ ہو، تو نے احتجاج کیا ہے، تو بولی ہے ان سب لیڈروں سے پہلے تیری حکومت نے امریکہ کے ساتھ سفارتی تعلقات منقطع کیئے، امریکہ کے زر خرید غلام بلکہ اگر میں یہ کہہ دوں کہ "امریکہ کی لونڈی تو بجا ہوگا" (اسی نوجوان نے رقعہ دیا، جو آپ پڑھ کر فرماتے ہیں)

اسی نوجوان نے لکھا ہے کہ یہ اگر واقعی ہے، تو میرا خون ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سب سے پہلے حاضر ہے۔ جزاک اللہ بیٹا جزاک اللہ

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
جیوے جیوے	حق نواز
جیوے جیوے	حق نواز
جزاک اللہ	جزاک اللہ

میں داد دیتا ہوں اس نوجوان کو کہ میرے عزیز میری تلخ نوائی رب محمدؐ کی قسم رسالت کی ناموس کے لئے

تھی، ورنہ تو میرا عزیز اوز بچہ ہے، میں نے اس لئے تلخ نوائی کی ہے کہ ہمارے رسول کو گالی اور پھر ان کے خلاف تیری عمر کے نوجوان احتجاج کریں، اور انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے، ایسی حکومت کی تعریف نہیں کی جا سکتی۔ تختۂ دار پر لٹکا جا سکتا ہے۔ لیکن ایسی حکومت کی مدح نہیں کی جا سکتی۔

سامعین گرامی قدر

میں آپ کا مزید وقت نہیں لینا چاہتا، میں اسی کتاب پر اپنے ردعمل کا اظہار چاہتا تھا اور آپ سے درخواست کرنا چاہتا ہوں، کہ اس کتاب کے مصنف کو ہم تختۂ دار پر لٹکائے بغیر چین کی نیند نہیں سوئیں گے۔ انشاء اللہ نہیں سوئیں گے اور میں کہتا ہوں کہ اگر ملعون پاکستان میں ہوتا تو اب تک قتل ہو چکا ہوتا۔ ہو نہیں سکتا تھا کہ وہ اس ملک میں کفر بک کر زندہ رہتا۔ لیکن ظلم یہ ہے کہ وہ دور ہے اور وہاں تک ہمیں پہنچنے کوئی نہیں دیتا۔ ورنہ آج میں اس مجمع کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ اس شخص کو قتل کر کے میں خود ذمہ داری لینا چاہتا تھا۔

اس سے بڑی نعمت اور اس سے بڑا ثواب اور کیا ہوگا۔ ہم نے ایک دن مر جانا ہے، لیکن یہ ملعون ہم سے بہت دور ہے، اور ایک ظالم حکومت کے پنجہ میں ہے اور اس کے سائے میں بیٹھ کر پیغمبر اور گھرانۂ نبوت پر برس رہا ہے، گالیاں دے رہا ہے مسلمانوں سراپا احتجاج بن جاؤ۔ خدا کی قسم مجھے ایسے نظر آتا ہے امہات المومنین پیغمبر کے درِ اقدس پر دستک دے رہی ہوں، کہ ہمیں تیری امت کی موجودگی میں کنجری لکھا جا رہا ہے، ہو سکتا ہے آج دروازہ روضۂ نبوی کرامی عائشہؓ کھٹکھٹا رہی ہوں کہ تیری امت زندہ ہے اور میرے لئے اور میرے ساتھ دوسری ازواج کے لئے.....

مسلمانوں مٹ جاؤ مسلمانوں مر جاؤ۔

لیکن پیغمبر کی ازواج کا تحفظ کر جاؤ۔

رشدی پر لعنت بے شمار

اور میں آج یہ واضح کر دوں کہ پاکستان کی اسمبلی کو اب یہ قانون بنانا پڑے گا، کہ ازواج نبوی کے گستاخ کی سزا موت ہے۔

یہ قانون بننا چاہیئے کہ نہیں، عوام نے کھڑے ہو کر کہا کہ ضرور بننا چاہیئے۔

تم ریڈی تو ہو جاؤ اٹھو تو سہی، سپاہ صحابہ کے نوجوانوں ماؤں سے دودھ معاف کروا لو، انہیں کہہ

دو کہ ہم پاکستان کے دستور میں اپنی ماؤں کے تقدس، تحفظ کیلئے۔

وہ مائیں جو پیغمبر کا لباس ہیں۔

وہ مائیں جو پیغمبر کی عزت ہیں۔

وہ مائیں جو نبی کی ناموس ہیں۔

وہ مائیں جو نبی کا تقدس ہیں۔

ان کے لئے اب پاکستان کے آئین میں لکھائے بغیر ہم چین کی نیند نہیں سوئیں گے۔ کہ نبی کی بیویوں کی توہین کفر ہے اور توہین کرنے والا سزائے موت کا مستحق ہے۔ جب تک پاکستانی حکومت اب یہ ترمیم نہیں لاتی ہے ہم نہ چین سے بیٹھیں گے۔ اور نہ کسی کو چین سے حکومت کرنے دیں گے۔

آپ تائید کرتے ہیں اس بات کی؟

تمام مجمع کھڑا ہو گیا

آپ ساتھ دیں گے۔ — سب نے کہا ضرور ساتھ دیں گے۔

ہتھکڑی پہننی پڑی پھر — سب نے کہا ضرور ساتھ دیں گے۔

بیڑی پہننی پڑی پھر — سب نے کہا ضرور ساتھ دیں گے۔

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

تاج و تخت ختم نبوت — زندہ باد

تاج و تخت ختم نبوت — زندہ باد

ناموس رسالت — زندہ باد

عفت عائشہ رض — زندہ باد

عفت عائشہ رض — زندہ باد

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ط



جھنگ شہر میں لازوال خطاب

حقائق ہی حقائق

شعیہ اور حضرت علی رضہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صدر ذی وقار معزز سامعین، سپاہ صحابہ کے عزیز نوجوانوں آج کے جلسے کا مقصد بذریعہ اشتہارات سیرت طیبہ جناب حیدر کرار رضی اللہ عنہ آپ کو بتلائی گئی۔ اہل سنت ہونے کی حیثیت سے۔ جہاں ہمارے فرائض میں یہ چیز شامل ہے۔ کہ ہم ابوبکر رضؓ، عمرؓ، عثمانؓ رضوان اللہ علیہم کے فضائل، مناقب، سیرت، ان کے حالاتِ زندگی کو گلی گلی، کوچہ کوچہ، شہر شہر، بستی بستی عام کریں۔ وہیں ہمارے فرائض میں یہ چیز بھی شامل ہے۔ کہ ہم حضرت علیؓ کی سیرت طیبہ کو بھی بیان کر کے ان کی شخصیت کو اجاگر کریں۔ مزید اس لئے بھی حضرت علیؓ کے فضائل پر بحث کرنے کی ضرورت ہے۔ کہ منافقین کے ایک گروہ نے اپنے مذموم اور خطرناک پروگرام کو معاشرہ میں رواج دینے کیلئے حیدر کرار کی زندگی کو بطور ڈھال سامنے رکھا ہوا ہے۔ سادہ لوح عوام دینی معلومات سے ناواقف افراد بظاہر ان منافقین کے پروپگنڈہ سے متاثر ہو کر یہ تصور کیئے بیٹھے ہیں کہ شاید واقعی علیؓ علیؓ رات دن کہنے والے لوگ، جانے یا علیؓ کہنے والے افراد السلام علیکم کہنے کی جگہ پیر مولا علی مدد کا نعرہ بلند کرنے والے افراد یا علیؓ تیرے چاہنے والوں کی خیر کا نعرہ بلند کرنے والا طبقہ شاید واقعی علیؓ ابن ابی طالب کے ساتھ محبت رکھتا ہے۔ جبکہ حقیقت یہ نہیں ہے۔ سستی سمجھ لیجئے کاہلی تصور کر لیجیئے، یا عدم توجہ اس کا نام رکھ لیجئے، کہ ہماری طرف سے اس عنوان پر اور اس منافقت کا پردہ چاک کرنے کیلئے محنت بہت کم ہوئی ہے۔ چاہے اس کے اسباب کچھ بھی ہوں، یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ حسن ظن رکھتے ہوئے اہل سنت کے زعمانے اپنے ماحول میں شاید اس کی ضرورت محسوس نہ کی ہو۔ اور حسن ظنی رکھتے ہوئے شاید یہ بھی کہ اس طرف توجہ نہ ہوئی ہو، لیکن جن حضرات نے اس طرف توجہ کی، حالات کا جائزہ لیا۔ انہیں بہر حال یہ ضرورت محسوس ہوئی۔ آج سے چند دن قبل آپ کے پڑوسی محلہ میں اسی عنوان پر سپاہِ صحابہ نے ایک جلسہ منعقد کیا تھا۔ اس جلسے میں بھی میں نے اپنی معلومات

کے مطابق آپ کے سامنے حیدرِ کرار رضؓ کی شخصیت اور ان کے دشمن کا تعارف رکھا تھا اور میری اطلاعات کے مطابق بہت سارے دوست، احباب اور بہت سارے لوگوں کو اس کا فائدہ بھی ہوا۔ بعض لوگوں کے ذہن سے غلط فہمیاں بھی دور ہوئیں۔ میں آج بھی یہ درخواست کرونگا۔ کہ دنیائے انصاف میں معقول طریقہ کار یہی ہے۔ کہ انسان اپنی بات کہے اور فراخیٔ دل کے ساتھ دوسرے کی بات سُنے۔ بشرطیکہ وہ معقول ہو۔ میں آپ سے بھی یہی بات عرض کرونگا۔ کہ آپ میری گذارشات کو وسعت قلبی کے ساتھ سماعت کریں۔ غور کے ساتھ سنیں۔ اور پھر دیانتداری کے ساتھ فیصلہ کریں۔ عام پروپگنڈہ یہ کر دیا جاتا ہے۔ کہ آج کل کے علماء کرام کی تقاریر سے فتنہ فساد ہوتا ہے۔ فرقہ واریت پھیل رہی ہے، جبکہ یہ پروپگنڈہ آج کا نہیں اگر آپ حقیقتاً اس موضوع کو سمجھنے کی کوشش فرمائیں گے۔ تو یہ پروپگنڈہ بہت پرانا ہے۔ ہر دور میں صدائے حق کو روکنے کیلئے باطل نے یہی حربہ استعمال کیا ہے کہ یہ تفریق ہو رہی ہے۔ ہم بڑے آرام اور چین سے زندگی گذار رہے تھے۔ ہمارے ماحول میں بے چینی پیدا کی جا رہی ہے۔ یہ آج کا پروپگنڈہ نہیں یہ بہت پرانا ہے۔ آپ قرآن کا مطالعہ کریں گے۔ آپ کو مشرکین اور منافقین کی زبان سے بھی یہ پروپگنڈہ مل جائے گا۔ جنہوں نے یہ کہا تھا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ماحول میں آکر تفریق پیدا کر دی ہے۔ ہم پرسکون تھے۔ ہمیں آپس میں لڑا دیا ہے:

معاذ اللہ معاذ اللہ

جب پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو معاذ اللہ معاف نہیں کیا گیا۔ اور آپ کی سیرت طیبہ کو بھی یہ رنگ دیا کہ یہ قوم کی یک جہتی کے خلاف ہے۔ تو ہم تو آج کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں تو صحابہ کرام کا درجہ بھی کوئی وزن نہیں رکھتا۔ چہ جائے کہ ہم ہوں۔ تو آج اگر ہم اسی نبی اور اسی رسول کے ارشادات کی روشنی میں کوئی بات کہتے ہیں۔ تو دشمن یقیناً وہی پروپگنڈہ کرے گا۔ کہ یہ تو قومی یک جہتی کے خلاف ہے۔ اس سے تو نقصان ہو

ہو رہا ہے۔ اگر قومی یک جہتی کا معنیٰ یہ ہے کہ کافر اور مسلم کی تمیز نہ بتلائی جائے۔ کافر اور مسلم کا فرق نہ بتلایا جائے۔ قرآن کے دشمن اور قرآن کے ماننے والے کے درمیان حد فاصل نہ کی جائے۔ اگر تو قومی یک جہتی کا یہی معنی ہے۔ تو میرا پہلا یہ سوال ہوگا۔ آپ سے کہ آپ پڑھے لکھے لوگ ہیں، آپ نے پاکستان کی بنیاد کیوں رکھی ٹھنڈے دل کے ساتھ آپ کو غور کرنا ہوگا۔ یہ میری بات آج آپ سے ہے جو بڑے وسیع القلب بن کر ہمیں یہ وعظ کرتے ہیں۔ کہ قومی یک جہتی چاہیئے۔ امن چاہیئے۔ اتحاد چاہیئے۔ اگر کافر اور مسلم کے مابین امتیاز کی ضرورت نہیں تو آپ نے پاکستان کی بنیاد کیوں رکھی۔ اور دو قومی نظریہ کا نام استعمال کر کے آپ نے مسلم قوم الگ۔ ہندو قوم الگ کا تصور کیوں دیا۔ وسیع سلطنت تھی۔ آپ کے پاس وسیع ملک تھا۔ وسیع زمین تھی بہت سارے جزیرے تھے۔ اور کشمیر جس کے لئے آپ لڑ رہے ہیں۔ یہ بھی آپ کے قبضے میں تھا جتنی ملک کی زمین وسیع ہوگی۔ اتنی ہی پیداوار زیادہ ہوگی۔ اتنا ہی ملک آگے بڑھے گا۔ اور اتنی ہی قوم ترقی کرے گی۔ اتنا ہی ملکی افراد اپنے آپ کو زیادہ مضبوط کر سکیں گے۔ اگر کافر اور مسلم کے مابین حد فاصل کی ضرورت نہیں، کافر اور مسلم کے مابین فرق کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور یہ تقریریں اور وعظ قومی یک جہتی اور قومی اتحاد کے خلاف ہیں۔ پھر میرا سوال یہ ہے کہ آپ نے پاکستان کی بنیاد کیوں رکھی۔ بلکہ یہ کہنا چاہوں گا۔ کہ اگر آپ کافر اور مسلم کے درمیان فرق کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ آپ کافر اور مسلم کے درمیان تمیز کرنے کی ہمیں اجازت نہیں دیتے۔ تو آپ کو دیانتداری کے ساتھ پاکستان کا علیحدہ تشخص ختم کر کے اکھنڈ بھارت قائم کر لینا چاہیئے۔ اگر آپ کافر اور مسلم کے مابین فرق کی ہمیں اجازت نہیں دیتے۔ اور اس کو آپ نقضِ امنِ عامہ تصور کرتے ہیں اس کو آپ ملکی قومی یک جہتی کے خلاف تصور کرتے ہیں۔ تو اس پر میں نے عرض کیا ہے۔ کہ آپ کو پاکستان کا علیحدہ تشخص ختم کر دینا چاہیئے۔ اس کا کوئی جواز نہیں ہے۔ پھر ہندو اور مسلم اکھٹے رہ سکتے ہیں۔ اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ ہندو کافر ہے۔

اس سے مسلم کا کوئی جوڑ نہیں ہے۔ اور پاکستان کا الگ تشخص ضروری ہے۔ دو قومی نظریہ کی بنیاد پر، مجھے پھر کہنے کا حق ہے کہ اگر ہندو کی طرح میں کسی اور شخص کو بھی اتنا ہی بڑا کافر ثابت کر دوں اور دلائل سے ثابت کر دوں تو پھر آپ کو کم از کم ہمارے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے کہ اگر ہم ہندو کے خلاف بولنے سے نہیں رک سکتے اور اس سے الگ تشخص قائم کرنا ہے کہ اسی طرح کے کسی اور کافر سے وہ کافر جو ہندو سے سرگرمیوں کے لحاظ سے زیادہ خطرناک ہو تو وہ کھلا کافر ہے اور یہ چھپا ہوا کافر جو بظاہر اسلام کا نام استعمال کرے۔ جیسے قادیانی ہیں۔ یا جیسے منافقین کا طریقہ کار ہے تو اس وقت تو مذہبی افراد کی ذمہ داری زیادہ بن جاتی ہے کہ وہ منافقت کا پردہ چاک کر کے لوگوں کو صحیح حقیقت حال سے آگاہ کر کے کفر و اسلام میں تمیز پیدا کریں۔

یہ میری تمہید آپ کے ذہن میں بیٹھ جانی چاہیئے۔ کہ کافر اور مسلم کے درمیان تمیز پیدا کرنی بے حد ضروری ہے۔ حد فاصل کرنا ضروری ہے۔ کیوں اس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ مسلمان کو اس کی کتاب معاشرتی زندگی گذارنے کی ترکیب بتلاتے ہوئے بتلاتی ہے۔

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ

کہ تمہیں کسی بھی مشرکہ عورت سے نکاح کرنے کی اجازت نہیں، یہاں تک کہ وہ ایمان لائے اور اسی طرح فرمایا کہ کسی مشرک مرد سے بھی کسی مومنہ عورت کی شادی اور نکاح نہیں ہو سکے گا۔ یہاں تک کہ وہ مشرک مرد ایمان لائے۔ گویا کہ یہ معاشرتی زندگی ہے۔ اس لحاظ سے بھی ضروری ہو گیا ہے کہ اگر ایک انسان کفریہ عقائد رکھتا ہے۔ تو علماء حق کا فریضہ ہے کہ وہ عوام کو آگاہ کریں، اس کے کفریہ عقیدے سے تاکہ وہ معاشرتی زندگی میں اس کے ساتھ رشتہ ناطہ نہ کر سکیں۔ یہ فرائض میں شامل ہے۔ اگر اس کو بیان نہ کیا گیا۔ یہ حد فاصل

نہ کی گئی. کفر و اسلام کے مابین فرق نہ بتلایا گیا و نتیجتاً یہ معاشرتی زندگی جس کو قرآن مجید نے بیان کیا ہے، یہ برباد ہو جائے گی، ختم ہو جائے گی. اور وہ نسب اور مومنین کے بچے جو واقعی حلالی ہوتے ہیں ان کی تمیز ختم ہو جائے گی. اور کسی کا نسب صحیح نہیں رہے گا. لوگ اسلام اور کفر کے مابین تمیز نہ کرتے ہوئے رشتے گانٹھ دیں گے. جبکہ ان رشتوں کی صورت میں جو نتیجہ بچوں کی صورت میں ہوگا. وہ بچے حلالی نہیں ہونگے بلکہ حرامی ہوں گے. اور جو انسان اس حد سے گذر کر کفر و اسلام کے مابین تمیز کئے بغیر رشتہ کر لیتا ہے. وہ اپنی ساری زندگی برباد کرے گا. اور زنا بھی کرے گا. اور زانی سے بڑا آپ خود سمجھتے ہیں کہ گناہگار عملی اعتبار سے اور کون ہوگا. اس لحاظ سے بھی مسلمان علماؑ کا فریضہ ہے. کہ وہ کفر و اسلام کے مابین تمیز پیدا کر کے مسلمانوں کا تشخص الگ قائم کریں. اور کافروں کا تشخص الگ قائم کریں. یہی مجبوری اور یہی وجہ تھی. جس کی بنیاد پر علماؑ امت نے ۹۰ برس قادیانیوں کے خلاف جنگ لڑی. جیلیں بھریں. مصیبتیں برداشت کیں. مشکلات برداشت کیں. مصائب برداشت کئے. طعنہ اس وقت بھی دیا جاتا تھا. چونکہ قادیانیت مضبوط تھی. وہ کلیدی عہدوں پر چھا گئی تھی. اس کی بنیاد انگریز نے رکھی تھی اس لئے پروپگنڈہ اس وقت بھی یہی تھا. کہ دیکھو جی وہ کلمہ پڑھتے ہیں. اذانیں دیتے ہیں. انہوں نے مسجدیں بنا رکھی ہیں. مولوی کافر کافر کی رٹ لگا کر انہیں الگ کرنا چاہتے ہیں. ماحول میں بدامنی پھیل رہی ہے. معاشرہ برباد ہو رہا ہے اور یہی نوکر شاہی یہی انتظامیہ ڈرائنگ روم میں بیٹھ کر اپنے دفاتر میں بیٹھ کر یہی تبلیغ علماؑ سے کیا کرتی ہیں. کہ دیکھئے جی جب روس آئے گا. وہ یہ نہیں دیکھے گا کہ تم احمدی ہو یا غیر احمدی ہو. وہ تو سب کلمہ پڑھنے والوں کو مٹا دے گا. یعنی ہم پیدا ہوئے تو ہمیں روس کا ڈر بتلایا گیا. ہم نے والدہ کی گود میں پرورش پائی. ہمیں روس بتلایا گیا. ہم چلنے لگے ہمیں روس بتلایا گیا. ہم کالجز میں گئے. ہمیں روس بتلایا گیا. جب سے پاکستان کی بنیاد رکھی گئی ہے. اس دن سے

لے کر آج کے دن تک ہمیں یہی بتلایا جا رہا ہے، جب روس آئے گا نہیں چھوڑے گا۔ سوال یہ ہے کہ تم ۳۸ برس میں اتنا بھی مضبوط نہیں ہوئے۔ ہو کہ تم اس کا مقابلہ کر سکو۔ یا اس کا دفاع کر سکو۔ یا اس کی سرگرمیوں کو روک سکو۔ اگر تم اتنا بھی مضبوط نہیں ہو۔ تو تم سے بڑا لعنتی شخص کوئی نہیں ہے۔ اور تم سے بڑا ملکی غدار اور ملک دشمن کوئی نہیں۔ ملک کا کروڑوں روپیہ تمہارے اوپر خرچ ہوا ہے۔ کروڑوں روپیہ تمہارے دفاع پر خرچ ہوا ہے اگر تم ملکی دفاع کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہو تو واقعتاً تم بن مردوں کے ملکی غدار ہو۔ ہم پیدا ہوتے ہیں۔ ہمارا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کے دماغ میں روس روس، کیا ہے روس اور وہ کیا کرے گا۔ سوال یہ ہے کہ یہی تبلیغ اول دن سے کی جاتی تھی کہ نہیں دیکھے گا احمدی ہو یا غیر احمدی ہو۔ لیکن الحمد للہ ایک سٹیج آیا۔ علماء چیختے رہے۔ اور آخر کار عوامی دباؤ میں اس حقیقت کو منوانا ضروری سمجھ لیا۔ کہ آخر یہ علماء امت جو ایک عرصہ سے چیخ رہے ہیں۔ بات کسی طرف تو لگے۔ اس میں کوئی حقیقت بھی ہے یا کہ نہیں، جب بات اسمبلی میں آئی۔ جب اس میں حکومت نے مداخلت کی اور ان حقائق پر غور کیا۔ تو ظالم اور جابر حکومت اور بھٹو ضیاء اقتدار میں رہنے والا انسان جو یہ فخر سے کہتا تھا کہ میں تھوڑی سی شراب پیتا ہوں۔ جس نے لاکھوں دلائی کیمپ قائم کر رکھے تھے، جس نے ظلم و جور کے پہاڑ ڈھا دیئے تھے۔ آخر کار اس ظالم اور جابر سلطان کو بھی اس مسئلے میں دخل دینا پڑا۔ اور وہ مجبور ہو گیا۔ یہ بات ماننے پر کہ واقعتاً قادیانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور ان کے لئے آخر کار غیر مسلم اقلیت ہونے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ کلمہ قادیانیوں نے اس وقت بھی نہیں چھوڑا تھا۔ آج بھی نہیں چھوڑا۔ پھر قادیانی مختلف عدالتوں میں گئے۔ پاکستان کی عدالتوں میں گئے۔ پھر اسی طرح پاکستان سے آگے نکل کر وہ غیر مسلم عدالتوں میں بھی گئے۔ چنانچہ آپ کے نوٹس میں ہے۔ کہ افریقہ کی غیر مسلم عدالت میں قادیانیوں نے کیس کیا۔ ہم کلمہ پڑھتے ہیں۔ ہم قرآن مجید پڑھتے ہیں۔

ہم مسجدیں بناتے ہیں۔ ہم مسلمان ہیں۔ اور مسلمانوں کا ایک طبقہ ہمیں اپنے قبرستان میں اپنے مردے دفن نہیں کرنے دیتا۔ لہذا ان کو اس حرکت سے روکا جائے۔ وہ اسٹے آرڈر لینے کیلئے گئے تھے۔ کہ ہمارے مردوں کو مسلمان اپنے قبرستان میں دفن کرنے نہیں دیتے۔ لہذا ان کو روک دیا جائے۔

چنانچہ عدالت کی ایک جج عورت جو غیر مسلم ہے۔ اس نے فریقین کے دلائل سُنے۔ قادیانیوں نے اپنے مسلمان ہونے کے دلائل دیئے مسلمانوں نے افریقہ کی عدالت میں قادیانیوں کا کفر ثابت کیا۔ عدالت غیر مسلم تھی لیکن اس نے فیصلے میں لکھا کہ جس چیز کا نام اسلام ہے۔ جو محمدن لاء ہے۔ اور جو محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم پروگرام لے کر آئے تھے۔ اس پروگرام اور اس لاء کے مطابق قادیانی غیر مسلم ہیں، مسلمان نہیں ہیں۔

نعرہ تکبیر اللہ اکبر

علمائے اسلام زندہ باد

جیوے جیوے حق نواز

غیر مسلم عدالت نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ جو اسلام کے قواعد و ضوابط ہیں۔ ان کے مطابق قادیانی پورے نہیں اترتے لہذا انہیں مسلمان نہیں مانا جاسکتا۔ اس وجہ سے مسلمان حق بجانب ہیں کہ ان کے مردوں کو وہ اپنے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیں۔ اور مزید آپ کی معلومات میں اضافے کیلئے عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اب قادیانی اقوام متحدہ میں گئے ہیں انہوں نے اقوام متحدہ میں یہ درخواست دی ہے۔ کہ پاکستان میں ہمارے اوپر ظلم ڈھایا جارہا ہے۔ ہم مسلمان ہیں۔ ہمارے اوپر زیادتی ہورہی ہے۔ ہمیں بچایا جائے۔ چنانچہ اقوام متحدہ نے پاکستان سے باز پرس کی ہے۔ اور پھر ظلم یہ ہے کہ اقوام متحدہ کی اس قرارداد کی تائید اسلامی ملکوں نے کردی ہے۔ کہ واقعی ان کے ساتھ زیادتی ہورہی ہے۔ وہ اسلامی ملک جن کو قادیانی نظریات معلوم نہیں۔ وہ صرف ان کو کلمہ

پڑھتے ہوئے دیکھتے ہیں. بڑے بڑے اسلامی ملکوں نے حتیٰ کہ مصر کے صدر نے ضیاء الحق کو خط لکھا ہے کہ تم قادیانی مسلمانوں پر زیادتی کیوں کر رہے ہو. وجہ یہ ہے کہ تم تو صرف پنڈی محلہ کے رہنے والے ہو. اگر تمہیں آج شیعہ کے کفر میں کوئی شک ہو تو میں تمہیں معذور سمجھتا ہوں. اس لئے کہ کلمہ پڑھنے والا جب منافقت پر اترتا ہے تو لوگوں کو فریب دے دیتا ہے. بڑی بڑی سلطنتوں کو قادیانیوں نے فریب دے دیا ہے. اور وہ مطالبہ کرنے لگ گئے کہ واقعی پاکستان میں قادیانیوں پر ظلم اور زیادتی ہے. چنانچہ ضیاء الحق صاحب اب تحفظ ختم نبوت کے ذریعہ سے قادیانی کیس تیار کروا رہے ہیں. اور اس کو انگلش میں ترجمہ کر کے اقوام متحدہ میں پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کیا واقعی قادیانی مسلمان ہیں. ان کے کلمہ کا لحاظ کیا جائے اور وہی کتاب وہ مصر کو بھیجنا چاہتے ہیں. وہی لیبیا کو بھیجنا چاہتے ہیں. وہی سعودیہ کو بھیجنا چاہتے ہیں. تاکہ ان پر قادیانیت کا پول کھل جائے، تو مغالطہ میں آکر بڑے بڑے لوگوں نے کسی انسان کو مسلمان مان لیا ہے، جس کے متعلق مطالبہ نہیں تھا. اسی طرح آپ میں بھی کچھ لوگ شیعہ کے کفر میں مغالطہ میں ہوں. اور ان کے کلمہ کو دیکھ کر آپ مغالطہ میں رہیں. تو یہ تعجب کی بات نہیں. البتہ اتنا تعجب ضرور ہے. کہ قادیانیوں نے تو کلمہ نہیں بدلا تھا. انہوں نے سرے سے کلمہ ہی بدل لیا ہے. آپ کو بہت پہلے چوکنا ہو جانا چاہیئے تھا اگر وہ کافر ہے. تو جس نے کلمہ اپنا بنایا وہ کافر کیوں نہیں ہے.

آپ کو بہت پہلے ہوشیار ہو جانا چاہیئے تھا، لیکن میں آپ کی عرض کرتا ہوں. میں معذور سمجھتا ہوں ابھی ان لوگوں کو جن کو ابھی بھی شبہ ہے لیکن اتنی ضرور درخواست کروں گا کہ ہمارے دماغ میں کوئی ایسا کیڑا نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے ہم کسی مفاد کے ساتھ اس کام کو کر رہے ہوں. دیانت داری کے ساتھ میں کہتا ہوں کہ آپ کو کفر اور اسلام کے مابین امتیاز پیدا کرنا ہوگا. اس کے مابین حد فاصل کھینچنا ہوگی. اور آپ کو غور کرنا ہوگا. اور مزید آپ

سے یہ کہونگا کہ اگر میں کسی ایسے انسان کو کافر کہتا ہوں جس نے پوری ڈھٹائی کے ساتھ، پوری جرات کے ساتھ حضرت عمرؓ بن خطاب کو کافر لکھا ہے۔ تو کیا آپ مجھے ایسے شخص کو کافر نہیں کہنے دیں گے۔ اونچی آواز سے

اگر آپ میری زبان روکیں۔ میرا راستہ روکیں کے اس کو کافر نہ کہو۔ جو ابوبکرؓ و عمرؓ کو کافر کہتا ہے۔ تو اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ آپ کی گلی کا بھنگی

آپ کی گلی کا چرسی

آپ کی گلی کا اچکا اور بدمعاش اور مادر پدر آزاد ابوبکرؓ و عمرؓ سے زیادہ وزن رکھتا ہے۔ اس کو آپ کافر نہیں کہنے دیتے۔ جبکہ یہ ابوبکرؓ و عمرؓ کو کافر کہہ رہا ہے۔

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
شانِ صحابہ	زندہ باد
جیوے جیوے	حق نواز

میں آج آپ سے یہی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ حیدرِ کرارؓ کی سیرت طیبہ کے عنوان سے کہ علیؓ کی ذات کو شیعہ بطور منافقت اور اپنی بے ایمانی کو بچانے کیلئے یا اپنی بے ایمانی پر پردہ ڈالنے کیلئے بطور ڈھال کے استعمال کرتا ہے۔ حقیقت میں اس کا حیدرِ کرار سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور یہ بات محض لاف زنی نہیں۔ محض شعلہ نوائی یا محض الفاظ کا دباؤ نہیں ہوگا۔ اس میں میں آپ کے سامنے حقیقت لاؤنگا۔ یہی حقیقت میں نے آپ کے پڑوسی محلہ میں عرض کی ہے۔ اور آج دوبارہ اس حقیقت سے مزید پردہ اٹھانا چاہتا ہوں، کہ حقیقت معلوم ہو کہ شیعہ کو کہاں تک حیدرِ کرارؓ کی ذات گرامی سے تعلق ہے میں یہیں سے آغاز کرتے ہوئے آگے چلنا چاہتا ہوں۔ آپ سے یہی درخواست ہے۔ کہ پوری توجہ کے ساتھ آپ جہاں اور بہت سارا وقت دے دیتے ہیں آپ مجھے بھی وقت دیجئے۔ آپ نے بڑے بڑے جلسوں میں وقت دیا ہے۔ میں چاہتا ہوں

کہ کم از کم میرے اپنے مسلک کے لوگ جو کسی غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ ان کی غلط فہمی دور ہو جانی چاہیئے۔ شیعہ نہ میرے اخلاق سے بات مانے گا۔ نہ میری شدت سے بات مانے گا۔ نہ میری تقریر سے بات مانے گا۔ نہ میری مناظرے سے بات مانے گا۔ نہ وہ کسی عدالت کا فیصلہ سن کر ایمان لائے گا۔ اس لئے کہ یہ بہت پرانا تجربہ ہو چکا ہے۔

خواجہ غلام حسین رح صاحب ایک بہت بڑے مشہور بزرگ گزرے ہیں۔ انہوں نے سکھوں کو کلمہ پڑھایا ان پر کیس چلا کہ یہ لوگوں کو جبری کلمہ پڑھاتے ہیں۔ عدالت میں آئے۔

مجھے وہ لوگ بھی زندہ ملے، جو اس بات کے عینی گواہ ہیں، کہ کیس عدالت میں آیا۔ اور خواجہ غلام حسن سے جج پوچھتا ہے۔ کہ تم جبری غیر مسلموں کو کلمہ پڑھا رہے ہو۔

خواجہ صاحبؒ نے اس عدالت کے جج کی طرف انگلی اٹھا کر کہا کہ ان کو تو میں کلمہ پڑھاتا ہوں۔ آپ کو کلمہ کس نے پڑھایا" تو جج صاحب عدالت میں ہی کلمہ پڑھنے لگ گئے اس تمام کرامت کو دیکھنے کے بعد ایک آدمی خواجہ صاحب سے سوال کرتا ہے۔ جو ان کے ملفوظات میں درج ہے۔ اور میں خواجہ صاحب کے آج وہ ملفوظات پیش کر سکتا ہوں ایک انسان۔ پوچھتا ہے۔ کہ حضرت آپ نے ہندو اور سکھوں کو کلمہ پڑھایا ہے۔ کسی شیعہ کو آپ نے سنی نہیں کیا۔ اس کو آپ نے مسلمان نہیں کیا۔ تو خواجہ صاحب نے کہا ہندو کے ایمان کی جڑ خشک ہو گئی تھی۔ میں نے اس کو پانی دیا تو وہ ہری ہو گئی۔ شیعہ کا ایمان صحابہ پر تبرا کرتے ہوئے جل چکا ہے۔ اس کو لاکھوں بار پانی دو۔ کبھی یہ ہرا نہیں ہوگا۔ میں خواجہ صاحب کے اس ارشاد پر یقین رکھتا ہوں۔ اس لئے یقین رکھتا ہوں کہ ان کی یہ کرامت عام ہے۔ انہوں نے ہندوؤں کو کلمے پڑھائے۔ اور کبھی شیعہ کو وہ مسلمان نہ بنا سکے۔ اور یہ کہہ گئے ہیں کہ ان کے ایمان کی جڑ جل گئی ہے

آپ سڑ گئی کہیں شیعہ تب بھی اپنے نظریہ پر قائم رہے گا۔ آپ شدت کے ساتھ پیش آئیں تب بھی شیعہ اپنے نظریہ پر قائم رہے گا۔ آپ لاکھوں بار اخلاق سے پیش آئیں تب بھی وہ اپنے نظریہ پر قائم رہے گا۔ آپ صرف اپنے ماحول پر محنت کریں۔ آپ کا صرف اپنا ماحول ان کے کفریات سے بچ جائے اور اپنا دین وایمان ان سے محفوظ رہے۔

شیعہ وہ قوم ہے۔ جس کا اصحابِ رسول پر تبرا کرتے ہوئے واقعی ایمان جل چکا ہے۔ وہ کوئی بات آپ کی ماننے کیلئے تیار نہیں ہوں گے۔ آپ کتنا ہی اُن کی بات کو مان لیں۔ قریبی تعلقات رکھ لیں۔ قریبی سلوک رکھ لیں۔ وہ اپنے عقیدے پر قائم رہیں گے۔ اسی پر مریں گے۔ انہیں توبہ تک نصیب نہیں ہوتی۔ اور مزید یہ بھی کہتا ہوں۔ کہ آج تک دنیا میں ہزاروں کروڑوں کافر مرے ہیں۔ جو بھی مرے ہیں۔ وہ سب جہنمی ہیں۔ آپ تاریخ کو اٹھائیں۔ "مسخ الخاص" کے عنوان سے جتنی کتابیں تاریخ میں آئیں وہ سب شیعوں کے متعلق آئی ہیں۔ ہندو بھی مرے۔ لیکن کسی نے کوئی کتاب نہیں لکھی کہ ان کی شکلیں بدلی ہیں۔ عیسائی بھی مرے ہیں۔ وہ بھی کافر ہیں وہ جہنمی ہیں لیکن لٹریچر یہ آیا۔ تاریخ یہ آئی کہ شیعہ مرا تو اس کی شکل بدل گئی۔ اور مختلف علاقوں میں مرے تو شکلیں بدل گئیں۔ اور اس عنوان سے علمائے کرام نے کتابیں لکھیں۔ آج تاریخ کے صفحات پر موجود ہیں۔ آپ کے جھنگ میں بھی ایسی مثالیں موجود ہیں۔ کہ کتے کی طرح بھونکتے ہوئے بعض لوگ مرے ان کی شکلیں دیکھنے کو جی نہیں چاہتا۔ تھا کہ زبانیں منہ سے باہر نکلی ہوئی تھیں۔ یہ آپ کو اپنے ملک میں بھی مختلف مقامات پر ایسے لوگ مل جائیں گے۔

آخر اس کی وجہ کیا ہے۔ ہندو کافر ہے، لیکن رات دن کسی مقدس شخصیت کے خلاف بھونکتا تو نہیں ہے۔ عیسائی کافر ہے لیکن رات دن اس کا شیوہ، کسی مقدس انسان پر لعنت کرنا نہیں ہے۔ پوری دنیا میں ایک یہ گروہ ہے۔ جس کا

شیوہ یہ ہے کہ یہ

ابوبکرؓ پر لعنت بھیجے۔
عمرؓ پر لعنت بھیجے۔
نبی کی زوجہ پر لعنت بھیجے۔
نبی کے گھرانے پر لعنت بھیجے

یہ ایک واحد فرقہ ہے۔ جس کا دین یہ ہے کہ تبرا کیا جائے۔ لعنت کی جائے۔ راہ چلتے ہوئے لعنت بے شمار کے نعرے بلند کرے گا۔ یہ سبب ہے اس کی شکلیں بدل جانے کا۔ میں کوئی ولی نہیں، غوث اور قطب نہیں۔ اور ہوتا بھی تو تب بھی عالم الغیب اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ لیکن بعض اوقات کسی چیز کو قرائن اور علامتوں سے پہچان لیا جاتا ہے۔

ہو تبرائی شیعہ آپ مجمع میں بٹھا دیں۔ میں اس کے بارے میں آپ کو بتلا دونگا کہ یہ تبرائی ہے۔ اگرچہ نہ جانتا ہوں۔ اس کا چہرہ بتلا دے گا۔ اس کی مونچھیں بتلائیں گی۔ اس کی آنکھ بتلائے گی۔ اس کے چہرے بتلائیں گے۔ کہ اس کے منہ پر لعنت برستی ہے۔ یہ تبرائی ہے۔ یہ اس کی علامت بتلا دے گی۔

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
جیوے جیوے	حق نواز
جیوے جیوے	حق نواز

میرا مقصد سنی قوم کو بیدار کرنا ہے۔ اور اس کو واقف کرنا ہے کہ آپ نظریہ کا تحفظ کریں۔ آپ اپنے آپ کو سنبھالیں۔ آج کروڑوں روپیہ خرچ کر کے جو خینی پاکستان میں ایرانی انقلاب کا راستہ ہموار کر رہا ہے۔ اس کے لئے آپ کو بیدار کرنا مقصود ہے۔

خواجہ غلام حسن رح کا پہلا فتویٰ آپ نے سماعت فرمایا آگے فرماتے ہیں کہ کوئی سنی مسلمان شیعہ کے قدم پر قدم نہ رکھے۔ رشتہ بہت دور کی بات ہے۔

اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا پینا بہت دور کی بات ہے۔

خواجہ صاحب، فرماتے ہیں کہ شیعہ راہ پر چل رہا ہو، اور تم پیچھے چل رہے ہو، تو جہاں وہ قدم رکھے تو اس کے قدم پر قدم مت رکھنا کتنی سخت بات ہے۔ کیوں فرمائی۔ اس لئے کہ یہ اتنا غلیظ گروہ ہے۔ کہ اس سے جتنی نفرت کی جائے کم ہے۔ آپ کے پڑوسی محلہ میں میں نے مولانا احمد رضا خان بریلوی کا یہ فتویٰ سنایا تھا۔ آپ کو یاد ہوگا۔ کہ اگر کوئی شیعہ سنی کنویں میں گھس جائے۔ تو مولانا احمد رضا خان بریلوی کہتے ہیں۔ کہ کنویں کا سارا پانی نکال دو، وہ سارا کنواں ناپاک ہوگیا۔ آگے لکھتے ہیں کہ سب کافروں کیلئے یہی حکم ہے۔ کہ وہ کنویں میں داخل ہوں تو کنویں کا سارا پانی ہی نکالا جاتا ہے۔ یہ کیوں چیزیں سامنے آئیں۔ کس لئے آئیں کہ کفر سے اسلام کا تشخص قائم ہو۔ کفر الگ رہے۔ اور اسلام الگ رہے۔ اور اس مغالطہ میں آکر کوئی مسلمان اپنی معاشرتی زندگی کو برباد نہ کر بیٹھے۔ تو میں کہنا چاہتا تھا۔ کہ شیعوں نے اپنی بدعات اپنے کفریات اپنے غلیظ نظریات کو تحفظ دینے کیلئے حیدر کرار رضؓ کی آڑ لی ہوئی ہے۔

"پیر مولا علی مدد" جانے یا علی رضؓ

سکوٹروں پر بسوں پر یا علی رضؓ مدد یعنی ظاہراً تاثر یہ ہو کہ یہ غریب تو حضرت علی رضؓ کے بڑے وفادار ہیں وہ علیؓ جو نبیؐ کے داماد اور شیرِ خدا ہیں۔ نبی کے چچیرے بھائی ہیں۔ نبی کے صحابی ہیں۔ اور فاتح خیبر ہیں۔ یہ تو مسلمان ہیں۔ ان کے ساتھ کتنی محبت رکھتے ہیں میرا دعویٰ ہے کہ شیعوں نے حیدر کرار رضؓ کو بطور ڈھال کے سامنے رکھا ہوا ہے۔ کہ ان کی آڑ میں وہ اصحابِ رسول پر تبرا کریں، ان کی آڑ میں وہ قرآن کا انکار کریں۔ ان کی آڑ میں وہ دیگر بدعات کا پرچار کریں اور ان کی آڑ میں غلط باتوں پر پردہ پڑا رہے۔ لوگ یہ سمجھیں کہ یہ تو علی رضؓ کو ماننے والے ہیں۔ اس لئے میں آگے چلنے سے پہلے بنیادی طور پر اس منافقت کے پردے کو چاک کرنا چاہتا ہوں۔ میں آپ کے پڑوسی محلہ میں بھی یہی بات کہہ گیا

تھا۔ اور آج مزید یہی کہنا چاہتا ہوں یہ کتاب آپ کو میرے ہاتھ میں نظر آتی ہوگی۔ یہ پاکستان میں نہیں چھپی۔ یہ کتاب ایران کے شہر قم میں چھپی ہے۔ ایران کا ایک مشہور ترین شہر ہے۔ جس میں چھپی ہے۔ اس کتاب پر دولت اور سرمایہ میرا نہیں لگا ایرانی دولت لگی ہے۔ اور قرآن کی تفسیر بنا کر اس کو چھاپا گیا ہے۔ چنانچہ اس کتاب میں یہ شیعوں کا بہت بڑا مجتہد جس کا نام شیعوں نے علی بن ابراہیم قمی بتلایا ہے۔ اور یہ علی بن ابراہیم قمی وہ ہے۔ جس کے لئے شیعہ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ اس انسان کی ملاقات اماموں سے ہوئی۔ اور یہ اماموں کا صحابی ہے۔ اور پھر یہ بھی اس کی تعریف میں لکھا ہے۔ کہ یہ وہ انسان ہے۔ جو محمد بن یعقوب کلینی کا استاد ہے اور ابن یعقوب کلینی شیعوں کا بہت بڑا محدث ہے۔ جس نے شیعوں کی حدیث کی کتاب اصول کافی ترتیب دی اور اصول کافی شیعہ کی وہ کتاب ہے۔ جس کے متعلق شیعہ کہتے ہیں۔ کہ اس کتاب کو غار میں امام مہدی کے پاس پیش کیا گیا تھا اور امام مہدی نے اس کتاب کو پڑھ کر اس کے سرِ ورق پر لکھا کہ

هٰذَا كافٍ لِشِيعَتِنَا

یہ کتاب میرے شیعوں کے لئے کافی ہے۔ وہ کافی کا مصنف اس علی بن ابراہیم قمی کا شاگرد ہے۔ اور اس کو شیعہ کہتے ہیں۔ کہ علی بن ابراہیم اماموں کا صحابی ہے۔ گویا شیعہ کا ستون سمجھ لیں۔ شیعہ کی شہ رگ سمجھ لیں۔ شیعہ کا بہت بڑا آدمی تصور کر لیں۔ پھر کتاب بھی پاکستان میں نہیں۔ ایران میں چھپی ہے جس کتاب میں شیعوں کا مجتہد۔ شیعہ کے اماموں کا صحابی یہ لکھتا ہے۔ اس کتاب میں قرآن مجید کی تفسیر کرتے ہوئے۔

جب یہ آیت آئی پہلے پارہ میں

ان اللہ لا یستحی اَن یَضرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوضَةً فَمَا فَوقَهَا

(پ ۱ رکوع ۳)

کہ اللہ تعالیٰ نہیں شرماتے اس سے کہ وہ کہیں مچھر کی مثال بیان کرے

یا مکھی کی مثال بیان کرے یا یوں بھی ترجمہ کیا ہے۔ بعض علماء کرام نے کہ فما فوقھا مچھر سے زیادہ حقیر چیز کی مثال بیان کریں۔ اور خود شیعوں نے بھی جب اردو زبان میں ترجمہ لکھا۔ تو یہی ترجمہ کیا ہے۔ کہ

اللہ تعالیٰ نہیں شرماتے اس سے کہ مچھر کی مثال بیان کریں فما فوقھا یا مچھر سے زیادہ حقیر ترین چیز کی مثال بیان کریں۔ آپ کے شیعوں کے اسی ترجمے پر غور کرنا ہے۔ تھوڑا سا آگے چلنے سے پہلے

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیٖٓ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَۃً فَمَا فَوْقَھَا ط

شیعوں نے ترجمہ اردو میں یوں کیا ہے۔ کہ اللہ نہیں شرماتے اس سے کہ مچھر کی مثال پیش کریں۔ یا مچھر سے حقارت میں کم درجہ۔ یہ اس کا ترجمہ کیا ہے۔ یا یوں کہہ لیجئے۔ کہ

اللہ نہیں شرماتے مچھر کی مثال بیان کرنے سے فما فوقھا۔ یا مچھر سے کوئی چیز بڑی ہو۔ اس کی مثال بیان کرنے سے بھی اللہ تعالیٰ نہیں شرماتے یہ ہے قرآن کی آیت جس پر علی بن ابراہیم قمی۔ شیعوں کا بہت بڑا مجتہد لکھتا ہے۔ اور میں نے عرض کیا ہے کہ یہ تفسیر قم ایران سے چھپ کر آئی ہے۔ دنیا کا کوئی شیعہ اپنی اس تفسیر سے انکار نہیں کر سکتا۔ اس کے صفحہ ۳۵ پر میں عبارت پڑھ کر پھر اس کا ترجمہ آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان ھذا المثل ضربہ اللہ لامیر المومنین علیہ السلام فالبعوضۃ امیر المومنین علیہ السلام وما فوقھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہتا ہے کہ اس آیت میں اللہ رب العالمین نے علی رضؓ کو مچھر کہا ہے۔ اور نبی کو (معاذ اللہ) مچھر سے کم ترین مخلوق کہا ہے

لعنت لعنت لعنت لعنت

میں نہ کسی صحرا میں بول رہا ہوں۔ اور نہ ہی بند کمرے میں بول رہا ہوں۔ نہ ہی تنہا کھڑا ہوں۔ شہر میں کھڑا ہوں۔ ہزاروں آدمیوں میں کھڑا ہوں بیسیوں ٹیپ ریکارڈز موجود ہیں۔ سی آئی ڈی اور انٹیلی جنس رپورٹر موجود ہیں ان تمام کی موجودگی میں میں پورے چیلنج سے کہتا ہوں کہ شیعہ میں اگر کوئی غیرت ہے۔ وہ سپریم کورٹ میں آئے۔ میرے اس حوالے کو چیلنج کرے اگر تفسیر قمی میں یہ عبارت نہ ہو۔ یا میں نے اس میں کوئی تبدیلی کر دی ہو۔ یا اس کو بدل دیا ہو۔ مجھے گولی مار دی جائے۔ اور اگر نہیں تو آپ اس کے کفر میں کیسے شبہ کر سکتے ہیں، جس نے علی رضؓ کو مچھر کہا ہے۔ اور نبی کو مچھر سے بھی کم درجہ دیا ہے۔ اگر یہ انسان بھی کافر نہیں ہے۔ تو پھر دنیا میں کوئی کافر ہے ہی نہیں۔ پھر سب کو اپنا بھائی مان لیا جائے۔ اس سے بڑا کفر اور کیا ہوگا۔ آپ جس کو فاتح خیبر کہتے ہیں۔ شیعہ اس کو مچھر کہتا ہے۔ آپ جس کو انبیاء کرام کا سردار کہتے ہیں۔ شیعہ اس کو مچھر سے کم درجہ دے رہا ہے۔ اور بھونکتا یہ ہے۔ بکتا یہ ہے دجل یہ کرتا ہے۔ کہ اللہ نے علی رضؓ کو مچھر کہا ہے۔ اور نبی کو مچھر سے کم کہا ہے۔ اللہ نے کہا ہے یا یہ کتا کہتا ہے۔

آپ بتلائیں کہ کون کہتا ہے۔

نعرہ تکبیر اللہ اکبر

آپ یہ کتاب مجھ سے لے جائیں۔ کسی مجتہد کے آگے کھول کر رکھیں اور اس سے کہیں کہ اس عبارت کا اردو میں ترجمہ کر دے۔ اگر یہ مفہوم نہیں۔ جو میں نے عرض کیا ہے۔ وہ اس کا اردو ترجمہ کرے۔ اور اس کو چھاپ دے وہ اعلان کرے کہ یہ بات نہیں ہے۔ اگر ہے اور یقیناً ہے۔ اور میں نے آپ کے سامنے کتاب ایران کی چھپی پیش کر دی ہے۔ پھر اس کے بعد مجھے یہ حق پہنچتا ہے۔ کہ میں یہ کہوں کہ شیعہ علیؓ کو نہیں مانتا ہے۔ بریلوی حضرات بھی بیٹھے ہوں گے۔ میں ان سے بھی

درخواست کرونگا کہ نبی کے نام پر انگوٹھے چومنے والو، پیغمبر کا نام لینے والو، صلوٰۃ وسلام کے نعرے بلند کرنے والو اور رات دن کانفرنسیں درود وسلام کے نام سے منعقد کرنے والو میں تم سے پوچھتا ہوں۔ تمہارے لیڈروں سے پوچھتا ہوں تمہارے علماء سے پوچھتا ہوں۔ کیا تفسیر قمی تمہاری نظر سے نہیں گذری۔ جس کا کافر اور ملعون مصنف پیغمبر کو مجھ سے بھی کم درجہ دے رہا ہے۔ تم ان کو بھائی بناکر اور خامنہ ای کی آمد پر اس کا استقبال کر کے کیا سنیت کا قتل عام نہیں کر رہے؟ تم سنیت کے ٹھیکے دار بنے ہوئے ہو۔ اور ہمارا راستہ روکنے کیلئے دن رات تیار کھڑے ہو۔ لیکن تم سے شیعہ کا یہ کفر کیسے پوشیدہ رہ گیا۔ تم رفض کے خلاف میدان میں آنے کیلئے کیوں تیار نہیں ہو۔ کھل کر کہو یا ایران سے ایڈ لیتے ہو۔ یا جاہل ہو کوئی بات تو ہے نا جس کی وجہ سے تم میدان میں نہیں آتے۔ پندرہ سال ہو گئے ہیں۔ مجھے آپ کے شہر میں رافضی کا کفر بیان کرتے ہوئے۔ مجھے روکنے کیلئے بریلویت بھی آئی۔ سیاسی بھیڑیئے بھی آئے۔ سیاسی راہنما بھی آئے۔ بہت سارے لوگ آئے۔ انتظامیہ نے بھی مجھے روکنے کیلئے اپنے قانون کو پوری جرأت کے ساتھ استعمال کیا۔ لیکن آج میں کیا کر سکتا ہوں۔

اَلَیْسَ مِنْکُمْ رَجُلٌ رَشِیْدٌ : تم میں کوئی بندہ نہیں ہے۔ جو حقائق پر نظر رکھے۔ کیا میں یہ سوال کر سکتا ہوں۔ کہ صرف فتنہ کی چھاپ ہم پر کیوں لگ گئی ہے۔ کون سے مفادات ہیں آخر آپ بتلائیں ہمارے رب ذوالجلال کی قسم۔ اللہ گواہ ہے آپ کو بھی گواہ کر کے کہتا ہوں کہ اس مسئلہ کے بیان میں سوائے اللہ کی رضا کے میری کوئی اور غرض ہو۔ تو اللہ مجھے ایمان پر موت نہ دے اس سے بڑی قسم کوئی اور نہیں کھائی جا سکتی آپ کے لئے آپ کی قبر کیلئے کہ خدارا کفر اور اسلام کے مابین آپ کو تمیز کرنا ہوگی۔ جب تک آپ کو معلوم نہیں۔ تو یہ عذر ہے۔ انسان معذور ہے کہ معلوم نہیں، لیکن اگر معلومات کے بعد بھی کوئی انسان شیعہ کے کفر میں شبہ کرتا ہے۔ تو اسے یہ بھی مان لینا چاہیئے۔ کہ میں اس انسان کو بھی

جو شیعہ نظریات کو جانتا ہو، معلوم کرے، سن لے، تحقیق کرے اور پھر شیعہ کو کافر نہ کہے میں اس انسان کو بھی کافر سمجھتا ہوں۔ یہ بھی آپ کے سامنے کھل کر کہہ رہا ہوں۔ نا معلوم ہوں عقائد تو معذور ہے۔ لیکن جان لے اور پھر محض اپنی انا کے لئے ان کے کفر پر پردہ ڈال رکھے میں اُسے بھی مسلمان ماننے کیلئے تیار نہیں ہوں کیوں؟ ایمان نام ہے اس بات کا کہ کفر کو کفر سمجھے ایمان کو ایمان سمجھے۔ آپ بتلائیں کہ جس شخص نے حیدر کرار رضؓ کو مچھر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مچھر سے بھی کم درجہ دیا ہو۔ اس کے کفر میں کوئی شبہ ہے۔ کتاب آپ کے سامنے ہے آپ کو کسی مقام پر اس کی ضرورت پیش آئے حوالہ پیش کرنے کی دکھانے کی میں کتاب پیش کر سکتا ہوں۔ لطف کی بات یہ ہے۔ کہ یہ کتاب پاکستان میں چھپی نہیں ہے بلکہ ایران سے ہی چھپ کر آئی ہے۔ پتہ ایران کا ہے۔ بلکہ یہ بھی کہتا ہوں۔ مجھ سے نہ لیجئے۔ کسی شیعہ وڈیرے سے کہیے، وہ اپنے کتب خانے سے تفسیر قمی کتاب دکھلا دے۔ میں اس سے حوالہ دکھلا سکتا ہوں۔ اگر نہ نکال دوں تو جوتا آپ کا اور سر میرا۔ ان کے کتب خانے سے اٹھا کر لائیے اسی میں سے یہ بات نکل آئے گی۔

محترم سامعین :-

میں نے اسی لئے عرض کیا کہ اب حیدر کرار رضؓ کی آڑ لے کر شیعہ اپنے کفریہ نظریات کو پاکستان میں پھیلانا چاہتا ہے، جس کی روک تھام کیلئے آپ کو میدان عمل میں آنا ہوگا آپ ہی کے ضلع میں آج سے تقریباً پچاس (۵۰) سال پہلے ایک کتاب چھپی بدقسمتی کہہ لیجئے کہ کتاب لکھنے والا، میرے آبائی تھانے کا رہنے والا حکیم امیر الدین ملعون تھا۔ جو میری پیدائش سے پہلے کتاب لکھ گیا، غالباً مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں ابھی سکول پڑھنے نہیں گیا تھا کہ یہ ملعون مرتبھی گیا تھا نہ مسن کا رہنے والا ہے۔ اس نے یہ کتاب ذوالقرنین کے نام سے لکھی آج سے کوئی پچاس سال پہلے، پھر یہ کتاب ناپید ہوگئی، اب اس کتاب کو

تازہ احمد پور سیال کے رافضیوں نے چھاپا ہے۔ اور چھپ کر آپ کے ملک میں تقسیم ہو رہی ہے۔ اس میں جہاں اور بہت سارے کفریات ہیں، وہاں اس کتاب کے صفحہ ۱۵۲ پر یہ بات پوری وضاحت کے ساتھ لکھی ہوئی ہے۔ کہ جب شیعہ غلبہ پا گئے یا ان کو جب اقتدار مل گیا۔ یا ان کے جب حالات صحیح ہو گئے تو وہ کام کیا کریں گے، ان کے ذمے ڈیوٹی کیا ہوگی۔ اور وہ کونسا کام سرانجام دیں گے یہ اس کتاب میں وہ ایک سوال کا جواب دیتا ہوا لکھتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ۔

ابوبکرؓ و عمرؓ بنی کے روضے میں دفن ہیں۔ اور اتنے مبارک مقام پر دفن ہیں، تم ان کو مانتے کیوں نہیں ہو۔ وہ تو اعلیٰ مقام پر کھڑے ہوتے ہیں تو یہ اس کا جواب دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ دفن ہوئے تو کیا ہوا وقت آنے پر شیعہ روضہ نبی کو صاف کریں گے۔

لعنت لعنت لعنت لعنت

نجات صفحہ ۱۵۲ پر کہ شیعہ وقت آنے پر روضہ نبوی کو صاف کریں گے۔ میں پوچھ سکتا ہوں اپنے ملک کے سیاستدانوں سے کہ تمہاری نظر سے یہ کتاب غائب کیوں ہے۔ پوچھ سکتا ہوں اپنی ضلعی انتظامیہ سے کہ تمہاری نظر سے یہ کفریات غائب کیوں ہیں۔ تم میرے پیچھے تو پڑتے ہو لیکن اس کفر پر نگاہ کیوں نہیں رکھتے۔ اس لٹریچر کو پڑھنے کے بعد میں نے یہ نعرہ بلند کیا ہے، میں قتل ہو سکتا ہوں زبان کھنچوا سکتا ہوں سولی پر لٹک سکتا ہوں لیکن شیعہ کو کافر کہنے سے باز نہیں آ سکتا۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

جیوے جیوے — حق نواز

جیوے جیوے — حق نواز

اور یہ بھی کہہ دیتا ہوں کہ پوری دنیائے شیعیت الٹی لٹک جائے میری زندگی باقی رہی اور خالق نے چند دن اور دے چھوڑے، تو تمہیں وہیں

دھکیل دیا جائے گا۔ جس مقام سے تم باہر آئے ہو۔ اور تمہیں وہاں جانا ہوگا۔ اور تم اس قابل نہیں ہو کہ مسلم معاشرے اور مسلم ماحول میں تمہیں تسلیم کیا جائے۔ تم وہ غلیظ فرقہ ہو جو نبی اکرم کے روضہ کو صاف کرنے کی تیاریاں کر رہے ہو۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہر سال خمینی کے گماشتے حج کے موقعہ پر وہاں تخریب کاریاں کرتے ہیں تیاریاں کرتے ہیں کہ ہم سعودی عرب پر قبضہ کریں اور وہاں نبی کے روضہ کو صاف کریں پاکستان کے سنیوں! اگر تم بیدار نہ ہوئے اور تم نے شیعیت کو کرش نہ کیا۔ تو یہ کوشش کریں گے، پیغمبر کے روضے کو صاف کرنے کی، اگرچہ وہ صاف نہیں ہوسکتا، ان کے باپ نے بھی صاف کرنے کی کوشش کی تھی اللہ نے نورالدین زنگی کو کھڑا کیا۔

آج کا بے ایمان آج کا کافر آج کا دجال آج کا کمینہ آج کا بدفطرت پیغمبر کے روضے کا رُخ کرے گا۔ اس کا حشر بھی وہی ہوگا جو اس وقت کے بے ایمان منافقوں کا ہوا تھا۔

لیکن آپ کے بھی تو کچھ فرائض ہیں آپ ان تخریب کار اور کافر گروہ کے راستے میں دیوار بننے کیلئے اپنے آپ کو منظم کریں، آپ کے فرائض ہیں یا کہ نہیں؟ جو نبی کے روضے کو صاف کرنے پر تلا ہوا ہے وہ مسلمان رہے گا یا کافر

کافر کافر کافر کافر کافر

میں ایک بات اور بھی آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں، یہ بات میں نے کل ملتان موڑ کے جلسے میں کہی اور یہ بات آج بھی میرے موضوع سے مطابقت رکھتی ہے۔ اس لئے کہنا چاہتا ہوں شاید فائدہ ہو جائے آپ نبی کے روضے کو جنت مانتے ہیں یا نہیں۔

مانتے ہیں۔ مانتے ہیں۔ مانتے ہیں۔

جو نبی کے روضے کو جنت نہ مانے وہ کافر ہے جو جنت مانے

وہ مومن اور جو جنت نہ مانے وہ کافر ہے۔

بنی کا روضہ جنت ہے۔

بنی کا روضہ جنت ہے۔

بنی کا روضہ جنت ہے۔

ایک مقام کو جنت نہ سمجھنا اور بات ہے اور اسی مقام کو جہنم سمجھنا اور بات ہے۔ بنی علیہ السلام کے مکان کو جنت نہ کہنا کفر ضرور ہے لیکن اس سے کہیں بڑا کفر یہ ہے کہ اس مکان کو جہنم کہہ دیا۔ مثلاً میں اس گلی میں کھڑا ہوں یہ نہ جہنم ہے نہ جنت ہے۔ لیکن اگر میں اسی کو جہنم کہوں تو فرق ہو گیا یا کہ نہ ہو گیا بنی کے روضے کو جنت ماننا ایمان ہے۔ اور جنت نہ ماننا کفر ہے۔ لیکن اگر کوئی انسان اس سے بھی آگے چل کر خباثت کرے کہ بنی کا روضہ جہنم ہے معاذ اللہ تو اس کے کفر میں کوئی شک ہے اگر کسی انسان کو اس میں کوئی شک ہے تو اُسے بلاشبہ ہمارا ساتھ نہیں دینا چاہیئے۔ اگر وہ اس میں کوئی شک نہیں سمجھتا۔ تو اسے پھر ہمارا کھل کر ساتھ دینا چاہیئے۔

میرا دعویٰ ہے کہ شیعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے کو جہنم سمجھتا ہے۔ یہ دعویٰ ہے میرا۔ اور میں اس کو ثابت کرنا چاہتا ہوں۔ اور انشاء اللہ میں اس کو اتنا ثابت کروں گا کہ کسی بھی ذی ہوش انسان کو شبہ نہیں رہے گا۔ شیعہ کی کوئی کتاب دنیا میں ایسی نہیں ہے۔ جس کتاب میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ پر لعنت نہ کی گئی ہو۔ کوئی کتاب ایسی نہیں ہے۔ جو ابوبکرؓ و عمرؓ کو کافر نہ لکھتی ہو۔ اکیلا باقر مجلسی شیعہ کا مجتہد سنبھالا نہیں جاتا۔ جس کو شیعہ امام المحدثین امام المتکلمین لکھتے ہیں۔ جس کی تعریف خمینی نے اپنی کتاب کشف الاسرار میں لکھی ہے۔ وہ لکھتا ہے اپنی کتاب حق الیقین میں کہ ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں کافر ہیں جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اور مزید یہ لکھتا ہے کہ وہ دونوں کافر ہیں جو ان کے ساتھ دوستی رکھے وہ بھی کافر ہے۔

یہ بات شیعہ کو چبھتی ہے کہ ہمیں کافر کیوں کہتے ہو۔ ہر دن دو چار بے غیرت لمبے چغے پہن کر ڈپٹی کمشنر کے دروازے پر یا ڈی سی

السلام علیکم یا پولیس سلام علیک

حق نواز ہمیں کھا گیا۔ کافر کافر

لیکن ان بے غیرتوں کو اپنا امام المتکلمین نظر نہیں آیا۔ جس نے آج سے صدیوں پہلے حضرت عمرؓ کو کافر لکھا ہے۔ انہیں وہ نظر نہیں آتا۔ اگر تم میں رتی بھر غیرت ہوتی تم اپنے مجتہد کی قبر پر جوتے مارتے کہ نہ تو عمرؓ کو کافر لکھتا اور نہ ان کے ماننے والوں کو کافر لکھتا۔ نہ آج وہ ان کفریہ نظریات کی وجہ سے ہمیں کافر کہتے۔

اپنے بے ایمان کو تو تم امام المتکلمین کہو محدثین کا امام کہو لیکن جب ہم تمہیں کافر کہیں تو تمہیں تکلیف ہو جائے۔ جب ہم تمہارے کفریات کو ظاہر کریں، تو تمہیں تکلیف ہو جائے۔

شیعہ کی کوئی کتاب نہیں ہے، جس کتاب میں انہوں نے ابوبکرؓ و عمرؓ پر تبرا نہ کیا ہو۔ ان پر لعنت نہ بھیجی ہو۔ ان کو برا بھلا نہ کہا ہو۔ اور یہی باقر مجلسی اپنی کتاب "حق الیقین" میں یہ بھی لکھتا ہے۔ کہ معاذ اللہ ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں شیطان سے بڑے جہنمی ہیں۔ بارہا میں یہ حوالہ عرض کر چکا ہوں۔

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر

جیوے جیوے حق نواز

ہمارے بھی تو جذبات ہیں، ہمارے بھی تو احساسات ہیں۔ میں شیعوں کو کافر کہتا ہوں تو مجھے روس بتلایا جاتا ہے جب وہ ابوبکرؓ و عمرؓ کو شیطان سے بڑا جہنمی کہتے ہیں اس وقت روس کہاں چلا جاتا ہے۔ اس وقت انٹیلی جنس کہاں ہے۔ اس وقت لا اینڈ آرڈر کہاں ہے۔ اس وقت تمہارے قواعد و ضوابط کہاں ہیں۔ اس وقت تمہاری تمام تر کاروائی اور قانون کہاں ہے۔ تمہارے

قواعد و ضوابط اور تمہارا قانون حرکت میں نہ آیا۔ اس نے کافروں کی زبان اور قلم کو کچھ نہیں کہا۔ تو ہمیں یہ بات اعلانیہ کہنی پڑی تاکہ مسلمان ان کافروں سے بچ جائیں۔ وہ لکھتا ہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ شیطان سے بڑے جہنمی ہیں،

حق الیقین میں لکھا ہے اور یہ بھی ایران سے چھپ کر آئی ہے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان کی کوئی کتاب نہیں ہے جس میں ان دو شخصیات کو لعنتی نہ لکھا ہو۔ ان کو جہنمی نہ لکھا ہو۔ مقبول حسین دہلوی شیعہ مجتہد ہے۔ جس کی گیارہ شیعہ مجتہدوں نے تائید کی ہے۔ وہ بے ایمان قرآن مجید کے حاشیہ پر لکھتا ہے۔ کہ ابوبکرؓ شیطان کے ایجنٹ ہیں۔

کوئی ایک ظلم ہوتا تو ہم برداشت کرتے لیکن آج تو ظلموں کی لائن لگی ہوئی ہے پھر بھی شیعہ کہتا ہے کہ میرے حقوق ہیں اتنے ظلم کرلے کے بعد پھر بھی تو سنی سے اپنے حقوق مانگتا ہے۔ کہنا یہ چاہیئے تھا کہ کوئی کتاب نہیں جو ان صحابہ کرام کو معاذاللہ نقل کفر کفر نہ باشد کافر جہنمی لعنتی نہ لکھتی ہو میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جہنمی آدمی جنت میں جا سکتا ہے۔

نہیں نہیں نہیں نہیں

جس کا یہ عقیدہ ہے کہ ابدی جہنمی جنت میں جا سکتا ہے ابدی جہنمی کا معنیٰ آپ جانتے ہیں جس کیلئے ہمیشہ ہمیشہ کے واسطے اللہ نے جہنم واجب قرار دے دی ہو۔ جیسے کافروں کے لئے، شیعوں نے ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو کافر لکھا یا کہ نہیں میں نے حوالہ جات آپ کے سامنے بیان کئے ہیں۔

تو کافر کبھی جنت میں جا سکتا ہے۔

نہیں نہیں نہیں

ایک لمحہ کے لئے بھی جا سکتا ہے

نہیں نہیں نہیں

نہیں جا سکتا اٹل فیصلہ ہے خالق کائنات کا کہ

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ

جنت میں جنتی جائے گا اور جہنمی جنت میں داخل نہیں ہو سکتا، آپ سے پوچھتا ہوں کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کہاں ہیں آج

جنت میں جنت میں جنت میں

روضہ نبوی میں روضہ نبوی میں روضہ نبوی میں

ابوبکرؓ و عمرؓ کو وہاں سوئے ہوئے دیکھ کر بھی شیعہ کہتا ہے، کہ یہ جہنمی ہیں، اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ شیعہ نبی کے روضے کو جہنم مانتا ہے۔ اگر نبی کے روضہ کو شیعہ جہنم نہ مانتا ہوتا تو یہ کیوں کہتا کہ ابوبکرؓ جہنمی ہیں۔ جب کہ آج ابوبکرؓ جنت میں سویا ہوا ہے۔ اور میں محض عقیدت میں نہیں کہہ رہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود اعلان فرما گئے۔

مَابَیْنَ بَیْتِی وَمِنْبَرِی رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ

میں نہیں کہتا۔ نبی فرماتے ہیں، صدیوں سے غوث قطب ابدال ولی اولیا محدث مفسر فقیہ مفتی ابوبکرؓ و عمرؓ کو جنت میں سویا ہوا دیکھ رہے ہیں لیکن آج شیعہ ان کو جنتی نہیں مانتا۔ جس کا معنیٰ دوسرے لفظوں میں یہ ہے، کہ کم بخت نے پیغمبر کے روضے کو جنت کی بجائے۔ جہنم مانا ہے۔ اور جو نبی کے روضے کو جہنم مانتا ہے اس کے کفر میں وہی شبہ کرے گا۔ جو خود کافر ہو گا۔

کوئی مسلمان
کوئی پیغمبر کا عاشق
کوئی پیغمبر کا جاں نثار
نبی کے روضے کو جہنم نہیں مان سکتا

اور جو انہیں کافر کہہ دے وہ کافر خود ہو گا، آج نبی کے ساتھ سونے

والوں پر تبرا ان کے خلاف بکواسات۔ اور ہم سے رواداری کا مطالبہ

مخلے داری ہے جی
اکھٹے رہنا ہے جی
بھائی چارہ ہے جی

یہ مولویوں کا کام تو لڑانا ہے۔ نہ آپ اتنے ہی اکھٹے رہنے کے خواہش مند ہیں تو اس فرقہ پر لعنت بھیج دیں جو ابوبکرؓ و عمرؓ پر لعنت بھیجتے ہیں ان کے اوپر لعنت بھیج دیں۔ ہمارے ساتھ شامل ہو جایئے۔ ہم آپ کو بھائی بنا لیتے ہیں، جو اس فرقہ کے ساتھ ہو جس کا عقیدہ تبرا ہے۔ اور پھر ہم سے کہے کہ انہیں کچھ نہ کہا جائے، تمہاری لائن روکی جائے گی تمہارا راستہ روکا جائے گا۔

تمہارے منہ کو لگام دی جائے گی اور لگامیں دینے کیلئے سپاہ صحابہ میدان میں آچکی ہے۔ اس کا ہر قدم ایک دن آگے ہی آگے بڑھ رہا ہے

خدا کی قسم میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اس قدر اس میں برکت پڑ گئی ہے اور یہ اس قدر پھیلنے لگ گئی رات کو لمبا کے قریب ۲ میل کے فاصلے پر ایک چک میں جلسہ تھا میں وہاں حاضر ہوا وہاں سپاہ صحابہ کے یونٹ کا قیام عمل میں آیا۔ اور وہاں پر دفتر کا افتتاح بھی کیا جلسہ بھی کیا اللہ گواہ ہے کہ اتنا بڑا اجتماع کہ میں حیران رہ گیا کہ اس چک میں یہ لوگ اتنی بڑی تعداد میں کہاں سے آ گئے لوگ ٹرالیوں میں آئے سپاہ صحابہ کے پرچم اٹھائے ہوئے سرخ ٹوپیاں پہن کر آئے خاص بات یہ کہ انہوں نے راستے میں جگہ جگہ گیٹ بنائے ہوئے تھے ایک نوجوان راستے میں اشارہ کر رہا تھا کہ ادھر جانا ہے ادھر ٹرن ہونا ہے۔ چنانچہ ہم گئے جلسہ کیا اور رات ۱½ بجے جب واپس آئے۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ گیٹ پر ۱۲ سال بچہ کھڑا ہے۔ واپسی کا راستہ بتلانے کیلئے وہ میرے لئے نہیں کھڑا تھا اس کے دل میں صدیق اکبرؓ کی عزت تھی۔

نعرہ تکبیر اللہ اکبر

سپاہ صحابہ زندہ باد
سپاہ صحابہ زندہ باد
جیوے جیوے حق نواز

شیعہ کو اب سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ نوجوان اب تیرا راستہ روکے گا۔ اب ایک لانگ مارچ نہیں سپاہ صحابہ کئی لانگ مارچ کرے گی لیکن ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے ہر تحریک کا ایک وقت ہوتا ہے ہر کام کا ایک وقت ہر تحریک کا ایک وقت ہوتا ہے۔ ہر کام کا ایک وقت متعین ہوتا ہے۔ انشاءاللہ انجمن سپاہ صحابہ صرف ایک ہی لانگ مارچ میں کئی مسائل حل کرا کر دم لے گی۔ اور پھر ایک شیعہ نہیں ہزاروں کو لگام خود بخود آ جائے گی۔ آج کوئی قادیانی سینہ پر کلمہ کا بیج نہیں لگا سکتا اگر کوئی لگائے گا تو اگلے دن جیل میں ہوگا۔ کل تک جیل میں ہم جاتے تھے ہمارے اکابر جاتے تھے کہ تم نے غلام احمد قادیانی کے خلاف آواز اٹھائی ہے آج ہتھ کڑیاں قادیانی پہنتا ہے۔ آج سزائیں قادیانی کاٹ رہا ہے۔ کیوں یہ اللہ رب العالمین کے فیصلے ہیں ان فیصلوں کے لئے ایک وقت متعین ہے، ٹھیک ہے آج سزائیں ہم کاٹ لیں گے ہوسکتا ہے کہ یہ دن ہماری زندگی میں نہ آئے اور ہم نہ دیکھیں جیسے امیر شریعت نے یہ دن نہیں دیکھا اور سزائیں کاٹ کر چلے گئے، لیکن مجھے اپنے خالق پر یقین ہے کہ ایک دن ضرور آئے گا کہ پاکستان کی سرزمین پر کوئی شیعہ کسی صحابی کے خلاف نہیں بھونک سکے گا۔

وہ دن آئے گا انشاءاللہ۔

میں عرض یہ کر رہا تھا کہ جن لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ ہم بنی کے روضے کو صاف کریں گے وہ علی رضؓ کے وفادار ہیں جنہوں نے معاذاللہ حضرت علی رضؓ کو پتھر لکھا ہے اور پھر بنی کے روضے کو صاف کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں یہ علی رضؓ کے ساتھ کہاں کی محبت رکھتے ہیں کہاں کی علی رضؓ کے ساتھ وفاداری رکھتے ہیں مزید سنتے جایئے اگر آپ یقین کرتے ہیں کہ علی رضؓ قرآن کا خادم ہے آپ مانتے ہیں کہ

علی رضؓ نے قرآن کی خدمت کی ہے۔ آپ یقین رکھتے ہیں کہ حیدرِ کرار رضؓ
اس قرآن مجید کیلئے بدر میں لڑتے رہے۔
اس قرآن مجید کیلئے احد میں لڑتے رہے۔
اس قرآن مجید کیلئے تلوار لے کر کفر کا سر قلم کرتے رہے۔
حیدرِ کرار رضؓ نے خیبر کے قلعہ میں قرآن کے لئے لڑائی لڑی ہے۔
تو پھر آپ کو یہ بھی مان لینا چاہیئے کہ جس گروہ کا قرآن پر کوئی
ایمان نہ ہو۔ اس گروہ کا حضرت علی رضؓ کے ساتھ بھی کوئی تعلق نہیں ہے،
یہ کتاب اردو زبان میں پاکستان میں شائع ہوئی ہے، اس کتاب
کی سرخی یہ ہے کہ "ہزار تمہاری دس ہماری" شیعوں کا مولوی ہے عبدالکریم مشتاق
آف کراچی یہ کتاب اس نے لکھی ہے۔ اور کتاب کس کے جواب میں لکھی ہے۔
رئیس المناظرین امام اہل سنت حضرت مولانا علامہ دوست محمد
قریشی رحؒ نے ایک کتاب لکھی تھی، جس میں شیعوں سے ایک ہزار سوال کئے تھے علامہ
قریشی رحؒ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ان کی زندگی میں کسی شیعہ کو جرات نہیں ہوئی کہ اس
کا جواب لکھے۔ قریشی کی وفات کے بعد شیعہ نے یہ کتاب لکھی کہ ہم سنی کے ہزار
سوال کا جواب دینا چاہتے ہیں علامہ قریشی رحؒ نے جہاں اور شیعہ سے سوال کئے
تھے، وہاں ہر سوال یہ بھی سوال تھا کہ تم اس قرآن کو نہیں مانتے اس میں شیعہ کی کتابوں
کے حوالے دیئے گئے تھے کہ تم اس قرآن کے قائل نہیں ہو، چنانچہ یہ جواب دینے کی
کوشش کرتا ہے جب اپنی کتابوں کا جواب نہیں دے سکا کیونکہ اپنا دجل، فریب اور اپنی
منافقت اس سے نہیں چھپ سکتا تھا تو آخر کار اس کتاب میں اقرار کرتا ہے۔ کہ ہم
اس قران کو نہیں مانتے کیوں تمہارا قرآن اعاذ اللہ ناقص ہے۔ ہمارا قرآن مکمل ہے
تمہارے قرآن میں پاکستان کا ذکر نہیں ہے۔ اور ہم جس قرآن کو مانتے ہیں، اس میں
پاکستان کا ذکر ہے۔

لعنت لعنت لعنت

قرآن کا منکر کافر ہے۔
قرآن کا منکر کافر ہے۔

یہ کتاب اردو زبان میں شائع ہوئی ہے۔ میں صحرا میں نہیں بول رہا جس کا دل چاہے، تحقیق کرے کہ اس نے کفر لکھا ہے یا کہ نہیں کہ تمہارے قرآن میں نقص ہے اور ہمارا قرآن مکمل ہے۔ اس میں پاکستان کا ذکر ہے۔ مزید یہ کہتا ہے کہ تمہارے قرآن کو تو پاک لوگ بھی ہاتھ لگا لیتے ہیں۔ اور ناپاک بھی ہاتھ لگا لیتے ہیں، جو ہمارا قرآن ہے اس کو سوائے پاکوں کے اور کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا، یہی حق نواز پورے ملک میں آواز بلند کر رہا ہے۔ کہ شیعہ قرآن کو نہیں مانتا۔

اس کا قرآن الگ ہے۔
اس کا کلمہ الگ ہے۔
اس کی نماز الگ ہے۔
اس کا حج الگ ہے۔
اس کا نکاح الگ ہے۔
اس کا جنازہ الگ ہے۔
اس کا وضو الگ ہے۔

یہی تو میں چیختا ہوں کہ تم الگ ہو۔ پھر میرے الگ کے فتوی سے تمہیں تکلیف کیوں ہوتی ہے۔ یہی تو میں کہہ رہا ہوں۔ اور میں نے آپ کے ساتھ زیادتی کیا کی ہے۔ آپ بتلائیں کہ جو اس قرآن کو نہیں مانتا وہ کافر ہے یا کہ نہیں۔ اس کتاب کا حوالہ یاد رہے گا بلکہ میں یہ بھی کہوں گا کہ اس کتاب کو ضرور پڑھ لیں۔ پندرہ بیس روپے لگ گئے تو کیا ہوا۔ اتنے پیسے تو آپ روزانہ چائے اور سگریٹ پر اڑا دیتے ہیں، لے کر خود پڑھ لیں اگر اس میں حوالہ نہ ملے تو جوتا آپ کا اور سر میرا یہ کتاب پاکستان میں چھپی اور تقسیم ہوئی اگر اس کتاب کے خلاف آواز بلند کی تو ہمیں کہا جا رہا ہے۔ کہ روس آیا شیعہ روس سے کم ہے اگر

روس قرآن کو نہیں مانتا تو شیعہ بھی قرآن کو نہیں مانتا۔

شیعہ کی اردو زبان میں ایک کتاب چھپی ہے۔

جسے تفسیر قرآن کہتے ہیں۔ جس کا نام تفسیر قرآن ہے۔ اس کے مصنف کا نام قبلہ ادیب اعظم مولانا ظفر حسین صاحب ہے ان کا ہر آدمی یا آیت اللہ یا قبلہ ہے۔ اس کتاب میں یہ ابتدا میں چند ایک تمہیدی باتیں لکھتا ہے۔ یعنی تفسیر کرنے سے پہلے مقدمے کے طور پر اس نے ایک سُرخی قائم کی ہے۔

"قرآن کریم میں تبراء" اس تفسیر قرآن کے صفحہ ۳۲ پر شیعوں کا ادیب اعظم لکھتا ہے۔ کہ

بہر حال علماء اور قاریوں نے قرآن کو جمع کر کے اعراب لگائے۔ لیکن اعراب لگانے والوں نے اپنے مذہبی عقیدے کو ترک نہیں کیا۔ مثلاً آیت وضو

اَرْجُلِکُمْ لکھا ہے قرآن میں لکھا ہے۔

اَرْجُلَکُمْ کہتا ہے کہ قرآن میں آیت وضو میں

اَرْجُلِکُمْ کے ل پر بجائے زیر کے زبر لگا دیا۔

آج بھی زبر ہے آج سے پہلے بھی زبر تھی اور قیامت تک زبر ہی رہے گی یہ کہتا ہے کہ جب اعراب لگائے گئے بجائے زیر کے زبر لگا دیا۔ عقیدہ مسلمان کا یہ ہے۔ تو یہ شک پیدا نہیں کر رہا اُردو زبان میں ہے۔ یہ تو آپ پڑھ سکتے ہیں۔ کہتا ہے کہ زیر کی بجائے زبر لگا دیا۔ آیت یہ ہے کہ

فَاغْسِلُوْا وجوھکم

آیت میں اس نے اعراب صحیح لکھیں ہیں۔ یہ غلط لکھ نہیں سکتا تھا۔ کہتا ہے کہ اَرْجُلَکُمْ کا تعلق بجائے غم خواہوں کے جو قریبی تھے۔ سے پیدا کیا گیا۔ جو دور ہے اور ایک سطح غم خواہوں کے بیچ میں حائل ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بجائے پاؤں کے مسح کرنے کے اس کا دھونا لازم قرار دیا گیا۔

کہتا ہے کہ نتیجہ یہ نکلا کہ چاہیئے تو پاؤں کا مسح تھا۔ لیکن اب جو قرآن

میں ہے وہ پاؤں کے دھونے کا حکم آگیا ہے یعنی وضو میں اصل پاؤں کا دھونا نہیں ہے۔ پاؤں کا مسح ہے گویا شیعہ کہہ یہ رہا ہے۔ کہ ہمارا وضو صحیح ہے، اور قرآن غلط ہے، شیعہ آج بھی پاؤں پر مسح کرتا ہے۔ آپ بتلائیں کہ یہ قرآن کا انکار ہے۔ یا نہیں ہے۔ بلند آواز سے آپ قرآن کی زیر زبر میں شک مانتے ہیں۔

نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں

جو قرآن میں زیر وزبر میں شک مانتے ہیں وہ کیا ہیں۔

کافر کافر کافر کافر کافر

یہ کتاب میں نے نہیں لکھی شیعوں نے لکھی ہے پاکستان میں چھپی ہے۔ اور یہ خود کہہ رہے ہیں کہ قرآن مجید کی زیر وزبر میں فرق ہے۔ اور اسے صحیح نہیں لکھا گیا یا جن لوگوں نے اسے چھپوایا۔ انہوں نے غلطی کی اور اس میں یہ یہ تبدیلیاں کر دی گئیں، اور اس کو بگاڑ دیا گیا (معاذ اللہ استغفر اللہ م

آگے اس نے ایک سوال کا جواب دیا۔ وہ سوال کا جواب بھی میں آپ کے سامنے پڑھنا چاہتا ہوں، تاکہ مزید بات کھل جائے۔

کہتا ہے کہ علیؓ کا قرآن اور تھا اور جواب موجود ہے۔ وہ قرآن اور ہے۔ سوال کرنے والا پوچھتا ہے۔ جو اس تفسیر کے صفحہ ۳۰ پر ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جب علی رضؓ برسر اقتدار آئے تو انہوں نے اپنا جمع کردہ اصل قرآن مجید نافذ کیوں نہ کر دیا یہ اس کا جواب دیتا ہے۔ کہتا ہے کہ حضرت عثمان رضؓ کا جمع کردہ قرآن مجید جب تمام اسلامی ممالک میں رواج پا چکا تھا۔ گھر گھر پڑھا جا رہا تھا۔ تو حضرت علی رضؓ ان تمام قرآنوں کو کیسے واپس لے سکتے تھے۔ خصوصاً جب کہ ملک شام پر حضرت معاویہ رضؓ کی حکومت تھی۔ اور انہیں حضرت علی رضؓ سے سخت عداوت تھی کہتا ہے کہ چونکہ حضرت عثمان رضؓ کا قرآن پھیل گیا حضرت علی رضؓ ان تمام قرآنوں کو واپس نہیں لے سکتے تھے۔ اس لئے اپنے دور میں اصلی قرآن کو نافذ نہ کر سکے۔ اس کا معنیٰ یہ ہو کہ اگر حضرت علی رضؓ والا قرآن آئے تو یہ قرآن واپس لینا ضروری ہے۔ تو

یہ جو آج موجود ہے بقول شیعوں کے یہ حضرت علیؓ والا قرآن نہیں ہے۔ یہ تو حضرت عثمان رضؓ والا قرآن ہے۔ اس پر شیعوں کا ایمان ہوا یا کہ نہ ہوا۔ بلکہ ظلم یہ ہوا کہ شیعہ حضرت علیؓ کو اس قرآن کا منکر ثابت کر رہے ہیں۔ اور ثابت یہ کرتے ہیں کہ حضرت علی رضؓ کا جمع کردہ قرآن اور ہے عثمانؓ کا قرآن اور تھا اور ساتھ یہ بھی ظلم کر رہے ہیں۔ کہ علی رضؓ اپنے دور میں قرآن نافذ نہ کر سکا۔ میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ دیانت داری سے آپ بتلائیں اور اپنے قلب و جگر پر ہاتھ رکھ کر بتلائیں کہ میں حضرت علی رضؓ کو خلیفہ راشد مانتا ہوں،

میں علی رضؓ کی حکومت کو قرآن و سنت کے مطابق مانتا ہوں۔

میں علی رضؓ کی حکومت کو قرآن پر عامل حکومت مانتا ہوں۔

میں علی رضؓ کے دور کو قرآن پر چلنے والا دور سمجھتا ہوں۔

میرا یہ ایمان ہے کہ

علی رضؓ کے دور میں قرآن نافذ تھا

علی رضؓ کے دور میں فیصلے قرآن کے مطابق تھے۔

علی رضؓ کے دور میں امت قرآن پر چلتی تھی،

علی رضؓ کے دور میں قرآن کی مخالفت نہیں تھی،

علی رضؓ کے دور میں قرآن کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں تھا۔

میرا یہ عقیدہ ہے اور

شیعہ یہ نکتہ پیش کر رہا ہے۔ کہ حضرت علی رضؓ اقتدار میں تو آئے لیکن قرآن کو نافذ نہ کر سکے جو قرآن موجود تھا وہ غلط تھا جو اصلی قرآن علی رضؓ نے جمع کیا تھا وہ علی رضؓ اپنے دور میں بھی نافذ نہ کر سکے اور جب بقول شیعوں کے علی رضؓ قرآن نافذ نہیں کر سکے۔ تو خلافت راشدہ کیسے بن گئی، جب علی رضؓ قرآن نافذ نہ کر سکے تو ان کو اقتدار میں رہنے کا کیا حق تھا۔ آپ آج کہتے ہیں کہ ضیاء الحق ہٹ جاؤ تم اسلام نافذ نہیں کر سکے، پیر کہتا ہے کہ ضیاء الحق ہٹ جاؤ۔ تم اسلام نافذ نہیں

کر سکے۔

اگر ضیاالحق سے اس لئے مطالبہ ہے کہ تم اسلام نافذ نہیں کر سکے تو کیا حضرت علی رضؓ سے یہ مطالبہ کیا جا سکتا ہے کہ تم قرآن مجید نافذ نہیں کر سکے۔ تم ہٹ کیوں نہ گئے۔

اس سے بڑی توہین اس سے بڑی ہتک حیدرِ کرار رضؓ کی اور کونسی ہوگی ایک تو شیعوں نے ان کو قرآن مجید کا مخالف لکھا کہ وہ اس قرآن کو نہیں مانتے تھے جو آپ پڑھتے ہیں۔ دوسرا یہ لکھا کہ حضرت علی رضؓ کے دور میں قرآن نافذ نہیں تھا اور نہ علی رضؓ اس کو نافذ کر سکتے تھے۔ علی رضؓ عثمان کے جمع کردہ قرآن مجید کو مختلف شہروں سے واپس نہیں لے سکتے تھے۔

شیعو! اپنے جگر پر ہاتھ رکھو۔ حق نواز اگلی بات کہنا چاہتا ہے تمہاری ماؤں کے پیٹ میں علی رضؓ بچہ بنا سکتا ہے۔ تمہاری مشکلیں حل کر سکتا ہے تمہاری مصیبتیں دور کر سکتا ہے۔ تمہیں علی رضؓ رزق دے سکتا ہے۔ تم علی رضؓ کے چاہنے والوں کی خیر سے نعرہ بلند کر سکتے ہو۔ وہ علی رضؓ کیسا مشکل کشا ہے۔ جو چار شہروں سے قرآن کو جمع کر کے اپنے قرآن کو نافذ نہ کر سکتا ہو۔

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

تاج و تخت ختم نبوت — زندہ باد

شانِ صحابہ — زندہ باد

شانِ اہل بیت — زندہ باد

مناظر اسلام مولانا حق نواز — زندہ باد

میرے مرشد پیغمبر کے پروردہ، صحرا کے باسی حسنین کے ابو، خیبر کے فاتح پر رفض نے کوئی ایک الزام نہیں لگایا، کبھی ان پر یہ الزام کہ فدک چھنوا بیٹھے۔

کبھی یہ الزام کہ خلافت چھنوا بیٹھے۔

کبھی یہ الزام کہ اپنے دور میں قرآن نافذ نہیں کر سکے
اور کبھی یہ بکواس جو اصول کافی میں لکھی ہوئی ہے کہ علی رضؓ نے اعلانیہ کہا ہے کہ مجھ سے پہلے حکمرانوں نے زنا جاری کیا ہے مجھ سے پہلے حکمرانوں نے بدعنیتی جاری کی ہیں۔

مجھ سے پہلے حکمران قرآن کو بدل گئے ہیں۔

مجھ سے پہلے حکمرانوں نے ظلم و جبر کے فیصلے کر دیئے ہیں۔

جب اُن سے کہا گیا کہ آپ وہ قوانین بدل دیں اور آپ سے پہلے جو خلفا بغیر نکاح کے عورتیں کسی کے حوالے کر گئے ہیں اور ان بچیوں اور عورتوں کے ساتھ آج زنا ہو رہا ہے۔ آپ ان کو واپس لائیں۔

یہ اصول کافی میں نہ ہو تو مجھے گولی مار دی جائے۔

علی رضؓ جواب میں کہتے ہیں کہ اگر میں ان کو واپس لاتا ہوں۔ تو میری فوج مجھ سے جدا ہو جائے گی۔ میری فوج مجھے چھوڑ جائے گی۔ اس لئے۔

وہ زنا برابر جاری ہے۔
قرآن اصل نہیں رہتا۔
نبی کی عبادات اصلی حالت میں نہیں لاتا۔

حتیٰ کہ نماز روزہ یہ بھی میں اصلی حالت میں نہیں لا سکتا۔ کیوں اگر لاتا ہوں تو میری فوج مجھے چھوڑتی ہے۔ آپ بتلائیں کہ کوئی حکمران یہ کہے کہ میں ظلم ختم نہیں کرا سکتا، کیوں کہ میری فوج جاتی ہے۔ میں زنا ختم نہیں کرا سکتا۔ میری فوج جاتی ہے۔ میں رشوت ختم نہیں کرا سکتا۔ میری فوج جاتی ہے۔ میں بدمعاشی ختم نہیں کرا سکتا۔ میری فوج جاتی ہے۔ میں اسلام نافذ نہیں کرا سکتا۔ میری فوج جاتی ہے۔ میں قرآن نافذ نہیں کرا سکتا۔ میری فوج جاتی ہے۔

آپ بتلائیں کہ ایسے حکمران کو اقتدار پر قابض رہنے کا حق ہے

نہیں۔ نہیں نہیں نہیں نہیں

شیعوں نے حضرت علی رضؓ پر یہ بہتان لگایا۔ اصول کافی (جلد سوم کتاب الروضہ صفحہ ۲۹، ۳۰) جس کا مطالعہ امام مہدی کر چکا ہے۔ اس میں لکھا ہے (معاذاللہ) کہ حضرت علی رضؓ اپنی ناکامی کا اعتراف کر چکے ہیں کہ میری فوج بھاگتی ہے۔ اس کا معنیٰ یہ نکلا (نقل کفر کفر نہ باشد) کہ علی رضؓ کو فوج پیاری تھی قرآن پیارا نہیں تھا۔

علیؓ کو فوج پیاری تھی نماز پیاری نہیں تھی۔
علی رضؓ کو فوج پیاری تھی دین پیارا نہیں تھا۔
علی رضؓ کو فوج پیاری تھی، چاہے لوگوں کی بچیوں کے ساتھ زنا ہو جائے۔

یہ الزام میں نے نہیں لگایا، شیعہ نے لگایا ہے۔

میرے پیر پر لگایا ہے میرے مرشد پر لگایا ہے

حق نواز شیعہ کے کفر کو دجل کو بے حیائی کو غنڈہ گردی کو بدفطرتی کو اِس لغت بھری تمام گندی کتابوں کی تحریروں کو چوراہوں میں، چوکوں میں گلیوں میں، شہروں میں طشت از بام کرے گا۔ چاہے آسمان ٹوٹ پڑے، چاہے زمین پھٹ پڑے۔

نعرہ تکبیر اللہ اکبر
شیر اسلام حضرت مولانا حق نواز زندہ باد
جیوے جیوے حق نواز
جیوے جیوے حق نواز
او علی رضؓ کے دشمنوں میرے شیر کے دشمنو

علی رضؓ میرا ہی نہیں اللہ کا شیر ہے۔ میرے عقیدے میں علی رضؓ اللہ کا شیر ہے۔ نبی کی زبان سے اسد اللہ کا لقب ملا، اور زہراءؓ کا خاوند۔ اگر علی رضؓ قدر و منزلت نہ رکھتا پیغمبر فاطمہ جیسی بیٹی کا نکاح کر دیتے۔ نبی نے اپنی گود میں بٹھا

کر علی رضؓ کی پرورش کی ہے۔

پالا ہے آج اس عظیم انسان کے خلاف تم یوں بھونکتے ہو کبھی کہتے ہو۔ علی رضؓ قرآن اصلی حالت میں نافذ نہیں کر سکا کبھی کہتے ہو کہ

علی رضؓ (معاذ اللہ) زنا ختم نہیں کر سکا

کبھی کہتے ہو کہ علی رضؓ اصلی نماز نافذ نہیں کر سکا۔ جب علی رضؓ کے دور میں اصلی نماز بھی نہیں ہے۔ اصلی قرآن بھی نہیں ہے۔ زنا بھی علی رضؓ نہیں روک سکے، اس سے بڑی علی رضؓ کی توہین اور کیا ہو سکتی ہے۔ کبھی حیدر کرار رضؓ کو تم اپنے قرآن کی تفسیروں میں کچھ لکھتے ہو۔ کبھی جانے یا علی رضؓ

پھر بھی پیر مولا علیؓ مدد سوائے اس کے کہ یہ وہی دجل ہے، جو آج قادیانی اپنی پمفلٹوں پر کلمہ لکھ کر کر رہا ہے اور کیا ہے۔ یہ دجل ہے ورنہ شیعیت کو حضرت علی رضؓ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

علی رضؓ سنیوں کا اور سنی علی رضؓ کے

اگر آج تمہاری طاقت، تمہاری شوکت، تمہاری قوت کے باوجود کہ تمہارے پاس کل سیاسی قوت ہے۔ تمہارا سپیکر ہے۔ تمہارے پاس ایرانی دولت ہے اگر آج تمہارے خلاف بولتے ہوئے حق نواز نہیں رک سکتا۔ تو حیدر کرارؓ اس دور میں کیسے خاموش رہ سکتے تھے۔ میں تو علیؓ کا خادم ہوں۔ اگر تم سے میں نہیں رک سکتا اور نہ روکا جا سکتا ہوں۔ چیختے ہیں ذاکر کہ انتظامیہ سے حق نواز کی زبان بند نہیں ہوتی، اس دن انتظامیہ کی ٹانگیں توڑ دی جائیں گی جو میرا راستہ روکے گی

کون ہے جو میرا راستہ روکے

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
شیر اسلام مولانا حق نواز	زندہ باد
جیوے جیوے	حق نواز
جیوے جیوے	حق نواز

گالیاں مت دو میرے دلائل کا جواب لاؤ۔

اپنے گھر کی خبر لاؤ اپنی غلاظت پڑھو اپنا دجل دیکھو، سینوں تمہیں کہتا ہوں کہ غیرت کرو، یہ کتاب تمہارے ملک میں چھپی ہے۔ آخری گذارش کرتا ہوں،

سہم سموم فی نکاح ام کلثوم، اس کتاب کا اصلی اور بدبخت مصنف اصلی کافر اور شیطان کا نطفہ لکھتا ہے کہ عمرؓ بن خطاب کو لواطت کی عادت تھی تم یہ لٹریچر لکھنے کے بعد بھی حق نواز کا راستہ روکنا چاہتے ہو، اس کتاب میں اردو زبان میں لکھا ہے۔ جو جامعۃ المنتظر سے چھپی لاہور کے ذمہ دار ادارے سے چھپی۔ اس میں لکھا ہے، کہ عمرؓ بن خطاب جہنم کا تالا ہے، اور آگے بے ایمان لکھتا ہے۔ کہ تالے کی بجائے ہونا جہنم کا گیٹ چاہیئے تھا۔

سینوں غیرت کرو، کیا تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لواطت کرنے والے کو آج اپنے پہلو میں سلایا ہوا ہے۔

کیا پیغمبر نے ایک جہنم کے تالے اور جہنم کے گیٹ کو اپنا سُسر بنایا تھا۔

کیا پیغمبرؐ نے جہنم کے تالے کو فاروق اعظمؓ کا لقب دیا تھا، کیا آپ نے جہنم کے تالے کو اپنے پاس رکھ کر ان کی منقبت بیان کی تھی کیا نبی نے ایک جہنم کے تالے کے لئے کہا تھا۔ کہ عمرؓ کے سایہ سے شیطان بھاگتا ہے

شرم کر سنی، تجھے للکارنا چاہتا ہوں۔ تجھے بیدار کرنا چاہتا ہوں، تو شیعہ کے کفر سے آگاہ ہو جا، میری عاقبت بن جائے گی۔

یہ وہ لٹریچر ہے۔ جو میں نے بڑی محنت کے بعد وصول کر کے اس پر نوٹ لگا کر اور آپ سے چندہ مانگے بغیر آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔ صرف آپ سے ہی نہیں۔ پورا ملک کھنگال لیں۔ پورا ملک کہیں سے کوئی شکایت کر دے کہ میں نے کتابیں خریدنے کیلئے کسی سے پیسے مانگے ہوں، مجھ سے رہا نہ گیا

اور میں نے اس غلیظ لٹریچر پر ہزاروں روپیہ خرچ کر کے تیرے سامنے اس کا کفر ثابت کیا ہے اور اسلام کو اسلام ثابت کیا۔ کہنا تجھے یہ چاہتا ہوں کہ اس طبقے کے کفر میں کوئی شک نہیں ہے۔

جو نہ قرآن مانتا ہے۔

جو نہ علیؓ مانتا ہے۔ اور

نہ ہی پیغمبر کی ازواج کو مانتا ہے۔ اور نہ ہی تیرے ساتھ اس کی عبادات ملتی ہیں۔ اور مزید ظلم یہ کہ وہ اصحابِ رسول کو جہنمی کتا۔ کسی کو جہنم کا تالا۔ اور کسی کو جہنم کا گیسٹ لکھتا ہے۔ ایسے اِن بے ایمانوں سے دور بھاگ جیسے کوئی تپ دق سے دور بھاگتا ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین



CamScanner



محسنِ انسانیتؐ کانفرنس جہانیاں سے

امیرِ عزیمت کی تقریر

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

قال اللہ فی مقام لقد من اللہ علی المؤمنین اذ
بعث فیھم رسولاً من انفسھم یتلوا علیھم آیاتہ
ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ (آل عمران)
وقال اللہ فی مقام اٰخر لقد کان
لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اذا رأیتم الذین یسبون
اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علی شرکم۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم
فبایھم اقتدیتم اھتدیتم

صدق اللہ وصدق رسولہ النبی الکریم۔

صدر جلسہ علماکرام گرامی قدر سامعین انجمن سپاہ صحابہ جہانیاں
کے عزیز نوجوانو۔

جہانیاں میں میری حاضری آج پہلی حاضری نہیں ہے۔ آج سے قبل
بھی متعدد مرتبہ آپ کے شہر میں حاضر ہو کر دینی و مذہبی گفتگو کی توفیق رب العزت نے
عطا فرمائی ہے۔ البتہ آج کی حاضری اس لحاظ سے پہلی حاضری ہے کہ اس طرح
کھلی فضا میں میں آج پہلی مرتبہ آپ سے آپ کے شہر کے چوک میں مخاطب ہوں۔
رب العزت کی بارگاہ عالیہ میں التجا فرمائیے کہ وہ ذات حق مجھے سچ کہنے
کی توفیق بخشے اور سچ کہنے کے بعد مجھے اور آپ کو اس سچ پر عمل کرنے کی توفیق عطا
فرمائے (آمین)

آج کی کانفرنس آج کا یہ عظیم الشان اجتماع محسنِ انسانیت کانفرنس
کے نام سے منسوب ہے۔ اور اس کانفرنس کا اہتمام سپاہ صحابہ جہانیاں نے کیا ہے۔ پاکستان
کی واضح اکثریت سنی آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ سپاہ صحابہ کے موقف اور اس کے

پروگرام سے کافی حد تک آگاہی حاصل کر چکا ہے، جبکہ سپاہ صحابہ کی خواہش اس کی تمنا اور اس کی دلی تڑپ یہ ہے کہ پاکستان کے ہر سُنی کو اپنے موقف اور پروگرام سے آگاہ کرے سُنی منتشر قوم کو ایک متحدہ پلیٹ فارم پر جمع کرے۔ اہل سنت کو ان کے غصب شدہ حقوق سے مطلع کرے۔ اور سنی قوم کو جو عرصہ دراز سے غفلت کی نیند سوئی ہوئی ہے اسے اس لمبی نیند سے بیدار کرے۔

گرامی قدر:۔

میں آج آپ کے شہر میں ایک ایسی فضا میں آیا ہوں جبکہ آپ کے ہاں ایک ضمنی الیکشن ہو رہا ہے آپ لوگ مختلف قسم کے مطالبات لئے ہوئے الیکشن لڑنے والے امیدواروں سے گفتگو کر رہے ہوں گے۔ کوئی سوئی گیس کا مطالبہ کر رہا ہوگا۔ کوئی پختہ سڑک کا مطالبہ کر رہا ہوگا۔ کوئی ملازمت کی بات کر رہا ہوگا۔ کوئی جہانیاں کی دیگر ترقی کی بات کر رہا ہوگا۔ کچھ لوگ شکوے کر رہے ہوں گے کہ آج سے پہلے کیا ہوا ہے، پہلے امیدواروں نے جہانیاں میں کتنی دودھ کی نہریں بہائی ہیں جو تم بہاؤ گے۔ اس قسم کے مختلف مطالبات سوچیں مختلف فکر لے کر آپ کے شہر کے ووٹر ہوٹلوں پر چوکوں پر چوراہوں پر دوکانوں میں محو گفتگو ہیں، آپ کے شہر میں کئی ایسے بینر لگے ہوئے ہیں۔ جن میں سیاسی مداری ایک بار پھر آئے ہیں۔ یا اس قسم کے کئی اور الفاظ بھی میرے نوٹس میں لائے گئے ہیں بہر حال آپ اس ضمنی الیکشن کی وجہ سے اپنے مختلف مطالبات پیش کر رہے ہوں گے۔ آپ کو حق ہے کہ آپ ایسے حالات میں اپنے شہر کی ترقی کی بات کریں۔ آپ کو حق ہے، کہ آپ اپنے علاقائی مطالبات پیش کریں۔ آپ کو حق ہے۔ کہ آپ الیکشن لڑنے والے امیدواروں کی بہتری کہ ان میں کون بہتر ہے۔ اس طرح آپ غور و خوض کریں، مجھے آپ کے ان خیالات سے کوئی لڑائی نہیں ہے۔ آپ اپنے علاقے کے حالات اپنے ماحول اور فضا کو بہتر سمجھتے ہیں۔ اور یقیناً آپ اپنے علاقے کیلئے بہتر فیصلہ کریں گے۔ آپ اپنی نسل نو کیلئے بہتر فیصلہ سوچ رہے ہوں گے۔ لیکن جہاں آپ ان مطالبات کی بات کرتے ہیں۔ وہاں ایک بات میں بھی کہنا چاہتا ہوں، اور وہ یہ ہے کہ ہم بے دین لوگ

نہیں ہیں۔ ہم کلمہ پڑھتے ہیں، ہم مسلمان ہیں۔ ہم رسول کو اور قرآن کو مانتے ہیں۔ اس رسول نے اس کتاب نے ہمیں ایک نظریہ دیا ہے۔ ہمیں ایک موقف دیا ہے۔ کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے مطابق ہمارے کچھ مذہبی حقوق بھی بنتے ہیں۔ جن مذہبی حقوق کو پاکستان میں عرصہ ۲۴ سال سے غصب کیا جاتا رہا ہے۔ اور آج تک ہمارے وہ مذہبی حقوق معطل پڑے ہیں۔ آج تک ہمارے ان مذہبی حقوق پر مسلسل ڈاکہ زنی جاری ہے۔ ایک مسلمان کی حیثیت سے سنی العقیدہ ہونے کی حیثیت سے پاکستان کے ہر سنی بچے، ہر سنی نوجوان، ہر سنی بوڑھے، بہن ماں کا یہ فرض بنتا ہے۔ کہ جہاں وہ دنیاوی آسائش کی خاطر مطالبات کرتے ہیں، وہاں وہ قبر کی آسائش کی خاطر بھی اپنے حقوق کی بات کریں۔ پاکستان کو معرض وجود میں آئے ہوئے ۲۴ سال ہو گئے ہیں۔ گویا نصف صدی ہو گئی ہے۔ ۲۴ سال کے طویل عرصہ میں سنی عوام کو ان کے مذہبی حقوق سے مکمل مایوس کیا گیا ہے۔ محروم کیا گیا ہے، بین الاقوامی اصول کے مطابق ہمارا یہ حق بنتا ہے۔ اور بنتا تھا۔ کہ پاکستان میں اہل سنت کی واضح اکثریتی آبادی ہے۔ اس بنیاد پر پاکستان کو سنی سٹیٹ بن جانا چاہیئے تھا۔ ہمارا یہ بنیادی حق ہے۔ مذہبی حق ہے۔ بین الاقوامی اصول۔ قواعد۔ ضوابط۔ ہمارے حق کی تائید کر رہے ہیں۔ ہمارا یہ حق تھا کہ پاکستان واضح سنی اکثریتی آبادی ہے۔ لہٰذا یہاں اس ملک کا صدر اور وزیراعظم سنی العقیدہ مرد ہونا لازمی ہے۔ اہل سنت واضح طور پر یہ حق رکھتے ہیں کہ ہم جب اکثریت میں ہیں تو اقلیت کے تابع زندگی کیوں گذاریں۔ ہم جب اکثریت میں ہیں تو اقلیت کا غلام بن کر کیوں رہیں۔ ہم جب اکثریت میں ہیں تو ہم اقلیت کی ماتحتی کیوں گوارہ کریں۔

یہ ہمارا بنیادی حق ہے۔ ہمیں ۲۴ سال میں یہ حق نہیں دیا گیا، ہم نے حق لینے کی کوشش نہیں کی۔ اور کسی نے ہم کو پلیٹ میں رکھ کر تو یہ حق دینا نہیں ہے۔

گرامی قدر سامعین:۔

انجمن سپاہ صحابہ سُنی حقوق کی جنگ لڑنے کے لئے، مدح اصحاب کو عام کرنے کیلئے دشمنانِ اصحاب رسول کا کفر ملتِ اسلامیہ پر واضح کرنے کیلئے اور اصحابِ رسول، امہات المومنین پر تبرے کی زبان ہمیشہ کے لئے بند کرنے کی خاطر میدانِ عمل میں اتری ہے۔ اور چار سال سے کم عرصہ میں سپاہ صحابہ نے ملک کے طول وعرض میں اپنی شاخیں اور یونٹ قائم کئے ہیں، آج ہزاروں نوجوان سپاہ صحابہ ہیں شب وروز اصحاب رسول کے ناموس کے تحفظ کیلئے سرگرمِ عمل ہیں۔ ہماری جنگ اس وقت تک جاری رہے گی جب تک ہم پاکستان میں سُنی حقوق حاصل نہیں کر لیتے ہیں۔ جب تک ہم اصحابِ رسول کے خلاف نکلنے والی زبان اور اصحابِ رسول کے خلاف لکھنے والا قلم توڑ نہیں دیتے

الحمد للہ ہم نے ایک بنیاد ڈال دی ہے۔
الحمد للہ ہم نے بیج بو دیا ہے۔
الحمد للہ ہم نے سُنی نوجوانوں کو ایک فکر دی ہے کہ آپ کے جہاں اور حقوق بنتے ہیں وہاں ایک یہ بھی حق بنتا ہے۔ جسے عرصہ ۴۲ سال سے ہمیں محروم رکھا جارہا ہے۔

گرامی قدر سامعین:۔

میں اس پر مثال کے طور پر عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ پاکستان کا صدر اور وزیراعظم سنی العقیدہ مسلمان ہونا لازمی ہے۔ یہ حق ہمارا وہ بنیادی حق ہے جس سے دنیا جہان کا کوئی بھی سیاستدان اختلاف کی گنجائش نہ رکھتا ہے نہ اختلاف کرسکتا ہے۔ جہاں کے تمام فیصلے اکثریت کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔ عدالت میں وہ فیصلہ ہوتا ہے اکثریتی جس طرف چار جج چلے جائیں وہ فیصلہ مانا جاتا ہے۔ ایک جج اگر چار کے مخالف ہو جائے تو ایک کی بات نہیں مانی جائے گی۔ یہاں الیکشن ہو رہے ہیں، اکثریتی ووٹوں کی بنیاد پر ممبر کامیاب ہوگا۔ اسمبلی میں اعتماد کا ووٹ ملے گا، اکثریت

کی بنیاد پر صدر اور وزیر اعظم منتخب ہوتا ہے، عدم اعتماد کی تحریک پیش ہے اکثریت کی بنیاد پر عدم اعتماد ہوتا ہے۔ جب ہر جگہ اکثریت کی بات مانی جاتی ہے۔ تو پھر پاکستان میں واضح اکثریت اہل سنت ہیں۔ یہاں اکثریت کی بات نہ ماننا۔ یہاں اکثریت کے فکر کو تسلیم نہ کرنا یہ ایک واضح ظلم ہے، جو ۴۲ سال سے ہمارے ساتھ روا رکھا جا رہا ہے۔ ہم یہ واضح طور پر موقف رکھتے ہیں کہ پاکستان کا صدر اور وزیر اعظم سنی العقیدہ مسلمان ہونا لازمی ہے۔ ایران کی مثال واضح طور پر آپ کے سامنے ہے۔ ایران میں خمینی انقلاب لایا ہے۔ خمینی کے عقائد کیا ہیں۔ خمینی کے نظریات کیا ہیں، خمینی کے خیالات کیا ہیں۔ خمینی نے اصحاب رسول کے لئے کیا لکھا ہے۔ خمینی نے رسالت مآب کے لئے کیا لکھا ہے۔ خمینی نے کتاب اللہ پر کیا تبصرہ کیا ہے۔ خمینی نے اس دنیا میں کس قسم کے انقلاب کو برپا کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ وہ تفصیلی عنوانات ہیں جس پر میں آگے چل کر کچھ نہ کچھ ضرور عرض کروں گا، میں آپ پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میں قطعاً گول مول بات نہیں کروں گا۔ مجھے آج اس چوک پر کھڑے ہو کر شیعیت کے کفر، شیعیت کے دجل، شیعیت کی شیطنت سے پردہ اٹھانا ہے۔ چاہے شیعہ کا ووٹ کسی کو ملے یا نہ ملے۔ مجھے اس سے کوئی بحث نہیں ہے۔ لیکن ہم ان کے کفر پر پردہ نہیں ڈال سکتے ہیں۔ میں ہر ایک سنی کو اس سے مطلع کرنا ضروری سمجھتا ہوں لازمی سمجھتا ہوں۔ اگر سنی قوم میری بات آج نہیں مانے گی تو مجھے خطرہ نظر آتا ہے کہ چند سالوں کے بعد سنی اقلیت میں ہوں گے۔

شیعہ اکثریت میں ہوں گے۔ اور اس سنی اقلیت کا حشر پھر وہی ہوگا۔ جو آج سنی اقلیت کا حشر ایران میں ہو رہا ہے۔

قابل صد احترام سامعین:۔

میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ خمینی نے ایران میں انقلاب لانے کے بعد پوری دنیا میں پروپیگنڈہ کیا ہے کہ میں شیعہ سنی مسئلہ سے بالاتر ہو کر سوچتا ہوں۔ اس نے واویلا یہ کرایا ہے، اس نے پروپیگنڈہ یہ کرایا ہے۔

لاشیعہ ولا سنیہ اسلامیہ اسلامیہ

یہ بہت بڑا جھوٹ ہے. حالانکہ اگر وہ واقعتاً شیعہ سنی سے بالاتر ہوکر بات کرتا تو اسے ایران کے آئین میں لکھانے کی کوئی ضرورت نہ تھی کہ ایران کا صدر اور وزیراعظم صرف شیعہ اثنا عشری بن سکتا ہے سنی العقیدہ مسلمان ایران کا صدر آئین کے اعتبار سے نہیں بن سکتا. سنی مسلمان ایران کا وزیراعظم آئین کے اعتبار سے نہیں بن سکتا. میں آپ کو آپ کی ماں کے دودھ کا واسطہ دے کر غیرت دلانا چاہتا ہوں اگر ایران میں میرا ایک سنی مسلمان بھائی صدارت کے عہدے پر نہیں آسکتا ہے تو پاکستان میں ایک شیعہ کس اصول کے تحت آسکتا ہے. اگر وہاں شیعہ اکثریت ہے اور اس لئے وہاں سنی صدر نہیں بن سکتا ہے تو پاکستان میں سنی اکثریت ہے تو یہاں کا شیعہ کیسے صدر بن سکتا ہے اگر وہاں شیعہ اکثریت ہے. تو پاکستان میں سنی اکثریت ہے. یہاں ایک شیعہ کیسے وزیراعظم بن سکتا ہے. پھر ایک ظلم در ظلم یہ ہے کہ پاکستان کی وزارت عظمیٰ پر ایک سنی مرد مسلمان کو نہ آنے دیا جائے.

میں پوچھ سکتا ہوں اپنی سنی قوم سے کہ تم نے یہ ظلم کیوں کیا ہے ۲۴ سال کے عرصہ میں آج تک تم نے اپنا یہ حق لینے کی کوشش نہیں کی ہے اگر ایران میں میرے سنی بھائی کو کسی کلیدی عہدے پر فائز نہیں کیا جاسکتا ہے. ایران کا آئین سنی کو وزارت اور صدارت کے عہدے پر نہیں آنے دیتا تو کیا پاکستان کی اسمبلی یہ آئین نہ بنائے کہ پاکستان کا صدر اور وزیراعظم سنی العقیدہ مسلمان مرد ہونا لازمی ہے. میں چلتے ہوئے آپ سے سوال کرنا لازمی سمجھتا ہوں آپ کی غیرت کو سامنے رکھ کر کیا پاکستان کے آئین میں یہ ترمیم ہونی چاہیئے. یا کہ نہیں

ہونی چاہیئے	ہونی چاہیئے
نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
جیوے جیوے	حق نواز
جیوے جیوے	حق نواز
انجمن سپاہ صحابہ	زندہ باد

اگر آپ علاقے میں برادری کی بنیاد پر لڑائی لڑتے ہیں برادری کی بنیاد پر آپ لوگ ووٹ ڈالتے ہیں، یہ نہیں ہے کہ آپ اس سے بالا ہیں، آپ صرف قومیت کی بنیاد پر الیکشن لڑتے ہیں قومیت کی بنیاد پر ووٹ دیتے ہیں جس علاقہ میں جس امیدوار کی برادری اکثریت میں ہے سیاسی جماعتیں اس کو ٹکٹ دینے کی کوشش کرتی ہیں تاکہ اس کی برادری کے ووٹوں سے ہم کامیاب ہوسکیں، اگر آپ اپنی قومیت اور عام برادری کو سامنے رکھ کر امیدوار کو کامیاب کرتے ہیں تو کیا سُنی ایک برادری نہیں ہے سُنی ایک قوم نہیں ہے۔ سنی ایک سوچ اور فکر کا نام نہیں ہے۔ سُنی حقوق نہیں رکھتے ہیں، پھر آپ اس مجموعی سوچ کے مطابق کیوں کام نہیں کرتے آپ پختونستان اور غیر پختونوں کی جنگ لڑ رہے ہیں، آپ مہاجر غیر مہاجر کی جنگ لڑ رہے ہیں، آپ پنجابی غیر پنجابی کی جنگ لڑ رہے ہیں، جبکہ سُنی پنجابی غیر پنجابی کی تقسیم نہیں ہے، سنی مہاجر غیر مہاجر کی تقسیم نہیں ہے۔ سنی ایک قوم ہے، جو قرآن وسنت کے مطابق ایک واضح سوچ رکھتی ہے۔ قرآن وسنت کے مطابق ایک نظام رکھتی ہے۔ قرآن وسنت کے مطابق ایک فکر رکھتی ہے۔ قرآن وسنت کے مطابق ایک لائن رکھنے والی قوم ہے۔ آپ سب کے سب اس قومیت کی بنیاد پر ایک جھنڈے کے نیچے آکر اپنے مطالبے کیوں نہیں منواتے جن مطالبات سے ہمیں ۴۲ سال سے محروم رکھا گیا ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ پاکستان میں مسٹر جناح کا دن منایا جاتا ہے۔

ابوبکرؓ کا دن کیوں نہیں منایا جاتا، وجہ کیا ہے۔ پاکستان میں مسٹر جناح کی پیدائش اور وفات کے دن منائے جاتے ہیں۔ ابوبکرؓ وعمرؓ کی وفات کے دن کیوں نہیں منائے جاتے، کیا وجہ ہے کہ پاکستان میں ڈاکٹر اقبال کا یوم منایا جاتا ہے۔ آخر پاکستان میں اصحاب رسول کے دن کیوں نہیں منائے جاتے۔

ہم جب اُن کے ساتھ جناح سے کہیں زیادہ عقیدت رکھتے ہیں، اقبال سے کہیں زیادہ عقیدت رکھتے ہیں۔ لاکھوں اقبال پیدا ہوں، کروڑوں جناح پیدا ہوں، ابوبکرؓ کے جوتے کی نوک پر مارے جا سکتے ہیں۔ آپ جناح کے لئے یہاں یوم منانے

اور تعطیل کرنے کیلئے رات دن تیار ہیں۔ آپ نے کبھی یہ سوچا ہے کہ اتنا بڑا قائد اتنا بڑا راہنما اتنا بڑا عظیم انسان جسے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کرام کے بعد سب انسانوں سے اونچا درجہ دیا ہے، میں نہیں کہتا رسالت فرما گئی ہے میں نہیں کہتا نبوت کا ارشاد ہے۔

افضل البشر بعد الانبیاء

کہ رسولوں کے بعد اس دھرتی پر سب سے اونچا درجہ ابوبکرؓ کا ہے۔

آخر کیا وجہ ہے کہ آپ کے ملک میں اس ابوبکرؓ کی پیدائش اور وفات پر کوئی چھٹی نہیں ہے۔ نسلِ نو کے ذہن میں آپ نے جناح کی قیادت بٹھائی نسلِ نو کے ذہن میں آپ نے اقبال کی شاعری بٹھائی نسلِ نو کے ذہن میں آپ نے مختلف قسم کے ایام کی اہمیت بٹھائی ہے۔ آپ نے ابوبکرؓ کی اہمیت نسلِ نو کے ذہن میں کیوں نہیں بٹھائی۔ آپ نے فاروق اعظمؓ کی اہمیت نسلِ نو کے ذہن میں چھٹی کر کے کیوں نہیں بٹھائی۔ چھٹی ہوتی ہے تو بچے پوچھتے ہیں کہ آج چھٹی کیوں ہے۔ تو کہتے ہیں، کہ آج کے دن جناح پیدا ہوا تھا۔ چھٹی ہوئی ہے۔ سکول و کالج کے بچے پوچھتے ہیں کہ چھٹی کیوں ہے۔ جواب آتا ہے۔ کہ آج جناح کی وفات ہوئی تھی آخر کبھی بچوں کے ذہن پر یہ بات بھی لاؤ۔ کہ چھٹی ہو اور بچہ پوچھے باپ سے کہ آج میں نے سکول کیوں نہیں جانا۔ جواب ملے کہ آج ملتِ اسلامیہ کا عظیم قائد، رسولوں کے بعد سب سے بڑا انسان، نبی کا رفیقِ سفر، نبی کا رفیق غار، رسولوں کے ساتھ ہمیشہ کے لئے جنت میں، نبی کے پہلو میں سونے والا۔ ابوبکرؓ آج کے دن دنیا چھوڑ گیا ہے۔ اس لئے اس کی وفات پر آج تعطیلِ عام ہوئی ہے۔ کیا میری سنی قوم نے کبھی اس قائد کیلئے سوچا ہے جس قائد نے سب کچھ رسول کے قدموں پر نچھاور کر دیا تھا۔ کبھی آپ نے اس کی عظمت کو نسلِ نو کے ذہن میں بٹھانے کا سوچا ہے جس نے سب سے پہلے رسول کی رسالت قبول کی۔

جس نے سب سے پہلے نبی کی تصدیق کی۔

جس نے سب سے پہلے رسول کا کلمہ پڑھا۔
ساری دنیا نے رسول کو جانچ کر کلمہ پڑھا ہے۔
ساری دنیا نے رسول کے معجزے دیکھ کر کلمہ پڑھا ہے۔
ساری دنیا نے رسول کے دلائل دیکھ کر کلمہ پڑھا ہے۔
ساری دنیا نے نبی کی خطابت اور وزن دار دلائل دیکھ کر کلمہ پڑھا ہے
چاہے علیؓ بن طالب ہوں، چاہے فاروق اعظمؓ ہوں، چاہے عثمان غنیؓ ہوں، چاہے کوئی صحابی ہو۔ ہر ایک نے پیغمبر کی آزمائش کی ہے۔ ہر ایک نے رسول کو دیکھا ہے۔ ہر ایک نے رسول کی زندگی جانچی ہے۔ اس دھرتی پر تنہا ابوبکرؓ ہے۔ جس نے بغیر آزمائش کے، بغیر معجزے کے بغیر بحث کے بغیر مناظرے کے بغیر مکالمے کے صرف رسول سے اتنا پوچھا ہے کہ آپ نے دعویٰ کیا ہے۔ رسالت کا جواب ملنے پر کہ ہاں۔ صدیقؓ نے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر زندگی بھر ساتھ نباہ کی ہے۔

غار میں ساتھ ہے۔
سفر میں ساتھ ہے۔
حضر میں ساتھ ہے۔
حشر میں ساتھ ہوگا۔
قبر میں ساتھ ہے۔
قیامت کے دن نبی کے پہلو سے اٹھ کر نبی کے ساتھ آئے گا۔
دنیا دیکھے گی، کائنات دیکھے گی۔

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
مصطفےٰ کا ہمسفر	ابوبکرؓ ابوبکرؓ
مصطفےٰ کا ہمسفر	ابوبکرؓ ابوبکر
مصطفےٰ کا ہمسفر	ابوبکرؓ ابوبکرؓ
صداقتِ صدیق اکبرؓ	زندہ باد

جیوے جیوے حق نواز

گلی گلی نگر نگر عمرؓ عمرؓ عمرؓ عمرؓ

گلی گلی نگر نگر عمرؓ عمرؓ عمرؓ عمرؓ

صدیق اکبرؓ وہ عظیم انسان ہیں، وہ عظیم شخصیت ہیں، جس شخصیت کیلئے رسالت فرما گئے ہیں، جس شخصیت کیلئے نبوت اعلان کر گئی ہے۔

اللہ جس نے مجھ پر جو احسان کیا تھا، میں نے اس کے ہر احسان کا بدلہ دے دیا ہے۔ حتیٰ کہ ابی طالب نے آپ کی پرورش کی تھی، آپ کا ساتھ دیا تھا، یہاں تک کہ ابی طالب سے رشتہ مانگا، لیکن ابی طالب نے رشتہ دینے سے انکار کر دیا۔ رسالت مآبؐ نے اسی ابی طالب کا بچہ پکڑا ہے، گود میں پالا ہے۔ لقمے ٹھنڈے کر کے اس کے منہ میں دیئے ہیں، اس کی ساری زندگی پرورش کی ہے، جب ابی طالب کا بیٹا علیؓ جوان ہوتا ہے۔ تو رسالت پناہ سارے اس کے احسان کا بدلہ پرورش میں اتار کر ابی طالب کی قبر پر نبوت نے احسان چڑھا دیا ہے تو نے بیٹی کا رشتہ نہیں دیا تھا، میں بیٹی کا رشتہ تیرے بیٹے کو دے رہا ہوں، تیری بیٹی ان عظمتوں کی مالک نہیں تھی جن عظمتوں کی مالک میری بیٹی ہے۔

نعرہ تکبیر اللہ اکبر

جیوے جیوے حق نواز

ابو طالب ہو یا اس کا خاندان پیغمبر کا احسان اس سے نہیں اتر سکتا ہے رسول نے اپنی لخت جگر دے کر حیدرِ کرارؓ کی تربیت کر کے ہمیشہ کیلئے ابو طالب کی آل پر اس کی نسل پر احسان ڈال دیا ہے، یا یوں سمجھے کہ جس نے جو بھلائی کی رسول اس کا بدلہ اس زندگی میں دے گئے ہیں واحد ایک شخص ہے تنہا ایک ہستی ہے۔ تنہا ایک انسان ہے۔ تنہا ایک قائد ہے۔ تنہا ایک شخصیت ہے۔ جس کیلئے نبوت اسی دھرتی پر بیٹھ کر اعلان کرتی ہے کہ اللہ ہر کسی کے احسان کا بدلہ دے چکا ہے۔ ایک صدیق اکبرؓ باقی ہے جس کے احسانات کے بدلے میں نہیں دے سکا ہوں وہ تیرے سپرد

کرتا ہوں ۔ اس شان کا اس عظمت کا تنہا مالک ابوبکرؓ ہے سُنی قوم بتلا سکتی ہے کہ اس نے اتنے بڑے عظیم انسان کیلئے پاکستان میں کوئی تعطیل کرائی ۔ پاکستان میں اس کیلئے کوئی ایسا یوم ترتیب دلایا کہ جس میں نسلِ نو کے ذہن میں اسؓ کی ۔

عظمت

شرافت

تقدس

عفت

دیانت

رفیق نبوت ہونے کی حیثیت سے اس کا مقام بٹھایا ہے تم نے ۴۲ سال میں نسل نو کو اصحابِ رسول سے بیگانہ کیا ہے ۔ شکاگو کے مزدوروں کا دیوتا نہ بنایا ہے ۔ سپاہ صحابہ اُٹھی ہے یلغار بن کر اٹھی ہے ، جرات بن کر اٹھی ہے ، تیز دھار آلہ بن کر اٹھی ہے ۔ ہم انشا اللہ پاکستان کی دھرتی پر اصحابِ رسول کے ناموں کو اتنا اونچا کر دیں گے ۔ کہ

جناح دب جائے گا ۔

اقبال دب جائے گا ۔

باقی شخصیتیں دب جائیں گی ۔ چوکوں کے نام صحابہ کے ناموں پر سڑکوں کے نام صحابہ کے ناموں پر ۔ شہروں کے نام صحابہ کے ناموں پر حتیٰ کہ وہ دن ہم لا کر چھوڑیں گے جس دن پاکستان کے قانون میں تحریر کر دیا جائے ۔ کہ صدیق اکبرؓ کا گستاخ کل بھی کافر تھا آج بھی کافر ہے ۔

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

جیوے جیوے — حق نواز

جیوے جیوے — حق نواز

میرے سُنی بھائیو ۔ میں سُنی حقوق کی بات کر رہا ہوں اور میں نے یہ موضوع اس

لئے شروع کیا ہے، کہ آج کل آپ کے شہر میں حقوق کی بات جاری ہے۔ شاید اس عنوان سے آپ میں بیداری آئے۔ آپ سنی حقوق پر نظر رکھ کر ہمارا ساتھ دے سکیں۔

گرامی قدر سامعین!۔

جب ہم پوچھتے ہیں کہ محمد علی جناح کو اتنی فوقیت کس لئے تو ہمیں جواب ملتا ہے۔ کہ وہ بانی پاکستان ہے۔ اس لئے اس کی عظمت ہر نوجوان کے ذہن میں بٹھانی ضروری ہے۔ اس لئے اس کا فوٹو ہر دفتر میں لگانا ضروری ہے۔ وہ ملک کا بانی ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ پاکستان کا بانی تو جناح ہے اس لئے اس کی عظمت کو بٹھانا ضروری ہے تو

ایران کا بانی کون ہے۔ عراق کا بانی کون ہے۔
انطاکیہ کس نے لیا ہے۔ قبرص کس نے لیا ہے۔
مصر و شام کس نے لیا ہے۔ مکہ کس نے فتح کیا بیت المقدس کس نے لیا۔ تم نے ایک ٹکڑا پاکستان کا لینے کے بعد جس کے حصے علیحدہ تم نے اپنے ہاتھوں سے کئے۔ اور آج تک تم چین کی نیند نہیں سو سکے ہو اس ٹکڑے کو لینے کے بعد تم نے اس کی شخصیت نوجوان نسل کے ذہن میں بٹھا دی ہے۔ لیکن جو مصر لے کر دے گئے: جو ایران لے کر دے گئے۔

جنہوں نے قبرص فتح کیا۔ جنہوں نے بیت المقدس اپنی سیرت دکھلا کر حاصل کر لیا جنہوں نے رسول کو سب سے پہلی نماز بیت المقدس میں پڑھائی تھی۔

ان شخصیتوں کے احترام کیلئے آپ کے ملک میں قانون کیا ہے۔ ان شخصیتوں کو آپ نے نسل نو کے ذہن میں کس طرح بٹھایا ہے۔ آپ نے ان شخصیات کا کتنا چرچا کیا ہے۔ کتنے روڈز اور کتنے شہر ان شخصیات کے ناموں پر ہیں۔

بلکہ یہاں تک ظلم ہے۔
یہاں سکھ کے نام سے شہر کا نام برداشت ہے۔
ہندو کے نام سے شہر کا نام برداشت ہے۔

عیسائی کے نام سے شہر کا نام برداشت ہے۔
لیکن اگر ہم کہتے ہیں کہ ابوبکر رضؓ کے نام سے صدیق آباد کسی شہر کا نام رکھ دیا جائے۔ حکومت کہتی ہے۔ کہ متنازعہ نام ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ کسی شہر کا نام عمر آباد رکھ دیا جائے۔ حکومت کہتی ہے۔ کہ متنازعہ نام ہے۔ حیرت ہوگئی متنازعہ کیوں ہے، شیعہ ابوبکر رضؓ کو نہیں مانتا۔ عمر رضؓ کو نہیں مانتا۔ شیعہ کا خیال کرتے ہوئے صحابہ کے نام پر شہروں کے نام نہیں ہیں۔ وہی شیعہ سکھ کو برداشت کرتا ہے۔ وہی شیعہ ہندو کو برداشت کرتا ہے۔ وہی شیعہ عیسائی کے نام کو برداشت کرتا ہے۔ لیکن ابوبکرؓ و عمر رضؓ کا نام برداشت نہیں کرتا ہے۔ جب اس کی کیفیت یہی ہے۔ تو پھر اس شیعہ کو چوک پر کافر کیوں نہ کہوں۔ شیعہ کو چوک پر شیطان کیوں نہ کہوں۔ اس شیعہ کو چوک پر دجال کیوں نہ کہوں اگر اس ملک کا قانون مجھے روکتا ہے: تو میں عقیدہ بیان کرنے میں وہ قانون توڑ دونگا۔ اگر اس ملک کی عدالتیں مجھے اس عقیدے کو بیان کرنے سے باز رکھتی ہیں میں ان عدالتوں سے بغاوت کردونگا یہ میرا کل بھی عقیدہ تھا۔ آج بھی عقیدہ ہے یہ میرا کل بھی مذہب تھا۔ آج بھی مذہب ہے یہ میرا کل بھی دین تھا۔ آج بھی دین ہے۔

سینوں یہاں ہمارے مذہبی حقوق غصب کئے گئے ہیں، ۴۲ سال کا طویل عرصہ گذرنے کے بعد گذشتہ حکومت سے بڑی لے دے کے بعد یہ بات منوائی گئی تھی، کہ رسولؐ کا گستاخ سزائے موت کا مستحق ہے۔ آج سے ۲ سال قبل منوائی گئی تھی۔ گویا کہ ۳۸/۳۹ سال پاکستان کو بنے ہوئے ہو چکے تھے۔ اتنے طویل عرصہ میں پاکستان میں رسولؐ کی آبرو کے تحفظ کا بھی کوئی قانون نہیں تھا۔ جو حکومتیں بھی آئی ہیں، وہ کیا کرتی رہی ہیں۔ انہوں نے اس ملک کو کیا دیا ہے۔ آپ دوسرے مطالبات کی بات کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ پاکستان مسلمانوں کا ملک ہے۔ لیکن اس نے گستاخ رسولؐ اور دشمن رسولؐ کیلئے کوئی سزا تجویز نہ کی پاکستان کیسا مسلمانوں کا ملک ہے اُس میں رہنے والی کیسی مسلمانوں کی قوم ہے؟

یہ اپنے رسولؐ کی عزت کے تحفظ تک کیلئے آئین نہ بنا سکے۔ لیکن ایک گھسا پٹا قانون بنا۔ گذشتہ حکومت میں بنا بڑی لے دے کے بعد بنا۔ میرے نوٹس میں ہے۔ کہ اسمبلی میں لمبی چوڑی بحث کے بعد قانون بنا اس میں لکھا گیا ہے، نبی کے گستاخ کی سزا، سزائے موت ہے یا عمر قید، یہ یا کس نے نکالی ہے۔ کیوں نکالی گئی ہے۔ نبی کے گستاخ کی سزا صرف سزائے موت ہے۔ اس میں یا وغیرہ کی کوئی دوسری بات نہیں ہے۔ کلیئر کٹ بات ہے۔ نبی کا گستاخ، رسولؐ کا دشمن اس دھرتی پر ایک لمحہ کیلئے بھی پھرنے کے قابل نہیں ہے۔ یہ لمحہ بھر کا لفظ میرا جذباتی نہیں میں اس پر سند رکھتا ہوں۔ ایک شخص فاروقی عدالت میں آتا ہے۔ عرض کرتا ہے، میرا اس یہودی سے جھگڑا ہے۔ میں پہلے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تھا یہ کہنے والا ظاہراً مسلمان ہے، منافقانہ کلمہ پڑھتا ہے۔ کہتا ہے کہ میں رسول سے فیصلہ کرا آیا ہوں۔ فاروقؓ کہتے ہیں کیا فیصلہ کرا آئے ہو۔ اس نے کہا کہ نبی نے فیصلہ یہودی کے حق میں کر دیا ہے۔ اور میرے خلاف کیا ہے۔ فاروق اعظمؓ پوچھتے ہیں کہ پھر مجھ سے کیا پوچھتے ہو۔ کہتا ہے کہ آپ کی رائے بھی چاہتا ہوں، تاریخ اسلام کا سنہری واقعہ ہے۔ فاروق اعظمؓ ٹھہرے نہیں، انہوں نے مناظرہ نہیں کیا۔ دلائل نہیں دیئے۔ کوئی بحث نہیں کی۔ کوئی سمجھانے کی کوشش نہیں کی۔ گھر سے تلوار نکالی ہے۔ اس گستاخِ رسولؐ اس دشمنِ رسولؐ اس رسولؐ پر عدم اعتماد کرنے والے شخص کا سر قلم کر کے اس کی لاش پر کھڑے ہو کر فاروقی جلال میں خطاب کا بیٹا کہتا ہے۔ کہ جو رسول کا عدالتی فیصلہ نہیں مانتا، عمرؓ کی عدالت میں اس کی سزا بلا توقف کے قتل ہے۔

آج پاکستان کے آئین میں تحریر ہے، کہ نبی کے گستاخ کی سزا سزائے موت ہے، یا عمر قید۔ جس کو بعض مسلمان وکلائے ہائی کورٹ میں چیلنج کر رکھا ہے کہ یہ یا نکالی جائے۔ رسولؐ کے گستاخ کی سزا سزائے موت ہے۔ اس سے ہٹ کر کوئی اور سزا نہیں تجویز کی جا سکتی ہے۔

میرے سنی بھائیوں :۔

تم باقی حقوق کیلئے لڑتے ہو، رسول کی آبرو کے لئے نہیں لڑتے
جس کا کلمہ پڑھتے ہو، جس کے کلمہ کے بعد تمہیں بہن اور ماں کا تقدس بتلایا گیا
ہے، جس کے کلمہ کے بعد تمہیں صحیح معنوں میں انسان بننے کی توفیق ہوئی ہے۔ اس
رسول کی آبرو اور تقدس کی جنگ کیوں نہ لڑیں۔ رسول کی عزت کا قانون وہ کیا بنائیں
گے۔ جن کی خواتین آکسفورڈ یونیورسٹی میں ننگا ڈانس کرتی ہوں، وہ لوگ رسول کی
آبرو کا قانون کیا بنائیں گے جن لوگوں کی عزت جن لوگوں کی خواتین صدر فورڈ کی
زبان چوستی ہوں۔ وہ ملک میں رسول کی آبرو کا قانون بنائیں گے کیا تم اتنے پاگل ہو
گئے ہو؟ کیا تمہاری عقلیں اس حد تک ختم ہو گئی ہیں۔ تم اس سے اندازہ نہیں لگا سکتے
کہ جسے شریعت کا پاس نہیں ہے۔ اُسے رسول کا بھی کوئی پاس نہیں ہے۔ جو
شریعت کو پاؤں کے نیچے روندتا ہے۔ اس نے رسول کی آبرو کا، عزت اور ناموس
کا کب خیال کیا ہے۔ کیا وہ لوگ ملک کے آئین میں رسول کی آبرو کا تحفظ کریں گے جن
لوگوں کی اپنی مذہبی کیفیت یہ ہو۔ کہ ان کی نوجوان بچیاں غیر محرموں کے ساتھ ہاتھ
ملاتی پھر رہی ہوں۔ کیا وہ رسول کی آبرو کا تحفظ کریں گے، کیا وہ لوگ رسول کی عزت
کا قانون بنا دیں گے۔ جن لوگوں کی بچی کی آج شادی ہوئی ہے اگلے دن صحافی
پوچھتا ہے کہ محترمہ آپ بتلا سکتی ہیں کہ آپ کتنے بچے جنم دیں گی، محترمہ کو چاہیئے
تھا کہ تھپڑ رسید کر دیتی محترمہ کو چاہیئے تھا کہ اُسے گھر سے نکال دیتی تم کون ہوتے ہو
ایک باحیا باشرم بچی سے پوچھنے والے کہ شادی سے اگلے دن ہی کتنے بچے پیدا کرنا
چاہتی ہوں۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ جواب ملتا ہے۔ کہ دو پیدا کرنا چاہتی ہوں،
کیا یہ لوگ رسول کی آبرو کا قانون بنائیں گے، کیا یہ لوگ رسول کی عزت
کا پاس کریں گے جو شریعت کو اس حد تک پاؤں کے نیچے روندتے چلے جا رہے ہیں، کیا
یہ لوگ رسول کی آبرو کا قانون بنائیں گے۔ پھر وہی صحافی یہ پوچھتا ہے۔ کہ آپ کے
خاوند کی کیا تڑپ ہے وہ کتنے بچے چاہتے ہیں، جواب ملتا ہے۔ کہ وہ پانچ بچے چاہتے
ہیں، یہ شرم ہے یہ حیا ہے، کیا حیا دار بچی ایسے ہی بولا کرتی ہے۔ شرم دار بچی ایسے ہی

بولا کرتی ہے. کیا ایسے لوگ برسراقتدار آکر عائشہ رض کے دوپٹے کا تحفظ کریں گے۔
ایسے لوگ برسراقتدار آکر اہل سنت کو اُن کے حقوق دیں گے پاگل ہو گئے ہو۔
تم عقل نہیں رکھتے ہو۔ ۴۲ سال سے میری سنی قوم کے حقوق پر ڈاکہ ہے۔

اقلیت سربراہی کر رہی ہے. اکثریت غلامی کر رہی ہے۔ اقلیت دندناتی ہے، اکثریت اس کے ظلم کا شکار ہو رہی ہے۔ انجمن سپاہ صحابہ تمام سنی قوتوں کو جمع کرنا چاہتی ہے۔ پاکستان کا اقتدار ہمارا ہے۔ یہ ہمارا بنیادی حق ہے۔ صدر وزیر اعظم سنی ہونا لازمی ہے۔ ہم شیعہ کافر کو لمحہ بھر کے لئے اقتدار پر قابض برداشت نہیں کر سکتے۔ مجھے آپ کی سیاست سے مجھے آپ کے الیکشن سے بحث نہیں۔ آپ کی مرضی ہے جہاں جائیں. لیکن سپاہ صحابہ کا دوٹوک موقف ہے کہ بے نظیر شیعہ ہے. ایرانی النسل شیعہ ہے۔ اس کا تختہ الٹ دینا سپاہ صحابہ فرض سمجھتی ہے۔

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
جیوے جیوے	حق نواز
جیوے جیوے	حق نواز
جیوے جیوے	حق نواز
انجمن سپاہ صحابہ	زندہ باد
انجمن سپاہ صحابہ	زندہ باد

میں یہ بات آج پہلی مرتبہ جہانیاں میں نہیں کر رہا۔ الحمد للہ ابھی بے نظیر کو وزیر اعظم بنے صرف تین دن ہوئے تھے جب میں نے پہلی تقریر کی تھی کہ یہ شیعہ عورت ہے۔ ہم اسے برداشت نہیں کریں گے۔ اور میری اس تقریر پر پہلا پرچہ پاکستان کی سرزمین جھنگ تحصیل شورکوٹ میں درج ہوا ہے۔ میں آج نئی بات نہیں کر رہا، پرانی بات کر رہا ہوں۔

جیوے جیوے	حق نواز
جیوے جیوے	حق نواز

ہم ایک فکر رکھتے ہیں، ہم ایک سوچ رکھتے ہیں، بات ایک حیادار بچی کی کر رہا ہوں کہ کون سے لوگ رسول کی آبرو کا تحفظ کریں گے۔ حیادار بچی کی بات کر رہا ہوں کہ جن لوگوں کے ہاں بے حیائی کا یہ عالم ہے۔ وہ کب رسول کی آبرو کا تحفظ سوچ سکتے ہیں۔ یہ ملک میں خیال کریں گے کہ پیغمبر کی شان میں گستاخی کرنے والا اس دھرتی پر نہ پھر سکے ۴۲ سال میں میری سنی قوم نے کب اپنے حقوق کیلئے سوچا ہے۔ ایران کی مثال عرض کی تھی کہ اگر ایران کا صدر اور وزیر اعظم سنی نہیں بن سکتا تو پاکستان میں بھی صدر اور وزیر اعظم شیعہ نہیں بن سکتا بے نظیر کل بھی شیعہ تھی۔ اس کا نکاح ایرانی طرز پر ہوا ہے۔ وہ آج بھی شیعہ ہے۔ ہم تختہ الٹ کر دم لیں گے۔

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
علامہ آپ قدم بڑھاؤ	ہم تمہارے ساتھ ہیں۔
علامہ آپ قدم بڑھاؤ	ہم تمہارے ساتھ ہیں۔
علامہ آپ قدم بڑھاؤ	ہم تمہارے ساتھ ہیں۔

آپ کے نعروں سے زیادہ مقامی سیاسی فضا سے کوئی فائدہ نہ اٹھانا چاہیئے ہم مذہبی بات کرتے ہیں۔ آپ نعرہ کسی دکھ کے ساتھ لگائیں، بات کو آگے بڑھاتا ہوں۔ میں سپاہ صحابہ کے مشن کی بات کر رہا تھا کہ آج ہم محسنِ انسانیت کانفرنس منا رہے ہیں محسنِ انسانیت کو پاکستان کے آئین میں مسلمان قوم نے کیا تحفظ دیا تھا، جس کی میں نے بات کی کہ آئین تو بنا رسول کے گستاخ کی سزا سزائے موت یا عمر قید ہے، عمر قید والی بات ہم ختم کرانا چاہتے ہیں۔ رسول کے دشمن کی سزا صرف سزائے موت ہے دوسری کوئی اس میں تاویل نہیں کی جا سکتی ہے۔ آج ایک دنیا یہ پروپگنڈہ بھی کرتی ہے۔ کہ دشمن رشدی نے گستاخیِ رسول کی تھی۔ رشدی نے گستاخیِ امہات المومنین کی تھی۔ اس کا سر قلم کرنے کیلئے خمینی نے سب سے پہلے اعلان کیا، سر لانے میں اس کو اتنے لاکھ کا انعام دونگا اس کے چیلے چمچے آج اسے اچھالتے ہیں، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ خمینی تو ڈالروں کا اعلان کر رہا ہے لیکن کیا تم - - - - - - - -

اس عمرؓ کو بھول گئے، جس نے رسولؐ کے گستاخ کو خود اپنی تلوار سے واصلِ جہنم کیا۔
اس عمرؓ کو جس نے سب سے پہلے اس دھرتی پر رسولؐ کے دشمن اور گستاخ کو خود
قتل کیا تھا۔ اسی خطاب کے بیٹے کو، اسی دلاور مرتضیٰ کو اسی فاتح قیصر و کسریٰ کو
اسی فاتح بیت المقدس کو، اس انسان کو جس نے سب سے پہلے نماز رسول اللہ کو بیت اللہ
میں پڑھائی ہے۔ کائنات کا بدترین کافر اپنی کتاب کشف الاسرار میں لکھتا ہے۔ کہ

عمرؓ بن خطاب اصلی کافر اور اصلی زندیق تھا۔

شان فاروق اعظمؓ زندہ باد
شان فاروق اعظمؓ زندہ باد
خلافت راشدہ زندہ باد

آپ خمینی کی کشف الاسرار اٹھائیں، سینوں پیپلز پارٹی میں ہو چاہے تم
آئی جے آئی میں ہو چاہے تم جمعیت العلماء اسلام، یا جمعیت العلماء پاکستان میں ہو، چاہے
تم تحریک استقلال یا جمہوری پارٹی میں ہو۔ چاہے تم اہلحدیث ہو، بریلوی ہو۔ دیوبندی
ہو۔ سنی ہونے کی حیثیت سے آپ سے فیصلہ چاہتا ہوں۔ خمینی نے فاروق اعظمؓ کو
اصلی کافر اور زندیق لکھا ہے۔ میں اسے کافر نہ کہوں تو کیا کہوں۔

آج پاکستانی حکومت اور اس کے کارندے، پاکستانی انتظامیہ چیں بہ جبیں
ہوتی ہے کہ شیعوں کو کچھ نہ کہو۔ خمینی کو کچھ نہ کہو۔ تم سے پوچھتا ہوں کہ جس خمینی نے
عمرؓ بن خطاب کو اصلی کافر لکھا ہے اسے کافر کہوں یا نہ کہوں۔

ضرور کہو۔ ضرور کہو۔ ضرور کہو

اگر مجھے خمینی اور شیعہ کو کافر کہنے سے میرے راستے میں قانون رکاوٹ بنے
میں اس قانون کا احترام کروں۔ یا فاروق اعظمؓ کا احترام کروں۔ بلند آواز سے بولیئے
فاروق اعظم کا احترام کیجیئے اور کرایئے۔

کھل کر کہنا چاہتا ہوں کہ خمینی نے اپنی بدنام زمانہ کتاب کشف الاسرار میں
فاروق اعظم کو کافر لکھا ہے۔ اس بنیاد پر میرا عقیدہ تھا۔ اور ہے کہ دن میں ہزار مرتبہ

خمینی کو کافر کہنا، دجال کہنا، مرتد کہنا ثواب ہے۔

اس کے علاوہ ایک اور نعرہ بھی ہے۔ میں چاہتا ہوں، کہ ان نعروں کو ملک میں ہر جگہ عام کیا جائے، کہ

دنیا کے تین بڑے شیطان — روس امریکہ اور ایران

یہ نعرہ لگاؤ۔

دنیا کے تین بڑے شیطان — روس امریکہ اور ایران

دنیا کے تین بڑے شیطان — روس امریکہ اور ایران

دنیا کے تین بڑے شیطان — روس امریکہ اور ایران

یہی خمینی پوری بے حیائی کے ساتھ، بدمعاشی کے ساتھ اپنی کتاب کشف الاسرار میں لکھتا ہے۔ کہ میں وہ رب نہیں مانتا جس نے عثمان بن عفان اور معاویہ بن ابی سفیان جیسے بدقماشوں کو حکومت دی ہے۔

لعنت — لعنت — لعنت

ٹھہریئے، عثمان کون ہے، جس کو خمینی بدقماش کہتا ہے۔

سنیوں۔ غفلت کی چادر اتار پھینکو اپنے سیاسی نظریات سے الگ ہوکر سنی نقطہ نظر سے سوچو کہ عثمان رضؓ کون ہے۔ جسے خمینی بدقماش کہہ رہا ہے۔

عثمان رضؓ وہ ہے جسے رسولؐ نے دو بیٹیاں نکاح میں دی ہیں

عثمان رضؓ کون ہے جس نے قرآن جمع کیا۔

عثمان رضؓ کون ہے۔ جس نے مسجد نبوی کی زمین خرید کر وقف کی۔

عثمان رضؓ کون ہے۔ جس نے میٹھا کنواں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کیا۔

عثمان رضؓ کون ہے۔ جس نے اتنی دولت اتنا چندہ جہاد کیلئے دیا۔

عثمان رضؓ کون ہے، جو ذوالنورین کہلاتا ہے۔

عثمان رضؓ کون ہے۔ جس نے غزوہ تبوک کے وقت اونٹوں کی قطاریں نبی کیلئے قربان کر دیں۔ اور نبوت کو اعلان کرنا پڑا، کہ عثمان رضؓ آج کے

بعد جو جی چاہے کرے تجھے تیرا کوئی عمل نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

عثمان رضؓ کون ہے، سامنے آتا ہے۔ آقا گھر میں آرام فرما رہے ہیں، بے تکلفی سے بیٹھے ہیں، اور پنڈلی سے کپڑا ہٹا ہوا ہے۔ پنڈلی ستر نہیں ہے اور پنڈلی کا پردہ لازمی نہیں ہے۔ آپ لیٹے ہوئے ہیں، عثمان رضؓ سامنے آئے، نبوت جلدی سے اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے، کپڑا اوپر ڈال لیا۔ یہ دیکھ کر صدیقہ کائنات طیبہ، طاہرہ، مقدسہ مطہرہ، جس کے لئے جبریل رب کا سلام لائے، ام المومنین آج کے مومنوں کی امی حضرت عائشہ رضؓ پوچھتی ہیں کہ آقا اتنی جلد پنڈلی کا کپڑا درست کیوں کیا ہے، عائشہ رضؓ دیکھ سامنے کون ہے۔ میری امی فرماتی ہیں کہ آقا عثمان رضؓ ہیں۔ نبوت پکار اٹھی۔ نبوت اعلان کرتی ہے کہ عائشہ رضؓ وہ شخص ہے، جس سے عرش کے ملائکہ حیا کرتے ہیں، اس سے نبی کیوں نہ حیا کرے۔

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
حیاء عثمان رضؓ	زندہ باد
حیاء عثمان رضؓ	زندہ باد
جیوے جیوے	حق نواز
ایک قدم ایک آواز	حق نواز حق نواز
سینوں کے بادشاہ	حق نواز حق نواز
سینوں کے بادشاہ	حق نواز حق نواز
شیر ہمارے قدم بڑھاؤ	ہم تمہارے ساتھ ہیں
قائد ہمارے قدم بڑھاؤ	ہم تمہارے ساتھ ہیں

ہمیں لوگ کہتے ہیں کہ یہ جھگڑے کی بات ہے، اختلاف کی بات ہے نہ کرو آج کھل کر کہتا ہوں کہ دونوں سن لیں ۲۴ سال سے سنی قوم کے حقوق چھیننے والے حکمرانوں سن لو، ہمیں تبلیغ کرنے کی بجائے تم ان سے کہو کہ میاں اور بی بی دونوں اختلاف ختم کریں، پہلے اپنے اختلاف ختم کریں لطیفہ کی بات کرتا ہوں

میاں ہوے پنجاب دا بی بی ہووے سندھ دی
ربا تیرے در کوں خیر منگدی !

حق نواز
جیوے جیوے

حق نواز
جیوے جیوے

ویسے ہی نہیں کہہ رہا۔ میں کسی سوچ کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ

میاں ہووے پنجاب دا بی بی ہووے سندھ دی
ربا تیرے کوں خیر منگدی۔

خیر منگدی ۱۔ چونکہ تحریک عدم اعتماد پیش ہوگئی ہے اب خیر منگدی نظر آرہی ہے ہمیں کہا جاتا ہے۔ کہ لڑائی بند کرو ہمیں کیوں کہتے ہو۔ اتحاد کرلو۔ تم اتحاد کیوں نہیں کرتے ۱۱۔ ماہ سے ملک دیوالیہ ہوگیا ہے۔ ملک تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے۔ تم صلح کیوں نہیں کرتے۔ تم اپنے باپ کے دشمن سے صلح نہیں کرتے ہو میں صدیق رضؓ کے دشمن سے کیسے صلح کرلوں۔ مجھے صدیق رضؓ کے دشمن سے صلح کیلئے کہتے ہو تم اپنی امی کے گستاخ سے صلح نہیں کرتے ہو مجھے کہتے ہو کہ میں عائشہ رضؓ جیسی امی کے گستاخ اور دشمن سے صلح کرلوں۔ کوئی عقل کی بات کرو۔ معقول بات کرو۔ میں شبر میں کھڑا ہوں۔ پڑھے لکھے طبقہ میں کھڑا ہوں۔ ہماری ہر معقول بات کو تم فرقہ واریت کہہ کر رد کرنے کے عادی بن گئے ہو۔

آج تک تم نے فرقہ واریت کا مفہوم تک نہیں سمجھا ہے

فرقہ کسے کہتے ہیں۔ شیعہ انیٹی اسلام تحریک ہے وہ کوئی فرقہ نہیں ہے میں چیلنج کرتا ہوں حکومت کو بھی اور شیعوں کو بھی کہ ایک مسئلہ حکومت اور شیعہ نکال لائے کہ جس مسئلہ میں باقی تمام مسلم قوم کا اتفاق اور اتحاد ہوتا ہو۔ نکال لائے کوئی ایک مسئلہ

شیر اسلام زندہ باد
جیوے جیوے حق نواز

جیوے جیوے حق نواز
حق کی نشانی حق کی آواز حق نواز حق نواز

میں نے اپنے اس چیلنج کی تفصیل پر گذشتہ رات بڑی لمبی تقریر عبد الحکیم ضلع ملتان میں کی ہے، تقریباً سوا دو گھنٹے کی جس شخص کو تڑپ ہو کہ وہ تفصیل سنے، وہ کیسٹ لے کر سن سکتا ہے۔ میری صحت اجازت نہیں دیتی کہ میں اس تفصیل میں جاؤں کیونکہ وہ ایک گھنٹہ اور لے جائے گی۔ لیکن مختصر الفاظ میں شیعوں کو بھی اور حکومت کو بھی چیلنج کے ساتھ کہتا ہوں کہ مجھ پر کیس کر دے میں عدالت میں ثابت کر دونگا کہ شیعہ کا ایک مسئلہ بھی ملتِ اسلامیہ کے ساتھ مشترک نہیں ہے حتیٰ کہ لطیفہ کا لطیفہ اور بات کی بات چھوٹے سے چھوٹا مسئلہ ہے استنجا کرنا چھوٹے سے چھوٹا مسئلہ ہے اس کیلئے ٹریننگ لینے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی کالج اور یونیورسٹی میں داخلہ لینے کی ضرورت ہے۔ ہر شخص خود سمجھتا ہے کہ میں نے کیا کرنا ہے۔ اس پر بھی شیعہ سنی کے ساتھ متفق نہیں ہے۔ پوری دنیا کا مسلمان عقیدہ رکھتا ہے۔ رب نے یہی حکم دیا ہے، کہ تمہیں پانی نہ ملے تو تیمم کر لو مگر شیعہ کی معتبر کتاب مَن لا یحضرہ الفقیہ میں لکھا ہے کہ جب تمہیں پانی نہ ملے تو تھوک سے استنجا کر لو۔ ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں۔ اور میں نے کئی جگہ یہ بھی کہا ہے کہ ظالموں تھوک استنجے کیلئے استعمال کیسے ہوگی پہلے اتنی اکٹھی کیسے ہوگی، ایک مجتہد ایک خمینی جیسا بوڑھا تمہارا ایک ماہ تک لوٹے میں تھوکے پھر اس سے استنجا کرے، ایک تجویز میرے ذہن میں آئی ہے نہانے کے لئے بات نہیں کر رہا شیعہ کی غلاظت بیان کر رہا ہوں۔ شیعہ کی اسلام دشمنی بیان کر رہا ہوں۔ شیعہ کی شیطنت بیان کر رہا ہوں۔ رب کہتا ہے کہ پانی نہ ملے تیمم کر لو۔ یہ کہتے ہیں کہ پانی نہ ملے تو تھوک سے استنجا کر لو۔ ایک ہی صورت ہے کہ آگے خمینی یا اس جیسا کوئی گرو بیٹھے اس کے پیچھے شیعہ من ملیشیا اور ذاکر نمبردار قطار بنا کر تھوکتے جائیں پھر مجتہد کا استنجا ہو جائے گا۔

غلاظت ہی غلاظت کفر اور کفر کفر ہی کفر

یہ چھوٹے سے چھوٹا مسئلہ ہے، اس پر بھی شیعہ آپ کے ساتھ متفق نہیں

ہے۔ ہماری جھنگوی زبان میں کہتے ہیں۔

میاں ہور کجھ نہ سہی کلمے دے بھراتاں سہی۔

کیا شیعہ کلمہ کا بھائی ہے۔ نہیں نہیں نہیں

پوری ملت اسلامیہ کلمہ پڑھتی ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

شیعہ کلمہ پڑھتا رہا ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَ خَلِیْفَتُہٗ بِلَافَصْلٍ پہلے یہ کلمہ تھا خمینی کی آمد کے بعد پھر شیعہ نے اس کلمہ میں بھی تبدیلی کی ہے۔ کہ جھنڈوں پر لکھا ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہِ خُمَیْنِیْ حُجَّۃُ اللّٰہِ

خمینی اپنی زندگی میں اپنا کلمہ پڑھوا گیا ہے۔ ملک کے اخبارات میں آیا ہے۔ تہران ریڈیو نے بیان کیا ہے۔ ایران کے جھنڈوں پر لکھا گیا ہے۔ آج موت کے بعد خمینی کی قبر کو کعبہ کی شکل دے دی گئی ہے۔ ہفت روزہ تکبیر اٹھایئے اس نے فوٹو دیا ہے۔ اخبارات نے فوٹو دیا ہے۔ کعبہ کی شکل بنا کر سیاہ غلاف ڈال دیا گیا ہے۔ اس کی چوکھٹ اسی طرح چوم رہے ہیں، جس طرح بیت اللہ کی چوکھٹ چومی جاتی ہے ایران سے آنے والے بعض دوستوں نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے۔ کہ وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ۔

کعبۃ اللہ مستضعفین کہ یہ مجبور لوگوں کا کعبہ ہے۔ اور پاکستانی شیعوں نے اس بات کی تاویل کرتے ہوئے بتلایا ہے۔ کہ ہم اُسے کعبہ تو نہیں مانتے۔ البتہ خمینی کی قبر کی زیارت کرتے ہوئے ہم قبر کو کعبہ کا ثواب ضرور دیتے ہیں۔

حد ہو گئی۔ یہ فتنہ ملک میں پھیلے۔ خمینی جس نے غلیظ قلم کے ساتھ غلیظ زبان کے ساتھ اپنی زندگی میں اعلان کیا تھا کہ اللہ نے جتنے نبی بھیجے ہیں حتیٰ کہ محمد رسول اللہ تک سب کے سب ناکام واپس گئے ہیں، اٹھایئے خمینی کی کتاب اتحاد اور یک جہتی آپ کو اس میں کفر ملے گا۔ دنیا پروپگنڈہ کر رہی ہے کہ اس نے رشدی کے سر قلم کرنے والوں کے لئے انعام کا اعلان کیا تھا آپ نہیں سمجھے خمینی اس میں کیا شرارت کر گیا۔

رشدی آج تک قتل ہو چکا ہوتا. اس نے انعام کا اعلان کر کے رشدی کو برطانیہ سے تحفظ کی دلیل فراہم کی ہے. اور اس کے بعد برطانیہ نے اس کو تحفظ دے دیا اور اس کی جان بچ گئی ہے اس کی جان بچائی ہے. اگر خمینی اُسے قتل کرانا چاہتا تو وہ ایران کے دو تربیت یافتہ گوریلے بھیج کر اُسے قتل کرا سکتا تھا خمینی ملک کا سربراہ ہے. اس کے پاس اسباب ہیں وہ ایک عام صحافی اور خاص صحافی کو راہ چلتے ہوئے قتل کرا سکتا تھا. اور اس کے بعد ذمہ داری لے لیتا. لیکن اس نے ایسا نہیں کیا. اعلان کر کے اس کا تحفظ کیا ہے. اس نے ایسا کیوں کیا وہ صدر صدام سے جوتے کھا چکا تھا. وہ عزت بحال کرنا چاہتا تھا. کہ پروپگنڈے سے عزت بحال کی جائے اسے پتہ تھا کہ جس طرح رشدی نے امہات المومنین کی توہین کی ہے اسی طرح شیعہ کی کتابیں امہات المومنین کی گستاخی سے بھری پڑی ہیں. کہیں سنی قوم کا ذہن اس طرف نہ مڑ جائے کہیں سنی قوم ادھر نہ آجائے اس لئے اس نے اعلان کر کے شعیت سے رخ موڑا ہے. ورنہ خمینی اندھا تھا. یا اس کی قوم اندھی ہے.

حق الیقین کا مصنف ملعون کائنات کا بدترین کافر باقر مجلسی لکھتا ہے کہ جب مہدی آئے گا. عائشہ رض کی قبر کھود کر (معاذاللہ) ان کے وجود پر کوڑے برسائے گا

رسولؐ کی بیوی کو کوڑے.

رسولؐ کی حرم کو کوڑے.

رسولؐ کی آبرو کو کوڑے.

عائشہ رض رسولؐ کا لباس ہیں.

قرآن کہتا ہے کہ بیوی خاوند کا لباس ہوتی ہے.

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ

خمینی کا سربراہ باقر مجلسی جو کہتا ہے کہ جب مہدی آئے گا اور عائشہ رض کو کوڑے مارے گا. یہی خمینی رشدی کو قتل کرانا چاہتا ہے. سب سے زیادہ اس کا اپنا راہنما واجب القتل تھا. جس باقر مجلسی نے سیدہ کائنات کی یہ توہین کی ہے.

ہم ویسے ہی شیعہ کو کافر نہیں کہتے، ہمارے پاس ان کو کافر کہنے کے دلائل ہیں۔ اور میں چوک پر کھڑے ہو کر کہتا ہوں کہ میرے پاس شیعہ کے کفر پر اُحد پہاڑ سے زیادہ وزنی دلائل ہیں۔

شیعوں! میں تمہیں چوکوں اور چوراہوں پر کافر کہتا پھر رہا ہوں اگر تمہیں یہ میرا لفظ تلخ لگتا ہے تو پہلے خمینی کو کافر کہو خمینی پر لعنت بھیجو جس نے معاذ اللہ فاروق اعظم رضؓ کو کافر لکھا ہے۔

مزید کہتا ہوں اگر تمہیں پھر بھی تلخ لگتا ہے۔ ہائی کورٹ میں رٹ دائر کرو کہ یہ مولوی ہمیں کافر کہتا ہے۔ عدالت عالیہ مجھے ملزم کی حیثیت سے طلب کرے میں تمہارا کفر ثابت کرتا ہوں تم اپنا اسلام ثابت کرو عدالت جو بھی فیصلہ کرے اُسے تم بھی قبول کرو، اُسے میں بھی قبول کرتا ہوں۔

جیوے جیوے	حق نواز
جیوے جیوے	حق نواز
المدد المدد	یا خُدا
المدد المدد	یا خُدا

سُنیوں! خمینی کی زندگی کا آخری کفر، جو کفر وہ لکھ کر مرا اس کی موت اس کفر پر ہوئی ہے۔ اس کی زندگی کی یہ آخری بکواس یہ اس کا وصیت نامہ ہے جسے کہتے ہیں کہ یہ صحیفہ انقلاب ہے۔ خمینی کا سیاسی الٰہی وصیت نامہ ہے۔ یعنی اللہ نے اس پر اتارا ہے۔ سیاسی الٰہی وصیت نامہ اور اس وصیت نامے کی قدر و منزلت خود بیان کرتا ہے، کہتا ہے کہ میری موت کے بعد اس تحریر کو کھولا جائے تحریک نفاذ فقہ جعفریہ نے پاکستان میں اس کو شائع کیا ہے۔ ایران میں فارسی میں پاکستان میں اردو میں عرب ممالک میں عربی میں اور انگریزی ممالک میں انگریزی میں لاکھوں کی تعداد میں یہ کفر شائع کیا گیا ہے۔ خمینی کی زندگی کی آخری کتاب وہ اس کو لکھ کر سیل کرتا ہے۔ اور اس کی اہمیت بیان کرتا ہے۔ کہ اس تحریر کو میرا بیٹا احمد خمینی پڑھے وہ نہ پڑھ سکے۔ تو ایران کا

صدر پڑھے۔ وہ بھی نہ پڑھ سکے تو اسمبلی کا سپیکر پڑھے۔ وہ بھی نہ پڑھ سکے تو چیف جسٹس پڑھے۔ وہ بھی نہ پڑھ سکے تو مجلسِ خبروان کا ممبر پڑھے یعنی کوئی اعلیٰ عہدے پر فائز آدمی میری اس تحریر کو پڑھ کر قوم کو سنائے یہ تو اس کی اہمیت ہے۔ یہ اس کی زندگی کی آخری تحریر ہے۔ اس نے اس کا نام وصیت نامہ رکھا ہے۔ میں نے اس کا نام کفر نامہ رکھا ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۴۶ پر وہ کھلا کفر بکتے ہوئے تحریر کرتا ہے کہ جو مجھے قوم ایران میں ملی ہے جو رضا کار مجھے ملے ہیں جو فوج مجھے ملی ہے ایسے مجاہد ایسی جماعت ایسے ساتھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں ملے تھے۔

ہمیں فرقہ واریت کا طعنہ دینے والے سنیوں، شیعہ کی بات نہیں کرتا سنیوں کی بات کرتا ہوں کہ یہ کفر چھپتا رہے، یا بند ہو بلند آواز سے یہ ظالم اپنے غنڈوں کو رسولؐ کی جماعت پر ترجیح دے رہا ہے۔ اپنے ایرانی بدمعاشوں کو نبیؐ کی جماعت پر فوقیت دیتا ہے۔ اور صرف یہی نہیں، بلکہ رسولِ اکرمؐ کی بھی توہین کر رہا ہے۔ گویا خمینی بڑا قائد ہے۔ رسول اکرم سے کہ جس کی جماعت زیادہ وفادار ہے۔

اس نے اپنی قیادت رسول اکرم سے بڑی بنا کر پیش کی ہے۔ اس سے بڑا کفر پاکستان کی دھرتی پر اور کوئی نہیں پھیلایا جا سکتا۔ جو خمینی کے چیلے پھیلاتے ہیں کہتا ہے کہ میرے ایرانی رسول کی جماعت سے بڑے ہیں۔ بلا امتیاز سیاسی جماعت پیپلز پارٹی میں کام کرنے والے سنی نوجوانوں تمہیں بھی تمہاری ماں کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ عقیدت مت بیچو!

آئی جے آئی میں کام کرنے والے سنی نوجوانوں تمہیں بھی تمہاری ماں کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ اپنا عقیدہ مت بیچو! تم عقیدے میں ہمارے بھائی ہو، عائشہ رضؓ تمہاری بھی امی ہے۔ میری بھی امی ہے۔ میں ہر سنی سپاہی سے کہتا ہوں کہ عائشہ تیری بھی ماں ہے۔ میری بھی ماں ہے۔ میں ہر سنی ڈپٹی کمشنر اور ایس پی سے کہتا ہوں کہ سنی ہونے کے ناطے عائشہ رضؓ تیری بھی ماں ہے۔ میری بھی ماں ہے۔ اگر تو اپنی امی کے دوپٹے کا تحفظ اس انداز سے نہیں کر سکتا جس انداز میں میں کرتا ہوں تو کم از کم میری راہ نہ روک

مجھے میدان میں اُتر لینے دے۔ ماں کا رشتہ بڑا نازک رشتہ ہوتا ہے نبی اپنے نبی بھائی کی ڈاڑھی پکڑتا ہے۔ غلط فہمی میں پکڑتا ہے، جواب میں بھائی کہتا ہے۔ کہ۔

يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي

میری ماں جائے بات تو سن لے میری غلطی کیا ہے، بعض اوقات ماں کے رشتے کی نزاکت بھائی کے جذبات کو ٹھنڈا کرتی ہے، میں ہر پولیس افسر سے کہتا ہوں کہ عائشہ رض تیری بھی امی ہے، عائشہ رض میری بھی امی ہے، اس امی کے دوپٹے کا واسطہ دے کر کہتا ہوں میری راہ نہ روک میں انشاء اللہ صرف ایک سال میں شیعیت کو ایران بھاگ جانے پر مجبور کر دونگا۔

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
للکار ہے للکار ہے	شیر کی للکار ہے
للکار ہے للکار ہے	شیر کی للکار ہے
للکار ہے للکار ہے	شیر کی للکار ہے

میرے سنی بھائیوں! خمینی زندگی کا آخری کفر بکتا ہے کہ میرے ایرانی نبی کے صحابہ سے بڑے ہیں۔ کتنے بڑے ہیں۔ خمینی نے صدر صدام سے ٹکر لی ہے کیا ایران نے عراق فتح کر لیا ہے۔ کوئی عراق کا ایک آدھ علاقہ ہی دس سال کی طویل لڑائی میں لے لیا ہو، نہیں نہیں۔ مگر دوسری طرف صدر صدام نے اُسے تُن چھوڑ دیا ہے

ایرانی غنڈے صدام سے شکست کھا کر آئے ہیں جن غنڈوں کو خمینی نبی کی جماعت سے بڑا کہہ رہا ہے۔ اس جماعت کو عراق نے ذلیل کر کے رکھ دیا ہے۔

دوسری طرف صحابہ کی جماعت

جس نے بدر فتح کیا۔
جس نے اُحد فتح کیا۔
جس نے تبوک فتح کیا۔
جس نے مکہ فتح کیا۔

جس نے بیت المقدس فتح کیا۔
جس نے مصر و شام فتح کیا۔
جس نے عراق فتح کیا۔
جس نے ایران فتح کیا۔
جس نے افریقہ فتح کیا۔
"نہیں"
جس نے بلوچستان کے علاقے کو فتح کیا۔
جس نے پشاور اور ملتان کو فتح کیا۔
جسے خدا نے حزب اللہ کا لقب دیا۔
جسے خدا نے اُولٰٓئِکَ ھُمُ الرَّاشِدُوْنَ کہا
جسے خدا نے رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ کہا۔
جس جماعت نے رَبّ سے اعلان کروایا وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی ط
کہ سارے نبی کے صحابہ جنتی ہیں۔ ان بہادروں پر، ان جنتیوں پر، ان شیروں پر، ان میں وہ شیر بھی ہیں۔

جنہیں رسالت کہتی تھی سیفٌ مِنْ سیوفِ اللہ

یہ اللہ کی تلواریں ہیں۔ ان پر خمینی ایران کے غنڈوں کو ترجیح دیتا ہے تیرے غنڈوں کو صدر صدام نے ذلیل کر کے چھوڑا ہے، اور نبی کی جماعت نے۔

کفر
شرک
بدعت
عسائیت
نصرانیت

کو اس طرح ذلیل کیا ہے، کہ حضرت فاروق اعظم رضؓ اعلان فرماتے ہیں

اخرجوا الیہود والنصاریٰ من جزیرۃ العرب۔

یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرۂ عرب سے نکال دو، یہ ہماری میراث ہے

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
جیوے جیوے	حق نواز
جیوے جیوے	حق نواز

میرے سُنی بھائیوں:۔

میں کہاں تک تمہیں بیدار کروں، سپاہ صحابہ ملک میں سنی انقلاب چاہتی ہے۔ سپاہ صحابہ سنی حقوق کا تحفظ چاہتی ہے۔ سپاہ صحابہ ملک میں امہات المومنین کے تحفظ کیلئے ملک کے قانون میں یہ تحریر کروانا چاہتی ہے کہ امہات المومنین کے گستاخ کی سزا سزائے موت ہے۔ سپاہ صحابہ ملک میں مدح اصحاب رسول عام کرنا چاہتی ہے۔ سپاہ صحابہ اصحاب رسول کی وقعت نوجوان نسل کے دلوں میں بٹھانا چاہتی ہے۔ سپاہ صحابہ دشمنانِ اصحاب رسول کی زبانیں بند کرانا چاہتی ہے۔ ان کے قلم توڑنا چاہتی ہے، بلا امتیاز مکتبۂ فکر، بلا امتیاز سیاسی جماعت سپاہ صحابہ کا ساتھ دو اللہ تعالیٰ تمہاری عمریں برکت دے۔

وہ سنگ گراں جو حائل ہے رستے سے ہٹا کر دم لیں گے۔
ہم راہ وفا کے راہ رو ہیں، منزل ہی پہ جا کر دم لیں گے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔



شجاع آباد ضلع ملتان میں

عظمتِ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم، مدارس عربیہ

کی اہمیت اور منکرین اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے

خلاف فاضلانہ خطاب

ایک تاریخی تقریر

یکم جون ۱۹۸۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد رسول اللہ ، والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم ، تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا ، سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ط ذالک مثلھم فی التوراۃ ، ومثلھم فی الانجیل ، کزرع اخرج شطاہ فازرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار ط وعد اللہ الذین آمنوا وعملوا الصلحت منھم مغفرۃ واجرا عظیما (فتح)

صدر جلسہ

حضرت اقدس معزز علمائے کرام گرامی قدر سامعین!

آج یکم جون بروز جمعرات ۱۹۸۹ء ہے آپ کے شہر کی معروف دینی درسگاہ جامعہ علیمیہ کے سالانہ اجتماع میں آپ سے مخاطب ہوں ، جامعہ علیمیہ کے اس سالانہ اجتماع میں مجھے آپ سے آج پہلی مرتبہ مخاطب ہونے کا شرف حاصل ہورہا ہے ۔ جامعہ میرے شیخ و مرشد اور ہزاروں مسلمانوں کے شیخ طریقت حضرت اقدس حضرت مولانا محمد عبداللہ نوراللہ مرقدہٗ ، اللہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے ۔ یہ ادارہ ان کی طرف منسوب کیا گیا ہے ، ان کے قصبے کی طرف منسوب کیا گیا ہے ۔ میں آج مسرت محسوس کر رہا ہوں کہ مجھے اس ادارے میں آپ سے مخاطب ہونے کا شرف حاصل ہورہا ہے ۔ جو ادارہ میرے پیر و مرشد کی طرف منسوب کیا گیا ہے ۔

رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ اس ادارے کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی نصیب فرمائے (آمین)

مدارس عربیہ کے سالانہ اجتماعات چند مقاصد کو سامنے رکھ کر سال

ہیں ایک مرتبہ منعقد کئے جاتے ہیں۔ مدارس کے سالانہ اجتماعات کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ عوام الناس اور ادارے کے معاونین کو نیز ادارے کے ساتھ محبت اور تعلق رکھنے والے حضرات کو ادارے کی سالانہ کارکردگی سے مطلع کیا جائے۔ آئندہ ادارے کی ضروریات بتلائی جائیں۔ آئندہ اس کے پروگرام سے آگاہ کیا جائے۔ ادارے میں تعلیم حاصل کرکے فارغ ہونے والے طلباء کو سند فراغت دی جائے۔ اور انہیں اعزاز کے ساتھ رخصت کیا جائے۔ ساتھ ادارے کا مسلک ادارے کا موقف عوام الناس پر واضح کیا جائے۔ یہ ہیں وہ مختصر مقاصد جنہیں سامنے رکھ کر مدارس عربیہ کے سالانہ اجتماعات منعقد کئے جاتے ہیں۔ آج کے اس اجتماع کی دو حیثیتیں ہیں۔ ایک حیثیت اس کی یہ ہے کہ یہ جامع کا سالانہ جلسہ ہے۔ اور دوسری اس کی حیثیت یہ ہے کہ یہ ان افراد کے لئے جو حضرت سے بیعت ہیں ان افراد کی تربیت کی خاطر یہیں سے سالانہ اجتماع کا نام دیا گیا ہے۔ مجھے اجتماع میں جلسے کی ان دونوں حیثیتوں کو سامنے رکھ کر اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہے رات تقریباً بیت چکی ہے۔ اس وقت رات کا ٹھیک ایک بجا ہے جلسہ کا یا گفتگو کرنے کا جو صحیح وقت ہے وہ تو بہرحال گذر چکا ہے۔ لیکن آپ حضرات دور دراز سے سفر کرکے کچھ حاصل کرنے کیلئے آئے ہیں۔ اور میں بھی ایک لمبا سفر کرکے کچھ عرض کرنے کیلئے حاضر ہوا ہوں۔ اس لئے مجھے اور آپ کو نیند کا خیال کئے بغیر کچھ دیر مزید یہاں جمع رہنا ہے اور میں یہ امید کرتا ہوں۔ کہ اگر ہم اس نیت کے ساتھ یہاں مزید کچھ دیر موجود رہے کہ ہمیں اللہ اور اس کے رسول کی رضا حاصل ہو تو جتنی دیر ہم یہاں موجود رہیں گے وہ لمحات میری اور آپ کی آخروی زندگی کے سنوارنے کا سبب بن سکتے ہیں۔

انما الاعمال بالنیات

عمل کا مدار انسان کی نیت پر ہے۔

نیت ٹھیک ہے عمل کا نتیجہ بہتر نکل آئے گا۔ نیت بری ہے

نتائج بُرے نکل آئیں گے. مجھے یہ توقع ہے کہ آپ نیک ارادہ اور نیک نیت لے کر یہاں تشریف لائے ہوں گے. آپ حضرات کو بلکہ پاکستان کی بہت بڑی تعداد کو یا یوں کہہ لیجیے کہ ایک خاصی تعداد کو جو اہل سنت سے تعلق رکھتے ہیں انہیں میری گفتگو کا انداز اور میرا موضوع سخن میری سوچ اور فکر معلوم ہے. الفاظ بدل سکتے ہیں. تقریر کا عنوان بدل سکتا ہے، لہجہ میں نرمی یا تلخی آسکتی ہے. لیکن جہاں تک مقصد کا تعلق ہے. وہ نہیں بدل سکتا. وہ اس لئے نہیں بدل سکتا کہ میں ملک کے مختلف حصوں میں ایک بار نہیں متعدد مرتبہ یہ عرض کر چکا ہوں کہ میں نے اپنے رب سے ایک وعدہ کر لیا ہے اور یہ وعدہ کیئے ہوئے بہت عرصہ گذر گیا ہے میں آپ کو اپنے دل کی بات بتلا رہا ہوں کہ میں نے اپنے رب سے ایک وعدہ کیا ہے. اور وعدہ بھی میں نے اپنے خالق سے ایسے حالات میں کیا ہے کہ آج ان حالات کی سنگینی کو آپ سمجھ نہیں سکتے۔ میں آج اس تفصیل میں نہیں جاؤنگا بہرحال اتنا ضرور عرض کرتا ہوں کہ میں نے اپنے رب سے وعدہ کیا ہے. اور وہ وعدہ یہ ہے کہ زندگی کے جتنے دن باقی ہیں اور جتنے دن اس نے دیئے ہیں وہ دن اور وہ ایام اور وہ لمحات میں ہر قیمت پر اصحاب رسول اور امہات المومنین رض کی تعریف. توصیف اور مدح میں گذاروں گا. اور ساتھ ہی، دشمنان اصحاب رسول اور دشمنان امہات المومنین کی تکفیر کو ملتِ اسلامیہ پر ہر قیمت پر واضح کرونگا میں نے عرض کیا ہے کہ الفاظ بدل سکتے ہیں.

لہجہ میں نرمی یا تلخی آسکتی ہے لیکن موقف اور منزل نہیں بدل سکتی. اور صرف یہی نہیں کہ میں اس موقف کو صرف جلسوں تک ہی بیان کرکے کافی سمجھتا ہوں. نہیں. بلکہ یہ خواہش اور تڑپ ہے میری کہ میں اسی موقف کو پاکستان کے اس اعلیٰ ادارے میں بھی پیش کرنے کی تڑپ رکھتا ہوں جسے پاکستان قومی اسمبلی کہا جاتا ہے یہ کیوں؟ میں یہ سمجھتا ہوں اور ہر پاکستانی سمجھتا ہے

کہ جب تک کسی برائی کو روکنے کیلئے موثر قانون نہ بنایا جائے اور اس قانون پر عمل درآمد نہ کروایا جائے، نہ وہ برائی مٹ سکتی ہے نہ رک سکتی ہے نہ روکی جا سکتی ہے آپ حضرات کو بخوبی علم ہے۔ قادیانیت ایک ناسور تھا اور یہ ملعون پودہ انگریز نے لگایا تھا۔ نبی علیہ السلام کی بغاوت قادیانیت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ایک عرصہ تک اس فتنہ کے خلاف ملتِ اسلامیہ نے بھرپور جدوجہد کی۔ علمأ وکلار طلبأ، دانشور، مشائخ عظام نے قادیانیت کے خلاف اپنی جدوجہد کو جاری رکھا۔ اور اس راہ میں انتہائی مشکلات سے گذرنا پڑا آج آپ ان شہدا کو گن نہیں سکتے جنہوں نے صرف یہ قصور کیا تھا کہ قادیانیت کے کفر کو سڑکوں پر بیان کیا تھا۔ اور قادیانیت کے غیر مسلم ہونے کا مطالبہ کیا تھا۔ اس کے سوا ان کا کوئی اور جرم نہیں تھا، لیکن بہرحال انہیں سنگین حالات سے گذرنا پڑا۔ اتنی بڑی عظیم قربانی دینے کے بعد قادیانی کی راہ نہیں رکی۔ مسلمان جام شہادت نوش کرتے رہے۔ اور قادیانیت میں اضافہ ہوتا رہا۔ لیکن مسلم امہ نے جدوجہد جاری رکھی مسلسل محنت جاری رکھی۔ ایک دن پھر آگیا جب قادیانی مسئلہ اسمبلی میں زیر بحث آیا اور وہاں بات یہی چلی کہ قادیانیت اسلام کا حصہ ہے؟ بحث کے بعد یہ طے ہوگیا کہ قادیانیت اسلام کا حصہ نہیں۔ بلکہ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں اسمبلی نے جب اس کو مان لیا، اور قادیانیت پاکستان کے دستور میں غیر مسلم پاگئی۔ تو آج صورتِ حال بالکل برعکس ہوگئی ہے۔ ایک وقت وہ تھا جب ہم قادیانیوں کو کافر کہتے تھے تو اگلے دن جیل ہتھ کڑی ہمارا مقدر تھی۔ آج اس کے بالکل الٹ اگر قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں تو ہتھ کڑی اور جیل ان کا مقدر ہے۔

میں یہ بات کیوں کر رہا ہوں یہ ایک دینی ادارے کا جلسہ ہے۔ اور "جب تک علمأ سیاسی قوت حاصل نہیں کرتے انہیں بھول جانا چاہیئے کہ یہ اپنے دین کا تحفظ کرلیں گے۔"

میں یہ بات ایک ولی ایک کامل ولی کی موجودگی میں اور ولی ابن ولی کی موجودگی میں عرض کر رہا ہوں۔ اور سوچ سمجھ کر عرض کر رہا ہوں کہ جب تک علماء سیاسی قوت حاصل نہیں کر لیتے اس وقت تک یہ عقائد کو تحفظ نہیں دے سکتے۔ دین کو تحفظ نہیں دے سکتے۔ کب تک آپ قرار دادیں پڑھتے رہیں گے کب تک آپ مطالبات پیش کرتے رہیں گے۔

کب تک آپ احتجاج کرتے رہیں گے۔ بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ ہمیں اس پر غور نہیں کرنا چاہیئے کہ ہم ہمیشہ جلسے میں یہ مطالبہ کرتے رہیں کہ فلاں نے رسول کی توہین کی ہے سنا دو۔ فلاں نے صحابیِ رسول کی توہین کی ہے سزا دو یا یہ ہم قرار داد پڑھتے رہیں کہ ہمارا مطالبہ ہے کہ خلافت راشدہ کا نظام نافذ کرو۔ یا ہم یہ کہتے رہیں کہ ہمارا مطالبہ ہے کہ پاکستان میں اسلامی نظام کو نافذ کرو ایک عرصہ سے ہم یہ الفاظ جو کہتے چلے آ رہے ہیں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم صرف مطالبہ ہی کریں یا جس سے مطالبہ کر رہے ہیں اس کے منصب پر قبضہ کریں یعنی بھیک مانگنے ہی میں لطف ہے۔ یا کچھ دینے والے مقام پر بھی ہمیں آنا چاہیئے۔ ہاتھ پھیلانے میں لطف آتا ہے اگر تو آپ کی سوچ ہی یہی ہے کہ ہم بھیک ہی مانگتے رہیں تو پھر مرضی ہے اس کی کہ جس سے ہم بھیک مانگ رہے ہیں وہ بھیک دے یا نہ دے، اس کی مرضی ہے آپ کو عزت سے رخصت کرے اس کی مرضی ہے آپ کو بے عزتی سے رخصت کرے بہتر یہ ہے کہ ہم لائن بدل لیں اور صرف مطالبہ تک اپنے آپ کو محدود نہ رکھیں۔ بلکہ ہم سوچ یہ پیدا کریں کہ آج ہم جس سے مطالبہ کرتے ہیں کہ خلافت راشدہ کا نظام نافذ کرو۔ یا اسلام نافذ کرو۔ ہم اپنے آپ کو اسی مقام پر خود کیوں نہ لائیں تاکہ مطالبہ کی بجائے ہم خود آرڈر کریں جب تک یہ سوچ نہیں بدلتی میں دیانت داری کے ساتھ کہتا ہوں آپ اپنے دین کو تحفظ نہیں دے سکتے اپنے ایمان کو قطعاً تحفظ نہیں دے سکتے۔ عام طور پر لوگ اس کا نام سیاست رکھ کر اپنے آپ کو بچا لیتے ہیں کہ اس سے ہمارا

کوئی تعلق نہیں ہے، نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اپنے آپ کو اس سے نکال لیتے ہیں غلط کار لوگ برسر اقتدار آکر پھر دینی اقدار کو پامال کرتے ہیں اور ہم صرف اپنے آپ کو مطالبے کی حد تک میدانِ عمل میں اتار لیتے ہیں

قرارداد ، احتجاج ، مطالبات ، جلسہ ، جلوس

یہ کر کے ہم اپنے دل کو تسلی دے لیتے ہیں کہ گویا ہم نے اپنا فریضہ ادا کر دیا ہے اور ہم اپنے فرضِ منصبی سے عہدہ برا ہو گئے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات یہ بھی سُنا جاتا ہے لوگ کہتے ہیں کہ اچھے لوگوں کا سیاسیک لوگوں کا ملکی معاملات میں کوئی دخل نہیں، انہیں نہیں آنا چاہیئے۔ انہیں الگ بیٹھ کر اللہ اللہ کرتے رہنا چاہیئے۔ یہ سوچ پیدا کی گئی ہے یہ سوچ پیدا کرنے کیلئے دشمنانِ اسلام نے وقت صرف کیا ہے۔ دولت صرف کی ہے۔ ذہن صرف کیا ہے۔ قلم صرف کیا ہے اور مقصد صرف ان کا تھا کہ وہ اس طرح اچھے لوگوں کو اس ادارے سے باہر پھینکیں گے جس ادارے میں بیٹھ کر ملک اور قوم کی قسمت سنوارنے کے فیصلے کئے جاتے ہیں، اور بہت بڑی تعداد ملک کی اس لائن پر لگ گئی کہ واقعی ہمیں الگ تھلگ بیٹھ کر اللہ اللہ کرنی چاہیئے۔ حکومت کوئی اور کرے۔ ہمیں اس سے بحث نہیں ہے۔ کوئی کرے جب حکومت سے بحث نہیں ہے کہ کوئی کرے تو پھر آپ یہ توقع کیسے رکھتے ہیں کہ آپ اس غلط کار سے اسلام کا مطالبہ کریں گے تو اسلام آجائے گا۔ آپ یہ پھر کیسے کریں گے کہ صحابۂ کرام پر تبرا بند ہو جائے آپ ایک بدمعاش سے کیسے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس سے مطالبہ کریں گے کہ ملک میں زنا عام ہے۔ تو وہ اس زنا کو روک دے گا۔ یا جوا، زنا، ہیروئن عام ہے۔ اسے روکو تو وہ روک دے گا، پھر آپ ان سے کیسے توقعات رکھیں گے کہ اس برائی کو ایک غلط کار سے ہٹوا لیں گے۔ یہ توقعات کیسے پوری ہوں گی یہ سوچ کس نے پیدا کی ہے۔ اور کہاں سے آئی ہے۔ میں نے آج اس گفتگو کا آغاز اس لئے کیا ہے کہ آپ سستی جنت تلاش کر رہے ہیں کہ شیخ طریقت کے ہاتھ پہ بیعت کی اور

جنت کے تمام دروازے اپنے لئے کھلوا لئے۔ بھول جاؤ اس طرح جنت نہیں ملے گی۔ اگر ملک میں ظلم ہے آپ کو میدان میں آنا پڑے گا۔ ملک میں ستم ہے آپ کو میدان میں آنا پڑے گا۔ اگر ملک میں اصحابِ رسول کو گالی دی جارہی ہے تو آپ کو میدان میں آنا پڑے گا۔ تب جنت ملے گی، جس طرح تم جنت تلاش کرتے ہو میں ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں کہ یوں جنت نہیں ملتی ہے

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
شانِ صحابہ	زندہ باد
جیوے جیوے	حق نواز

ہاں ملک میں خلافت راشدہ کا نظام ہوتا۔ آپ بالکل الگ تھلگ رہ کر جنگل میں چلے کاٹتے رہتے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن آج جنگل میں چلے کاٹنے کا وقت نہیں آج میدان عمل میں اتر کر جابر و ظالم سلطان کا گریبان پکڑنے کا وقت ہے، ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے۔ ہر چیز کے لئے حالات ہوتے ہیں۔ میں آگے چل کر اپنے اس موقف کو مزید واضح کروں گا۔ اور انشاء اللہ وہ ذہن میں ضرور اترے گا۔ چلتے ہوئے یہ کہتا جاؤں۔ کہ اگر میدانِ سیاست میں اترنا جائز نہ ہوتا۔ تو شیخ المشائخ سلطان الاولیاء میرے اور آپ کے مرشد حضرت مولانا دہلوی کبھی الیکشن نہ لڑتے۔ آج کئی صوفیا صرف مراقبے کو دین سمجھ بیٹھے ہیں۔ انہیں اپنے شیخ کا طریقہ کار دیکھنا چاہیئے۔ اگر دہلوی قرآن جانتا تھا سنت جانتا تھا تو پھر جو اقدام اس نے کیا تھا وہ آپ کو کرنا پڑے گا۔ اللہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے آمین، آج ہماری پیروی کا ذریعہ یہی ہے ایک تہجد گزار الیکشن میں کھڑا ہوتا ہے۔ دو سو ووٹ ملتے ہیں۔ اور ایک بدمعاش کھڑا ہوتا ہے اُسے لاکھوں ووٹ ملتے ہیں کبھی آپ نے اس پر غور کیا ہے کبھی آپ نے سوچا ہے کہ یہ طریقہ کار کیا ہے۔ یعنی ایک نیک صالح تہجد گزار اور پرہیزگار کو سلیکٹ اپنی قیادت کے لئے ملکی معاملات کے لئے کیوں منتخب نہیں

کر رہی وجہ کیا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ عرض کرتا ہوں۔ آپ رات دن ایک تبلیغ کرتے ہیں۔ بار بار ایک لفظ کا تکرار کرتے ہیں: نیک لوگوں کا کوئی تعلق نہیں ہے ملکی معاملات کے ساتھ یہ رب رب کریں۔

پھر جب حالات ایسے آتے ہیں معاملات ایسے آتے ہیں۔ تو وہی آپ کے بڑھائے ہوئے وہی آپ کے تربیت یافتہ آپ کو جواب دیتے ہیں حضرت آپ تو نیک لوگ ہیں آپ کا کیا تعلق ہے سیاست کے ساتھ۔

وہی سبق جو آپ نے یاد کرایا تھا وہی وہ جواب میں پیش کرتے ہیں۔ ورنہ انہیں کوئی ذاتی دشمنی ہے ہمارے ساتھ وہ ایک بدمعاش کو منتخب کرتے ہیں ایک نیک اور صالح کو منتخب نہیں کرتے۔ اور میں یہ واضح عرض کرتا ہوں کہ جب تک آپ اپنی یہ سوچ بدل نہیں لیتے ہیں اس وقت تک آپ اپنے دین کو بھی تحفظ نہیں دے سکتے۔ دینی اقدار کو تحفظ نہیں دیا جا سکتا۔ عقیدے کو تحفظ نہیں مل سکتا۔ آج ہم چیختے اور چلاتے ہیں کہ اصحاب رسول کو گالی دی جا رہی ہے گالی دینے والے کا منہ بند کرو جس سے مطالبہ ہے اگر وہ خود گالی دینے والے طبقات میں سے ہوگا تو وہ گالی بند کرے گا

نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں

تو پھر ہمیں اس تبرے کو بند کرانے کیلئے صرف سال بعد کسی جلسہ میں قرارداد پڑھنا ہے یا کوئی راستہ یا کوئی لائن اختیار کرنی ہے جس سے ہم اس تبرے کو بند کروا سکیں۔ آج جو آپ نالاں ہیں اور ناراض ہیں کہ عورت سربراہ مملکت بن گئی ہے۔ مجھے اس بحث پر نہیں جانا میں اپنے موضوع اور عنوان پر چلوں گا۔ لیکن تھوڑی سی تمہید باندھنا چاہتا ہوں آپ کو سمجھانے کیلئے کہ عورت اس ملک کی سربراہ بن گئی ہے تو آپ نے اس پر غور کیا ہے کہ وہ کیوں بنی ہے۔ میرے تبلیغی جماعت کے بھائیوں نے الیکشن کے دن بستر اٹھائے اور گئے انہوں نے ووٹ نہیں ڈالے حتیٰ کہ کئی تبلیغی جماعت والوں نے ووٹ نہیں بنوائے اور میرے

کئی بھائی اور بزرگ عین الیکشن کے دن مسجد کے صحن میں مراقبہ میں بیٹھ کر تسبیح اور نوافل پڑھتے رہے۔ جب آپ ووٹ نہیں ڈالتے ووٹ غلط کارڈ التا ہے تو منتخب بھی غلط کار ہوتا ہے۔ پھر اس کے انتخاب کے بعد آپ کو خدا یاد آیا کر اب دعائیں مانگتے ہو کہ یہ اُتر جائے۔ یہ میری بات آپ کو تلخ لگے گی لیکن میں اس میدان سے گذرا ہوں مجھے یہ تلخ تجربہ ہے اس لئے آج یہ بات کہتا ہے کہ یا آج دعائیں نہ مانگو کہ خدا کا غضب آگیا یا یہ حدیث نہ پڑھو کہ

"وہ قوم برباد ہوگئی کہ جس قوم کی سربراہ عورت بن گئی"

یہ حدیث تمہیں اس وقت معلوم تھی تم نے اس وقت اس کی راہ کیوں نہیں روکی کہ جس وقت قوم اسے منتخب کر رہی تھی۔ تم نے اس وقت کوشش کیوں نہ کی جس وقت اس کی راہ روکی جاسکتی تھی۔ آج محض دعاؤں سے ہٹا لوگے۔ آج محض اپنے آنسو بہا کر ہٹا لوگے۔ آج صرف جلسہ میں حدیث پڑھ کر ہٹا لوگے۔ آج صرف جلسہ میں قوم کو غیرت دلوا کر ہٹا لوگے۔ نہیں مولویت اپنے آپ کو بدلے۔ مولویت میدان میں آئے، اگر مولوی میدان میں نہیں آتا تو قوم اُسے کیسے ووٹ دے گی۔

نعرۂ تکبیر	اللہ اکبر
شانِ رسالت	زندہ باد
جیوے جیوے	حق نواز
جیوے جیوے	حق نواز

یہ ذہن آپ کو بدلنا پڑے گا تب جاکر آپ کو اس کے بہتر نتائج نظر آئیں گے۔ ورنہ کوئی نتیجہ نہیں ملے گا۔ برے سے بُرا آدمی برسر اقتدار آتا رہے گا۔ اور آپ اس پر احتجاج ہی کرتے رہیں گے۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں آ سکتا۔ اور یہ بھی میں آپ سے عرض کردوں۔ جس شخص نے سیاست میں حصہ لینا ہے۔ اس کی نگاہ ہوتی ہے۔ ووٹر پر۔ ووٹروں کی زیادہ تعداد برے لوگوں کی ہوتی

ہے۔ وہ اسی ذہن کے ساتھ چلتا ہے۔ اس نے تو ووٹ لینے ہیں۔ ووٹروں کی زیادہ تعداد نیک لوگوں کی ہے تو پھر وہ اس انداز کے ساتھ چلتا ہے کہ اس نے ووٹ لینے ہیں۔ جس طرح کا ماحول اور معاشرہ اس کو ملے گا وہ اس کے مطابق ڈھلتا جائے گا۔ آپ ایسا ماحول پیدا کریں گے تو لوگ آپ کا ساتھ دیں گے۔ اگر آپ ایسا ماحول پیدا نہیں کریں گے تو لوگ ساتھ نہیں دیں گے۔ اور میں آپ کو اپنے محقر سے تجربہ کی بات عرض کرتا ہوں۔ ہم مایوس نہیں ہیں۔ صرف کام کی کمی ہے۔ بے سروسامانی کے عالم میں میں نے الیکشن لڑا ہے۔ ۳۹۰۰۰/- ووٹ حاصل کئے ہیں۔ اس پندرھویں صدی میں پنجاب کی دھرتی پر اور وہ بھی مسجد کا مولوی اتنی بڑی تعداد میں ووٹ لے یہ بظاہر تعجب نظر آتا ہے۔ لیکن میں تجربے کی بات عرض کر رہا ہوں۔ جب موقف قوم کو سمجھایا جائے۔ بے شک کوئی کتنا ہی غلط کار کیوں نہ ہو اس کے دل میں ایمان کی رمق پائی جاتی ہے۔ اس کے دل میں دین کی محبت باقی ہے وہ ساتھ دیتا ہے۔ لیکن ساتھ لینے کے لئے ہمیں کوئی حرکت کرنی چاہیئے یا کر نہیں کرنی چاہیئے۔ آپ کسی کی غمی میں شریک نہ ہوں کسی کی خوشی میں شریک نہ ہوں کسی کو پوچھنے نہ جائیں تو کیا سمجھتے ہیں آپ کہ لوگ آپ کا ساتھ دیں گے۔ نہیں، نہیں دیں گے ساتھ۔

یہ نفسیاتی چیز ہے۔ یہ فطرت ہے انسان کی۔ جی کرو گے۔ جی کراؤ گے۔ جی نہیں کرو گے جی نہیں کراؤ گے۔ تو مفت میں پوچھنے کوئی نہیں آتا۔ مجھے اور آپ کو بہرحال بدلنا ہے۔ میں نے یہ یوں کہا۔ مجھے اس تمہید کی ضرورت کیوں پیش آئی وجہ یہ ہے کہ آج پاکستان کی دھرتی پر اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور امہات المومنین کو دنیا جہان کی ہر گالی دی جا رہی ہے۔ اصحابِ رسول کو ماں کی گالی دی جا رہی ہے پاکستان میں اور تحریراً بھی دی گئی ہے۔ یہ بھی نہیں کہ کوئی کتا زبانی بھونک گیا ہے اور بات آگئی ہو تحریر پر ہے۔ ریکارڈ پر ہے۔

ماں کی گالی

بہن کی گالی
بیٹی کی گالی

یہ دنیا میں سنگین ترین اور فحش گالیاں شمار ہوتی ہیں جو کسی کو ماں، بہن اور بیٹی کی گالی دی جائے۔ یہ وہ گالیاں ہیں جو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پاکستان میں دی گئی ہیں۔ اور دشمن نے جرات کے ساتھ اور ڈھٹائی کے ساتھ دی ہیں پوری جرات کے ساتھ دی ہیں۔ اور صرف یہی نہیں ماں بہن کی گالی کے ساتھ ساتھ اُسے جو اور گالی ملی ہے اس نے دی ہے۔ اصحابِ رسول کو کافر لکھا گیا ہے منافق لکھا گیا ہے ملعون لکھا گیا ہے شیطان اور ابلیس کا ایجنٹ لکھا گیا ہے شیطان سے بڑا جہنمی لکھا گیا ہے فرعون نمرود اور قارون لکھا گیا۔ منافق اور رئیس المنافقین لکھا گیا ہے۔ جہنمی کتا لکھا گیا ہے۔ دجال لکھا گیا ہے دھوکے باز لکھا گیا ہے۔ حتیٰ کہ اصحاب رسول پر لواطت کے الزام کتابوں میں تحریر کئے گئے ہیں۔ یہ تمام وہ لٹریچر ہے۔ یہ وہ تمام کتب ہیں جو پاکستان میں موجود ہیں۔ پاکستانی پریس نے یہ کتابیں چھاپی ہیں۔ اور پاکستانی کتب خانوں میں یہ کتابیں بکتی ہیں اور پوری آزادی کے ساتھ اصحاب رسول اور امہات المومنین کے خلاف اس لٹریچر کو پھیلایا جا رہا ہے۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں پوری اُمت سے کہ تمہاری مسجد نے اس غلاظت کو روک لیا تمہارے مدرسہ نے اس کفر کو روک لیا تمہاری خطابت نے اس کفر کو روک لیا، تمہاری جماعتوں نے اس کفر کو روک لیا ہے، تمہاری پارٹیوں نے اس کفر کو روک لیا ہے تمہاری دعا نے اس کفر کو روک لیا ہے۔ اگر روک لیا ہے۔ تو بتلاؤ اگر نہیں روکا تو پھر کوئی راستہ اختیار کرنا چاہیئے یا کہ نہیں جس سے یہ راستہ روکا جا سکے۔

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر
جیوے جیوے — حق نواز
جیوے جیوے — حق نواز

میرا مطلب معاذاللہ یہ نہیں کہ مسجدیں ڈھا دی جائیں، یا مدارس گرا دیئے جائیں۔ نہیں مسجد اور مدرسہ نے تو لائن دینی ہے آگے عمل کا میدان ہے کہ اس پر عمل کیا جائے یا نہ کیا جائے۔ مدرسہ تربیت دے گا۔ مسجد درس دی گی لیکن اس کے بعد اس درس اور تربیت پر آپ نے عمل کر کے عملی کام کرنا ہے۔ اگر آپ عملی کام نہیں کرتے اور اس پر خوش رہتے ہیں کہ ہم نے آواز بلند کر دی ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ آپ کے لئے جنت کے دروازے کھل گئے ہیں، ان حالات میں جب یہاں تک اصحاب رسول کو ننگی فحش اور گندی گالی دی جا رہی ہو ایسے حالات میں میں نہیں تصور کر سکتا اس بات کا کہ آپ آسانی کے ساتھ مسجد کا ساتھ دے کر چلیں جائیں گے۔ اور اس کے لئے کوئی آپ لائحہ عمل تیار نہیں کریں گے آپ کے ذمہ آج کے حالات میں فرض ہے کہ اس کفر کی راہ روکنے کیلئے اپنی صفوں میں نظم و ضبط پیدا کریں۔ اور اس کے لئے کوئی لائحہ عمل تیار کریں۔ اس کے لئے کسی لائن پر چل کر عملی میدان میں آئیں۔ اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو اصحاب رسول کے خلاف شر انہیں رک سکتا۔ میں نے یہ الفاظ محض آپ کے جذبات مشتعل کرنے کیلئے نہیں بولے بلکہ یہ بالکل حقیقت پر مبنی ہیں۔ یہی کاز ہونا چاہیئے۔ آپ خود اس کا جائزہ لے سکتے ہیں۔ مطالعہ کر سکتے ہیں۔ لاہور سے ایک کتاب چھپتی ہے۔ جس کتاب کے خلاف مجھے تقریباً محتاط اندازے کے مطابق یہ پانچواں برس جا رہا ہے۔ چیختے چلاتے اور احتجاج کرتے ہوئے لیکن آج تک اس کی شنوائی نہیں ہوئی۔ اسی وجہ سے آج میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ احتجاج اور قرار داد اس کفر کی راہ نہیں روکتی ہے۔ کفر کی راہ کو روکنے کیلئے کوئی اور اقدامات ہیں جو مجھے اور آپ کو کرنے ہیں۔

یہ کتاب لاہور سے شائع ہوئی "کلید مناظرہ" کے نام سے شائع ہوئی اور اس کتاب کا بدترین کافر مصنف اس پر تحریر کرتا ہے۔ کہ معاویہ رضؓ کی دادی نانی اور والدہ تینوں زناکار اور فاحشہ عورتیں تھیں۔ (معاذاللہ)

پاکستان میں جس کے خلاف کتاب لکھی گئی ہو۔ اور اس کی نانی، دادی اور والدہ کا نام لے کر یہ الفاظ لکھے گئے ہوں۔ آپ کوئی اور کتاب بھی پیش کر سکتے ہیں۔ کوئی مولوی کوئی پیر کوئی مرشد کوئی سیاسی لیڈر کوئی حکمران مل جائیں گی کتابیں، تنقید مل جائے گی ایک دوسرے پر لیکن یہ الفاظ آپ مجھے کسی عام آدمی کے لئے بھی استعمال کئے ہوئے نہیں دکھلا سکتے۔ اور پھر آزادی کے ساتھ وہ مصنف ملک میں پھرتا ہو کس حد تک تباہی آگئی ہے اس امت کی کہ صحابی رسول کی ماں نانی اور دادی کے لئے یہ الفاظ ہوں اور پھر اس کے لئے کوئی قانون نہ ہو۔ ضابطہ نہ ہو۔ اور اس کافر کی زبان اور قلم کو کوئی نہ روکے۔

نہ ملک روکے
نہ حکومت روکے
نہ امت روکے

کیا ان حالات میں آپ سمجھتے ہیں کہ آپ جنت چلے جائیں گے۔ اور اس کفر کی راہ روکے بغیر چلے جائیں گے۔

نہیں نہیں ہرگز نہیں

اس غلاظت اور اس کفر کی راہ روکنے کیلئے آپ کو تیار ہونا پڑے گا۔ اور میں اسی لئے واضح کہنا چاہتا ہوں ہمیں کچھ لوگ تشدد پسندی کا طعنہ دیتے ہیں تلخ نوائی کا طعنہ دیتے ہیں۔ لیکن ہم اس طعنہ کو برداشت کرتے ہیں میری سوچ یہ ہے کہ جب تک ہم اہل سنت کو اس بات پر آمادہ نہیں کر لیتے کہ شیعیت کفر کا نام ہے اسلام کا نام نہیں ہے۔ جب تک ایک ایک سنی بچہ اس ذہن کا نہیں بنا لیا جاتا اس وقت تک صدیق اکبرؓ کے دشمن کا نہ قلم توڑا جا سکتا ہے نہ زبان پکڑی جا سکتی ہے۔ نہ حکومت کو مجبور کیا جا سکتا ہے کہ وہ ان کافروں کو تختہ دار پر لٹکائے، ہر کام کرنے کیلئے زمین تیار کرنی پڑتی ہے۔ ہر کام کرنے کیلئے میدان بنانا پڑتا ہے۔ ہر کام کرنے کے لئے طریقہ کار تجویز کرنا پڑتا ہے۔ مسجد

تعمیر کرنی ہے تو مسجد کے فضائل بتلانا پڑتے ہیں، مسجد بنانی ہو تو اس کے لئے اپیل کا انداز اختیار کرنا پڑتا ہے۔ مدرسہ بنانا ہے اس کو کامیاب کرنے کیلئے طلبا کو لانے کیلئے محنت کرنا پڑتی ہے۔ اساتذہ کو لانا پڑتا ہے، اشتہار دینے پڑتے ہیں، مدرسہ کا نظام بہتر کرنا پڑتا ہے، خوراک کا انتظام بہتر کرنا پڑتا ہے۔ کوئی بھی کام بغیر محنت کے پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچتا۔ اس کے لئے اسباب پورے کریں گے تو کام مکمل ہو جائے گا۔ مسجد کے فضائل نہ بتلایئے۔ احادیث نہ سنایئے، ترغیب نہ دلایئے۔ لوگوں کے پاس نہ جایئے، جہاں کھڑی ہے۔ کھڑی رہے گی۔ کوئی خود بخود نہیں بنائے گا۔ مدرسہ کی عمارت کھڑی کر دیجئے قابل اساتذہ نہ لایئے۔ ایک طالب علم بھی پڑھنے کیلئے نہیں آئے گا۔ قابل اساتذہ لائے ہو، اشتہار نہ دو، پروپگنڈہ نہ کرو۔ اعلان نہ کرو ایک بھی نہ آئے گا۔ جب ہر کام ایڈورٹائزنگ مانگتا ہے محنت مانگتا ہے۔ تو یہ کام بھی محنت مانگتا ہے۔ جب تک شیعہ کے کفر، ارتداد، دجل، شیطنت کو چوکوں پر چوراہوں پر بستیوں میں، گلیوں میں، شہروں میں قصبات میں عام نہیں کریں گے، حکومت شیعیت کے منہ میں لگام نہیں دے گی۔

آپ کو یہ کام کرنا پڑے گا۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تلخی ہے تو اس تلخی کے بغیر آپ اصحاب رسول پر تبرا بند نہیں کروا سکتے۔ نہ آج تک بند کروایا جا سکا ہے، پہلے تمہیں شیعیت کو ناسور بنانا پڑے گا۔ پہلے شیعیت کا کفر ثابت کرنا پڑے گا۔ پہلے شیعیت سے خنزیر کی طرح نفرت دلانا پڑے گی۔ اور جب آپ نے سنی قوم کو اس سطح تک تیار کر لیا۔

سنی ان کے ساتھ رشتہ ناطہ چھوڑ گئے،

سنی ان کے ساتھ جنازے چھوڑ گئے،

سنی ان کے ساتھ کھانا پینا چھوڑ گئے،

سنیت ان کے ساتھ علیک سلیک اور سلام و دعا چھوڑ گئی جس

دن سُنی قوم کو اس انداز میں تیار کر لیا گیا، وہ دن پاکستان میں شیعیت کا آخری دن ہوگا۔ اس کے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا۔ نہ اس کے بغیر حکومت سنتی ہے۔ نہ اس کے بغیر شیعہ کان دھرتا ہے۔ وہ بکتا ہے اور بھونکتا ہی چلا گیا، اور چلا جا رہا ہے۔ حد ہے گالی کی۔ صحابی رسول کو ماں کی، نانی کی، اور والدہ کی گالی۔ تمہیں یہ گالی کوئی لکھ کر تحریر نہیں کرتا، کوئی کرے تو سہی اگلے دن بدلہ لینے کیلئے آپ تیار کھڑے ہیں۔ اس وقت تک آپ اپنی تمام تر محلہ داری برادری تعلقات سب بھول جاتے ہیں۔ لیکن اگر صحابی رسول کو گالی دی جاتی ہے تو پھر تعلقات آڑے برادری آڑے۔ اس وقت آپ بہت نرم مزاج۔ اور بہت ہی زیادہ وسیع القلب بہت ہی زیادہ اپنے آپ کو صوفی بنا لیتے ہیں کہ جی ہم تو ایسی کوئی بات نہیں کرتے یہ باتیں تلخ ہیں۔ اسلام نرمی سے آیا ہے۔ یہ وعظ دیتا ہے۔ اسلام نرمی سے آیا ہے۔ اسلام اخلاق سے پھیلا ہے۔ یہ ہمیں وعظ ہوتا ہے۔ لیکن میں یہ بتلا دینا چاہتا ہوں کہ میں اس مسئلہ کا انکار نہیں کرتا۔ ضرور اسلام اخلاق سے پھیلا ہے ضرور اسلام نرمی سے آیا ہے۔ لیکن کبھی کبھی اسلام میں بدر بھی آیا ہے۔

کبھی کبھی اس راہ میں احد بھی آیا ہے۔

کبھی کبھی اس راہ میں خندق بھی آئی ہے۔

کبھی کبھی اس راہ میں یرموک اور تبوک بھی آئے ہیں۔

کبھی کبھی اس راہ میں نبی کے ہاتھ میں ننگی تلوار بھی آئی ہے۔

اور کبھی کبھی اس راہ میں یہ واقعات بھی آئے ہیں کہ رسول اللہ یہ اعلان کرتے ہیں۔ کہ بیت اللہ کا غلاف بھی پکڑے تو تب بھی قتل کر دو۔ نہیں آئے یہ واقعات۔

صوفی:۔ ایک سبق یاد کرتے ہو باقی بھول گئے ہو۔ اجتماع ہے صوفیوں کا، لیکن یہ وہ اجتماع نہیں۔ جو کسی ایرے غیرے پیر اور مرشد کا اجتماع ہو۔ یہ بہلوی۔ جیسے مرشد کے مریدوں کا اجتماع ہے۔ جس نے ہر ظلم کو للکارا اور ہر باطل

کو پاش پاش کیا ۔ مجھے آج تک یاد ہے میرے شیخ کہا کرتے تھے۔ اعلانیہ کہا کرتے تھے۔ کہ قبر پوجنے والو کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

نعرہ تکبیر اللہ اکبر

جیوے جیوے حق نواز

پیر طریقت حضرت عبداللہ بہلوی زندہ باد

پیر طریقت حضرت عبداللہ بہلوی زندہ باد

میں اس لئے یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہم ان شیخوں ان پیروں کے قائل نہیں ہیں جو حقائق پر پردہ ڈالنا جانتے ہوں۔ ہم انہیں کے قائل ہیں جو حقائق کو اعلانیہ بیان کرنا اپنا فرض سمجھتے ہوں۔ جو میدان عمل میں بوقت ضرورت اترنا ضروری سمجھتے ہوں۔ جو ظلم و جور کی آنکھ میں آنکھ ڈالنا ضروری سمجھتے ہوں ہم ان پیروں مرشدوں کے قائل ہیں۔ ہماری ایک تاریخ ہے۔ ہم مرشد اس لئے نہیں بناتے کہ اگر بھینس دودھ نہ دے۔ تو اس سے چارے پر دم کرالیں ہم اس لئے مرشد نہیں بناتے، بھینس نے دودھ دینا ہے اور رب کے حکم سے دینا ہے۔ دم کا انکار نہیں کرتا آپ دم کروائیں لیکن پیر اور مرشد اس لئے نہیں لفظ مرشد کو سمجھیے اس کا معنیٰ ہدایت کرنے والا ہے۔ صرف چارہ دم کرنے والا نہیں ہے۔ آپ نے اس سے صحیح لائن حاصل کرنی ہے۔ صحیح راستہ لینا ہے۔ صراطِ مستقیم کو سمجھنا ہے۔ اور اس کے مطابق اس پر چلنا ہے۔ صرف یہی تو نہیں کہ چلنی دم کرائی۔ چارہ دم کروالیا۔ آٹا دم کروالیا۔ گائے دودھ نہیں دے رہی۔ بھینس، دودھ نہیں دے رہی۔ بچہ رات کو نہیں سو رہا۔ لہٰذا پانی دم کرالیا۔ اور آپ فارغ ہو گئے۔ آپ نے سمجھا کہ ہم نے حق ادا کر دیا ہے طریقت کا۔ نہیں مرشد کے فرائض بھی کچھ اور ہیں آپ کے فرائض بھی کچھ اور ہیں۔ میں نے تو اپنے اکابرین کی یہی تعریف اور یہی تاریخ پڑھی ہے۔ اور اولیاء اللہ کی اور پیروں کی میں نے تو یہی تاریخ پڑھی ہے۔ انہوں نے تو کام کیا ہے۔

شیخ العرب والعجم السید مولانا حسین احمد مدنی رح مرشد نہیں تھے شیخ الہند مولانا محمود حسن رح مرشد نہیں تھے، علامہ رشید احمد گنگوہیؒ مرشد نہیں تھے مولانا محمد قاسم نانوتویؒ مرشد نہیں تھے، تو پھر تاریخ پڑھیئے کہ مولانا قاسم نانوتویؒ شاملی کے میدان میں تلواریں اٹھائے ہوئے کفر سے لڑتے ہوئے کیوں نظر آتے ہیں۔ ذرا تاریخ پر نگاہ دوڑایئے۔ شاہ اسماعیل شہید بالاکوٹ کے میدان میں کیوں لڑتے ہوئے شہید ہوئے پھر تاریخ پڑھیئے، مولانا سید حسین احمد مدنی رح جیل کیوں کاٹتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ نگاہ دوڑایئے۔ آپ کو پتہ چل جائے گا کہ ہماری تاریخ کیا ہے۔ ہم کس قسم کی پیری کے قائل ہیں۔ اور کس قسم کے مرشدوں کے قائل ہیں۔ یا انہیں کیا کرنا چاہیئے یہ بات تو میں بہت نچلے درجہ کی کر رہا ہوں۔ بہت بڑے مرشد ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبی اکرم سے بڑا اس کائنات میں کوئی اور مرشد نہیں ہے۔ تو نگاہ دوڑایئے اس مرشد اعظم پر کہ وہ پیٹ پر پتھر باندھ کر میدانِ جنگ میں کیوں کفر کے مقابلے میں کھڑے ہیں آپ سستی جنت تلاش کرتے ہیں۔

گرامی قدر سامعین:۔

میری باتیں تلخ تو نہیں۔

نعرہ تکبیر ۔ اللہ اکبر

تیری آواز میری آواز حق نواز حق نواز

جیوے جیوے حق نواز

سید عطاء اللہ شاہ بخاری رح کو بھی آپ مرشد مانتے ہیں۔ انہوں نے ہتھ کڑی، بیڑی، جیل، مشکلات مصیبتیں، دکھ، درد، اپنوں کے طعنے، غیروں کے ہاتھوں پریشانیاں کیا کچھ برداشت نہیں کیا، حتیٰ کہ انہوں نے جیل میں چکی بھی پیسی تو کیوں۔ یہ سب کچھ پھر کیوں ہوا۔ اور کس لئے ہوا ہے۔ یہ سبق نہیں ہے تاریخ کا میرے اور آپ کے لئے کہ جب بھی مملکت کے حالات بگڑے ہوئے نظر آئیں، اس وقت میرا اور آپ سب کا فریضہ ہے کہ ہم اس وقت لائن دیں سوچیں طریقہ کار

اختیار کریں، ہاں یہ بات درست ہے کہ ہر آدمی کی ڈیوٹی اپنی اپنی ہے۔ کوئی محدود حد تک ذہن سازی کر سکتا ہے۔ کوئی میدانِ عمل میں اتر کر ظالم کا گریبان پکڑ سکتا ہے۔ اور کوئی ان کاموں کے لئے سرمایہ مہیا کر سکتا ہے۔ یہ تقسیم کار ہے جو آدمی جس کام کے لئے فٹ آتا ہے۔ اور جہاں جتنی صلاحیتیں رب نے رکھی ہیں۔ اس کو ان صلاحیتوں سے کام لینا چاہیئے۔ اور ان فرائض کو اپنی صلاحیتوں کے مطابق سرانجام دینا چاہیئے

میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ آج اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جس انداز میں گالی دی جا رہی ہے مجھے اور آپ کو وہ گالی روکنی ہے اور ہر قیمت پر روکنی ہے۔ میرے سامنے صرف احتجاج نہیں میں رات دن جلسوں سے خطاب کرتا ہوں۔ اور قدرتی بات ہے۔ جو اس طرح دن رات پھرتا ہو۔ اور آئے دن نئی جگہ لوگوں سے خطاب کرتا ہو۔ وہ چہرے بھی پہچان لیتا ہے۔ اور نفسیات کا ماہر بھی بن جاتا ہے۔ میرے سامنے آج عام مجمع نہیں۔ یہ مجمع کوئی جھنگ کا ہے، کوئی پشاور کا ہے۔ کوئی ڈیرہ اسماعیل خان کا ہے۔ کوئی ملتان کا ہے۔ آپ گنے چنے ہوئے خاص ذہن یہاں موجود ہیں۔ اس لئے آج مجھے عام تقریر نہیں کرنی مجھے خاص تقریر کرنی ہے جو اس جلسہ اور سامعین کا مجھ سے تقاضا کرتی ہے۔ یہاں شجاع آباد شہر کے لوگ کم ہیں۔ اور دور دراز سے آئے ہوئے لوگ زیادہ ہیں۔ اور جو آئے ہیں وہ ایک عقیدت لے کر آئے ہیں ایک سوچ لے کر آئے ہیں ایک ذہن لے کر آئے ہیں۔ اگرچہ یہ اجتماع اتنا بڑا اجتماع نہیں ہے۔ جتنے عام کانفرنسوں کے ہوتے ہیں۔ لیکن ایک لحاظ سے یہ اجتماع بہت بڑا اجتماع ہے کہ عام کانفرنسیں جو اس سے بڑی ہوتی ہیں۔ وہ صرف اسی شہر ہی کا حلقہ ہوتی ہیں۔ یہ اجتماع گویا ملک کا نمائندہ اجتماع ہے۔ جس میں ہر شہر ہر قصبے بلکہ تقریباً پنجاب کے تمام علاقوں کے افراد بیٹھے ہیں۔ اس لئے مجھے لائن وہ دینی ہے جو ایک محدود حلقہ تک کام کرے۔ میں نے سوچ سمجھ کر یہ لائن اختیار کی ہے یا یہ طرزِ گفتگو اختیار کیا ہے۔ میں پاگل نہیں ہوں۔ یہ میدان ہے میرا، چہرے

پہچان کر بات کرنے کے ہم لوگ عادی بن گئے۔

نعروں کی گونج

ایک بات ادب کے ساتھ عرض کردونگا کہ جو وظیفے حضرت صاحب آپ کو فرمائیں گے وہ آپ نے پابندی کے ساتھ پڑھنے ہیں۔ اسی کے ساتھ ایک وظیفہ سپاہ صحابہ کا بھی آپ نے پڑھنا ہے۔

کافر کافر

کافر کافر

اگر آپ اعلانیہ نہ پڑھ سکیں بعض اوقات حالات اجازت نہیں دیتے ہمت نہیں ہوتی حالات ہر انسان کے ایک جیسے نہیں ہیں۔ تو آپ خفیہ یہ تسبیح پڑھتے رہیں۔ تمام وظیفوں کے ساتھ۔ ساتھ ایک وظیفہ یہ بھی ہے۔ اور میں یہ مذاق کے طور پر نہیں کہہ رہا۔ یہ ایمان اور عقیدہ ہے۔ صدیق اکبرؓ کے دشمن کو کافر سمجھنا ایمان ہے اور اس کو مومن سمجھنا کفر ہے۔

کافر کافر

کافر کافر

رب کی عبادت کے منکر کو کافر سمجھنا ایمان۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے منکر کو کافر سمجھنا ایمان

قیامت کے منکر کو کافر سمجھنا ایمان

خاتم الانبیاؐ کی ختم نبوت کے انکار کرنے والے کو کافر سمجھنا ایمان

صدیق رضؓ کی صداقت کے منکر کو کافر سمجھنا ایمان۔

اگر آپ صدیق اکبر کی صحابیت کے منکر کو کافر نہیں سمجھتے ہیں تو میں تمہیں مسلمان سمجھنے کیلئے تیار نہیں ہوں۔

نعرہ تکبیر اللہ اکبر

صدیق کا دشمن کافر ہے

صدیقؓ کا دشمن کافر ہے
صدیقؓ کا دشمن کافر ہے
جیوے جیوے حق نواز

اور یہ بات جذباتی نہیں ہے۔ یہ بات میں نے بے سوچے سمجھے نہیں کہی ہے۔ قرآن اعلان کرتا ہے۔

ثانی اثنین اذھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن

الحمد للہ سے والناس تک صدیقؓ اس وصف میں تنہا ہے کہ رب نے اس کو رسول کا صحابی کہا ہے۔

لصاحبہ کا لفظ صدیق کی صحابیت، تقدس، شرافت، عزت دیانت علم، فہم، رفاقتِ نبوت پر دلالت کر رہا ہے، واضح دلالت کر رہا ہے۔ لہٰذا ابوبکرؓ کی صحابیت کا انکار اسی طرح کفر ہے جس طرح رب کی وحدت کا انکار رسول کی رسالت کا انکار کفر ہے۔ جو صدیق اکبرؓ کی صحابیت کے منکر کو کافر نہیں سمجھتا ہے۔

پیر ہے تب کافر ہے
مرشد ہے تب کافر ہے
مولوی ہے تب کافر ہے
لیڈر ہے تب کافر ہے
حکمران ہے تب کافر ہے
کافر کافر شیعہ کافر
کافر کافر شیعہ کافر
اٹھایئے اٹھایئے فتاویٰ عالمگیری جس میں پانچ سو

جید علمائے کرام اپنی قلم سے یہ تصدیق کر گئے ہیں۔

مَن انکر صحبت ابی بکرٍ فَھُوَ کافِرٌ

جو شخص ابوبکرؓ کی صحابیت کا انکار کرتا ہے

نکو کافد" میں نے نہیں کہا میں کون ہوتا ہوں کہنے والا میں نے اکابرین کے فتوے کو نقل کیا ہے ہاں ایک بات ضرور کہتا ہوں مجھے تحدیث نعمت کے طور پر کہنی چاہیئے وہ ضرور کہتا ہوں کہ

سٹیج پر اعلانیہ شیعہ کے کفر کو امام اہل سنت علامہ مولانا عبدالشکور لکھنوی رح کے بعد اس برصغیر میں حق نواز نے بیان کیا ہے تحدیث نعمت کے طور پر کہتا ہوں۔

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

جیوے جیوے — حق نواز

جیوے جیوے — حق نواز

اور اس راہ میں جتنی مشکلات آئی ہیں۔ برداشت کی ہیں، جتنے مصائب آئے ہیں۔ برداشت کئے ہیں۔ یہ لفظ کہنا آسان نہیں تھا۔ شیعیت کا آج طوطی بولتا ہے۔ شیعیت کے ہاتھ میں آج اقتدار ہے۔ شیعیت کے ہاتھ میں آج قوت ہے۔ ان تمام تر حالات کے پیشِ نظر میں نے ان کے کفر کو طشتِ از بام کیا ہے۔

جرأت کے ساتھ کیا ہے۔

اعلان کر کے کیا ہے۔

سچ سمجھ کر کیا ہے۔

قرآن و سنت کے دلائل کی روشنی میں کیا ہے۔

کہا تھا۔ کہتا ہوں۔ اور کہتا رہوں گا کہ شیعہ کل بھی کافر تھا شیعہ آج بھی کافر ہے۔ قیامت کی صبح تک کافر رہے گا۔

اس کو آپ تلخی سمجھیں یہ تب بھی بیان کرنا ہے۔ اس کو آپ نرمی سمجھیں یہ تب بھی بیان کرنا ہے۔ گالیاں دیں یہ میں تب بھی بات کہوں گا۔

اس لئے کافر کو کافر سمجھنا ایمان ہے۔ مسلمان کو کافر کہنا کفر ہے۔ اور کافر کو مسلمان سمجھنا کفر ہے۔ اس مسئلہ کو آپ معمولی نہ سمجھیں۔ اس کی وضاحت ضروری ہے۔ کیا وہ مولوی جواب دہ نہیں ہوگا۔ کہ جس کے پیچھے آپ ہمیشہ نماز پڑھیں۔ اس کی خدمت کریں۔ اس کو حضرت حضرت کہیں۔ قبلہ وکعبہ استاد۔ جی کہیں اور پھر اس کو علم بھی ہو کہ یہ شخص کسی شیعہ کے ساتھ رشتہ کر رہا ہے۔ اور رشتہ بھی یہ کہ بچی کا رشتہ دے رہا ہے لے نہیں رہا۔ اور پھر قبلہ وکعبہ خاموش رہے۔ یا گول بات کرتا رہے۔ قرآن کا منکر کافر ہوتا ہے۔ گول بات کرے۔ وضاحت نہ کرے۔ اور آپ یہ رشتہ کر دیں۔ یہ رشتہ نہیں ہوگا۔ نکاح نہیں ہوگا۔ نہیں ہوگا۔ نہیں ہوگا۔

یہ نکاح کی بجائے زنا ہوگا۔ اور پھر اس مولوی کا ہاتھ ہوگا اس زنا میں۔ جس نے مسئلہ جانتے کے باوجود نہیں بتایا۔ گول مول کیا بات کو۔ یہ بھی کوئی طریقہ ہے کہ آدمی بات بھی کرے اور پتہ بھی کسی کو نہ لگے، اس بات کرنے کا فائدہ؟

"سانپ بھی مرے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے"

درست ہے مانتا ہوں کہ لاٹھی بچ جائے اور سانپ مر جائے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ اور اگر کسی میں یہ کمال ہے یہ وصف ہے وہ کر گزرے لیکن اگر سانپ نہ مرتا ہو تو پھر لاٹھی بچا بچا کر رکھنی اس کو ہر روز نیا رنگ کروانا ضروری نہیں۔ اس کو توڑ دینا ضروری ہے۔ لاٹھی بچاؤ اگر تم سانپ مار سکتے ہو۔ مجھے کیا اعتراض ہے۔ مجھے سانپ مرا ہوا چاہیئے لاٹھی بچے یا نہ بچے۔ مجھے لاٹھی کے تقدس سے بحث نہیں سانپ کے زہر سے بحث ہے۔ جس راستے سے آپ اسے ختم کر سکتے ہیں کریں۔ طریقہ کار سے اختلاف نہیں ہے اصل جڑ کو ختم کریں۔ آپ لاٹھی بچا کر سانپ کو مار لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ میں اگر لاٹھی توڑ کر سانپ کو مار لوں۔ آپ کو اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ طریقہ کار اپنا اپنا ہے لیکن سانپ

ضرور مرنا چاہیئے۔ سانپ کے زہر سے آدمی قتل ہوتا ہے۔ مرتا ہے۔ اور ہم اس سانپ کو اس لئے کچھ نہیں کہ اگر اس انداز سے مارتے ہیں تو لاٹھی ٹوٹتی ہے۔ اس لاٹھی کو کیا کرنا ہے۔ اس لاٹھی سے تعزیہ بنانا ہے، بحث تو سانپ کے زہر سے ہے۔ کہ یہ ختم کب ہوگی اور کیسے ختم ہوگی یہ زہر نہیں ہے۔ اور اس سے زیادہ اور زہر کیا ہوگا انتہائی گندی اور غلیظ زہر۔ آپ اس زہر کا اندازہ نہیں لگا سکتے ہیں۔ آپ کو میری باتیں ضرور تلخ محسوس ہوتی ہیں۔ لیکن جب کوئی شخص میرا دردِ دل سن لیتا ہے۔ مجھے تسلی ہے کہ پھر وہ ہمارے موقف کے ساتھ اتفاق کر لیتا ہے۔ بلکہ وہ کہتا ہے۔ کہ ابھی آپ کی زبان نرم تھی اور تلخ ہوتی تو تب بھی جائز ہے۔

اصحاب رسول کے خلاف

امہات المومنین کے خلاف

یہودی سانپ جو زہر پھیلا رہا ہے۔ اس زہر کا ذرا نمونہ ملاحظہ کیجیئے۔

یہ کتاب ہزاروں کی تعداد میں آپ کے ملک میں اردو زبان میں گشت کر رہی ہے۔

"حقیقت فقہ حنفیہ درجواب فقہ جعفریہ"

ہزاروں کی تعداد میں یہ ملعون کتاب گالیوں سے بھری ہوئی کتاب غلاظت سے بھری ہوئی یہ غلیظ کتاب ہزاروں کی تعداد میں آپ کے ملک میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس کتاب کے صفحہ نمبر ۴۶ پر یہ کافر اور کائنات کا بدترین کافر ابوجہل اور ابولہب سے بڑا کافر فرعون اور نمرود سے بڑا کافر قادیانی دجال سے بڑا کافر یہ بے ایمان اس کتاب کے اندر نوٹ کی سرخی دے کر لکھتا ہے۔ کہتا ہے کہ مکہ کی زلیخا بی بی عائشہ رضؓ میں کیا رکھا تھا۔ یہ لفظ زلیخا طنز کے طور پر تحریر کرتا ہے۔ مکہ کی زلیخا بی بی عائشہ رضؓ میں کیا رکھا تھا کہ حضور پاک نے اپنی ہم عمر

بیویوں کے ہوتے ہوئے یا دوسری جوان عورتوں کے ملنے کے باوجود، چھ سالہ ننھی اماں جی سے اپنے پچاس سالہ سن میں شادی رچائی،

آپ شاید اس عبارت کو غلط نہیں سمجھیں گے۔ یہ صرف سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر طعن نہیں کر رہا، بلکہ براہ راست رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے رہا ہے لفظ شادی رچائی احترام کا لفظ نہیں ہے۔ اپنے باپ کو کوئی نہیں کہتا کہ اس نے شادی رچائی ہے۔ شادی رچائی کا لفظ اس وقت آتا ہے، جب عنصر میں کہا جائے، یہ بے ایمان رسول کو لفظ شادی رچائی کا کہہ رہا ہے اور ساتھ یہ کہتا ہے کہ عائشہ رضہ میں تھا کیا کہ نبی نے اس کے ساتھ شادی کی ہے اور عورتیں جو موجود تھیں، چھ سالہ بچی کے ساتھ یہ بے ایمان کہتا ہے کہ نبی کیوں شادی کر رہا ہے۔ یہ کائنات کا بدترین کافر دجال ابن دجال خنزیر ابن خنزیر کافر ابن کافر، جہنی ابن جہنی، غلام حسین نجفی جامعۃ المنتظر کا کافر مدرس یہ نبی پر براہ راست اعتراض کر رہا ہے۔ نبی پر تنقید کر رہا ہے۔ نبی کو کہتا ہے کہ عائشہ رضہ سے شادی کیوں کی تھی اور اس میں رکھا کیا تھا۔ اس سے بڑا گستاخِ رسول پاکستان کی دھرتی پر اور کوئی نہیں ہے۔

یہ شخص سزائے موت کا مستحق ہے۔

یہ شخص تختہ دار پر لٹکنے کا مستحق ہے۔

لیکن کب لٹکے گا جب تم منظم ہو کر سڑکوں پر آؤ گے۔

نعروں کی گونج

تمہاری موجودگی میں نبی پر اعتراض تم بتلاؤ کہ تم نے کلمہ کیوں پڑھا ہے، معترض ہے کہتا ہے کہ نبی کو ملا کیا ہے عائشہ رضہ سے شادی کر کے تیرے باپ کو کیا ملا ہے تیری ماں سے شادی کر کے۔ یہ بے ایمان ہے کائنات کا،

یہ میری زبان تلخ نظر آتی ہے میرے اپنوں کو بھی، سن لیں کہ

امّی عائشہ کا حلالی بیٹا ہوں۔ دشمن کو اس زبان میں جواب دونگا جس زبان

میں اس کو تکلیف ہو. اس پر اس کو پریشانی محسوس ہو کہ کسی نے مجھے ڈس لیا ہے. اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں شیعہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا جائے گا. چاہے اس پر مجھے دس لاکھ نوجوانوں کی قربانی کیوں نہ دینی پڑی.

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
صداقت صدیقؓ	زندہ باد
صداقتِ صدیق رضؓ	زندہ باد
صداقتِ صدیق رضؓ	زندہ باد

اس کافر کی آگ یہیں ٹھنڈی نہیں ہوئی. اس کتاب میں مزید لکھتا ہے. کہتا ہے. عائشہ (معاذ اللہ)

کوئی امریکن میم ہے عائشہ کوئی برطانوی لیڈی تھی.

اس کائنات کے بدترین بے ایمان کا انداز دیکھ، لہجہ دیکھ اس کے کتے کا.

اور اردو زبان میں پاکستان میں یہ کتاب بھی موجود مصنف بھی موجود. اور لاہور میں بیٹھے اور کوئی قانون حرکت میں نہ آئے.

مولویو؟ پیرو؟ تم اس عورت کی سربراہی کو روتے ہو میں ان کافروں کو روتا ہوں. یہ کافر اس دھرتی سے صاف کرنے سے پہلے ضروری ہیں. عورت کی سربراہی کے مسئلے بعد کے ہیں. میں متفق ہوں کہ عورت سربراہ مملکت نہیں ہونی چاہیئے یہ امت کے لئے وبال ہے عذاب ہے. میں کہتا یہ چاہتا ہوں کہ ان کافروں کا بھی کوئی انتظام کرنا چاہیئے.

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
جیوے جیوے	حق نواز
جیوے جیوے	حق نواز

رسول پر اعتراض براہ راست اور پاکستان میں، جہاں اتنی بڑی تعداد میں مسلمان بستے ہوں، وہاں آج کوئی بے ایمان کھڑا ہو کر یہ کہے کہ نبی کو شادی کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی فلاں عورت سے شادی کیوں کی کون ہے وہ بے ایمان نبی سے پوچھنے والا۔ اُسے حق کس نے دیا ہے اس بات کا کہ وہ براہ راست رسول پر اعتراض کرے اور ان لفظوں میں کہ عائشہ (معاذ اللہ) کوئی امریکن میم تھی۔ نقل کفر کفر نہ باشد۔ غلاظت ہی غلاظت۔ دل کا پنتا ہے، کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ اور یہ اردو زبان میں لٹریچر، عوامی فارسی ہوتی تو کم لوگ پڑھتے یہ تو پرائمری پاس لڑکے بھی اس لٹریچر کو پڑھ رہے ہیں۔ اور یہ کفر بڑی وافر تعداد میں پھیلایا جا رہا ہے۔ یہی بے ایمان اسی کتاب میں ایک دوسرے مقام پر لکھتا ہے۔ کہتا ہے کہ عائشہ رض نبی کے روضہ میں دفن نہیں ہونا چاہتی تھی کیوں کہتا ہے کہ اس لئے کہ اسے اپنے کرتوت معلوم تھے۔

تیری ماں کے لئے تیری بہن کے لئے کوئی نہیں لکھتا کہ اس کے کرتوت ایسے ہیں۔ عائشہ رض ہی لاوارث ہے کہ آج کوئی بے ایمان بھونکتا ہے کہ اس کے کرتوت ایسے تھے لفظ کرتوت اور امہات المومنین کے لئے اور اس ام المومنین کے لئے جس کا حجرہ جنت بنا ہے اس کے لئے کوئی کافر کہے اُسے کرتوت معلوم تھے، تو انہیں کا کرتوت بتلا شام غریباں کے کرتوت بتلا تو نبی کے گھر تک پہنچ گیا ہے۔ یہ وہ درد ہے جو خدا کی قسم ہمیں چین کی نیند سونے نہیں دیتا۔ میری شعبدہ بازی نہیں ہے اور نہ ہی محض شعلہ نوائی ہے حقائق ہیں قیامت کے دن میرا وجود میرا جسم یا میری شخصیت آپ کو بتلائے گی کہ میں منافق تھا یا سچا تھا۔ آج میں کیسے آپ کو تسلی دلاؤں کہ میرا دل کتنا روتا ہے۔ میں کیسے تمہارے دماغوں میں بات ڈال سکتا ہوں کہ میں کیوں روتا ہوں۔ آج تمہیں یقین نہیں آتا تو قیامت کے دن ضرور آجائے گا۔ آپ بھی موجود ہوں گے میں بھی موجود ہوں گا۔

سامعین گرامی قدر:۔

میں بات مختصر کر دوں، رات ساری بیت گئی، لیکن ایک دردِ دل تھا جو میں آپ کی خدمت میں بیان کرنا ضروری سمجھتا تھا۔

میں مزید ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ لیکن وہ بات لاؤڈ سپیکر پر نہیں کہنا چاہتا۔ سپیکر بند کر دیں، اس لئے کہ گھروں تک آواز جاتی ہے۔ اور الفاظ اتنے غلیظ ہیں کہ میں نہیں چاہتا کہ وہ الفاظ مائیں اور بہنیں سنیں اتنے غلیظ ہیں۔ اور جب اتنے غلیظ ہیں تو انہیں پیش کیوں کر رہا ہوں؟

نقل کفر کفر نہ باشد کے اصول کے تحت اور اس اصول کے تحت کہ رب نے اجازت دی ہے، کہ کافر کے کفریہ کلمات اگر اس لئے نقل کئے جائیں کہ اس کا رد مقصود ہو۔ اور پبلک کو اس کا بتلانا مقصود ہو تو اس وقت اس کافر کی گالیاں نقل کی جاتی ہیں۔ اور پھر اس کا رد کیا جاتا ہے چنانچہ قرآن مقدس میں وہ گالیاں جو کافروں نے رسولوں کو دی ہیں۔ شاعر کذاب مجنوں، معاذ اللہ، وہ الفاظ رب نے نقل کر کے اس کا رد کیا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ رب نے وہ الفاظ کیوں نقل کئے تو جواب یہ ہے کہ لوگ کافروں کی خباثت سے آگاہ ہوں کہ یہ کتنے گندے لوگ ہیں اور کتنی مقتدر شخصیات کو گالیاں دیتے ہیں۔ اور پھر اس کا رد کیا ہے۔ اگر یہ اصول میرے پیشِ نظر نہ ہوتا یہ اصول مجھے اجازت نہ دیتا تو میں یہ الفاظ زبان پر نہ لاتا یہ لانے کے لئے یہاں تک میں مزید احتیاط کر سکتا ہوں وہ احتیاط میں نے یہ کرنی ہے کہ میں یہ الفاظ مائیک پر نہ کہوں لاؤڈ سپیکر پر نہ کہوں تاکہ گھروں پر خواتین اور بچیوں تک یہ الفاظ نہ پہنچیں۔ لیکن کہہ اس لئے رہا ہوں کہ آپ نے جو غفلت کی چادر تان لی ہے آپ جو سستی اور کاہلی کی ایک لمبی چادر تان کر سو گئے ہیں آپ نے جو صرف ہیر اور رانجھا کی کہانیاں سن کر اپنے لئے جنت منتقل کروالی ہے۔ آپ نے جو قصے اور کہانیوں پر گذارہ کر کے اپنے آپ کو مطمئن کر لیا ہے آپ میں بیداری لانے

کیلئے، سنیت کو جگانے کیلئے سنی قوم کو منظم کرنے کیلئے
سنیت کو ایک علم کے نیچے لانے کیلئے اور اس کفر اور اس
غلاظت کی ہمیشہ کے لئے راہ روکنے کی غرض سے میں یہ کفریہ کلمات نقل کر رہا
ہوں کہ شاید اس صورت میں تم بیدار ہو جاؤ۔ اور تم ہمارے موقف کو سمجھنے
میں کامیاب ہو سکو۔ توجہ کیجئے۔ ظلم کی انتہا ہو گئی۔ قیامت ٹوٹ گئی۔ اندھیر
چھا گیا۔ رب کا غضب دستک دیتا ہوا نظر آتا ہے کہ آج اصحابِ رسول کی ماؤں
کو گندی اور ننگی گالیاں جو گالی کسی عام بازاری آدمی کو بھی کوئی نہیں دیتا۔ اور
نہ دے سکتا ہے۔ وہ گالی چودہ صدی کے بعد اصحاب رسول کو جنہوں نے بچے
قربان کیے۔ دین کی خاطر

وطن چھوڑا دین کی خاطر
جانیں قربان کیں دین کی خاطر
مصائب برداشت کئے دین کی خاطر
تکلیف برداشت کیں دین کی خاطر
پیٹ پر پتھر باندھے دین کی خاطر۔ اور
جنہوں نے بھوک برداشت کر کے نبی کا ساتھ دیا۔
جنہوں نے کفر کے بازار زمین بوس کر دیئے۔
جنہوں نے لات و عزیٰ کی بادشاہی ہمیشہ کے لئے ختم کر دی۔
جنہوں نے پیغمبرِ اسلام پر لاتے ہوئے ضابطہ حیات کو دور دور تک
پہنچایا۔
جو قیصر و کسریٰ۔ انطاکیہ۔ فارس۔ مصر۔ شام۔ افریقہ اور قبرص جیسے
جزیرے فتح کر کے اسلام کا علم لہرا گئے۔ قرآن کا علم لوگوں کے سینوں میں داخل
کر گئے سنت رسول کی شمع اجاگر کر گئے۔ نبی کی ایک ایک سنت آپ تک منتقل
کر گئے۔ اور سب کچھ اپنا قربان کر کے تم تک دین پہنچا گئے۔ آج ان مقدس ہستیوں

کو ماں کی گالی اور وہ بھی ننگی اور وہ بھی انتہائی غلیظ دی جا رہی ہے، جس کو میں مائیک پر نقل نہیں کر سکتا۔ سنیو سنیو

ہائے مٹ گئی سینت
ہائے مٹ گئے مولوی
ہائے مٹ گئے مفتی
ہائے مر گئی قوم
ہائے مر گئے مسلمان

اس حد تک ظلم بھی ہونا تھا ہماری زندگیوں میں" بغاوت بنوامیہ" کے نام سے لاہور سے ایک کتاب غلام حسین نجفی کافر اور ملعون رافضی کی چھپی ہے اور اس کے صفحہ ۳۳۱ پر فاتح مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فاتح مصر کو ماں کی گالی دیتے ہوئے یہ دجّال ابن دجّال لکھتا ہے، کہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی ماں اتنی بدمعاش عورت تھی کہ گاہکوں کے لئے اس کی ٹانگیں ہر وقت اٹھی رہتی تھیں

ہائے ہائے ہائے ہائے ہائے ہائے

کلیجہ منہ کو آتا ہے میں کس در پر دستک دوں میں آج مرشد بھلوی کی قبر پر دستک دیتا ہوں، میں آج مرشد کے گھر پر دستک دیتا ہوں۔ مرشدوں بتلاؤ میں کہاں جاؤں اس حد تک گالیاں یہاں تک صحابہ لاوارث ہو گئے۔ چودہ سو سال بعد ماں کی گالی اور وہ بھی اتنی گندی اور غلیظ میں کہاں جاؤں، مجھے در بتلاؤ مجھے لاٹن بتاؤ میں مرنے کو پھر رہا ہوں، کوئی شعبدہ بازی اور تصنّع نہیں ہے۔ سچ کہہ رہا ہوں یوسف مجاہد کو میں نے اولاد کے نام وصیت لکھ دی ہے کہ میرا وجود بھول جاؤ تمہارا رب مالک میں صحابہ کی عظمتوں کے لئے جان دے جاؤں گا آگے رب جانے اس کی پیاری مخلوق جانے سپاہ صحابہ کے ہر کارکن کی یہ ڈیوٹی ہے کہ مفادات سے بالاتر ہو

کہ اس کفر کی راہ روکنے کیلئے لائن ہموار کرے۔ اپنی صفوں میں نظم وضبط لائے۔

سینیٹر! یہ وہ حالات ہیں۔ جس کی وجہ سے میری زبان میں تلخی آئی ہے۔ مشکلات سے گذرنا پڑا ہے۔ اگر تم ہمارے اس موقف کو صحیح سمجھتے ہو تو اپنے حالات بدلو۔ اپنی زندگیوں میں انقلاب لاؤ۔ اپنی زندگیوں میں تبدیلی لاؤ۔ ورنہ قیامت کے دن تم رسولؐ کو منہ نہیں دکھلا سکو گے کہ اس کی پیاری جماعت جس نے سب کچھ قربان کیا۔ آج اس کی مائیں محفوظ نہیں۔ آنگن ڈائجسٹ لاہور سے شائع ہوا ہے۔ اس میں غلیظ مصنف غلیظ قلم کے ساتھ لکھتا ہے کہ

معاویہؓ بن ابی سفیان کی بیٹی اور اسی طرح تمام صحابہ کی بیٹیاں نت نیا عاشق تلاش کیا کرتی تھیں۔

ہائے نہ بیٹیاں محفوظ صحابہ کی نہ خود ان کی اپنی ذات محفوظ نہ دادیاں محفوظ نہ ہی ان کی نانیاں محفوظ۔ نہ مائیں محفوظ اور نہ ہی امہات المومنین محفوظ۔ نہ خود رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم محفوظ

یہ تمام کفر شیعہ کا کفر ہے اگر اب بھی تم شیعوں کو کافر نہیں سمجھتے ہو۔ نہیں کہتے ہو۔ پھر میں تمہیں مومن ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔

اور آج اس اجتماع میں کوئی ایک آدمی کھڑا ہو جائے کہ جو کہے کہ میں شیعوں کو کافر نہیں سمجھتا۔

ماشاءاللہ میرا موقف سب سمجھ گئے ہیں۔ تم پورے پنجاب سے آئے ہو۔ تم پورے پنجاب کا اجتماع ہو۔

پورے ملک کی نمائندگی ہے کہیں سے ایک کہیں سے دو۔ کہیں سے چار آدمی آئے ہیں۔ گواہ رہنا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے۔ گواہ رہنا میں نے تمہیں کافروں کے کفر سے آگاہ کر دیا ہے۔

گواہ رہنا کہ میں نے تمہیں بتلایا ہے کہ صحابہ پاکستان میں مظلوم ہو گئے

گواہ رہنا کہ ہمارا یہ درد دل تھا جو ہم نے آپ کے سامنے رکھا ہے۔

اللہ کے گھر میں کھڑے ہو کر
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کلمہ پڑھکر عرض کر رہا ہوں کہ ہم منافق نہیں ہیں یہ جلسے میرا کاروبار نہیں ہے۔ یہ رات دن کا سفر میرے پیٹ کے لئے نہیں ہے میرا رب جانتا ہے یہ درد ہے جو رکھتا چلا جا رہا ہوں۔ اور اس امید پر کہ کبھی اس مٹی پر زرخیزی آئے گی۔ اس امید پر کہ کبھی یہ پودے رنگ لائیں گے۔ اس امید پر کہ کبھی امت میں بیداری آئے گی۔

میری زندگی میں نہ آئی تو مجھے توقع ہے کہ میری موت کے بعد آجائے گی لیکن میں صحابہ کے سامنے جانے کا منہ نہیں رکھتا ہوں کہ ہم زندہ ہوں۔ اور تمہاری بیٹیوں کو گالیاں ہم زندہ تھے اور تمہاری ماؤں کو گالیاں۔ ہم زندہ تھے۔ تمہاری نانیوں کو گالیاں۔

ہم کیا منہ دکھائیں گے قیامت کے دن

سنیئے۔ وقت ہے کہ بیدار ہو کر میدان میں آؤ تاکہ ان کافروں کے قلم زبان قدم ہمیشہ کے لئے روک دیئے جائیں۔ اگر تم ایسا کام نہیں کرتے ہو تو پھر مجرم ہو۔

یہ درد دل تھا۔ جو میں نے رکھنا تھا سو رکھ دیا۔ آپ پورے ملک سے آئے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ ہمارے اس پروگرام کو ان عوام تک بھی پہنچائیں گے جہاں ہم نہیں پہنچ سکتے۔ اور میں یہ بھی امید کرتا ہوں کہ آپ سپاہ صحابہ کا ساتھ ہر جگہ دیں گے۔ جہاں جہاں آپ جائیں گے آپ ان نوجوانوں کا ساتھ دیں گے اور ہاتھ بٹائیں گے۔ یہ کام ہم نے کرنا ہے۔ لیکن اس سے پہلے ایک تیاری ضروری ہے۔ اور میں پرامید ہوں کہ میری قوم سنی قوم ہمارے اس موقف کو سمجھنے کے بعد صرف اتفاق ہی نہیں بلکہ عملاً میدان میں آنے کی تیاری کرے گی۔ رب العزت مجھے اور آپ کو صحیح لائنوں میں کام کرنے کی توفیق بخشے

صحیح لوگوں کے ساتھ وابستہ رکھے۔ صحیح پیروں کے ہاتھ بیعت کرنے کی توفیق دے اور عملی اقدامات کرنے کی توفیق بخشے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عظمتِ رسول اور اصحابِ رسول کی عزت، امہات المومنین کے وقار کے لئے مر مٹنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

وآخر دعوانا اَنِ الحمدُ للہ رب العالمین

تحریک نفاذ فقہ حنفیہ کے زیر اہتمام

قلعہ قاسم باغ ملتان میں

فقہ حنفی کانفرنس

سے جرأت مندانہ خطاب

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

ھُوَ الذی ارسل رسولہٗ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ وکفیٰ باللہ شھیدًا ط

وقال اللہ فی مقام آخر۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

وقال اللہ فی مقام آخر۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔

وقال اللہ فی مقام آخر لقد منّ اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایاتہٖ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ

(آل عمران)

صدر جلسہ علمائے کرام، گرامی قدر سامعین

آج کی یہ عظیم کانفرنس جسے تحریک نفاذ فقہ حنفیہ کے نام سے منسوب کیا گیا ہے۔ جس میں مجھے آپ سے اپنے انداز کے مطابق اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہے جلسے کا طبعی وقت اگرچہ گذر چکا ہے۔ لیکن علماء اور مقررین کی کثرت کی وجہ سے یہ تاخیر ایک لازمی امر تھا۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ مزید چند لمحات مذہبی جذبے کے ساتھ مجھے عنایت فرمائیں گے تاکہ میں اپنے خیالات کا کھل کر اظہار کر سکوں۔

گرامی قدر سامعین:-

میں ایک بنیادی بات اس عظیم اجتماع سے کہنا چاہتا ہوں کہ ہم فقہ حنفیہ کے نفاذ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ جب سے پاکستان معرض وجود میں آیا ہے۔ اس دن

سے آج تک ہماری زبان ہمارا لہجہ ہمارا طرز یہ رہا ہے کہ ہم مطالبہ ہی کرتے آئے ہیں کبھی اسلامی نظام کے نفاذ کے عنوان سے مطالبہ کبھی خلافت راشدہ کے نظام کے نفاذ کے عنوان سے مطالبہ کبھی خلفائے راشدین کے ایام سرکاری سطح پر منائے جائیں۔ یہ مطالبہ کبھی دشمنانِ اصحابِ رسول کے قلم دہان بند کرنے کے لئے قانون سازی کی جائے یہ مطالبہ اور کبھی اسلامی نظام کو جو فقہ حنفیہ کی صورت میں چلا آرہا ہے۔ اس کے نفاذ کا مطالبہ۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر ہمیں بھیک مانگنے کی اتنی لمبی عادت کیوں پڑ گئی ہے۔ اور بھیک بھی اس دروازے سے جس نے کبھی کسی کو خیرات نہ دی ہو۔ متعدد علمائے کرام اور اکابرین نے آپ سے خطاب کیا ہے۔ مجھے تصنع بازی کی عادت نہیں ہے۔ میں ان سب سے چھوٹا ہوں۔ بعض میں ان کے لئے عمر کے لحاظ سے برابر ہونگا، لیکن کام کے لحاظ سے بہر حال چھوٹا ہوں میں ان سے معذرت کے ساتھ عرض کرونگا کہ آپ یہ راستہ ہموار کیوں نہیں کرتے کہ بجائے مطالبے کے ہم اس جگہ جائیں یہاں جن سے ہم مطالبہ کر رہے ہیں تاکہ ہمارا لہجہ مطالبہ کا نہ ہو۔ ہم وہ کام خود کریں۔ ہماری زبان ایک عرصہ تک ہماری رہی ہے بلکہ آج بھی بعض حضرات کی یہ زبان ہے۔ کہ ہم خالص مذہبی لوگ ہیں، ہمارا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم یہ ذہن پختہ کرتے آرہے ہیں، یہ ذہن ہم تیار کرتے آئے ہیں ایک سال دو سال چار سال، پانچ سال دس سال تک جب یہ حکومت تشکیل دینے کا وقت آتا ہے۔ تو ہمارا یہی پیدا کردہ ذہن کام کرتا ہے۔ لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ تم نیک لوگ ہو۔ مذہبی لوگ ہو۔ تمہارا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ لہٰذا ان لوگوں کو آگے آنے دیجئے۔ جو اوباش ہیں، بدمعاش ہیں۔ شرابی ہیں۔ فاسق ہیں۔ غنڈے ہیں، یہ ان کا کام ہے۔ آپ نیک لوگ ہیں۔ آپ کا کام نہیں نتیجۃً وہ طبقہ برسر اقتدار آتا ہے۔ جس طبقے کو آپ کے پروگرام سے دور دور تک کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ وہ فقہ حنفی کیسے نافذ کریں گے جن کی عورتیں صدر فورڈ کی زبان چوستی رہی ہیں۔ وہ فقہ حنفی کیسے نافذ کریں گے۔ جو آکسفورڈ یونیورسٹی میں بوسہ دیتی رہی ہیں وہ کیسے فقہ حنفیہ نافذ کریں گے۔ جو امریکہ اور برطانیہ میں ننگا ڈانس کرتی رہی ہیں، وہ کیسے فقہ حنفیہ کو نافذ۔

کریں گے۔ جن لوگوں کی ساری رات شراب پی کر گزرتی ہو۔ وہ کیسے فقہ حنفی کو نافذ کریں گے کہ جنہیں صحیح قرآنی آیت تک پڑھنی نہیں آتی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں اور معذرت کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ غالباً ہم غیر شعوری طور پر انتہائی حماقت کا ثبوت فراہم کر رہے ہیں کہ ہم ان سے مانگ رہے ہیں جو دے نہیں سکتے۔ ہم ان سے مطالبہ کر رہے ہیں جو کبھی پورا نہیں کر سکتے۔

مجھے اور آپ کو آج یہ زمین ہموار کرنی چاہیئے کہ ہم اس کرسی پر آئیں جس کرسی پر بیٹھ کر اسلامی نظام کو نافذ کیا جا سکتا ہے۔ لوگ ہمیں کہیں گے تم اقتدار کے بھوکے ہو۔

لوگ کہیں گے کہ تم کرسی کے بھوکے ہو۔
ہمیں اس طعنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا
جب اقتدار پر فرعون ہو تو اس سے کرسی کھینچنا دین ہے۔
جب اقتدار پر نمرود ہو تو اس کا تختہ الٹ دینا دین ہے
جب اقتدار پر عزیز مصر ہو۔ تو اس سے مطالبہ کرنا
قال اجعلنی علی خزائن الارض دین ہے۔ اور یہ مطالبہ ایک پیغمبر نے کیا ہے کہ میں تعاون کرتا ہوں لیکن مجھے وزیر خزانہ بنانا لازمی ہوگا تاکہ میں قحط سالی کو دور کر سکوں۔

جب اقتدار پر یزید ہو تو اس کا تختہ الٹ دینا ضروری ہے۔ ایسے طعنوں سے ڈر کر حجروں میں بیٹھ جانا دین کی کوئی خدمت نہیں ہے۔ ایسے طعنوں سے ڈر کر میدان چھوڑ جانا دین کی خدمت نہیں ہے۔ جب آپ جانتے ہیں کہ آج غلط کار لوگ برسر اقتدار ہیں تو پھر ان سے مطالبہ مت کیجیئے۔ آپ لائن یہ دیجیئے کہ ہم ان سے اقتدار چھینیں گے، کرسی چھینیں گے۔ ہم حکومت پر قبضہ کریں گے۔ ہم اس ادارے پر قبضہ کر لیں گے۔

لوگ ہمیں اقتدار کا بھوکا کہیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

لوگ ہمیں کرسی کا لالچی کہیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر کرسی آخر اقتدار انہی لوگوں کے ساتھ وابستہ ہے جن کے مراسم امریکہ کے ساتھ وابستہ ہوں۔ اقتدار انہی کے لئے وقف ہوگیا ہے جن کے تعلق راجیو گاندھی کے ساتھ ہوں اقتدار انہی کے لئے وقف ہوگیا ہے کہ جن کے ہاں غیرت نام کی کوئی چیز موجود نہ ہو۔

اقتدار انہی کے لئے وقف ہے کہ جن لوگوں سے اخباری نمائندگان یہ سوال کرتے ہوں کہ محترم آپ کی اہلیہ کے دوست کتنے ہیں تو وہ بڑی بے غیرتی کے ساتھ جواب دیں مجھے کچھ علم نہیں۔ اقتدار انہی لوگوں کے لئے وقف ہوگیا ہے کہ جن لوگوں سے سوال کیا جائے کہ محترمہ آپ کی شادی تازہ تازہ ہوئی ہے آپ کتنے بچے پیدا کریں گی وہ جواب دیتی ہے بڑی ڈھٹائی اور بے غیرتی کے ساتھ کہ میں دو پیدا کرنا چاہتی ہوں، اور یہ سوال کیا جائے کہ آپ کا خاوند کتنے بچے چاہتا ہے۔ وہ بے غیرتی کے ساتھ جواب دے کہ میرا خاوند پانچ بچے چاہتا ہے۔

کوئی باحیا بچی
کوئی شرم و حیا کی پیکر بچی

شادی سے اگلے دن اس بے غیرتی کے ساتھ یہ جواب دے سکتی ہے۔ کیا اقتدار اور پاکستان کی حکومت ان لوگوں کے لئے وقف ہے۔ اور اس میں ہمارا کوئی حصہ نہیں۔ ہم کیا بھیک مانگتے رہیں۔ ہم سوال کرتے رہیں۔ ہم دامن پھیلاتے رہیں۔ ۴۲ سال بیت گئے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ فلاں چیز نافذ کرو، فلاں قانون بناؤ۔ یہ کرو۔ وہ کرو۔ ۴۲ سال کا تجربہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہم نے غلطی کی ہے، ہمیں مطالبہ نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ ہمیں یہ راستہ ہموار کرنا چاہیئے تھا کہ ہم اس جگہ آئیں جس جگہ بیٹھ کر یہ سارے کام ایک رات میں کئے جاسکتے ہوں، ایک دن میں کئے جاسکتے ہوں، ایک گھنٹے میں کئے جا سکتے ہوں جس میں بیٹھ کر ایک گھنٹے کے خطاب میں بیک وقت

اسلامی نظام کو۔

قرآن وسنت کو اور اس کے عملی نمونہ فقہ حنفی کو نافذ کیا جاسکتا ہے۔
ہمیں اس ادارے میں آنا چاہیئے، اس پر قبضہ کرنا چاہیئے۔ جہاں بیٹھ کر ایک منٹ اور سیکنڈ میں کہا جاسکتا ہے کہ آج کے بعد جو زبان ابوبکرؓ کے خلاف نکلے گی وہ الٹا لٹکا کر کھینچ لی جائے گی۔ ہمیں اس ادارے پر قبضہ کرنے کی راہیں ہموار کرنا چاہئیں۔ اگر کوئی تاجر کوئی صوفی یا کوئی تسبیح پھیرنے والا ہمیں طعنہ دیتا ہے۔ اس کی ذہن سازی کرنی چاہیئے، ہمیں یہ تمام راہیں توڑ کر میدانِ عمل میں اُتر پڑنا چاہیئے۔ اگر ہم یہ نہیں کرتے تو اور بہت عرصہ گذر جائے گا آپ مطالبہ کرتے رہیں گے لیکن آپ کو کچھ نہیں ملے گا۔ یہاں سوشلزم کے نعرے بلند ہوتے ہیں۔ یہاں بھٹو ازم کے نعرے لگتے ہیں، یہاں سندھو دیش کے نعرے بلند ہوتے ہیں۔ یہاں ایم کیو ایم کے نام سے لسانی تنظیمیں کام کرتی ہیں۔ یہاں کبھی کچھ ہوتا ہے۔ کبھی کچھ ہوتا ہے۔ لیکن ایسا ممکن ہے کہ شاید بلوچی اپنا حق لے لے، پختون اپنا حق لے جائے، سندھی اپنا حق لے جائے۔ اب پنجابی شاید پنجابی کے نام سے اپنا حق لے جائے۔ سرائیکی صوبے کے نام سے کچھ حصہ قوم کا تقسیم کر کے شاید وہ کچھ لے لیں۔ لیکن میں علمائے کرام سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر ہمارا یہی رویہ رہا تو سب لوگ اپنے حقوق لے جائیں گے تم لوہنی چیختے چلاتے، واویلا کرتے، منتیں کر کے درخواستیں کرتے قراردادیں کرتے مرجاؤ گے۔ اگر کام کرنا چاہتے ہو تو مجھے اور تمہیں سربکف ہو کر میدان میں اترنا ہوگا، ہر باطل قوت کو پامال کرنا ہوگا۔ ہر فرعون کا تختہ الٹ دینا ہوگا۔

جہاں تک میری ناقص سوچ ہے یا وہ کام کر سکتی تھی تو وہ یہ ہے، آج میرے بہت سارے بھائی، میرے بہت سارے بزرگ یہاں موجود ہیں، اور ایک انتہائی موثر خطاب خطیب پاکستان حضرت علامہ مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ فرما گئے ہیں، جس نے یقیناً آپ کے ایمان کو تازگی دی ہوگی۔ اسی طرح مجلس علمائے کے جنرل سیکرٹری مولانا حقانی نے مختصر لفظوں میں تلاوت قرآن مجید کر کے آپ کے ایمان کو تازگی بخشی ہے۔ اسی طرح دیگر علمائے کرام جن کے نام آپ کے سامنے

آ چکے ہیں۔ یقیناً ان میں کچھ میرے بھائی اور کچھ میرے بزرگ ہیں، اور میں آج یقیناً یہ مسرت محسوس کر رہا ہوں کہ شاید بہت عرصہ بعد جیسے ہم تاریخ میں پڑھتے تھے، کتابوں میں پڑھتے تھے۔ آج اس پندرھویں صدی میں یہ آثار نظر آئے کہ میرے بزرگ محترم جانشین شیخ التفسیر مولانا عبید اللہ انور اور مولانا قاری عبدالحی عابد نے اپنا وقت مجھے دیا ہے۔ یہ کبھی ہم سنتے تھے کہ ایسا کام حضرت امیر شریعت، کیا کرتے تھے، ہم سنتے تھے کہ ایسا کام کبھی مولانا جالندھری، کیا کرتے تھے اس پر فتن دور میں کوئی مولوی، کوئی عالم، کوئی پیر اتنا ایثار کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاید کچھ حالات ہمارے بدلنے کو آ گئے ہیں۔ لیکن یہ تب بدلیں گے۔

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

میں یہ درخواست بھی اپنے تمام "علماء کرام سے کروں گا کہ وہ تقریباً تقریباً ہم سب برابر عمر کے اور تھوڑی عمر کے فرق کے ساتھ جمع ہو گئے ہیں تو باقی ہم سے بڑی عمر کے علماء کے لئے بھی یہ مقام باعثِ عبرت ہونا چاہیئے جن کو ہم تقوے کا پہاڑ سمجھتے ہیں، جن کو ہم تقوے کا امام سمجھتے ہیں جن کی للّٰہیت کے ہم خطبے پڑھتے ہیں۔ انہیں بھی چاہیئے کہ وہ حسد بغض چھوڑ کر ایک علَم کے نیچے آئیں۔ آج وقت ہے کہ ہم ظلم کا خاتمہ کر دیں، آج میں یہ بات اس عظیم اجتماع میں بڑے علماء سے بھی، اکابر علماء سے بھی اصاغر سے بھی ساتھیوں سے بھی کہنا چاہتا ہوں کہ رب کعبہ کی قسم آج پاکستان کی دھرتی پر جس قدر اصحابِ رسول مظلوم ہیں۔ کوئی فرد، کوئی شخص اتنا مظلوم نہیں ہے۔ بلکہ میں آج صرف یہی بات نہیں کہنا چاہتا۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ۱۴ سو سال ہی صرف نہیں جب سے نسل انسانی عرصۂ وجود میں آئی ہے اس دن سے لے کر آج کے دن تک ایسی گالی کسی شخص نے کسی دوسرے شخص کو تو درکنار کسی جانور کو نہیں دی ایسی گالی کسی نے خنزیر کو نہیں دی۔ ایسی گالی کسی نے کتے کو نہیں دی، ایسی گالی کسی نے فرعون کو نہیں دی، ایسی گالی کسی نے نمرود کو نہیں دی جو گالی اس دور میں اصحابِ رسول کو دی گئی ہے۔ ایسی گالیاں اس دھرتی پر

کسی اور شخص کو کسی انسان نے نہیں دی جو شیعوں نے اصحاب رسول کو گالی دی ہے۔

مجھے میرے کچھ دوست علماً کہتے ہیں شدت مت کیجئے،
کچھ بزرگ علماً کہتے ہیں کہ شدت مت کیجئے،
کچھ عوام کہتے ہیں کہ شدت مت کیجئے،

لیکن

میں ایک بات آپ پر واضح کر دینا چاہتا ہوں، میں شدت کروں یا نرمی کروں، لیکن کسی اصول پر کرتا ہوں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج میں اتنی سختی کے ساتھ شیعیت کے خلاف بولتا ہوں، لیکن میری بہن کے خلاف شیعہ کتاب نہیں چھاپ سکتا ہے۔ میں اتنی سختی کے ساتھ ان کے خلاف بولتا ہوں، میری والدہ کے خلاف شیعہ کتاب نہیں چھاپ سکتا ہے۔ میں اتنی شدت کے ساتھ بولتا ہوں۔ لیکن شیعہ آج میری بیٹی کے خلاف کتاب نہیں چھاپ سکتا ہے۔ کیوں اسے علم ہے کہ ہتک عزت کا دعویٰ کر دے گا، کیا قیامت نہیں ٹوٹ گئی کہ وہی شیعہ پیغمبر کے صحابہ کی بیٹیوں کے خلاف کتابیں شائع کرتا ہے۔ وہی شیعہ رسول کے صحابہ کی ماؤں کے خلاف کتاب چھاپتا ہے۔

وہی شیعہ رسول کے صحابہ کی والدہ کے خلاف کتاب چھاپتا ہے،
وہی شیعہ رسول کے صحابہ کی بہنوں کے خلاف چھاپتا ہے۔
اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ صدیقؓ لاوارث نظر آتا ہے۔
اُسے عمرؓ لاوارث نظر آتا ہے،
اُسے صحابہؓ لاوارث نظر آتے ہیں،
رب کعبہ کی قسم شیعوں نے اصحاب رسول کو ماں کی گالی دی ہے۔
ماں کی گالی دی ہے۔
بہن کی گالی دی ہے۔

جہنمی کتا کہا ہے
شیطان کا ایجنٹ کہا ہے۔
شیطان سے بڑا جہنمی کہا ہے۔
کافر کہا ہے۔
ملعون کہا ہے۔
لعین کہا ہے۔
رسول کا دشمن کہا ہے۔
غاصب کہا ہے۔
ظالم کہا ہے۔
فتنہ کہا ہے۔
شریر کہا ہے۔

جو لفظ وہ استعمال کر سکتے تھے۔ انہوں نے وہ سب استعمال کئے۔ میری سختی اس کا رد عمل ہے میں اور کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے شیعیت سے بدلہ لیا ہے انتقام لیا ہے۔ اصحابِ رسول پر کئے گئے تبرے کا انتقام اس صورت میں لیا ہے کہ پانچ سالہ بچے۔ چھ سالہ بچے۔ آٹھ سالہ بچے۔ دس سالہ بچے۔ آج پکارتے ہیں کہ

کافر کافر　　شیعہ کافر
کافر کافر　　شیعہ کافر

میں آج اکابر۔ اصاغر تمام علماء سے یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں یہ کہنا لازمی تصور کرتا ہوں۔ کہ جس دور میں اصحاب رسول کو ماں کی گالی دی جاتی ہو اس دور میں اپنی گھریلو لڑائی لڑنا اصحاب رسول پر تبرا بازی کرانے کے مترادف ہے۔

اس دور میں محض اپنی انا کو لے کر بیٹھ جانا اصحاب رسول کے ساتھ ناانصافی ہے۔ اور ایک بات یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ جب شیعہ اصحابِ

رسول کوماں کی بہن کی بیٹی کی گالی تحریر کی صورت میں دے رہا ہو۔ کئی سو صفحات پر مشتمل کتب پاکستان میں موجود ہوں۔ تو ایسے دور میں شیعیت کے خلاف تقریر کو فرقہ واریت کہنا حماقت ہے۔

فرقہ واریت کہنا سنیت سے غداری ہے۔

فرقہ واریت کہنا اسلام دشمنی ہے۔

فرقہ واریت کہنا صحابہؓ کے ساتھ ظلم ہے۔

یہ فرقہ واریت نہیں دین تھا، دین ہے، دین رہے گا۔

جیوے جیوے حق نواز

جیوے جیوے حق نواز

سامعین محترم :-

میں چلتے ہوئے یہ بات کہنا چاہتا ہوں، ہم جب کہتے ہیں کہ کافر کافر شیعہ کافر تو کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ تقریر تو ہونی چاہیئے، رد تو ہونا چاہیئے لیکن کافر کو کافر کہہ کر رد کرنے کا طریقہ ٹھیک نہیں ہے۔ تقریر نرمی کے ساتھ ہو، تبلیغ پیار کے ساتھ ہو۔ تبلیغ اُلفت کے ساتھ ہو۔ میں معذرت کے ساتھ عرض کروں گا، بڑی نرمی کے ساتھ میرے ہی سٹیج سے میرے سُنی سٹیج سے میرے خطیب نے شیعہ کو بھائی کہہ کر تقریر کی لیکن اس نے صدیق اکبرؓ پر تبرا بند نہیں کیا۔ میرے ہی خطیب نے شیعہ کو دوست کہہ کر تقریر کی لیکن اس کو حیا نہیں آئی۔ میرے ہی سٹیج سے میرے ہی خطیب نے نرم الفاظ کے ساتھ کہا کہ آؤ مل کر کام کریں۔ شیعہ کو بات سمجھائی اس کو شرم نہیں آئی۔

اس کو حیا نہیں آئی

اگر

مجھے کہنے دیا جائے تو شاید لاشعوری طور پر میرا خطیب شیعیت کو نہیں سمجھا تھا۔ جیسے نبی کے رد ہونے کی حیا نہیں آئی۔ اُسے تیری نرم تقریر کی حیا کیسے

آئے گی۔

جسے رسول کے روضے کی شرم نہیں آئی، وہ تیری نرم زبان کو کیسے قبول کرے گا۔ اس میں اگر کوئی رتی حیا کی ہوتی، تو وہ تبرا ہی نہ کرتا، وہ رسول کے روضہ کی حیا کرتا، وہ محبت نبوی کا لحاظ کرتا، وہ دیکھتا کہ صحابہ کے بچے نیزے کی نوک پر چڑھ گئے ہیں۔ جب اُسے تمام واقعات کی حیا نہیں آئی، تو وہ میری نرم تقریر سے حیا کر جائے گا؟ تاہم میں لمبی بحث میں نہیں پڑتا، میرے پاس سند ہے، ثبوت ہے۔ مجھے قرآن نے یہ طرز بتلایا ہے کہ جب کافر ضد پر آجائے تو پھر اُسے کافر کہہ کر تبلیغ کرنی ہے۔ قرآن کی چھوٹی سورت اکثر نمازوں میں پڑھی جاتی ہے۔

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ

پیغمبر کا خطاب ہے، رب نے پڑھایا ہے۔ رب نے حکم دیا ہے، رسول نے رب کے حکم سے اعلان کیا ہے۔

يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ

او کافرو لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ

جس کو تم پوجا کرتے ہو، اس کی میں پوجا نہیں کرتا۔ یہ قرآن مجید کی آیت یہ سورۂ طیبہ ہمارے لئے سند کا درجہ رکھتی ہے۔ ہم اسی بنیاد پر جب شیعہ کا کفر دلائل کے ساتھ ثابت کر لیتے ہیں تو اس کے بعد ہمارے لئے یہ کہنے میں کوئی بات نہیں ہے کہ،

او شیعہ کافرو۔ جو عقائد تم رکھتے ہو، ہم اس پر لعنت بھیجتے ہیں، جو عقائد تم رکھتے ہو، ہم اس پر نفرین بھیجتے ہیں۔

جو عقائد تم رکھتے ہو ہم انہیں کفریہ سمجھتے ہیں۔

جو عقائد تم رکھتے ہو ہم انہیں نجس سمجھتے ہیں۔

جو عقائد تم رکھتے ہو ہم انہیں جہنمی لوگوں کے نظریات سمجھتے ہیں۔

ہمیں کوئی بات نہیں ہے، اس لئے کہ ہمیں ہمارے رب نے ہمارے

رسول نے اور کتاب اللہ نے یہ انداز بتلایا ہے کہ جب کافر ضد پر آجائے تو اسے یہ کہہ کر آواز دینے کی اجازت ہے کہ

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ

لیکن یہ تو ابھی بہت نرم بات ہے اگر عام معاشرے کے لحاظ سے دیکھا جائے، مزید توجہ کیجیئے رب العزت نے کفر کا رد کیا ہے رد کرتے ہوئے سخت سے سخت الفاظ استعمال کئے ہیں

ارشاد ہوتا ہے

فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ

ایسے کافر کی مثال کتے کی طرح ہے۔ کیا لفظِ کتا نرم لفظ ہے۔ یہ میں نے نہیں کہا رب نے استعمال کیا ہے۔ ضدی کافروں کے لئے استعمال کیا ہے۔ اسلام کے باغیوں کے لئے استعمال کیا ہے۔ رب ہی کا حکم ہے۔

أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ

یہ کافر جانوروں سے بھی بدتر ہے۔ جانوروں میں خنزیر بھی ہے۔ کتا بھی ہے۔ بچھو بھی ہے۔ بندر بھی ہے۔ رب کا ارشاد ہے۔ کہ۔

اولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ

آپ کو ایک اور بھی مثال عرض کرتا ہوں، شاید اس طرح آپ کے ذہن میں بات بیٹھ جائے۔ حیدر کرار رضی اللہ عنہ اور معاویہ بن ابی سفیان رضؓ کا اختلاف تھا اس اختلاف سے ایک دشمن نے فائدہ اٹھانا چاہا اور اس نے حیدر کرارؓ کو دھمکی دی کہ اگر آپ میری بیعت نہیں کریں گے میں تختہ الٹ دونگا۔ ابھی علیؓ بن ابی طالب نے جواب نہیں دیا تھا، اس سے پہلے حضرت معاویہ رضؓ بولے ہیں۔ اس سے پہلے کاتبِ وحی بولا ہے، اس سے پہلے نبی کا سالا بولا ہے۔ اس سے پہلے پیغمبر کا وہ صحابی بولتا ہے، جسے خود رسالت کہہ گئی

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا وَّاهْدِ بِهٖ۔

ابھی علیؓ نہیں بولے۔ اس سے پہلے حسنؓ کا امام بولتا ہے۔ اس سے پہلے جزیرہ قبرص کا فاتح بولتا ہے۔

او رومی کتے

الفاظ ہیں تاریخ کے میرے الفاظ نہیں، آج ہمارے لب و لہجے کو شدت سے تعبیر کرنے والو: اے کاش تمہاری ماں کو گالی نکلتی

اے کاش تمہاری بہن کو گالی نکلتی۔

اے کاش تمہاری بیٹی کو گالی نکلتی۔

اے کاش تمہیں گالی نکلتی۔

پھر میں پوچھتا۔ بلکہ میں ایک مثال عرض کرتا ہوں۔ بڑے اپنے آپ کو وسیع القلب کہنے والے سیاستدان ولی خان کو لیجیئے۔ جو بہت وسیع القلب بنتا ہے۔ ایک لفظ ہی اسمبلی میں آیا ہے کہ جو افغان جہاد کو جہاد نہ مانے وہ مسلمان کا بیٹا نہیں ہے ولی خان کے پاؤں سے زمین نکل گئی۔ وہ بوکھلا گیا اخبارات برف ہو گئے۔ چیخ اٹھا۔ چلا اٹھا۔ کیا میں آج ولی خان جیسے سیاستدان حضرات سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر تمہارے باپ کے لئے لفظ یہ آئے۔ تو تمہاری نیند حرام ہو جاتی ہے۔ اور جب یہی الفاظ صحابہ کرام کی ماؤں کے لئے آتے ہیں۔

جب یہی الفاظ صحابہ کی بہنوں کے لئے آتے ہیں۔

جب یہی الفاظ صحابہ کی بیٹیوں کے لئے آتے ہیں۔

جب یہی الفاظ صحابہ کے بالوں کے لئے آتے ہیں۔

جب یہی الفاظ خود صحابہ کے لئے آتے ہیں۔

اور ہم رد کرتے ہیں۔ تو تم بھونکتے ہو کہ فرقہ واریت ہے۔ تمہارا باپ ایک نہیں کروڑ ہوں صدیق اکبرؓ کے پیشاب پسارا جا سکتا ہے۔ تمہارا باپ ایک نہیں ہزار عبدالغفار خاں پیدا ہو جائیں۔ صدیق اکبرؓ کے جوتے پر مارے جا سکتے ہیں۔

اگر تم باپ کے خلاف برداشت نہیں کر سکتے۔

بے نظیر بھٹو کے خلاف بات برداشت نہیں ہوتی۔
نواز شریف ضیاء الحق کے خلاف بات برداشت نہیں کرتا۔
فضل الرحمٰن۔ مفتی محمود کے خلاف بات برداشت نہیں کرتا۔
میں اپنے باپ کے خلاف بات برداشت نہیں کرتا ہوں

تو

تمہارے دل کی تمام وسعتیں صحابہ کرام کے لئے وقف ہیں کہ کافراں کی
ماں دے بہن کی گالی دے کوئی پرواہ نہیں تم ہمیں سیاست کا جھانسہ دے کر اس کفر کے خلاف
بولنے سے روکو گے تو ہم تمہارے لئے زمین تنگ کر دیں گے۔

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
عظمت صحابہ	زندہ باد
خلافت راشدہ	زندہ باد
امیر عزیمت قدم بڑھاؤ	ہم تمہارے ساتھ ہیں
امیر عزیمت قدم بڑھاؤ	ہم تمہارے ساتھ ہیں۔
کافر کافر	شیعہ کافر
کافر کافر	شیعہ کافر

ایک بات آپ سے معذرت کے ساتھ عرض کر رہا ہوں۔ اگر عبدالحی
عابد۔ حق نواز۔ ایک جگہ آ سکتے ہیں۔ محی الدین اور حق نواز ایک جگہ آ سکتے ہیں۔
عبدالغفور حقانی اور حق نواز ایک جگہ آ سکتے ہیں۔ ضیاء القاسمی اور حق نواز ایک جگہ آ
سکتے ہیں۔ تو فضل الرحمٰن اور سمیع الحق ایک جگہ کیوں نہیں آ سکتے؟
میں آج پہلی بار جرأت رندانہ کر رہا ہوں ہمیں تباہ مت کرو، تمہیں
تمہارے آباو واجداد نے زمین دی تھی۔ جب تمہارا وقت آیا۔ تو تم ہماری پراپرٹی تباہ کرنے
پر لگ گئے ہو۔

حق نواز

جیوے جیوے

جیوے جیوے حق نواز

تمہیں زمین دی حسین احمد مدنی رحؒ نے

تمہیں زمین دی قاسم نانوتویؒ نے

تمہیں مکان دیا شیخ الہندؒ نے

تمہیں جائیداد دی عزیر گلؒ نے

تمہیں زمین دی عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے

اب تمہارا وقت تھا تم وہ وراثت ہمیں منتقل کرتے۔ جب ہمارے جواز ہونے کا وقت آیا۔ تم نے جائیداد تقسیم کرنا شروع کر دی ہے۔ کوئی عقل کی بات کرو۔ آج اگر چھوٹے جمع ہیں، تو بڑوں کو جمع ہونا پڑے گا۔

جیوے جیوے حق نواز

جیوے جیوے حق نواز

امت کے اس انتشار پر مجھے حیرت ہے میں شیعہ کے خلاف بولتا ہوں مجھے فرقہ واریت کا طعنہ، میں کیوں نہ معذرت کے ساتھ کہوں کہ سب سے بڑا فرقہ۔

درخواستی گروپ اور فضل الرحمٰن ہے۔ تم ایک ہو کر دکھاؤ تب ہم مانیں کہ تم فرقہ واریت کے خلاف ہو۔ مٹاؤ اپنے اختلاف کو، ہمیں شیعہ سے متحد کرنے کے لئے جمہوریت کے جھانسے ہیں تم ایک ہو کر ہمارے حال پر رحم کیوں نہیں کرتے ہو اگر ہم پر رحم نہیں کرو گے تو ہم یہ زمین تمہارے لئے بھی تنگ کر کے دم لیں گے۔ کچھ کر کرا کر دم لیں گے۔ شیعوں کو بھگا کر دم لیں گے۔ ایران پہنچا کر دم لیں گے۔ نسل مٹا کر دم لیں گے

جیوے جیوے حق نواز

جیوے جیوے حق نواز

آج یہ نمائندہ اجتماع ہے چمچہ گیری مت کرو۔ دیانت داری سے بتلاؤ کہ دونوں گروپوں کو ایک ہونا چاہیئے کہ نہیں۔

(تمام سامعین بولے کہ ہونا چاہیئے)

نہ ایک ہوئے تو تم کیا کروگے۔

مجمع سے آواز آئی۔

بائیکاٹ بائیکاٹ ، بائیکاٹ ، بائیکاٹ

جھنگوی تیرے حکم پر جان بھی قربان ہے۔

جھنگوی تیرے حکم پر جان بھی قربان ہے۔

جھنگوی تیرے حکم پر جان بھی قربان ہے۔

بات یاد آئی ایک عورت کی حکومت برداشت نہیں اور دوسری کی صدارت میں کوئٹہ میں اجلاس، اور ہمارے قائدو !

ہم دیوبند کا خون ہیں نہ اپنے کو معاف کریں گے، نہ بیگانے کو معاف کریں گے۔

نعرہ تکبیر اللہ اکبر

جیوے جیوے حق نواز

میں آج اس نمائندہ اجتماع سے مینڈیٹ چاہتا ہوں کہ اگر میں ملک میں دونوں گروپوں کو متحد کرنے کے لئے فضا تنگ کروں تو ساتھ دوگے یا نہیں دوگے۔

قائد کے فرمان پر جان بھی قربان ہے۔

تو پھر آج کے دن سے آغاز ہے۔

توجہ رہے اگر عارف حسینی کو سینے سے لگایا جاسکتا ہے۔ فخر امام اور پویا جیسے کافروں کو سینے سے لگایا جاسکتا ہے تو پھر دونوں گروپ ایک دوسرے سے سینہ کیوں نہیں ملاتے۔ ہمیں دلائل سے قائل کریں، بزرگی کا رعب مت ڈالیں، ہم آج رندانہ بغاوت کا آغاز کرتے ہیں۔ میں زیادہ دیر اپنے مسلک کی تباہی دیکھنا نہیں چاہتا ہوں، مسلک ہے جس نے مجھے بیڑی پہنائی، مسلک ہے جس نے مجھے ہتھکڑی پہنائی، مسلک ہے جس نے مجھے پولیس کے تھانوں میں مادر فراد ننگا کروا کے مروایا۔

پولیس مجھے تمام کپڑے اتار کر مار رہی ہے۔

مسلک ہے۔ دین ہے۔ صحابہ کی محبت ہے۔ جس نے کئی کئی ماہ تک جیل کٹوائی، ۳۰۲، جیسے ناجائز جھوٹے مقدمے میں ملوث کیا گیا آج بھی میرے ساتھی اسی کیس میں اندر ہیں اور آج کے بعد کھل کر کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے ایک بڑی شخصیت مولانا سمیع الحق نے فرمایا تھا کہ نواز شریف قتل کیس واپس لیتا ہے۔ آئی جے آئی میں شامل ہو جاؤ آج وہ زندہ ہیں ہو سکتا ہے کہ کل میں شہید ہو جاؤں یا وہ اللہ کو پیارے ہو جائیں میں نے کہا کہ حضرت میں بک نہیں سکتا پھانسی کے پھندے پر چڑھ سکتا ہوں۔

جیوے جیوے	حق نواز
جیوے جیوے	حق نواز
اسلام کے ہیرو	حق نواز
اسلام کے ہیرو	حق نواز
اسلام کے ہیرو	حق نواز
اب قائد ہمارا	حق نواز
اب قائد ہمارا	حق نواز

میرا عزیز غلط نعرہ لگا رہا ہے، مجھے تصنع بازی نہیں آتی، میں قائد نہیں ہوں۔ ابھی وہی قائد ہیں۔ بات نہیں مانیں گے تو دوسرا راستہ اختیار کریں گے اب بھی میں انہیں قائد تسلیم کرتا ہوں لیکن اب پانی سر سے گذر گیا ہے۔

ہم بھیک مانگتے رہیں کہ فقہ نافذ کرو

ہم بھیک مانگتے رہیں کہ خلفائے راشدین کے ایام سرکاری سطح پر مناؤ۔

ایک مثال دے کر طفل تسلیوں سے ہمیں بات سمجھائی جاتی رہی ہے منزل پر جانا چاہتے ہیں۔ راستے میں درخت پڑا ہے۔ اب پہنچنا ہر ایک کو منزل پر ہے۔ برے بھی پہنچیں گے۔ اچھے بھی پہنچیں گے۔ درخت پڑا ہے ہٹاؤ۔

وہ درخت کبھی ایوب خان کی صورت میں تھا۔
ہم نے ہٹایا لیکن پھر بھی منزل پر نہ گئے۔
وہ درخت کبھی یحیٰی خان کی صورت میں تھا۔
ہم نے ہٹایا لیکن پھر بھی منزل پر نہ گئے۔
کیوں ایک درخت ہٹایا۔ دوسرا بڑی شان کے ساتھ خود ڈال دیا۔
پھر وقت آیا۔ درخت ہٹاؤ۔ وہ بھٹو تھا۔ ہٹایا بڑی محنت کے بعد۔ پھر ایک دوسرا بڑی شان کے ساتھ درخت حلوے کی دیگیں پکا کر لگوایا۔ پھر لگ گئے کہ اب اس درخت کو ہٹاؤ۔ کیوں بھئی منزل پر پہنچنا ہے۔ وہ درخت ہٹ گیا تو اب درختنی آ گئی۔
درخت ہٹ گیا درختنی آ گئی اب کہتے ہیں۔ درختنی ہٹاؤ۔ کیا ہمیں ہماری ماؤں نے اسی گندے کام کے لئے جنا ہے کہ ساری زندگی اپنے ساتھ بھی اور قوم کے ساتھ بھی کھیل کھیلتے رہیں دھوکا کرتے رہیں۔ اب وقت ہے کہ اہل حق ایک ہوں۔

نورانی صاحب جیسا حشر دیکھنے سے پہلے ایک ہونا چاہیئے۔ چچہ گیری مت کرو۔ میں تم سے زیادہ معتقد ہوں۔ بزرگوں کی میں نے تم سے زیادہ سچائی کی آواز بلند کی ہے۔ لیکن چچہ گیری نہیں حقائق نورانی میاں کا حشر دیکھنے سے پہلے ایک ہو جاؤ۔

میں یہ ذمہ داری لیتا ہوں۔ میرے بہت سارے بھائی ڈرتے ہوں گے پتہ نہیں کیا آسمان لوٹ جائے گا نہیں ٹوٹے گا۔ میں آج تم سے رائے لیتا ہوں مجھے رائے دو۔ میں تحریک شروع کرتا ہوں۔ اگر چھ ماہ میں ان کو میں نے ایک ہونے کے راستے پر نہ ڈال دیا۔ تو میرا نام نہ لینا۔ ساتھ تم دو۔ ہم برباد ہوتے ہیں تباہی ہوتی ہے۔ آج شیعہ سر چڑھ کر بولتا ہے۔ بھونکتا ہے۔ اور وہ کتے کی طرح گز بھر لمبی زبان نکال کر بھونکتا ہے۔ اسے کیسے جرأت ہوگئی بھونکنے کی۔

معاملین گرامی قدر:۔

میں نے ویسے ہی نہیں کہا کہ وہ کتے کی طرح لمبی زبان نکال کر بھونکتا ہے۔ میں اس کی آگے چل کر وضاحت کرتا ہوں مگر پہلے بتاؤ کہ یہ نوجوان خطباء کا اتحاد تمہیں اچھا لگتا ہے۔

(تمام مجمع کھڑا ہو گیا۔ کہ اچھا لگتا ہے)

حسد ہم عمروں میں ہوتا ہے۔ بڑوں میں نہیں۔

بغض ہم عمروں میں ہوتا ہے بڑوں میں نہیں۔

کیا قیامت آگئی۔ چھوٹے ایک،

داٹے ناکامی متائے کارواں جاتا رہا۔

کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا۔

کیا آپ نے بہترین منظر دیکھا ہے۔ ہر خطیب دوسرے کے گُن گا رہا ہے۔ اور یہ چھوٹی چھوٹی عمروں کے علماء کرام ہیں۔ ایک دوسرے کو امام اہل سنت کہہ رہے ہیں جو دل کی وسعت ہے ان میں امام ابو حنیفہؒ آپ کو کوئی نظر نہیں آرہا ان میں علامہ انور شاہ کشمیریؒ کوئی نہیں ہے۔ ان میں عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کوئی نہیں لیکن یہ دل کی وسعت ہے۔ دل سے بغض نکلے گا تو امت میں خیر ہوگی۔ کیا جواب دیا ہے۔ صحابی رسول نے تم نے تو ابھی ایک دوسرے کو انگلی نہیں لگوائی دونوں گروپوں نے۔ وہاں تو تلواریں چل گئی تھیں۔

کافر کہتا ہے کہ علیؓ میرے ہاتھ پر بیعت کر

ابوسفیان کا بیٹا حضرت معاویہؓ بول اٹھتے ہیں اور رومی کتے خبردار اگر علیؓ کی طرف ہاتھ اٹھا۔ سب سے پہلے اس طرح ہاتھ کو قلم کرنے کے لئے معاویہؓ علیؓ کی فوج کا سپاہی بن کر آئے گا۔ یہ وسعت پیدا کرو۔ ایک مثال اور عرض کرتا ہوں کہ مولانا حسرت موہانی اپنی تقریر ختم کر کے شاہ جی کے جلسے میں آگئے آکر بیٹھ گئے۔ تقریر سنتے رہے۔ بخاری خطابت کا چمپئن تھا۔ بخاری تقریر کا امام تھا، تقریر کر کے کہتے ہیں کہ مولانا آپ مسلم لیگی امیدوار کے حق میں تقریر کر کے آئے ہیں کہ اُسے

ووٹ دیں۔ ایمانداری سے بتلایئے آپ کا امیدوار بہتر ہے یا میرا امیدوار بہتر ہے۔
مولانا حسرت موہانی سٹیج پر آئے اور کہنے لگے کہ دیانت یہ ہے کہ جس امیدوار کے لئے شاہ جی کہتے ہیں وہی امیدوار بہتر ہے۔

یہ وسعت آج پیدا کیوں نہیں ہوتی، یہ سوچ آج پیدا کیوں نہیں ہوتی۔ ہم امیر شریعت رح کا نام لیتے ہیں۔ جس کی وسعت قلبی کا یہ عالم تھا، ہمارے جھنگ گئے اور بریلوی مکتبہ فکر کے عالم صاحبزادہ فیض الحسن آلو مہار شریف بستر پر بیٹھے ہیں۔ اللہ گواہ ہے، ابھی وہ لوگ زندہ ہیں۔ جنہوں نے یہ واقعہ مجھے سنایا ہے کہ کسی ضرورت سے بستر چھوڑا تو شاہ جی نے عطر کی شیشی نکال کر بستر پر چھڑک دی۔ واپس آئے تو بستر پر سے خوشبو تھی کہتے ہیں کہ بستر پر خوشبو کہاں سے آئی تو شاہ جی آہستہ سے کہنے لگے کہ آپ کے مریدوں نے آنا ہے۔ میں نے اس لئے خوشبو لگا دی ہے کہ وہ کہیں کہ ہمارے پیر جی کے جسم سے خوشبو آرہی ہے۔ کیا وسعت قلبی ہے ہم حسد کے دور میں پیدا ہوئے یہ ہماری بد قسمتی ہے، ہم بغض کے دور میں پیدا ہوئے یہ ہماری بد قسمتی ہے، کوئی وجہ نہیں کہ آج ہم ایک نہ ہوں۔ انشاء اللہ اگر عوام نے ساتھ دیا تو دونوں گروپوں کو ایک کرنے کی تحریک بہت جلد کامیاب ہوگی۔

قائد آپ قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں
قائد آپ قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں

سامعین محترم:-

تاریخ نفاذ فقہ حنفیہ کے زیر اہتمام جلسہ ہے۔ میں انجمن سپاہ صحابہ کا ایک خادم ہوں۔ میں نے کوئی حسد نہیں کیا کہ دوسری جماعت یہ جلسہ کیوں کرتی ہے اگر میں نیک نیت ہوں، شیعیت کو ناک آؤٹ کرنے میں، تو میری خواہش ہوگی، کہ جتنے لوگ آئیں اتنے ہی کم ہیں، جتنے لوگ شیعیت کے خلاف بولیں اتنے ہی کم ہیں اور اگر میری دوکانداری ہوگی، تو پھر کہونگا کہ یہ نئی دوکان کیوں لگ گئی، اس وسعت کے ساتھ کام کیجئے۔ سپاہ صحابہ ایک رضاکار تنظیم ہے۔ وہ مولویت کی تنظیم نہیں ہے۔ اس

میں ایک مولوی ہوں گا۔ ایک ضیاء الرحمٰن فاروقی مولوی ہوگا۔ ایک ایثار القاسمی مولوی ہوگا۔ ایک سلطان محمود ضیاء مولوی ہوگا۔ ایک دو تین اور آپ کو مل جائیں گے۔

باقی نوجوان لوگ ہیں جنہوں نے یہ فیصلہ کر رکھا ہے۔ کہ ہم شیعیت کو ناک آؤٹ کر کے دم لیں گے۔

شیعہ کی بربادی تک جنگ رہے گی جنگ رہے گی۔
شیعہ کی بربادی تک جنگ رہے گی جنگ رہے گی۔

نوجوان جوٹی وی سے نہیں ہٹتے تھے۔ آج گلی اور کوچوں میں نگر نگر، عمرؓ عمرؓ کہتے نظر آتے ہیں۔ میں کہونگا اپنی قوم سے کہ ہمارے سروں پر ہاتھ رکھو۔ ہم تمہارے لئے فرض کفایہ ہیں۔ تم چین کی نیند سو جاؤ۔ ہماری راہ نہ روکو۔ ہم تمہیں شیعیت کی راہیں روک کر دکھائیں گے۔ بلکہ ایک اور بات آج اس نمائندہ اجتماع میں کہتا جاؤں۔

شیعہ تعزیہ کے جلوس کا لائسنس لیا کرتا تھا۔ آج ملتان قلعہ قاسم باغ میں بڑی جرأت اور چیلنج کے ساتھ یہ اعلان کر رہا ہوں کہ شیعہ کراچی سے پارا چنار تک نئے تعزیہ کا لائسنس نئے جلوس کا لائسنس لے کر دکھائے۔ میں ملک چھوڑ دونگا

نعرہ تکبیر اللہ اکبر
جیوے جیوے حق نواز
جیوے جیوے حق نواز
جیوے جیوے حق نواز
نعرہ تکبیر اللہ اکبر

اب کیوں نہیں نکال سکتا جہاں گھوڑا نکالنا چاہتا ہے۔ سنی نوجوان۔ ان کالاٹھیوں سے استقبال کرتے ہیں کہ نہیں گذرنے دیں گے۔ مٹ جائیں گے۔ مر جائیں گے لیکن یہ دُلدل یہ گھوڑا یہاں سے نہیں نکلے گا۔

ایک بات کہتا جاؤں۔ گھوڑے نے گھوڑی کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم کر لئے۔ نرم سے نرم لفظ۔

واللہ ، واللہ ، حقیقت ، حقیقت ، سچ ، سچ

کہہ رہا ہوں ، ایک علاقے کا واقعہ ہے ۔ کہ لوگوں نے حرفاً مجھے بتلایا کہ گھوڑے نے گھوڑی کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم کرلئے اور گھوڑا دسویں محرم کو امام حسینؓ کا بن کر نکلنے والا تھا ۔ شیعوں نے ظالموں نے اس کو گولی مار دی کہ بدمعاش ہوگیا ہے غیرت تو ہے نا کہ گھوڑا گھوڑی کی طرف نہ جائے ۔ لیکن لیکن وہ جو چاہیں کریں اُن کے لئے گولی نہیں ۔

سینوں ، مجھے آج فکر کرنا چاہیئے کہ میں غیور قوم کا فرزند ہوں ۔

میری سُنی قوم غیرت مند قوم ہے ۔ اور اس پر مجھے زیادہ دلائل دینے کی ضرورت نہیں کوئی سُنی کنجری پوری دھرتی پر موجود نہیں ۔

گھوڑے کو گولی یہ بدمعاش ہوگیا ، اسے شریف رہنا چاہیئے تھا ، یہ غمِ حسینؓ میں ڈوبا رہتا ہے ۔ یہ مثال مشہور ہے کہ

پہلے دی ہیر تے رانجھا پہلے آکھاں
ہیر تے رانجھا سنّی تے پنوں پہلے تے

یہ بھی نظریہ ہے ، وہ پکڑا گیا ، اور اس کی ولایت ختم اور ہیر رانجھا نہ پکڑے گئے تو وہ غوث اور قطب بن گئے ۔

ڈوبی چڑھ گئے ، ہیر ماریاں کوکاں

یہ ولایت ہے ، یہ نظریہ ہے ۔ گھوڑے کو شریف ہونا چاہیئے تھا ، وہ بدمعاش کیوں ہے ۔ آج یہی گھوڑا شریف ۔ جب شیعہ کسی نئے راستے سے نکالنا چاہتے ہیں ، تو سنی نوجوان لاٹھیوں سے ان کا استقبال کرتے ہیں کہ مٹ جائیں گے لیکن اس دلدل شریف کو یہاں سے نہیں نکلنے دیا جائے گا ، شیعہ پھر گھر آکر ماتم کرتا ہے ۔ روتا ہے پیٹتا ہے کہ حسینؓ اس سال معافیاں ہم گھوڑا نہیں نکال سکے ۔ اور میں آج یہ بات بھی اس نمائندہ اجتماع میں کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ملتان کے شیعوں پاکستان کے شیعوں ، صدیق اکبرؓ کے دشمنوں ، یہ لفظ میرے لن ترانی نہیں ، یہ لفظ میرے لاف زنی اور

مقررانہ شعلہ بیانی نہیں ۔ جس نے شیعہ مسئلے پر مطالعہ نہیں کیا ، اس کی سند نہیں مانتا وہ چاہے بڑا ہو یا چھوٹا ۔ وہ مطالعہ کرے کہ شیعیت کیا ہے ۔ اس کے بعد ہمارے ساتھ بات کرے ۔ الحمد للہ جن علماؑ نے مطالعہ کیا ہے ۔ انہوں نے کفر کا فتویٰ دیا ہے

امام مالکؒ نے کافر کہا ہے ، اٹھایئے تفسیر خازن

ابن کثیرؒ نے کافر کہا ہے ۔ اٹھایئے معالم التنزیل

علامہ شبلی کی الاعتصام اٹھایئے ۔

مجدد الف ثانی نے چار سو سال پہلے شیعوں کو کافر کہا ہے ۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے تفہیماتِ الٰہیہ میں شیعوں کو کافر لکھا ہے

امام اہل سنت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ نے شیعوں کو کافر لکھا ہے ۔

اس پندرھویں صدی کے زندہ علماؑ چاہے وہ انڈیا میں چاہے وہ پاکستان میں ہیں ، چاہے وہ بنگلہ دیش میں ہیں چاہے وہ سعودی عرب میں ہیں چاہے وہ برطانیہ امریکہ اور عرب امارات میں ہیں ۔ جہاں کہیں بھی علماؑ موجود ہیں ، ان تمام علماؑ نے رئیس المناظرین ، امام اہل سنت ، علامہ محمد منظور نعمانی کے استفسار کے جواب میں شیعوں کو کافر تحریر کیا ہے ۔

پاکستان بھر کے مقتدر علماؑ کرام ان کے کفر کا فتویٰ دے چکے ہیں ۔

جمعیت علماؑ اسلام فضل الرحمن گروپ کے سربراہ اور صدر مولانا عبدالکریم بیر شریف شیعوں کے کفر پر دستخط کر چکے ہیں ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سربراہ خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین مولانا خان محمد دامت برکاتہم العالیہ ان کا سایہ دیر تک سُنی قوم پر قائم رہے ۔ وہ شیعوں کے کفر پر دستخط کر چکے ہیں ، اور میری رپورٹ یہ ہے کہ کسی شخص نے مجلس میں پوچھا ہے کہ حضرت سارے شیعہ کافر ہیں ۔ تو قربان جاؤں اس کامل ولی کے استدلال پر فرمایا جو اذان سنتے ہیں ۔

عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ خَلِیْفَۃٌ بِلَا فَصْلٍ

یہ سب کے سب اذان دینے والے دلانے والے مرد ہوں ، بوڑھے

ہوں۔ بچے ہوں۔ یہ سب کافر ہیں۔ کیوں کہ صدیق اکبرؓ کی امامت پر اجماع ہے۔ اور اس اذان میں اس اجماع کا انکار ہے۔

لہذا علی العموم شیعہ اثنا عشری کل بھی کافر تھا آج بھی کافر ہے۔

کافر کافر شیعہ کافر

کافر کافر شیعہ کافر

اللہ مولانا منظور نعمانی کو سلامت رکھے۔ اعلیٰ مقام عطا فرمائے جنہوں نے ۱۵ ویں صدی میں بڑے بڑے علماؑ کی گردنیں جھکا چھوڑی ہیں۔ کہ شیعیت کفر کا نام ہے۔

شیعیت شیطنت کا نام ہے۔

شیعیت دجل کا نام ہے۔

شیعیت فتنے کا نام ہے۔

ہم اسی فتوے کو

ہتھ کڑی پہن کر بیان کر رہے ہیں

ہم اسی فتوے کو بیڑی پہن کر بیان کر رہے ہیں۔

ہم اسی فتوے کو مقدمات برداشت کر کے بیان کر رہے ہیں۔

ہم نے کوئی شدت پیدا نہیں کی۔ ہم نے کوئی نیا راستہ اختیار نہیں کیا۔ ہم نے کوئی نئی راہ اختیار نہیں کی ہے۔

شیعہ کافر نہیں تو میں آج رک جاتا ہوں۔ اگر شیعہ کافر ہیں۔ اور یقیناً کافر ہیں۔ اور شیعہ کے متعلق علماؑ کے فتوے یہی ہیں تو میری زبان کٹ سکتی ہے۔ جان جا سکتی ہے۔ کلیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ قتل کیا جا سکتا ہے گھر برباد کیا جا سکتا ہے۔ بچے برباد کرا سکتا ہوں۔ لیکن شیعہ کو دجال کہنے سے۔ شیعہ کو کافر کہنے سے۔

نہ باز آیا تھا نہ باز آؤنگا۔

اس کے ساتھ ایک نعرہ اور بھی لگاؤ۔

کھینچ کے رکھ تان کے رکھ درباری ملا وانگ کے رکھ

یہ بھی لگاؤ۔

وہ درباری ملا ہے　　جو خمینی کی موت پہ

کہتا ہے کہ میرا باپ مرگیا ہے۔ ظالم میں نہیں سمجھتا تھا کہ تو کافر کا لڑکا تھا مجھے آج پتہ چلا ہے۔

کھینچ کے رکھ تان کے رکھ　　درباری ملا دانگ کے رکھ

شیعہ کل بھی کافر تھا　　شیعہ آج بھی کافر ہے

شیعہ کل بھی کافر تھا　　شیعہ آج بھی کافر ہے

ایک اور نومولود ملا اٹھا ہے کہ خمینی کی زندگی علیؓ کی طرح اور موت حسینؓ کی طرح ہے۔

یہ بھی ایک ملا ہے۔

جیوے جیوے　　حق نواز

جیوے جیوے　　حق نواز

کافر کافر　　شیعہ کافر

کافر کافر　　شیعہ کافر

سنیوں:۔ اگر میری قوم نے ساتھ دیا، تو انشا اللہ چند سالوں کے بعد ہم شیعوں کے پرانے تعزیئے اور پرانے جلوس بھی روک کر دکھائیں گے۔ انشا اللہ

قائد آپ قدم بڑھائیں　　ہم تمہارے ساتھ ہیں

قائد آپ قدم بڑھائیں　　ہم تمہارے ساتھ ہیں۔

قائد آپ قدم بڑھائیں　　ہم تمہارے ساتھ ہیں۔

ڈیرہ اسماعیل خان میں پرانے تعزیئے رک گئے۔

سراج سُدھو میں پرانے تعزیئے رک گئے۔

یہ بسم اللہ بھی شروع ہوگئی ہے۔ نیا تو خیر کیسے نکلے گا ہم پرانے بھی روک کر دکھائیں گے انشاءاللہ اور ایک بات آج اس سٹیج سے کہتا ہوں۔ ۲۲ جمادی

الثانی کو گذشتہ سال بھی پورے ملک میں سپاہ صحابہ نے تحریک مدح صحابہ کا احتجاجی جلوس نکالا تھا۔ اور اس سال پھر نکالیں گے۔ اور یہی وہ جلوس ہے جس نے دو چار سال بعد جا کر شیعہ کے ماتمی جلوس کو بند کر دینے پر حکومت کو مجبور کر دینا ہے۔ یہ حکومت کو خود بند کرنا پڑیں گے انشاءاللہ طاقت کے ساتھ جرات کے ساتھ راہیں روک کر سینہ تان کر کفر کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کرنا پڑے گی۔ اور میں اپنی ہر تقریر کو زندگی کی آخری تقریر سمجھ کر کیا کرتا ہوں کچھ علم نہیں کہ زندگی کب تک ہے میں حجت سنی قوم پر پوری کر جاؤں گا کہ ۴۲ سال بیت گئے تمہارے حقوق کو غصب ہوتے ہوئے آج تک تم نے اپنے حقوق کی موثر جنگ نہیں لڑی۔ کیا وجہ ہے۔ فوج میں نشانِ حیدر ملتا ہے نشان صدیقؓ کیوں نہیں۔

نشانِ حیدرؓ ملتا ہے۔ نشان فاروقی اعظمؓ کیوں نہیں

نشانِ حیدرؓ ملتا ہے۔ نشان خالدؓ کیوں نہیں۔

کیا صدیقؓ بہادر نہیں، سب سے زیادہ خطرناک ہے وہ راہ جس رات تنہا صدیقؓ نبوت کے ساتھ گیا ہے۔

سب سے زیادہ بہادر نہ ہوتا تو ایک قدم ساتھ نہ چلتا۔

سب سے زیادہ جری نہ ہوتا تو ایک قدم ساتھ نہ چلتا۔

صدیقؓ بہادر نہیں۔ جس نے اعلان کیا تھا کہ میں مرتدین کے خلاف جنگ لڑونگا چاہے۔ مجھے اکیلے ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ اس بہادر کے نام پر آج فوج میں نشانِ ابوبکرؓ کیوں نہیں ہے۔ کیا فاروق اعظمؓ بہادر نہیں۔ جس کی بہادری اور جرأت کا یہ عالم ہے۔ کہ اس نے قیصر جوتے کی نوک پر رکھ کر لیا ہے۔ جس نے کسریٰ پاؤں کی ٹھوکر سے لیا ہے۔ جس نے بیت اللہ میں نبی کو پہلی نماز پڑھائی ہے۔ باڈی گارڈ بن کر عمرؓ کون عمرؓ جس کی بہادری کا یہ عالم ہے کہ جس نے بیت المقدس لیا ہے۔ جس نے نیل سے پانی لیا ہے، جس نے دجلہ سے راہیں لی ہیں جس عمرؓ کی عظمت تقدس، شرافت عفت بلندی، رفعت کو بیان کرتے ہوئے نبوت پکار اٹھی۔

عمرؓ تیرے سائے سے شیطان بھاگتا ہے۔

میرا ایک مسلمان کی حیثیت سے ایمان ہے کہ واقعی عمرؓ کے سائے سے شیطان بھاگتا ہے۔ لیکن سایا اس عظیم ہستی کے ساتھ چلا گیا۔ جہاں وہ عظیم ہستی گئی وہیں سایا گیا۔ مجھے تو فاروق اعظمؓ کی ایک اور عظمت نظر آئی ہے اور آنکھوں سے نظر آئی ہے کہ **سایا تو دور کی بات ہے شیطان عمرؓ کے نام سے بھاگتا ہے**۔ اور کہیں دلیل نہ مل جائے۔ میرے جھنگ آیئے۔ ایک بوگس دربار ہے، پرانا ہے جس پر کسی سنی نوجوان نے محبت میں آکر لکھ دیا اُسے کھوا گیٹ کہا جاتا تھا۔ شیطان ہر سال گذرتے تھے ہندو اور سکھ کی وجہ سے انہیں کوئی تکلیف نہیں۔ کسی سنی نوجوان نے اس دروازے پر باب عمرؓ لکھ دیا۔ شیطان ساتویں محرم کو آئے بمعہ بدمعاش کے آئے کہتے ہیں کہ یہ نام مٹاؤ۔ ہم نیچے سے نہیں گذر سکتے مٹے گا نہیں ہم گذریں گے نہیں۔ پانچ سنی نوجوان عمرؓ کے نام پر قربان ہوگئے تم میری زبان پر نرمی لانا چاہتے ہو میں لہو دے چکا ہوں میں خون دے چکا ہوں، اصحاب رسول کی آبرو پر آج میں کافروں کے لئے نرم لفظ استعمال کروں۔

تمہیں پتہ چلے جب تم قربانی دو پانچ نوجوان اس نام پر کٹ گئے نام نہیں مٹانے دیا شیطان کی راہیں بدل گئیں، شیطان کا روٹ بدل گیا۔ لیکن نام باقی رہا۔ ارے تو بڑی بات ہے۔ میں تو فاروقؓ کی ایک اور کرامت دیکھ چکا ہوں۔ اب اس دروازے پر نام نہیں ہے۔

سنیوں اپنی مظلومیت دیکھو کہ اب اس دروازے پر ہمیں حکومت نام نہیں لکھنے دیتی ہم لکھتے ہیں تو خود حکومت مٹا دیتی ہے یہ ظلم ہے۔

پاکستان میں ۴۲ سال سے تم اصحاب رسول کے نام کو اتنا تقدس بھی نہ دلا سکے کہ ان کا نام کسی شاہراہ پر لکھ سکتے۔

جناحؒ کے نام لکھے جائیں۔

اقبال کے نام لکھے جائیں۔

شکاگو کے مزدوروں کے نام لکھے جائیں
کنجروں کے نام لکھے جائیں ۔
عالم لوہار اور عنایت بھٹی جیسے کنجروں کے نام لکھے جائیں ۔

لیکن اگر فاروق اعظم رضؓ کا نام آئے تو حکومت لرز لرز جاتی ہے، آج اس دروازے پر حضرت عمرؓ کا نام نہیں، قدرتی طور پر وہ نام اُڑ گیا۔ کیونکہ سادہ قلم سے لکھا گیا تھا۔ دوبارہ کسی نے لکھنے نہیں دیا۔ اہل سنت کی مظلومیت، کمزوری، لیکن میں ایک وعدہ آج یہ بھی کرتا ہوں کہ اگر میں زندہ رہا، تو میں نے یہ نام لکھنا ہے۔ کب لکھوں یہ میری تمنا ہے میں اس وقت کی تلاش میں ہوں میں اس موقعہ کی تلاش میں ہوں جس وقت میں یہ نام لکھونگا پھر اس وقت اس کا تحفظ کرونگا۔ بہرحال آج وہ نام نہیں ہے۔ آج وہاں نام نہیں ہے۔ خالی دروازہ ہے۔ لیکن آج دشمن بھی کہتا ہے کہ باب عمرؓ اپنا بھی کہتا ہے۔ باب عمرؓ خالی دروازہ ہے۔ لیکن اس دروازے کے اندر فاروق اعظم رضؓ کی جلالت اتنی سرایت کر گئی ہے کہ شیطان کہتا ہے کہ اگرچہ دو دروازے پر عمرؓ کا نام نہیں لیکن میں یہ دروازہ بھی دیکھ نہیں سکتا۔ سامنے ٹرک کھڑا کرو، تب ہم جلوس نکالیں گے۔ آج بھی ساتویں محرم کو باب عمرؓ کے سامنے ٹرک کھڑا کیا جاتا ہے تب شیعہ سامنے سے گذرتا ہے۔ یہ عمرؓ کی عظمت ہے۔ عمرؓ کی جلالت ہے۔ عمرؓ کا رعب ہے۔ کافر کہتے ہیں کہ عمرؓ میدانوں سے بھاگ جایا کرتا تھا، اور کافر و عمرؓ کی جلالت کا آج یہ عالم ہے کہ جس چیز پر آپؓ کا نام لکھا ہوا ہے، تم اس دروازے پر سے نہیں گذرتے ہو، اب بھی تم عمرؓ کی بہادری پوچھتے ہو۔

عمر فاروق رضؓ زندہ باد
عمر فاروق رضؓ زندہ باد
حق نواز زندہ باد

فوج میں نشانِ خالد کیوں نہیں، جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیف من سیوفِ اللہ کہا ہے، اللہ کی تلوار کہا وہ نشان کیوں نہیں، نشان حیدر میرے

ایمان کا حصہ ہے، حیدر کرارؓ سے مجھے کوئی اختلاف نہیں لیکن میں علیؓ کی آڑ میں باقی صحابہ کو پسِ پشت نہیں ڈال سکتا۔ یہ حق آپ نے ۴۲ سال میں نہیں لیا۔ زکوٰۃ تم دیتے ہو، عشر تم دیتے ہو لیکن یہ زکوٰۃ اور عشر شیعہ مدارس پر لگتی ہے۔ شیعہ طلباً پر لگتی ہے وہ بڑے ہو کر وہ پل کر سیدہ عائشہؓ کو گالی دیتے ہیں۔

اصحابِ رسولؐ کو گالی دیتے ہیں۔

دولت میری، سرمایہ میرا مال میری قوم کا کھائے وہ جس نے کل صحابہ کرام کو بھونکنا ہے۔ یہ حق بھی ہمارا غصب کیا گیا ہے۔ ہم یہ حق بھی چھینیں گے، مطالبہ نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ میرا مزاج نہیں ہے۔

سامعین محترم!۔

آج ۴۲ سال ہو گئے۔ ہمارا یہ حق غصب ہے پاکستان میں سنی واضح اکثریت ہے اسے سنی سٹیٹ ہونا چاہیئے تھا، ایران کے آئین میں خمینی لکھ گیا ہے، ایران کا سرکاری مذہب شیعہ اثنا عشری ہوگا۔ پاکستان میں یہ دستور میں کیوں نہیں لکھا جاتا کہ پاکستان سنی سٹیٹ ہوگا خمینی بھونکتا رہا ہے۔ دجل کرتا رہا ہے، دھوکہ بازی کرتا رہا ہے کہ

لا شیعہ ولا سنیہ اسلامیہ اسلامیہ

لیکن اس نے ایران کے آئین میں لکھا ہے کہ ایران کا صدر اور وزیر اعظم شیعہ اثنا عشری بن سکتا ہے۔ کیا پاکستان کی سنی قوم غیرت نہیں رکھتی ہے۔ اگر ایران میں سنی صدر نہیں بن سکتا تو پاکستان میں شیعہ صدر کیوں بن سکتا ہے۔ ایران میں اگر سنی وزیر اعظم نہیں بن سکتا تو پاکستان میں شیعہ وزیر اعظم کیسے بن سکتا ہے ہمیں ۴۲ سال سے یہ حق نہیں دیا گیا ہے ہم یہ حق لینا چاہتے ہیں اور لے کر رہیں گے انشاء اللہ پاکستان میں اسلام تو کیا آتا اسلام تقسیم کیا گیا ہے۔ آج کالج اور یونیورسٹی میں دو کتابیں پڑھائی جاتی ہیں

ایک پہ لکھا ہے کہ شیعہ بچوں کے لئے لازمی اسلامیات

ایک یہ لکھا ہے کہ سُنی بچوں کے لئے لازمی اسلامیات
اسلام ایک تھا، اسلام ایک ہے اسلام ایک رہے گا۔
الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت
لکم الاسلام دینا۔

اس دین کو۔ اس اسلام کو پاکستان میں دو کرا دیا گیا ہے، تقسیم کرانے میں شیعہ کا ہاتھ ہے۔ یہ کیا معنیٰ کہ شیعہ لازمی اسلامیات، سنی لازمی اسلامیات، اسلام ایک ہے۔ دو نہیں ہیں۔ اس لئے جس نے اس کو تقسیم کیا اور کرایا ہے ہم اس سے انتقام لینا چاہتے ہیں اسلام ایک ہے، اور پاکستان میں اسلام کے نام سے جو لٹریچر چلے گا وہ ایک ہی قسم کا ہوگا۔ دو قسم کے لٹریچر کو ہم اسلام نہیں کہہ سکتے۔ یہ کوئی معنی نہیں ہے کہ یہ شیعہ اسلامیات ہے یہ سُنی اسلامیات ہے۔ اگر دیوبندی اسلامیات کے نام سے کتاب نہیں ہے، اہلحدیث اسلامیات کے نام سے کتاب نہیں ہے۔ اور شیعہ اسلامیات کے نام سے الگ کتاب موجود ہے۔ شیعہ دینیات کے لحاظ سے کتاب موجود ہے، تو فیصلہ کرنا پڑے گا یا وہ مسلم ہیں یا تم کافر ہو۔ یا تم کافر ہو۔ وہ مسلم ہیں، دین ایک ہے۔ دو نہیں ہیں ہم علیٰ وجہ البصیرت کہتے ہیں، ہم حق پر ہیں۔

قرآن ہمارے پاس
سنت ہمارے پاس
صحابہ ہمارے پاس
دلائل ہمارے پاس

میں نے شیعوں کو پوری جرأت کے ساتھ چیلنج دیا ہے، شیعوں اگر تم نے ماں کا دودھ پیا ہے بوتل کا دودھ نہیں پیا، شیعو! اگر تمہیں ماں نے جنا ہے کسی کیتا نے نہیں جنا۔ تمہیں میں کافر کہتا ہوں تم ہائیکورٹ میں رٹ کرو، تم سپریم کورٹ میں رٹ کرو، مجھے ملزم کی حیثیت سے طلب کرو میں تمہارا دجل کفر شیطنت ثابت نہ کر سکوں تو مجھے گولی مار دی جائے، اگر میں تمہیں کافر ثابت کر جاؤں تو

تمہیں پاکستان چھوڑنا پڑے گا۔ میں ایک قدم اور آگے بڑھاتا ہوں۔ نصرت بھٹو ایرانا شیعہ ہے۔ وہ اسمبلی میں قادیانیوں کی طرح کیس لائے۔ ہم اسمبلی میں بحث کرتے ہیں جنگ لڑتے ہیں۔ شیعہ کا کفریہ لٹریچر جس میں قرآن کا انکار ہے جس میں اللہ رب العزت کو یہ کہا گیا ہے کہ وہ غلطی کرتا ہے۔ جس میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت مہدی کے ہاتھ پر کروائی گئی ہے۔ جس میں علی المرتضیٰ کا نام آلہ تناسل کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ صحابہ کو ماں کی گالی دی گئی ہے۔ بہن اور بیٹی کی گالی دی گئی ہے۔ میں سارا لٹریچر جس میں امہات المومنین کو لعنتی لکھا گیا ہے۔ نماز میں ان پر لعنت بھیجنے کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔

میں یہ ساری کتب سارا لٹریچر، سارا کفر، سارا گند، اسمبلی کی میز پر لاتا ہوں۔ اگر اسمبلی نے شیعوں کو مسلمان مان لیا۔ میں پاکستان چھوڑ جاؤنگا۔ اور اگر میں قائل کر گیا،

شیعہ بدترین کافر ہے
شیعہ غلیظ ترین کافر ہے
شیعہ کائنات کا دجال کافر ہے
شیعہ کائنات کا بے غیرت کافر ہے۔
شیعہ کائنات کا بے حیا کافر ہے۔
شیعہ کائنات کا ڈنگر کافر ہے

اگر میں یہ ثابت کر جاؤں تو شعیت ایران بھاگ جائے، پاکستان چھوڑ جائے۔ شیعو! اگر میں زندہ رہا تو تمہارا نام گالی بنا کر دم لوں گا۔

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر
نعرہ تکبیر — اللہ اکبر
سنیوں کا بادشاہ — حق نواز حق نواز
سنیوں کا بادشاہ — حق نواز حق نواز

فقہ حنفی کے مقابلے میں فقہ جعفری لئے پھرتے ہیں، ہے کیا فقہ جعفری جس میں تھوک سے استنجا جائز ہے۔ پاکیزگی دیکھئے

مَنْ لَا یَحْضُرُہُ الْفَقِیہ

شیعہ کی کتاب ہے اس کے اصول اربعہ میں شمار ہوتی ہے، اس کا غلیظ مصنف لکھتا ہے کہ جب تمہیں پانی نہ ملے تو تھوک سے استنجا کرلو۔ رب کا حکم ہے پانی نہ ملے تو تیمم کرلو۔ شیعہ کی فقہ جعفری جسے حنفی فقہ کے مقابلے میں لانا چاہتے ہیں وہ کہتی ہے کہ جب پانی نہ ملے تو تھوک سے استنجا کرلو۔

میں نے کئی جگہ کہا ہے کہ شیعوں بتاؤ، تھوک اتنی بڑی کہاں جمع کرو گے۔ لوٹے میں ایک ماہ تک خمینی جیسا بوڑھا تھوکتا رہے۔ پھر ایک ماہ تک تھوک میں سڑان نہیں ہوگی۔ اس نے پھر بھی نہیں نکلنا۔ اس لئے غالباً فقہ جعفری میں یوں عمل ہو جائے، خمینی جیسا راہنما آگے بیٹھے اور آئی ایس او کے نوجوان قطار در قطار تھوکتے جائیں۔ قبلہ کا استنجا ہو جائے گا۔

غلاظت، غلاظت گندگی، گندگی

نجاست نجاست

اس نجاست کو پاکستان میں فقہ حنفی کے مقابلے میں نافذ کرانا چاہتے ہو،

تمہاری فقہ کو آگ لگا دی جائے گی

تمہارے نظریات کو اڑا دیا جائے گا۔

تمہارے کفر گڑھ پھونک دیئے جائیں گے۔

حق نواز قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں

میں بات ختم کرنا چاہتا ہوں، میں نے یہاں سے بات شروع کی تھی، سینوں سینوں، آج غیرت کا وقت ہے، صحابہ کو وہ گالی جو کائنات میں کسی شخص کو نہیں دی گئی حتیٰ کہ میں نے دعویٰ کیا کہ کسی جانور کو نہیں دی گئی، جو صحابہ کو شیعوں نے تحریر کی صورت میں گالی دی ہے۔ وقت نہیں ہے، میں ان تمام کفریہ عبارات کو آپ کے سامنے نقل کروں

بیسیوں تقاریر میری آپ کو ان کفریات کے رد پر مشتمل مل جائیں گی۔ آپ کو کچھ نہ کچھ تو نشاندہی ضرور ہو گئی ہوگی۔ لیکن میں آپ کی غیرت کو جگانے کے لئے آپ کو اتفاق اور اتحاد کی دعوت دینے کے لئے اپیل کرتا ہوں۔ کہ آج ۱۴۰۰ سو سال بعد صحابہ کو جہنمی کتا لکھا جا رہا ہے۔ سرگودہا سے مناظرہ حسینیہ نامی کتاب چھپی مجھے اس غلیظ کتاب کے خلاف بولتے ہوئے چھٹا سال گزر رہا ہے۔ آج تک اس کتاب کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ نہ ملک میں قانون موجود ہے۔

مناظرہ حسینیہ میں لکھا ہے کہ عمر رضؓ بن خطاب اور اس کے تمام ساتھی جہنمی کتوں میں سے کتے ہیں۔

صحافیوں۔ سیاستدانوں۔ لیڈروں۔ صوفیوں وسیع القلب لوگوں بتلاؤ ان کافروں کی اس غیر پارلیمانی زبان کے مقابلے میں میں دوست کہوں۔ میں انہیں بھائی کہوں۔ میں انہیں قبلہ کہوں۔ تمہاری غیرت یہ اجازت دیتی ہوگی۔

میرے دل کی وسعتیں اس کی اجازت نہیں دیتیں میرا دل تنگ ہے

اور اب تازہ کفر خمینی کا جسے تحریک نفاذ فقہ جعفریہ نے لاکھوں کی تعداد میں تقسیم کیا ہے۔ آج میں تحریک نفاذ فقہ حنفی کے سٹیج سے اس کتاب کی ضبطی کا مطالبہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور ضبط نہیں ہوگی تو ہم آگ لگائیں گے

پہلا نمبر کہ یہ کتاب ضبط ہو، نہیں ہوگی تو ہم اگلا قدم اٹھائیں گے۔ یہ خمینی کی زندگی کا آخری کفر اس کا وصیت نامہ جسے صحیفہ انقلاب اور خمینی کا انقلاب اور خمینی کا وصیت نامے کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ اور خمینی خود اسے وصیت نامہ کہتا ہے۔ یہ اس کی زندگی کا آخری کفر ہے۔ لکھتا ہے غلیظ قلم سے کہ

ایران میں جو جماعت مجھے ملی ہے ایسے مجاہد اور ایسی جماعت محمدؐ کو نہیں ملی۔

یہ خمینی کا آخری کفر پاکستان میں ہزاروں کی تعداد میں چھپا ہے۔ ایرانی غنڈوں کو نبی کی جماعت پر فوقیت دینا تیرے ایرانی غنڈے صدام کے مقابلے میں

آئے، صدام نے تُن چھوڑے۔

صحابہ کی وہ جماعت ہے جس نے

مدینہ لیا

مکہ لیا

بدر لیا

اُحد لیا

پشاور تک پہنچے، ملتان تک پہنچے۔

پیغمبر کی اس جماعت پر خمینی ایرانی غنڈوں کو فوقیت دیتا ہے۔

جس جماعت کے لئے رب نے کہا۔

اُولٰئِکَ ھُمُ الرَّاشِدُون۔

اُولٰئِکَ ھُمُ المُؤمِنُونَ حَقًّا

اُولٰئِکَ ھُمُ المُفلِحُونَ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ

اس جماعت پر ایران کے غنڈے فوقیت لے جائیں، ملاؤں، سیاسی مسلک کے بھوکے اخباری بیان بازی کے شائقین ناعاقبت اندیش لوگوں جنھوں نے خمینی کے لئے تعزیتی بیان جاری کئے ہیں۔

تمہیں شرم نہیں آئی کہ وہ زندگی میں آخری لمحات میں بھی کفر بک کر چلا گیا ہے۔ ایران کے غنڈوں کو صدیق اکبرؓ سے بڑا کہتا ہے۔

ایران کے غنڈوں کو عمرؓ سے بڑا کہتا ہے۔

ایران کے غنڈوں کو حضرت عثمانؓ سے بڑا کہتا ہے۔

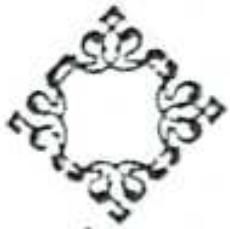
اور یہی خمینی کشف الاسرار میں لکھتا ہے۔ میں وہ رب نہیں مانتا۔ جس نے عثمانؓ بن عفان اور معاویہؓ جیسے بدقماشوں کو حکومت دی ہے۔

خمینی عثمانؓ کو بدقماش کہے۔ تم اس کی موت پر تعزیتی پیغام ارسال کرو۔

میں دعا کرتا ہوں، کہ اللہ تمہارے جنازے اٹھائے۔ تم ناسور ہو۔ تم غدار ہو۔ تم ملت کے باغی ہو۔ ملت دشمن ہو۔ تمہاری غفلتیں۔ تمہارا کردار۔ تمہاری بدکرداری۔ آج شیعیت کو پروان چڑھا گئی۔ صحابہ دشمنی کو پروان چڑھا گئی۔ تم ہم پر برستے ہو۔ ہم مٹ جائیں گے۔ تمہیں نہیں نظر آئیں گے تب شاید تمہیں یاد آئے گی۔

ہزاروں منزلیں ہوں گی ہزاروں کارواں ہوں گے۔
نگاہیں ہم کو ڈھونڈیں گی نہ جانے ہم کہاں ہوں گے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین



قاتلانہ حملے کے بعد اپنے قاتلوں کی خود نشاندہی فرمائی:۔

اگر میں شہید کر دیا جاؤں تو میرے قاتل کون ہوں گے

جھنگ کی تاریخی تقریر

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد۔ فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط۔

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدٰی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون۔ وقال اللہ فی مقام آخر یا ایھا النبی جاھد الکفار والمنفقین واغلظ علیھم۔

وقال فی مقام آخر کل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذو الجلال والاکرام۔

وقال اللہ فی مقام آخر؛ کل نفس ذائقۃ الموت۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ظھرت الفتن والبدعۃ وسبت فلیظھر العالم علمہ صدق اللہ وصدق رسولہ النبی الکریم

غیور سنی نوجوانوں:۔

آج کا یہ عظیم الشان اجتماع جو انتہائی شارٹ نوٹس پر یہاں جمع ہوا ہے۔ اس کی غرض گذشتہ رات کا شیعہ کا وہ جارحانہ عمل ہے جو انہوں نے مجھ پر اور میرے ساتھیوں پر قاتلانہ حملے کی صورت میں کیا ہے۔ صرف جھنگ ہی نہیں پاکستان کا ہر سنی اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہو چکا ہے کہ عرصہ ۱۵ برس سے میں شیعہ فرقہ کے خلاف سرگرم عمل ہوں۔ اور عرصہ ۴ سال سے اہل سنت کی ایک نوجوان منظم تنظیم سپاہ صحابہ کے نام سے کراچی سے لاہ چنار تک شیعہ کے کفریہ عقائد کو سنی عوام پر واضح کرنے میں سرگرم عمل نظر آتی ہے۔ شیعہ کے خلاف یہ آواز حق ہم سوچ سمجھ کر بلند کر رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ جب تک زندگی ہے ہم یہ آواز سوچ سمجھ کر بلند کرتے رہیں گے۔ میں آغاز ہی میں یہ بات کہنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور اپنے رب پر بھروسہ کر کے کہنا چاہتا ہوں۔ اور مجھے امید ہے کہ کہ اگر ایسا ہو گیا تو رب العزت میرے الفاظ کو شرف قبولیت سے نواز دیں گے۔ میرے الفاظ یہ ہیں کہ **اگر خدا نخواستہ شیعہ نے اپنے مذموم عزائم کے ساتھ مجھے قتل کر دیا تو میرا لہو پاکستان کی دھرتی پر شیعہ کے غیر مسلم**

ہونے کا سبب بن جائے گا۔ اور یہ سودا میرے لئے مہنگا نہیں ہے۔
موت ایک حقیقت ہے۔ اور اس نے ضرور آنا ہے۔ اور اپنے وقت پر آنا ہے۔ اور اس موت کو لانے والا صرف ایک ہے اور کوئی نہیں۔

موت کو لانے والا ایک ہے۔ آئے گی بھی اپنے وقت پر اور آئے گی بھی ضرور یہ وہ عقیدہ ہے کہ جو ہر مسلمان کے دل میں گھر کئے ہوئے ہے۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ۔

بہر حال موت ایک حقیقت ہے۔ اور اس نے اپنے وقت پر آجانا ہے۔ اور وقت سے پہلے اس نے نہیں آنا۔ اگر وقت سے پہلے موت نے آجانا ہوتا یا کوئی لا سکتا تو گذشتہ رات کے وقوعہ کے بعد آج میں اس عظیم الشان اجتماع کے سامنے نہ بول رہا ہوتا آپ حیران ہوں گے ہم نے نہ پرچے میں غلط بیانی سے کام لیا ہے اور نہ آپ کے سامنے غلط بیانی سے کام لیں گے۔ لیکن آپ وقوعہ کی حالت سن کر حیران ہوں گے کہ خدا نے ہمیں کیسے محفوظ رکھا۔ گذشتہ شب بھیرہ شہر میں منعقد ہونے والی سیرت کانفرنس جو بھیرہ سپاہ صحابہ کے زیر اہتمام منعقد ہوئی تھی۔ اس سے فارغ ہو کر ہم نے وہاں سے رات ۱½ بجے سفر کیا راستہ میں ایک سرخ رنگ کی گاڑی نے سیال شریف اور نہنگ کے دوران ہمیں کراس کیا۔ وہی گاڑی دریائے چناب کا پل عبور کر کے آگے کماد کے کھیت کی آڑ لیئے ہوئے سڑک پر موجود تھی۔ اس گاڑی کے ذریعہ راستہ بلاک کر دیا گیا۔ گاڑی کی لائٹیں جل رہی تھیں گاڑی سٹارٹ ہے۔ اور ایک شخص جس کی عمر ۲۲، ۲۳ برس کی ہوگی۔ اس کی چھوٹی چھوٹی ڈاڑھی تھی۔ وہ اُسے دھکا لگا رہا تھا۔ مقصد یہ ظاہر کرنا تھا کہ سڑک پر آنے والے یہ سمجھیں کہ یہ گاڑی خراب ہے اچانک اس گاڑی کے پاس جب ہماری گاڑی پہنچی تو راستہ بلاک ہونے کی وجہ سے ہمیں گاڑی روکنا پڑا دو آدمی مسلح ایک طرف کھڑے تھے اور پہلا وار انہوں نے ایک پختہ اینٹ کے ذریعہ سے کیا جس سے گاڑی کا عقبی شیشہ بالکل تباہ ہو گیا۔ اور سپاہ صحابہ پاکستان کے سیکرٹری جنرل جناب محمد یوسف مجاہد کے سر پر وہ اینٹ لگی جس سے وہ زخمی ہیں۔ اینٹ کے فوراً بعد انہوں

نے فائرنگ کی۔ راستہ تنگ ہونے کے باوجود راستہ بلاک ہونے کے باوجود ہم نہیں سمجھ سکے کہ ہم نے وہاں سے اپنی گاڑی کیسے باہر نکالی۔ یہ یقین کیجئے۔ اس تصور میں نہیں تھا کہ ہم وہاں سے کیسے نکل آئے بہرحال زندگی کے دن شاید ابھی اور باقی ہیں اور ہوسکتا ہے کہ رب العزت مجھے اس دن تک زندہ رکھے جس دن شیعہ نے پاکستان کی دھرتی پر غیر مسلم اقلیت قرار پاجانا ہے انشاءاللہ آپ کو معلوم ہے میں نے ایک عرصہ سے جھنگ کی فضا کو مثالی پرامن فضا بنا کر پیش کیا۔ اور اس دوران ایسے ایسے سنگین واقعات آئے جن واقعات کو بڑی حکمت عملی کے ساتھ ہم نے نبھایا ہے۔ اور یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ تخریب کار اور امن پسند کا امتیاز شاید کرلیا جائے۔ میں چند ایک واقعات کا تذکرہ لازمی سمجھتا ہوں۔ یہی جھنگ ہے جس جھنگ میں کبھی باب عمر پر پانچ نوجوانوں نے جان دی تھی لیکن اس کے باوجود آج تک اس دروازے پر دوبارہ عمر بن خطاب کا نام تحریر نہیں کیا جاسکا گذشتہ محرم پر بعینہٖ اسی طرز کا واقعہ پھر رونما ہوا چاہتا تھا آپ لوگوں کو کانوں کان کچھ خبر نہیں ہے۔ رات کے ٹھیک ۱۱ بجے اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے میں نے اس واقعہ کو سنبھالا۔ اور شہر قتل و غارت گری سے محفوظ رہ گیا۔ ایک دوکان پر بورڈ آویزاں ہے۔ سردن باب عمر رضؓ گیٹ انتظامیہ کے ایک آفیسر شیعہ کے مطالبے پر یہ حرکت ہوئی کہ یہ بورڈ یا اتار لیا جائے۔ یا عمر رضؓ کے نام پر کاغذ چسپاں کردیا جائے، بورڈ نہیں اتارا۔ لیکن حضرت عمر رضؓ کے نام پر کاغذ چسپاں کردیا گیا۔ اس وقوعہ کی اطلاع رات کے تقریباً ۱۱ بجے جھنگ سٹی کے سپاہ صحابہ کے نوجوانوں نے مجھے دی ہے صبح شیعہ کا ساتویں کا جلوس ہے رات گیارہ بجے یہ حرکت کی گئی ہے ظاہر ہے کہ اب دو ہی راستے تھے۔ یا تو اس بے غیرتی کو برداشت کرتے یا غیرت کے ساتھ ڈٹ جاتے۔ وقت بالکل نہیں، عین اسی وقت میں نے انتظامیہ سے رابطہ قائم کرکے کہا آپ شہر میں قتل وغارت چاہتے ہیں۔ یا امن چاہتے ہیں۔ ہم زندہ ہوتے ہوئے یہ برداشت نہیں کرسکتے کہ فاروق اعظمؓ کے نام پر ہماری زندگی میں شیعہ اقلیت کو خوش کرنے کے لئے کاغذ چسپاں کردیئے جائیں۔ ہم اپنی زندگی میں یہ برداشت نہیں کرسکتے۔ ہم یا مٹ جائیں گے تب یہ حرکت ہوگی۔ اور اگر ہم زندہ ہیں تو یہ حرکت نہیں ہوگی۔

یہ رات گیارہ بجے کی بات ہے۔ اس سنگین صورتِ حال کو کس طرح سنبھالا، کس طرح نبٹایا۔ الحمد للہ وہ چٹیں جسپاں شدہ کاغذ فاروق اعظم رض کے نام سے ہٹائی گئیں اور نام کر اسی طرح نمایاں کیا گیا۔ اور یہ وقت نکل گیا۔ کانوں کان کسی کو علم نہیں، میں نے نہ اس کو ایشو بنایا۔ اور نہ اس پر آواز اٹھائی نہ اس پر احتجاج کیا۔ اس لئے کہ ہم نے اس واقعہ کو پرامن فضا میں سنبھال لیا۔

گرامی قدر:-

پھر اسی جھنگ میں احمد پور سیال میں سنی نوجوان کو بغیر کسی جرم کے شہید کیا گیا وہ آپ کے اسی شہر سے جا رہا تھا۔ جامعۃ العزیز شیعوں کا ایک کفر گڑھ ہے۔ جس سے اس نوجوان پر فائرنگ کی گئی اور نتیجہ میں وہ شہید ہوا، ۳۰۲ کا پرچہ درج ہے۔ آج اس وقوعہ کو تقریباً پانچ ماہ ہونے کو ہیں، ایک ملزم بھی ۳۰۲ کے کیس میں گرفتار نہیں کیا گیا، ہم نے اس سنگین کیس کو بھی ایشو نہ بنایا۔ اور پرامن سرد جنگ لڑنے کو مناسب سمجھا۔ قانونی لڑائی لڑنے کو مناسب سمجھا۔ ٹیبل کی گفتگو کو مناسب سمجھا۔ زبانی گفتگو کر مناسب سمجھا۔ جبکہ یہ ظلم بھی ہم پر ڈھایا گیا کہ ۷، ۳۰ میں ہمارے ساتھی ۲۲ دن تک جیل میں رہے اور ۳۰۲ کا ایک شخص بھی ایک دن کے لئے حوالات میں نہیں آیا۔ لیکن اتنے بڑے واقعہ کو بھی ضلع کی فضا کو پرامن رکھنے کے لئے حذف کیا۔ قانونی جنگ لڑنے کو مناسب سمجھا۔

سامعین محترم:-

آپ کے جھنگ سٹی میں صدیق اکبر رض سیدنا فاروق اعظم رض اور عثمان بن عفان رض رضوان اللہ علیہم کے نام لکھ کر آگے نقل کفر کفر نہ باشد (معاذ اللہ)

آگے کتا لکھا گیا ہم نے مجرم پکڑا آج میں ضلعی انتظامیہ پر ہی نہیں، صوبائی انتظامیہ پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر میری زندگی ختم ہو گئی ہے۔ تو ختم ہو گئی سہی لیکن تمہیں ایک رات بھی چین کی نیند نہیں سونے دونگا۔

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

جھنگوی جیوے — ہزاروں سال

جھنگوی جیوے　　ہزاروں سال

یہ نامزد پرچہ ہم نے دلوایا۔ شیعوں کی عورتیں، صحابہ کرام کا نام لکھ کر آگے کتا لکھنے دالی ہیں۔ آج تک ایک مجرم بھی گرفتار نہیں ہوا۔ اسی جھنگ صدر میں معاویہ رضؓ کا نام لکھ کر معاذ اللہ یہی لفظ کتا لکھا گیا ہم نے اس کے فوٹو لئے نامزد پرچہ دیا۔ آج تک اس کا مجرم بھی گرفتار نہیں ہوا۔ ہم نے پھر یہ مناسب سمجھا کہ ہم سرد جنگ لڑتے ہیں۔ قانونی لڑائی لڑتے ہیں۔ میز کی گفتگو کر لیتے ہیں۔ شاید کسی صورت میں حالات سنبھل جائیں تاہم یہ سلسلہ جاری رہا گذشتہ محرم میں چنیوٹ میں شیعوں نے اپنے تعزیہ کو خود آگ لگائی میری جماعت سپاہ صحابہ کے تین کارکن بے گناہ ملوث کئے۔ ۲۲ دن تک وہ بے گناہ اندر رہے۔ احتجاج کیا سامنے سٹیج پر نہیں لائے۔ گفتگو کی ایک سپاہی سے لے کر ڈی آئی جی تک اس بات کو تسلیم کرتا تھا کہ یہ آدمی بے گناہ ہیں کسی طرح محرم امن سے گذر جائے حیرت کی انتہا ہے۔ یا یوں سمجھ لیں کہ ہماری مظلومیت کی انتہا ہے کیا محرم امن سے گزارنے کے لئے ہمیں بغیر کسی جرم کے جیل میں رکھنا لازمی ہے۔ محرم امن سے گزارنے کے لئے ہمیں بے قصور جیل میں رکھنا لازمی ہے۔

محرم کی تمام بدمعاشیوں کو
محرم کی تمام کفریات کو
محرم کے تمام دجل کو

شیطنت کو گزارنے کے لئے ہمیں بغیر جرم کے جیل میں رکھنا کیا لازمی ہو گیا ہے میں آج وہی لہجہ دوبارہ لا رہا ہوں جو کچھ عرصہ پہلے تھا، آگ لگتی ہے لگ جائے۔ تباہی ہوتی ہے ہو جائے۔ کوئی مٹتا ہے مٹ جائے۔ لیکن زیادہ دیر شیعہ کا کفر شیطنت، دجل، بے حیائی، فلاظت، برداشت نہیں کی جائے گی۔

شیعوں میں جنگ میں اہل سنت کی دوکان سے تمہارے لئے پانی پینا تنگ کر دوں گا۔

زمین اب تمہارے لئے تنگ ہو جائے گی۔ مجھے شیعیت کا بیج مٹا کر مرنا ہے۔

لشکار ہے لشکار ہے　　شیر کی لشکار ہے۔

للکارے ہے للکارے ہے　　شیر کی للکار ہے۔
اب ہمارا ایک ہی کام　　انتقام انتقام
جیوے جیوے　　حق نواز

شعیو سنو تم بدمعاشی سے باز نہ آؤ۔ اگر میں زندہ رہا۔ آئندہ تم مجھے ساتوں محرم کا دن خیرم کا جلوس نکال کر دکھلا دینا۔ یہی گھوڑے یہی میدان تمہاری اور میری اب کھلی جنگ اسی میدان میں ہوگی۔ یا مٹ جائیں گے یا مٹا دیں گے۔

نعرہ تکبیر　　اللہ اکبر
للکارے ہے للکارے ہے　　شیر کی للکار ہے۔

سامعین محترم:۔

میں حالات سے پردہ اٹھا رہا تھا کہ ہم نے کس قدر پُرامن فضا قائم کی ہے الیکشن کے دنوں میں ہمیں تنگ کیا گیا عین الیکشن کے دنوں میں مجھ پر عابدہ حسین کے کہنے پر اغواء کا مقدمہ قائم کیا گیا۔ جو خارج ہوگیا ہے۔ جو بے بنیاد تھا۔ میں اس پر مدعی کے خلاف ۸۲ کی کارروائی کر سکتا تھا۔ لیکن نہیں کی۔ فضا کو پھر پُرامن رکھا۔ سیاسی طور پر اب شیعیت مجھے خطرہ سمجھتی ہے۔ مذہبی طور پر بھی اب وہ مجھے خطرہ سمجھتی ہے۔ لیکن اگر میں زندہ رہا تو خطرہ بن کر رہوں گا۔ نہیں رہا تو نہیں رہوں گا۔

جب تک سورج چاند رہے گا۔　　جھنگوی تیرا نام رہے گا۔
جب تک سورج چاند رہے گا۔　　جھنگوی تیرا نام رہے گا۔

اور میری سنی قوم اس حقیقت سے واقف ہے کہ بے سروسامانی کی حالت میں میں نے شاہ جیونہ کی فرعونیت کو للکارا ہے۔ اور جرأت کے ساتھ للکارا ہے۔ اور آج الحمد للہ اس پوزیشن میں ہوں کہ آئندہ مقابلے میں آنے کی کوئی جرأت نہیں کر رہا۔ اس لئے وہ آج میری جان سے کھیلنا چاہتے ہیں۔ مجھے رب نے زندہ رکھنا ہے تو میں تمہاری چھاتیوں پر مونگ دال کر زندہ رہوں گا۔

للکارے ہے للکارے ہے　　شیر کی للکار ہے۔

للکار ہے للکار ہے ۔ شیر کی للکار ہے۔
للکار ہے للکار ہے ۔ شیر کی للکار ہے۔
یلغار ہے یلغار ہے ۔ شیر کی یلغار ہے۔
یلغار ہے یلغار ہے ۔ شیر کی یلغار ہے۔

ہم نے فضا کو پرامن رکھنے کے لئے بہت مرتبہ سینے پر پتھر کی سلیں رکھی ہیں، فضا کو پرامن رکھنے کیلئے ہم نے بہت ساری اپنی روایات کو توڑا ہے کہ کسی صورت امن قائم رہے اور یہ باور کرایا ہے میری سی قوم نے کہ ہم نے حتی المقدور امن کو تباہ کرنے سے گریز کیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ

۳۰۲ کے کیس میں کوئی ایک ملزم گرفتار نہ ہوا وجہ لیکن اس کے باوجود ہم نے کوئی ایسی راہ اختیار نہیں کی جس سے شہری امن برباد ہو سکتا تھا۔ لیکن غالباً ہماری اس پرامن پالیسی کو بزدلی تصور کر لیا گیا ہے۔ ہم وہی ہیں جو پہلے تھے۔ ہم آج بھی وہی ہیں جو لیبر میں تھے تمہیں بھول ہے ہم نہیں بدلے۔ نہ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں بدل سکتی ہے۔

شاہ جیونہ کے فرعونوں شاہ جیونہ کے جاگیردارو
شاہ جیونہ کے ادباشر رجوعہ کے غنڈوں

تم ۱۰۷، ۱۵۱ کے مقدمہ سے دم دبا کر بھاگتے ہو ہم ۳۰۲۔ جیسے معتقات سہہ کر بھی تمہاری بے حیا آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کر رہے ہیں۔

شاہ جیونہ والو سن لو:۔

ہم کسی کی جان سے نہیں کھیلنا چاہتے۔ لیکن یہ کون سا طریقہ کار ہے۔ کہ ایک اقلیت مذہبی اختلاف کی بنا پر اور سیاسی طور پر اپنی راہ میں روڑا سمجھتے ہوئے ہماری جان سے کھیلنے کے پروگرام تجویز کرے۔ آخر یہ غنڈہ گردی یہ تشدد، یہ بے حیائی اور بربریت کب تک برداشت کی جا سکتی ہے۔ آخر ہم دل رکھتے ہیں۔ پتھر نہیں رکھتے۔ ہم دل رکھتے ہیں سنگ نہیں رکھتے۔ ہم دل رکھتے ہیں۔ اینٹ نہیں رکھتے کہ اس پر کوئی اثر نہ ہو۔ ہم بھی انسان ہیں۔ ہم نے اپنے طور پر کوشش کی ہے۔ کہ صبر و تحمل کے ساتھ اس فضا کو پرامن رکھا جائے۔

لیکن غالباً کسی گہری سازش کے ساتھ تم نے قتل کرنے کی ابتدا چنیوٹ سے کی ہے۔ شیعوں نے تعزیہ کو آگ لگوا کر نواز شریف سے ایک لاکھ روپیہ وصول کیا اور ۲۲ دن تک ہمارے آدمی بے گناہ اندر رکھے۔ کچھ دن گذرے پھر ایک تعزیہ کو آگ لگ گئی اور آگ بھی بڑی ہوشیار ہے ایک مختصر سا حصہ جلاتی ہے باقی کو چھوڑ دیتی ہے۔ پھر آواز اٹھی ہے۔ اب یہ آواز آئی ہے کہ اس تعزیہ کو آگ لگوانے میں حق نواز اور منظور چنیوٹی کا ہاتھ ہے۔ سپاہ صحابہ کے کارکن جلاتے ہیں۔ پھر ہمارے کارکن گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اور انہیں ۴۰ دن اندر رکھا گیا ہے۔ اور میرے اور چنیوٹی کے سر کی قیمت لگا رکھی ہے جو آپ نے اشتہارات میں پڑھی ہوگی۔ کچھ لوگ اس وقت کہہ دیتے ہیں کہ ایسے ہی ہوائی بات ہوگی لیکن گذشتہ رات کے حملے کے بعد یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ وہ بات ہوائی نہ تھی شیعہ مکمل جارحیت پر اتر چکا ہے۔ جیسے میرے برادر محترم جناب ضیاء الرحمٰن فاروقی علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید کا تذکرہ کر رہے تھے۔ "شیعہ احسان الٰہی ظہیر شہید کا قاتل تھا اور ہے۔" لیکن آج تک وہ دندناتا پھر رہا ہے۔

میں آج ہزاروں کے اس نمائندہ اجتماع میں اعلان کر رہا ہوں کہ اگر کل کو مجھے قتل کر دیا جائے تو

میرا قاتل شیعوں کا ایک ذاکر غلام حسین نجفی ہوگا۔
میرا قاتل ساجد علی نقوی ہوگا۔
میرا قاتل سردار زادہ ظفر عباس ہوگا۔
میری قاتل عابدہ حسین ہوگی۔

آج میرے ان الفاظ کو آپ میرا بیان نزع سمجھ لیں۔ اگر کل کو میرے ساتھ کچھ ہوتا ہے تو میرے یہی قاتل ہیں۔ یہی مجرم ہیں ان کے سوا کسی اور کے پاس میرا قتل مت تلاش کرنا۔ باقی رہی موت کی بات میں عزم کر چکا ہوں۔ دنیا مرتی ہے اگر میں مر کے۔

صدیقؓ کے کھاتے لگ جاؤں

اگر میں مر کے سیدہ، طیبہ، طاہرہ، صادقہ، منزہ ام المومنین حضرت عائشہؓ

کے دوپٹے کی آبرو کے کھاتے میں لگ جائے تو یہ میرے لئے سودا مہنگا نہیں ہے۔

شان صدیق اکبرؓ زندہ باد
شان فاروق اعظمؓ زندہ باد
شان عثمان غنیؓ زندہ باد
شانِ علیؓ زندہ باد
سیاستِ معاویہؓ زندہ باد

اور ایک بار پھر میں پورے اعتماد لہجے میں کہتا ہوں کہ **اگر مجھے قتل کر دیا گیا تو میرا لہو پاکستان میں ایک سنی تحریک کو جنم دے گا۔ انشاءاللہ**

اور وہ تحریک شیعہ کو پاکستان کے آئین میں غیر مسلم اقلیت دلوا کر دم لے گی انشاءاللہ۔ مجھے کوئی فکر نہیں ہے۔ موت وقت سے پہلے نہیں آئے گی۔ کوئی دنیا کا کوئی غنڈہ۔ کوئی ابلیس کوئی شیطان وقت سے پہلے نہ میری موت لا سکتا ہے نہ آپ کی موت لا سکتا ہے۔ ہم نے پرچہ درج کروایا ہے۔ ملزم نامزد کئے ہیں اور ان ملزموں کو نامزد کرنے کی میں نے وجوہات بیان کی ہیں۔

آج سے دو ہفتے پہلے ایک سرکاری افسر نے بتلایا تھا کہ ایک میٹنگ ہوئی ہے جس میٹنگ میں مولوی غلام عباس نجفی موجود تھا۔ اس میں طے کیا گیا ہے کہ کہیں اچانک حملہ کر دو نامعلوم افراد کی بنا پر جان چھوٹ جائے گی اس نے مجھے تنبیہ کی کہ اگر کل کو کہیں کچھ ہوتا ہے۔ تو یہ ذکر اس میں ملوث ہوگا میں نے اس بیان پر آج اس کو ملوث کیا ہے۔

سردار زادہ ظفر عباس کے ساتھ آج سے دو ہفتے قبل میری چنیوٹ میں تو تو میں میں ہوئی میں نے اسے جھنجھوڑا ہے۔ اس کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کی ہے۔ میں نے اسے بلیک میلر کہا ہے کہ تو ایک طرف شیعوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ اور ووٹ سنیوں سے لیتا ہے حکومت کے سامنے نیوٹرل بن کر تمام شیعہ کی تخریب کاری کروا تا ہے۔ یہ ساری گفتگو اس کے ساتھ میری ہو چکی ہے اور میں اسے کہہ چکا ہوں کہ تمام شرارتوں کا بانی تو ہے چنانچہ اس نے غالباً اپنے جاگیردارانہ ذہن کے ساتھ یہ طے کیا ہے کہ وہ مجھ سے یہ بدلہ اور انتقام

ے لیکن سردار زادہ کو بھول جانا چاہیئے۔ اگر میں مر گیا، نسل تیری بھی مٹا دی جائے گی۔

سامعین محترم:- میں نے اس بنیاد پر اس کا نام رکھا ہے۔

ساجد نقوی کو کیوں رکھا ہے۔ وہ نفاذ فقہ جعفریہ کا سربراہ ہے۔ میں آج فقہ جعفریہ پر کوئی لمبی بات نہیں کرتا، یہ وہ غلیظ فقہ ہے۔ جس میں تھوک کے ساتھ استنجا جائز ہے۔ اس گندی فقہ کے نفاذ کا وہ سربراہ ہے۔ اور اس کو میں نے کیوں رکھا ہے فضل حق کے ضمانت کیس میں وہ غنڈے لا کر سپریم کورٹ کی عمارت کے باہر بیٹھ جاتا تھا، نعرے بازی کرتا تھا، عدالت کے ذہن پر چھا جانے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ عدالت کے ذہن پر اپنا رعب ڈالتا رہا ہے، سپاہ صحابہ اسلام آباد، سپاہ صحابہ راولپنڈی سپاہ صحابہ حسن ابدال نے بروقت اقدام کر کے اُسے سپریم کورٹ کے باہر غنڈہ گردی اور اس کی نعرہ بازی اس کی تشدد آمیز حرکات کا نقد جواب دیا ہے۔ جس کی بنیاد پر ساجد نقوی کو یہ غصہ تھا کہ عین سپریم کورٹ کے باہر اُسے کیوں للکارا گیا ہے۔ میں نے ان کرائمز کی بنیاد میں یہ تین ملزم ایما میں رکھے ہیں کہ ان کی ایما پر مجھ پر حملہ کروایا گیا ہے، اور مزید میں نے چند ملزم نامزد کئے ہیں۔ جنہوں نے گورنمنٹ کالج میں تقریریں کی کہ گولیاں ہماری اور سینہ حق نواز کا۔ چنیوٹ میں تقریریں کیں۔ جن میں ایک امیر حسین ایم این اے کا بیٹا بھی شامل ہے۔ ایک اس کا بھائی بھی شامل ہے۔ وہاں تبرا کیا ہے۔ بکواس کی ہے۔ اور یہ تقریر کی گئی ہے کہ گولیاں ہماری ہوں گی اور سینہ حق نواز کا ہوگا۔ ہم ان کی یہ گفتگوئیں اور تقاریر چنیوٹ ڈپٹی کمشنر کی ٹینگ میں زیر بحث لائے ہیں۔ ان پر پرچہ کا مطالبہ کیا ہے لیکن آج تک اس کے خلاف بھی کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ ہم بھر فضا کو پرامن رکھنے کی غرض سے خاموش رہے۔ ان تقاریر کی بنیاد پر میں نے ان کے نام دیئے ہیں کہ یہی اس جرم کا ارتکاب کرنے والے ہیں۔ اپنے طور پر کوشش کی ہے کہ بغیر کسی وجہ سے کسی شخص کا نام پرچہ میں نہ دیا جائے۔ چاہے وہ کتنا ہی مخالف کیوں نہ ہو۔

ہم قتل و غارت گری نہیں چاہتے۔ فساد نہیں چاہتے۔ لڑائی نہیں چاہتے۔ لیکن شعیو بھول جاؤ۔ ہم کنجری کی اولاد نہیں ہیں۔ ہم بے غیرتی کی زندگی بھی نہیں گزارنا چاہتے

یہ نہیں بھول جانا چاہیئے اس بنیاد پر پرچہ درج کروایا ہے۔ اگر ملزم گرفتار نہ ہوئے۔ اگر ملزموں کو حکومت نے گرفتار نہ کیا تو پھر حکومت کے ساتھ اسی میدان میں مڈبھیڑ ہوگی۔ یا وہ جیتیں گے یا ہم جیتیں گے۔ اگر تم چین کی نیند سونا چاہتے ہو تو ملزم پکڑو۔ ورنہ ہم نہ خود سوئیں گے اور نہ تم کو سونے دیں گے۔ نہ خود چین کریں گے اور نہ تمہیں چین کرنے دیں گے۔ بہت تعاون کیا اور تعاون کے صلے بھی حاصل کرلئے بہت تعاون کیا اس کے پھول بھی حاصل کرلئے۔ زندگی انسان کو عزیز تر ہوتی ہے۔ لیکن میں آج اعلان کرتا ہوں کہ مجھے اپنی زندگی ناموسِ اصحابِ رسول سے زیادہ عزیز نہیں ہے۔ میں نے کراچی سے پشاور تک شیعہ کا دجل، شیعہ کا کفر، شیعہ کی شیطنت، شیعہ کی ضلالت، شیعہ کی گمراہی، اور شیعہ کی تمام تر برائیوں سے پردہ چاک کیا ہے چوکوں پر چوراہوں پر بڑے بڑے بازاروں اور شہروں میں میں نے ان کا کفر بیان کیا ہے۔ میں جیسے کراچی میں شیعوں کو کافر کہتا ہوں۔ اسی طرح میں جھنگ میں شیعوں کو کافر کہتا ہوں۔ اسی طرح پشاور میں شیعوں کو چوک یادگار کی دو گھنٹے کی تقریر میں کافر کہہ چکا ہوں۔ اور ان کا کفر بیان کر چکا ہوں۔ اسی طرح آج بھی جھنگ میں شیعہ کو کافر کہتا ہوں۔ اعلانیہ کافر کہتا ہوں کہ۔

شیعہ کائنات کا بدترین کافر ہے۔

شیعہ کائنات کا غلیظ ترین کافر ہے۔

شیعہ ہندو سے بڑا کافر ہے۔

شیعہ سکھ سے بڑا کافر ہے۔

شیعہ عیسائی سے بڑا کافر ہے۔

شیعہ پارسی سے بڑا کافر ہے۔

شیعوں اگر تم نے ماں کا دودھ پیا ہے۔ کسی کتی کا دودھ نہیں پیا تو میرے ان الفاظ کو بجائے گولی سے نمٹنے کے ہائی کورٹ عدالت میں لے جاؤ تمہارا کفر اگر ثابت نہ کردوں تو پھر گولی مار دینا۔

سامعین محترم

شعیوں

شعیوں

تمہارے گرو ۔ تمہارے پادری، تمہارے پوپ کائنات کے ملعون ترین کافر خمینی نے بدنام زمانہ کتاب کشفِ اسرار میں حضرت فاروق اعظمؓ کو اصلی کافر اور زندیق لکھا ہے ۔ اُس کے کفر کی بنا پر

میں خمینی کو دن میں ہزار مرتبہ مرتد اور کافر کہنا ایمان سمجھتا ہوں ۔

خمینی پر لعنت

بے شمار

سامعین محترم !

عابدہ حسین کو اپنا سورج غروب ہوتا نظر آتا ہے ۔ تو وہ ساتھیوں کی پشت پناہی کر رہی ہے ۔ وہ اب چیختی اور چلاتی ہے کہ میرے کام اب نہیں ہوتے ۔ لندن میں بیٹھ کر کام نہیں کئے جاتے ۔ کام جنگ میں بیٹھ کر کئے جاتے ہیں ۔ اُسے اپنی سیاسی شکست غالباً مستقبل میں نظر آ رہی ہے اس لئے وہ شیعوں کی پشت پناہی کر رہی ہے ۔ شاہ جیونہ کا جاگیردار اپنے غرور کا سورج ڈوبتا دیکھتا ہے ۔ تو سازشیوں کی پشت پناہی کر رہا ہے ۔ رجوعہ کا ایک سردار زادہ جسے سردار زادہ کہنا حرام ہے وہ کوئی اور شئے ہے ۔ وہ کوئی اور نسل ہے ۔ اُسے بھی غالباً چونکہ مجھے چینوٹ میں داخل ہونے بھانہ میں داخل ہونے کے مواقع مل گئے جسے انہوں نے قبائلی علاقہ سمجھ رکھا ہے ۔ یا جسے انہوں نے ماں کا دودھ سمجھ رکھا تھا ۔ اُسے بھی خطرہ نظر آیا ہے کہ شاید سنی بیدار ہوں ۔ یہ تمام تر سیاسی انتقامات لینے کی سازش ہیں ۔ اور پروگرام ہیں ۔ **میں زندہ رہوں لڑوں گا اسی طرح جس طرح لڑنے کا حق ہے ۔ مر گیا تو میرا لہو بھی تم سے انتقام لے گا ۔ انشاءاللہ لے گا موت زندگی برابر کر چھوڑی ہے ۔** اس نے زندہ رکھنا ہے ۔ اس کی مرضی ہے ۔ اس نے مارنا ہے تو اس کی مرضی ہے ۔ مسئلہ یہی ہے جو تم پر واضح کر دیا ہے کہ شیعہ کل بھی کافر تھا اور آج بھی کافر ہے

میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا ۔ شیعہ کو کئی قسم کا دکھ ہے میرے ساتھ میں وہ واحد مولوی ہوں تحدیث نعمت کے طور پر کہہ رہا ہوں ۔ تکبراً نہیں ۔ اللہ مجھے تکبر سے محفوظ رکھے ۔ ابھی بے نظیر کو وزیر اعظم بنے تین دن ہی ہوئے تھے جب میں نے کہا تھا کہ یہ عورت شیعہ عورت کافر عورت برسر اقتدار ہے ہم اسے برداشت نہیں کریں گے ۔ باقی آوازیں سب بعد میں اٹھی ہیں ۔ انشاءاللہ اپنے کاز پر بروقت آواز اٹھائی ہے ۔ اور جرأت کے ساتھ اٹھائی ہے ۔ انہیں اس

بات کا بھی دکھ ہے کہ میں نے کراچی سے خیبر تک یہ سوچ کیوں دے دی ہے کہ پاکستان واضح سنی اکثریتی آبادی ہے۔ اس کا صدر اور وزیر اعظم سنی مسلمان ہونا چاہیئے۔ میں نے یہ سوچ کیوں پیدا کردی ہے کہ پاکستان واضح سنی اکثریتی آبادی ہے اس کو سنی سٹیٹ بننا چاہیئے۔ اگر ایران کے آئین میں یہ لکھا جاسکتا ہے کہ ایران کا صدر اور وزیر اعظم شیعہ اثنا عشری ہونا لازمی ہے۔ سنی العقیدہ مسلمان ایران کے آئین کی روشنی میں اس کا صدر نہیں بن سکتا۔ سنی العقیدہ مسلمان ایران کے آئین میں ایران کا وزیر اعظم نہیں بن سکتا۔ ایران کا سرکاری مذہب شیعہ اثنا عشری لکھا گیا ہے۔ ایران کے دستور میں لکھا گیا ہے۔ ایران کے آئین کی وہ کاپیاں پاکستان میں ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کی گئی ہیں۔ اگر ایران میں سنی صدر نہیں بن سکتا۔ اگر ایران میں سنی وزیر اعظم نہیں بن سکتا۔ تو پاکستان میں آکسفورڈ یونیورسٹی میں ننگا ڈانس کرنے والی ایرانی نسل کی لڑکی بھی برسر اقتدار نہیں رہ سکتی ہے۔

ہمیں چاہیئے کہ اس کا تختہ آج الٹیں یا کل الٹیں یہ تختہ الٹا دیا جائے پاکستان سنی گا ہے یہاں سنی اکثریتی آبادی ہے۔ ۲۷ K پوسٹیں سنیوں کا حق ہے۔ کلیدی عہدے سنیوں کے ہیں۔ ۴۲ سال سے ہمارا حق غصب کیا گیا ہے ہم یہ حق۔

بہادری کے ساتھ

جرأت کے ساتھ

دلیری کے ساتھ۔ لینا چاہتے ہیں۔ یہ آواز وہ ہے جو شیعہ کو رات چین سے سونے نہیں دیتی۔ اور وہ میرے وجود سے کھلنا چاہتے ہیں۔ اب مرضی سینوں آپ کی ہے۔ اس آواز پر لبیک کہو یا میری جان سے ہاتھ دھو بیٹھو۔

نور جہاں کے بیٹے! او نور جہاں کی نسل

نور جہاں کی گود میں پرورش پانے والی اوباش نسل

موت وقت سے پہلے نہیں آسکتی موت کا وقت متعین ہے۔

سامعین گرامی!۔

یہ وہ آواز ہے جس کو پورے ملک میں جرأت کے ساتھ بلند کر دیا گیا ہے۔ سنی نوجوان

نے اس آواز پر لبیک کہی ہے۔ اور ایک سبب شیعہ کی بے چینی کا یہ بھی بنا ہے کہ چوک یادگار پشاور میں کم از کم تین ہزار کا اجتماع تھا جس میں شیعہ کے کفر پر دو گھنٹے میں نے بات کی ہے۔ پھر ایبٹ آباد کے پارک میں یہاں کم از کم دس ہزار کا اجتماع ہے۔ میں نے ۱½ گھنٹہ شیعہ کے کفر پر بات کی ہے۔ پھر راولپنڈی بری چوک پر یہاں محتاط اندازے کے مطابق ۱۵ ہزار کا اجتماع تھا۔ میں نے ۱½ گھنٹہ شیعہ کے کفر پر بات کی ہے۔ کراچی کے چوکوں پر شیعہ کا کفر بیان کیا ہے شیعیت اس سے بوکھلا اٹھی ہے۔ اس نے سنی نوجوان کو جب اپنے حقوق کی طرف لپکتا ہوا دیکھا ہے۔ سنی نوجوان کو اپنا حق سمجھتا ہوا دیکھا ہے۔ اور جب میں نے اسی سنی نوجوان کو للکارا ہے کہ تو زندہ ہے اور اصحاب رسول کو ماں کی گالی دی جا رہی ہے۔ تو زندہ ہے اور شیعہ بہن کی گالی بیٹی کی گالی اور وہ بھی زبانی نہیں کہ بات آئی گئی ہو جائے وہ بھی تحریر کی صورت میں جس نے صدیوں تک باقی رہنا ہے۔ یہ گالی اور سنی نوجوان زندہ جب شیعہ کا وہ تبرا وہ غلاظت شیعہ کا وہ کفر میں نے چوکوں پر بیان کیا ہے۔ اور شیعیت کے خلاف ایک نفرت پھیلائی ہے۔ حتیٰ کہ بری چوک راولپنڈی میں ڈپٹی میئر صدارت کر رہا ہے۔ میں نے تقریر کے دوران کہا بری چوک کیا ہوتا ہے آج کے بعد اسے سنی چوک کہو۔ ابھی تقریر جاری تھی کہ سپاہ صحابہ کے نوجوان سنی چوک کا بورڈ لکھوا کر لائے اور ڈپٹی میئر نے اعلان کیا کہ آج کے بعد یہ سنی چوک ہے۔ یہ وہ آواز ہے۔ جس آواز سے شیعیت بوکھلا اٹھی ہے۔ اسے مجھ سے سیاسی خطرہ ہے۔ اسے یہ خطرہ بدستور لگا ہوا ہے کہ اگر یہ شخص کبھی اسمبلی میں پہنچ گیا، تو ہمارے کفر پر ضروریات کرے گا۔ اور میں زندہ رہا۔ اور اسمبلی میں پہنچ گیا۔ تو شیعہ کے کفر کو ہر حالت میں اسمبلی کی میز پر لا کر چھوڑوں گا۔ انشاء اللہ لا کر چھوڑوں گا۔

صدیق رضی اللہ عنہ کا دشمن مسلمان سمجھا جائے

عائشہ رضی اللہ عنہا کا باغی مسلمان سمجھا جائے یارو

قیامت آگئی ہے۔ انہیں یہ خطرہ ہے انہی خطرات کے پیشِ نظر وہ آج میرا جان سے کھیلنا چاہتے ہیں، ۳۰۲ کے مقدمہ کے علاوہ اس ضلع میں پورے ۶۳ کیس میرے خلاف درج ہیں۔ ہائی کورٹ میں ڈپٹی

کمشنر نے مجھے انتہائی خطرناک آدمی ثابت کرنے کے لئے باقاعدہ مقدمات کو ترتیب دے کر پیش کیا ہے۔ ۶۳ مقدمے آپ کے ضلع میں مجھ پر بنائے گئے ہیں۔ ان مقدمات میں ۳۰۲۔ ان مقدمات میں ۱ عدد ان میں ڈکیتی اور چوری تک کے مقدمات درج ہیں۔ حد ہو گئی میری کردار کشی کی، انتہا ہو گئی ظلم و ستم کی۔ جب ۳۰۲ کے مقدمات کی وجہ سے بھی شیعہ میری آواز حق نہیں روک سکا۔ ڈکیتی اور چوری کے مقدمات جھوٹے درج کروانے کے بعد بھی وہ میری کردار کشی نہیں کروا سکا۔ وہ مجھ سے میری سنی قوم کو نہیں توڑ سکا۔ بلکہ اُسے میں ایک سیاسی خطرہ بن کر نظر آ رہا ہوں تو وہ اب براہ راست میری جان سے کھیلنا چاہتا ہے۔ میں ایک بار پھر کہتا ہوں کہ میں قتل و غارت گری پر یقین نہیں رکھتا فساد پر یقین نہیں رکھتا۔ مذہبی اختلاف کو دلائل پر مٹانے پر یقین رکھتا ہوں تمہیں بارہا ہائی کورٹ آنے کی دعوت دے چکا ہوں۔ لیکن اگر تم میری جان سے کھیلو گے تو پھر تمہارا بیج پاکستان کی سپاہ صحابہ مٹا کر دم لے گی۔

سپاہ صحابہ زندہ باد

سپاہ صحابہ زندہ باد

سامعین محترم :-

یہ آخری حربہ ہے کہ مجھے جان سے مار دیں۔ میں اگرچہ آج بھی آپ سے مخاطب ہونے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ میں ایک بار پھر چاہتا تھا کہ چلو اس کو پھر پرامن فضا میں گزار لیا جائے۔ میں نے شہر میں صبح کسی کو اطلاع نہیں دی۔ اطلاعاً تھانے چلا گیا۔ رفتہ رفتہ جنگل کی آگ کی طرح یہ خبر پھیل گئی اور اس وقت پورے ملک میں یہ خبر پھیل گئی ہے۔ جبکہ اخبارات کل آئیں گے کس طرح پھیل، ٹیلی فون کے ذریعہ مجھے دوست احباب نے مجبور کیا ہے کہ آج احتجاجی جلسہ ہونا لازمی ہے۔ زیادہ صبر کا مظاہرہ کرنا برے نتائج کا پیش خیمہ ثابت ہوگا اس لئے میں نے دوست احباب کی یہ رائے تسلیم کی ہے۔ اور آپ کو شارٹ نوٹس پر دعوت دی۔ میں داد دیتا ہوں آپ کے جذبے کی اور داد دیتا ہوں آپ کو کہ آپ نے حوصلہ افزائی کی اور داد دیتا ہوں کہ آپ نے سنی کاز کے ساتھ محبت اور اصحاب رسول کے ساتھ عقیدت کی۔ آپ شارٹ نوٹس پر اتنی بڑی تعداد میں تشریف لائے ہیں آپ کو میرے مکاتب فکر کے علماء اس وقت سٹیج پر نظر آ رہے

ہیں۔ یہ رب العزت کا بہت بڑا احسان ہے۔ کہ آج اس پرفتن دور میں بھی جھنگ کے علمٰ گویا ایک کبنہ شمار ہوتے ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ یہ بہت بڑی نعمت ہے۔ میں علمٰ کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اپنے عزیز کی طرح بھائی کی طرح اور بچے کی طرح ساتھ دیا ہے۔ آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے ساتھ دیا ہے۔ اسی کے ساتھ علمٰ کی مغرب کے بعد ایک میٹنگ ہوئی ہے۔ جس میں طے پایا ہے کہ انجمن تاجران سے دوکان داران سے شہری سنی عوام سے پرزور الفاظ میں اپیل کی جائے کہ وہ پرسوں مکمل ہڑتال کریں۔ اس غنڈہ گردی کے خلاف۔ میں آپ کی وساطت سے اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میں نے دین کی جنگ لڑی ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میں نے مذہب کی جنگ لڑی ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میں نے امہات المومنین کے تقدس کی جنگ لڑی ہے آپ سمجھتے ہیں کہ میں نے ناموس اصحاب رسول کی جنگ لڑی ہے۔ بچے برباد ہوئے گھر برباد ہوا۔ ہتھ کڑی آئی بیڑی آئی جیل آئی، مشکلات آئیں، مصیبتیں آئیں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ہماری لائن صحیح ہے۔ تو پرسوں کو آپ مثالی ہڑتال کر کے ثابت کر دیں کہ سنی قوم اب انتقام لیئے بغیر چین کی نیند نہیں سوئے گی۔

اب ہمارا ایک ہی کام انتقام انتقام

اب یہ آواز پورے شہر ہی کی نہیں پورے ضلع کی نمائندگی کر رہی ہے۔ کیا میں آپ کی وساطت سے انجمن تاجران سے اپیل کر دوں کہ پرسوں مثالی ہڑتال ہو۔

(تمام مجمع اٹھ کر کھڑا ہو گیا کہ ہڑتال ضرور ہو گی اور ہر قیمت پر انتقام لیا جائے گا)

آج کا یہ مثالی اجتماع باب عمرؓ کے جلسے کی یاد تازہ کر رہا ہے۔ آج کا یہ مثالی اجتماع الکیشن کی یادیں تازہ کر رہا ہے۔ سینوں تم منظم ہو جاؤ، جاگیرداری دفن ہو جائے گی۔

سینوں تم منظم ہو جاؤ رفض دفن ہو جائے گا۔

سینوں تم منظم ہو جاؤ کفر دفن ہو جائے گا

سینوں تم منظم ہو جاؤ اصحاب رسول کے خلاف نکلنے والی زبان ہمیشہ کے لئے گنگ ہو جائے گی۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

اپنی مسجد میں آخری خطبہ جمعہ دیا

اس خطبے میں قتل کی سازش کو

بے نقاب کیا

آخری خطبہ

ایک ایک لفظ الہامی

۱۶، فروری ۱۹۹۰ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ ۔
وقال اللہ تبارک وتعالیٰ فی مقام آخر ۔ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۔ وقال اللہ فی مقام آخر لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علیٰ شرکم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم ۔

سامعین گرامی قدر ۔

عزیز نوجوانوں بہت سی مجبوریوں کے باعث کچھ عرصہ سے بعض جمعوں میں میری غیر حاضری ہو جاتی ہے ۔ اس غیر حاضری کا جہاں آپ کو احساس ہے وہاں مجھے بھی اس غیر حاضری کا زبردست احساس ہے کوشش ہوتی ہے کہ ملک کے کسی بھی حصہ میں ہوں جمعہ سے غیر حاضر نہ ہوں لیکن کچھ دنوں سے اپنے مقدمات اور کچھ دیگر جماعتی مجبوریوں نے مجھے اس غیر حاضری پر مجبور کیا ہے جس پر میں بہر حال معذرت خواہ ہوں ۔ اور میں یہ امید کرتا ہوں کہ آپ حضرات میری ان مجبوریوں کے پیش نظر اس غیر حاضری کو محسوس نہیں کریں گے ۔ اور مسجد کی رونق اسی طرح برقرار رکھیں گے جس طرح کہ پہلے رکھتے ہیں ۔

سامعین محترم ۔ آپ حضرات کو بخوبی علم ہے کہ میری گفتگو کا اصل مستقل عنوان مدح اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے ۔ اور میں کئی بار اس پر سیر حاصل بات کر چکا ہوں کہ اصحاب رسول دین کے لئے بنیادی اور اساسی حیثیت کے مالک ہیں ۔ قرآن وسنت کی صورت میں ہم اور ہمارے سمیت پوری دنیا کے مسلمانوں تک دین اصحاب رسول کی وساطت سے پہنچا ہے ۔ وہ دین کے اولین راوی ہیں ۔ انہوں نے یعنی اصحاب رسول نے وحی کے ایک ایک لفظ کو محفوظ کیا ہے ۔ چاہے وہ وحی قرآن کی صورت میں ان کے سامنے آئی چاہے وہ وحی احادیث رسول کی صورت میں ان کے سامنے آئی ۔ انہوں نے اس کا ایک ایک لفظ محفوظ کیا ہے اور پوری

دیانتداری کے ساتھ اسے محفوظ کیا ہے۔ اصحاب رسول کی دین کو نقل کرنے میں دیانتداری کے ثبوت کیلئے میں ایک حدیث نبوی کا واقعہ پیش کرتا ہوں۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مسئلہ پوچھتے ہیں۔ عرض کرتے ہیں آقا ایک شخص چوری بھی کرتا ہے۔ اور زنا بھی کرتا ہے تو کیا ایک زانی اور چور بخشا جائے گا اور جنت جائے گا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر مسلمان ہے۔ مومن ہے تو جنت میں جائے گا۔ چوری اور زنا دونوں خطرناک حد تک جرم ہیں انتہائی غلیظ اور گھناؤنے جرائم میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ دونوں جرم معاشرتی بداخلاقی میں اپنی مثال آپ ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیدہ امت کو سمجھانے کی غرض سے کہ جو شخص عقائد صحیح رکھتا ہو۔ اس کے عقائد میں کہیں کفر اور شرک نہ ہو۔ ارتداد نہ ہو یعنی وہ ایمان لاکر پھر مرتد نہ ہوگیا ہو۔ عقائد اگر اس کے صحیح ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول پر اگر وہ ایمان لائے دل سے لیکن بدعمل ہے چور ہے زانی ہے۔ نماز نہیں پڑھتا۔ روزے نہیں رکھتا اور برائیوں میں مبتلا ہے۔ یہ بدعمل ہے تو درحقیقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک عقیدہ سمجھا رہے تھے کہ اگر ایک شخص کا عقیدہ صحیح ہے اور پھر اس میں یہ خرابیاں پائی جاتی ہیں تو انجام کے لحاظ سے وہ اپنے جرائم کی سزا بھگت کر ایک نہ ایک دن جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ یہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم وضاحت فرمانا چاہتے تھے۔ عقیدہ کی۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ تعجب کے انداز میں دوبارہ سوال کرتے ہیں۔ یارسول اللہ اگرچہ وہ زنا کرے۔ چوری کرے۔ پھر بھی جنت میں جائے گا تعجب تھا انہیں کہ اتنا بڑا جرم اور پھر جنت میں جائے نبی علیہ السلام نے جواب فرمایا کہ ضرور جائے گا۔ بات یہ ہوئی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عقیدہ کی وضاحت فرمانا چاہتے تھے کہ بدعملی سزا کی مستحق ضرور ہے۔ لیکن بدعملی کی بنیاد پر ابدی جہنم نہیں ابدی جہنم بدعقیدگی کی بنیاد پر آتی ہے بدعملی کی بنیاد پر انسان سزا کا ضرور مستحق ہے محدود سزا ہے ابدی سزا نہیں ایک شخص برے کام بھی کرتا ہے۔ نماز نہیں پڑھی تو اس کی سزا ضرور ضرور بھگتے گا۔ روزہ نہیں رکھا تو سزا ضرور بھگتے گا۔ خرچ نہیں کیا ہے طاقت کے باوجود تو اس کی سزا ضرور بھگتے گا۔ چوری کرتا ہے زنا کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے۔ بہرحال کوئی بھی خرابی کر رہا

ہے۔ جو بدعملی کی حد میں آتی ہے وہ اپنی اس بدعملی کی سزا ضرور بھگتے گا۔ لیکن وہ سزا محدود سزا ہوگی لا محدود نہیں ہوگی۔ کچھ عرصہ سزا بھگتنے کے بعد وہ پیغمبر اسلام ؐ کی شفاعت سے جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہوگا۔ نابالغ اولاد کی سفارش سے مسلمان کو فائدہ پہنچے گا۔ باکردار باعمل حافظ قرآن کی سفارش سے بھی مسلمان کو فائدہ پہنچے گا۔ باعمل نیک اور صالح عالم کی سفارش سے بھی مسلمان کو فائدہ پہنچے گا، اور پیغمبر اکرم ؐ کی شفاعت اور سفارش تو یقینی بات ہے کہ ایک شخص کو جہنم سے نکال کر جنت میں لائے گی وہ تو قطعی بات ہے۔ اس پر تو قرآن و سنت کے بے شمار دلائل موجود ہیں۔ اس میں تو قطعاً شک وشبہ کی گنجائش موجود نہیں ہے۔ تو ایک بدعمل شخص اپنے جرم کی سزا بھگت کر جنت میں ضرور داخل ہوگا لیکن اس کا یہ مفہوم نہ سمجھا جائے کہ جنت تو ضرور مل جانی ہے۔ لہٰذا جرم کرتے جائیں نہیں اس لئے کہ جہنم میں ایک منٹ ایک سیکنڈ رہنے کی بھی انسان میں ہمت نہیں ہے چہ جائے کہ ہزاروں سال جہنم میں رہے مسلمان کو یہ سوچنا نہیں چاہیئے کہ چلو میں جرم کرتا ہوں بخشش ہو جائے گی ہو سکتا ہے کہ اس کی اسی جسارت کی بنیاد پر کہ چلو جرم کرتا ہوں بخشش تو ہو جائے گی۔

مرتے وقت اس کا خاتمہ ایمان پر ہی نہ ہو کہ تو ایک شرعی نقطہ نظر سے یہ فائدہ اٹھا کر ایک جرات کی ہے کہ بخشش تو بہرحال ہو جانی ہے۔ تو عین ممکن ہے کہ رب العزت اس کی اسی حالت میں موت دے دے۔ لیکن جب ایمان پر موت نہ آئے تو بخشش کی کوئی صورت نہیں ہے کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔ اس لئے مطلوب یہ نہیں ہے کہ ایک انسان جرم ہی کرتا رہے۔ بتلانا یہ چاہتا ہوں کہ پیغمبر اسلام اس کی وضاحت فرما گئے ہیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سوال کرتے ہیں یا رسول اللہ ؐ کہ اگر ایک شخص چوری کرے زنا کرے پھر بھی وہ جنت میں جائے گا۔ آقا فرماتے ہیں جائے گا۔

جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ عقیدہ کی درستگی بنیادی شرط ہے اگر اس کا عقیدہ صحیح ہے۔ ایمان صحیح ہے۔ اس کے ایمان میں عقیدے میں کفر اور شرک کے گناہ نہیں ہیں۔ یا ضروریاتِ دین میں سے کسی چیز کا انکار نہیں ہے۔ مثلاً قیامت پر ایمان رکھنا ضروریات دین میں سے ہے۔ جنت اور دوزخ پر ایمان رکھنا ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ ملائکہ پر ایمان رکھنا ضروریات دین میں سے ہے آسمانی سچی کتب پر ایمان رکھنا ضروریات دین میں سے ہے۔ رب العزت کی جانب سے آنے والے سچے پیغمبروں کو

تسلیم کرنا ضروریات دین میں سے ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری رسول ماننا اور اللہ کے سوا باقی ساری مخلوق سے اعلیٰ افضل، اکمل تسلیم کرنا یہ بھی ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ ضروریاتِ دین کا مطلب جن کو ماننا ایمان ہو اور جن کا انکار کفر بن جائے اُسے ضروریات دین کہتے ہیں۔ ہر مسلمان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ کون کونسی چیزیں ضروریاتِ دین ہیں کہ کہیں کسی وقت بھی وہ مغالطہ میں اس کا انکار نہ کر بیٹھے۔ ہر مسلمان کو یاد ہونا چاہیئے کہ یہ وہ چیزیں ہیں کہ جن پر ہر حالت میں ہر حال میں ایمان لانا مسلمان کے لئے ضروری ہے، تو میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ ضروریاتِ دین میں یہ شامل ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور ہر شخص سے اعلیٰ اور افضل رسول ہیں۔ یعنی کہ اگر وہ صرف محمد رسول اللہ کو رسول مانتا ہے۔ آخری رسول نہیں مانتا تو گویا اس نے رسول اللہ کو رسول نہیں مانا۔ یہ مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ آخری بھی مانتا ہے۔ رسول بھی مانتا ہے۔ لیکن سب سے اعلیٰ اور افضل نہیں مانتا تو پھر بھی مسلمان نہیں ہے۔ یہ مطلب ہے ضروریاتِ دین کا کہ ان ضروریات دین میں سے ہر چیز کو ہر وقت ماننا اور ان پر ایمان رکھنا ہر مسلمان پر لازمی ہے۔ اور ہر مسلمان پر یہ بھی فرض ہے کہ وہ گھر میں خواتین کو، بچوں کو، رشتہ داروں کو یہ بتلائے کہ یہ یہ ضروریات دین ہیں ان پر ایمان لانا لازمی ہے۔ ان میں سے اگر کسی ایک کا بھی انکار ہو گیا تو پھر وہ شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ مثلاً باقی ساری باتیں مانتا ہے۔ لیکن اللہ کے فرشتوں کو نہیں مانتا یہ شخص مسلمان نہیں ہو سکتا باقی سب کچھ مانتا ہے لیکن قرآن کی صداقت کو نہیں مانتا۔ یہ شخص بھی مسلمان نہیں ہو سکتا، ہر چیز مانتا ہو لیکن وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری رسول نہ مانتا ہو تو مسلمان نہیں ہو سکتا۔ ضروریات دین میں سے کسی ایک چیز کا انکار کفر ہے باقی چاہے ساری چیزوں کو ساری ضروریات دین کو مانتا ہو۔ لیکن کسی ایک ضروری اسلام کے مسئلے کا انکار کر دیا تو وہ پھر مسلمان نہیں رہے گا وہ چیزیں جو قطعی طور پر ثابت ہیں ان پر ہر مسلمان کو ایمان رکھنا ہر اس مسلمان پر فوری ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہلاتا ہے۔ اسی طرح رب العزت کو وحدہ لاشریک ماننا ہر چیز پر ہر وقت قادر ماننا صرف اور صرف اسی ذات کو معبود ماننا۔ اُسے لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ماننا کہ اس کی کوئی مثال نہیں، اُسے عالم الغیب تسلیم کرنا اسے علیم بذات الصدور ماننا اسے حی اور قیوم ماننا، اسے ازلی اور ابدی ماننا۔ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ یہ تسلیم کرنا یہ یقین رکھنا کہ اس کی کوئی بیوی نہیں کوئی بچے نہیں

کوئی اولاد نہیں. کوئی خاندان نہیں کوئی قبیلہ نہیں کوئی کنبہ نہیں. وہ بالکل ایک ہے تنہا ہے یہ عقیدہ رکھنا رب العالمین کے بارے میں ضروریات دین میں سے ہے. اگر کوئی شخص اللہ کو مانتا ہے، اور ساتھ یہ بھی کہے کہ معاذ اللہ اس کی بیوی بھی ہے جیسے عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت مریم علیہا السلام معاذ اللہ اللہ کی بیوی ہیں۔ یا اللہ کو مانتا ہے اور ساتھ کہتا ہے کہ اس کی اولاد بھی ہے، جس طرح عیسائی عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کی اولاد ہیں. تو یہ اللہ کا انکار ہے یہ کفر ہے ضروریات دین کے ہر مسئلے کو ماننا ایمان کے لئے لازم ہے. اللہ کو اس کی صفات کے ساتھ مانیں کہ اس کا کوئی شریک نہیں ہر ایک صفت میں وہ بے مثال ہے. ہر صفت میں علم میں قدرت میں عبادت میں اسے ہر چیز میں تنہا مانے اور بے مثال مانے یہ وہ ضروری عقائد ہیں. جن کو ماننا ضروری ہے، اور جن کے بغیر آدمی مسلمان نہیں رہ سکتا. اگر ضروریات دین پر پورا ایمان ہے اور پھر کہیں اس کی زندگی میں بدعملی آگئی ہو تو پھر یہ شخص اپنی بدعملی کی سزا بھگت کر ایک نہ ایک دن ضرور جنت میں داخل ہو گا. ضروریات دین کی بات کر رہا ہوں، یہ بھی واضح کر دوں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو صحابی رسول ماننا بھی ضروریات دین میں شامل ہے. صحابی تو بہت ہیں. عمر رضؓ عثمان رضؓ، علی رضؓ حمزہ رضؓ طلحہ رضؓ، ابوذر رضؓ ابوھریرہؓ، معاویہ رضؓ سعد بن ابی وقاصؓ یعنی گنتے جائیں تمام صحابی ہے ہیں کوئی شک نہیں ان میں. لیکن اُن صحابہ کرام کی حیثیت کسی اور عنوان سے اپنی ایک مستقل حیثیت ہے. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو صحابی رسول ماننا ضروریات دین میں شامل ہے جس طرح اللہ کو ایک ماننا ضروریات دین میں شامل ہے. محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول ماننا ضروریات دین میں شامل ہے. اللہ کے ملائکہ کو تسلیم کرنا ضروریات دین میں سے ہے. جنت اور دوزخ کو تسلیم کرنا ضروریات دین میں سے ہے. حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری رسول ماننا ضروریات دین میں شامل ہے اسی طرح صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو صحابی رسول ماننا ضروریات دین میں شامل ہے

اللہ ایک ہے یہ ضروریات دین میں سے ہے دلیل اس کی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ یہ واضح عقیدہ ہے. اس میں کوئی

گنجائش نہیں کہ آدمی سوچ لے کہ شاید "احد" کا معنی ایک "صمد" کا معنی بے نیاز
لم یلد و لم یولد ولم یکن لہٗ کفوا احد۔ نہ وہ کسی سے پیدا ہوا نہ اُسنے
کسی کو جنم دیا۔

یہ الفاظ اپنی جگہ واضح ہیں جن کا اور کوئی مطلب نہیں نکلتا۔ اس کے سوا کہ اللہ ایک ہے اور وہ بے نیاز ہے۔ ضروریاتِ دین کی یہ تعریف ہے کہ وہ مسئلہ اتنا واضح اتنا (absolute) اتنا دوٹوک ہوتا ہے کہ اس میں ایک عام آدمی کو بھی مغالطہ نہیں لگ سکتا۔ کوئی شک نہیں ہو سکتا کوئی شبہ نہیں پیدا ہو سکتا۔ جو مسئلہ ضروریات دین میں شامل ہوتا ہے اس کا ماننا اسلام ہوتا ہے۔ اور اس کا نہ ماننا کفر ہوتا ہے۔ تو جس طرح آپ اللہ کو ایک مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ضروریات دین میں سے ہے۔ اسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کا مسئلہ ہے۔ آپ کی رسالت پر بڑی واضح دلیل ہے محمد رسول اللہ قرآنی دلیل ہے۔ اس کا کوئی دوسرا مطلب نہیں نکل سکتا۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ
کہ آپ آخری نبی ہیں اس کا کوئی دوسرا مفہوم نہیں کوئی دوسرا مطلب نہیں۔ اسی طرح قیامت کی بات ہے

یسئلونک عن الساعۃ ایان مرسٰھا

قیامت کے لئے قرآن نے کھلا اعلان کر دیا ہے کہ اس نے آنا ہے لیکن کب آنا ہے۔ اس کا علم صرف اللہ کے پاس ہے۔ لیکن اس نے آنا ضرور ہے قیامت نے ضرور آنا ہے یہ واضح ارشاد ہے۔ اس لئے یہ بھی ضروریات دین میں شامل ہے۔ ملائکہ کا وجود تسلیم کرنا بھی ضروریات دین میں سے ہے۔ اس پر بھی واضح ارشاد موجود ہے کہ۔

ان اللہ وملٰئکتہٗ یصلون علی النبی ط

یہ واضح الفاظ بتاتے ہیں کہ ملائکہ وجود رکھتے ہیں۔

ملائکہ ایک مخلوق ہیں اس لئے ان پر بھی ایمان رکھنا ضروری ہے۔ جبریل پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ قرآن مجید نے بارہا فرمایا ہے کہ جبریل اترتا رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

پر جبریل وحی لایا ہے۔ قرآن مجید میں متعدد مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام کا نام آیا ہے۔ الفاظ آئے ہیں۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو ضروریات دین میں سے ہیں۔ ان پر قرآن مجید کے واضح احکامات موجود ہیں۔

ضروریات دین اُسے کہتے ہیں کہ جس پر کسی شک کی کسی شبہے کی گنجائش ہی باقی نہ ہو۔

سامعین محترم:۔

اسی طرح ضروریات دین میں شامل ہے۔ یہ بات کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں اور اس پر قرآن مجید کی یہ آیت مقدسہ دلالت کرتی ہے۔

ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ ط

یہ لفظ صاحبہ! حضرت ابوبکر رضؓ کے لئے آیا ہے۔ تو آپ سمجھتے ہیں کہ صاحب صحابی کے لئے ہے تو حضرت ابوبکر رضؓ کی صحابیت پر قرآن مجید کی واضح آیت دلالت کر رہی ہے۔ لصاحبہ کا ایک ہی مطلب ہے۔ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ غار میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ایک ہی مطلب ہے کہ غار میں رسول اکرم نے خود حضرت ابوبکر رضؓ کو صحابی کہا ہے ایک ہی مطلب ہے کہ رب العزت نے ابوبکر رضؓ کو صحابی رسول کہہ کر ان کے متعلق اپنے رسول کو بات یاد دلائی ہے۔ اور بیان کیا ہے۔ ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا۔

میرے نبی وہ وقت یاد کیجئے جب غار میں فرما رہے تھے اپنے صحابی کو غم نہ کیجئے اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

لصاحبہ کا لفظ	ابوبکر رضؓ کے لئے آیا ہے۔
لصاحبہ کا لفظ	وحی کے ذریعہ اترا ہے۔
لصاحبہ کا لفظ	قرآن بن کر آیا ہے۔
لصاحبہ کا لفظ	جبریل لے کر آیا ہے۔
لصاحبہ کا لفظ	رب کا کلام ہے۔
لصاحبہ کا لفظ	پیغمبر پر وحی بن کے اتر چکا ہے۔

اور آج تک اللہ کی آخری لاریب کتاب میں موجود ہے۔ لہٰذا اس بنیاد پر ابوبکرؓ کو رسول اللہ کا صحابی ماننا ایمان ہے۔ صحابی ماننا ضروریات دین میں سے ہے۔

ابوبکرؓ کو صحابی ماننا ایمان کا جزء اور ایمان کا حصہ ہے جسطرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی ایک صفت کا انکار کفر ہے۔ بعینہٖ اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کل بھی کفر تھا اور آج بھی کفر ہے آئندہ بھی حضرت ابوبکرؓ کی صحابیت کا انکار کفر رہے گا۔

نعرہ تکبیر — اللہ اکبر

شان صدیق اکبرؓ — زندہ باد

یہ وہ عقائد ہیں جو اپنی نسل نو تک پہنچا دینے چاہئیں۔ ان عقائد کے متعلق میں کوئی کھلی بات کرنا چاہتا ہوں، ان ضروریاتِ دین میں سے کسی ایک مسئلے کا انکار آپ میں سے کسی شخص کے عقیدہ میں پایا جاتا ہے تو وہ بھول جائے کہ اس کی بخشش ہوگی۔ وہ ایک مرتبہ نہیں لاکھ مرتبہ پیشانی رکھ کر نماز پڑھے یہاں نہیں مسجد نبوی میں پڑھ آئے۔ مسجد نبوی نہیں بیت اللہ میں پڑھ آئے۔ لیکن ابدی جہنمی ہوگا۔ اس کی بخشش نہیں ہوگی۔ اس کے عقیدے میں ضروریاتِ دین میں سے کسی چیز کا انکار پایا جاتا ہے۔ جو کفر میں شمار ہوتا ہے، تو ہر ایک مسلمان کو یہ یاد رکھ لینا چاہیئے کہ ضروریاتِ دین کیا کیا ہیں، تاکہ کسی وقت بھی اس کے عقیدے میں ان میں سے ایک کا بھی انکار نہ آئے۔

اللہ ایک ہے پختہ عقیدہ رکھنا چاہیئے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری رسول ہیں۔ ملائکہ ہیں جنت ہے دوزخ ہے قیامت آنی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں پھر واپس آئیں گے۔ یہ بھی ضروریات دین میں سے ہے اور اسی طرح محمد رسول اللہ کو سب سے افضل و اعلیٰ ماننا یہ بھی ضروریات دین میں سے ہے۔ اور حضرت ابوبکرؓ کو صحابی رسول ماننا یہ بھی ضروریات دین میں سے ہے۔ آپ کی برادری کا کوئی شخص آپ کا بھائی آپ کا ماموں آپ کا چچا آپ کا کوئی دور کا رشتہ دار یا آپ کا کوئی بارسٹر حضرت ابوبکرؓ کو صحابی نہیں مانتا تو وہ اسی طرح کافر ہے جس طرح ابوجہل کافر تھا۔ اسی طرح کافر ہے جس طرح ابولہب کافر تھا۔ اسی طرح کافر ہے جس طرح قادیانی کافر تھا۔ یہ اٹل عقیدہ ہے۔ اور

ضروریات دین میں شامل ہے۔ تم اپنی نسلوں تک اس عقیدہ کو پہنچا دو اگر تم نے اپنے اس عقیدہ کی وضاحت نہ کی ایک بار نہیں لاکھ بار بیت اللہ میں نمازیں پڑھو۔ ایک بار نہیں لاکھ بار مسجد نبوی میں نمازیں پڑھو۔ ایک بار نہیں لاکھ بار تبلیغی جماعت کے بستر اٹھاؤ تم کافر ہو گے کبھی بھی مومن نہیں بن سکتے۔

جیوے جیوے حق نواز
للکارے للکارے شیر کی للکارے۔

"یہ طے شدہ بات ہے"

میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ ہر مسلمان کو ضروریاتِ دین کو سمجھ لینا چاہیئے کہ ضروریاتِ دین کیا ہیں۔ ضروریات دین پر ایمان رکھنا ہر وقت ہر لمحہ مرد عورت جوان بچے اور بوڑھے کے لئے لازمی ہے۔ گھروں میں اس کی تبلیغ ہونی چاہیئے۔ آپ اس کی اشاعت کریں۔ نسلِ نو کو بتلائیں کہ یہ یہ چیزیں ضروریات دین میں سے ہیں، ان پر ایمان رکھنا ضروری ہے ان میں سے اگر کسی چیز کا انکار آ گیا تو وہ شخص مسلمان نہیں رہے گا۔ اپنے آپ کو وہ بے شک بایزید بسطامی سمجھتا رہے لیکن اگر اس کے عقیدے میں کسی ضروریات دین کا انکار ہے تو ہم اُسے مسلمان تسلیم نہیں کرتے۔ ہم کون ہوتے ہیں قرآن و سنت اُسے مسلمان تسلیم نہیں کرتا ہم نے کوئی بات اپنی طرف سے تھوڑی کرنی ہے۔ قرآن و سنت ایسے شخص کو مسلمان تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ جس کے عقیدے میں کسی ایک ضروریات دین کا انکار پایا جاتا ہے، اور بہت کوتاہی ہوتی ہے۔ اس کی بعض اوقات اپنی معلومات نہ ہونے کی وجہ سے کہ ضروریاتِ دین کون کون سی ہیں کہ اس پر آدمی ایمان رکھے پختہ یقین رکھے۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والتسلیم مسئلہ یہ سمجھانا چاہتے تھے کہ اگر وہ ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہے۔ عقیدہ اس کا صحیح ہے۔ مسلمان ہے وہ اپنی بدعملی کی سزا بھگت کر جنت ضرور جائے گا۔ حضرت ابوذر رضؓ سوال کرتے ہیں آقا ایک شخص چوری کرے زنا کرے پھر بھی جنت جائے گا، آپ نے فرمایا کہ ضرور جائے گا۔ کیوں جائے گا۔ یہ میں نے تفصیل سے آپ کو بتلایا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ تعجب کے طور پر دوبارہ پوچھتے ہیں، یارسول اللہ چوری

کرے، زنا کرے پھر بھی جنت میں جائے گا۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں جائے گا۔
حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے تیسری مرتبہ پھر سوال کیا کہ آقا چوری کرے زنا کرے وہ پھر بھی جنت میں جائے گا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر جواب دیا۔ اور پہلے سے زیادہ سخت لہجہ میں فرمایا۔

عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِی ذَرٍ

ابوذر اگر تیرا اپنا ناک خاک میں رگڑ ڈالے تب بھی یہ جنت میں جائے گا۔ کیونکہ اس کا عقیدہ صحیح ہے۔ بتلانا چاہتا تھا کہ اصحابِ رسول دین کی بنیاد ہیں۔ وہ اس کی اساس ہیں ان کی دیانتداری کا یہ عالم ہے کہ یہ الفاظ

عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِی ذَرٍ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراضگی کے طور پر فرمائے، پیغمبر نے ڈانٹ دی ہے اپنے شاگرد کو رسول نے ڈانٹ دی ہے اپنے صحابی کو کہ تیرا اپنا ناک خاک میں رگڑ تب بھی یہ جنت میں جائے گا۔ صحابی رسول کی دیانتداری کی داد دیجئے کہ جو لفظ رسول اکرم نے ناراضگی کے طور پر فرمائے تھے۔ لیکن نکلے رسول کی زبان سے تھے ابوذر رضؓ نے اپنی عزت نہیں دیکھی۔ اپنا وقار نہیں دیکھا، اپنی عظمت نہیں دیکھی۔ صدیوں تک کیلئے امت تک پہنچا دیا کہ میرے رسول نے مجھے یہ لفظ کہے تھے چونکہ یہ لفظ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نکلے تھے۔ میں اپنی عزت اس پر قربان کرتا ہوں لیکن رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نکلا ہوا لفظ امت سے چھپانا نہیں چاہتا۔

نعرہ تکبیر اللہ اکبر
شان صحابہ زندہ باد

یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ حضرت ابوذر رضؓ مسئلہ بیان کر دیتے کہ بھائی آقا فرما گئے ہیں کہ اگر کوئی شخص بد عمل ہو۔ چوری کرے۔ زنا کرے برے کام کرے۔ لیکن عقیدہ صحیح ہو تو جنت میں جائے گا۔ اتنا فرما کر حضرت ابوذر رضؓ خاموش ہو جاتے مسئلہ تو بیان ہو گیا تھا۔
عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِی ذَرٍ کے لفظ جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور ناراضگی اور ڈانٹ کے فرمائے تھے یہ نقل نہ کرتے۔ تو مسئلہ پھر بھی بیان ہے۔ لیکن یہ لفظ نقل کر کے

صحابیٔ رسول نے اپنی دیانت واضح کی ہے۔ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی وقعت واضح کی ہے کہ کوئی لفظ رسول نے کسی وقت ناراضگی میں بھی فرما دیئے ہیں تو صحابہ نے وہ لفظ بھی چھپائے نہیں ہیں ان کو بھی امت تک پہنچا دیا ہے۔ اصحاب رسول دین کی جڑ اور بنیاد اور اساس ہیں۔ ان پر پورے دین کی عمارت کھڑی ہے۔ ان پر پورے دین کا مدار ہے۔ اگر اصحاب رسول کا انکار ہو گیا تو دین ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے راوی صحابہ ہیں۔ قرآن کے راوی صحابہ ہیں قرآن کے جمع کرنے والے صحابہ ہیں، احادیث رسول کو جمع کرنے والے اصحاب رسول ہیں۔ اگر وہ لوگ مجروح ہو گئے۔ ان پر تنقید کو جائز قرار دے دیا گیا۔ ان کو بُرا بھلا کہنا ثواب سمجھ لیا گیا۔ نتیجہ پورے دین کی عمارت مسمار ہو جائے گی۔ آپ کوئی ایک مسئلہ بھی پورے یقین سے ثابت نہیں کر سکتے ہیں۔ اس لئے کہ اس کو نقل کرنے والا مشکوک ہے۔ جب بات کہنے والا مشکوک ہو تو اس کی بات کا وزن نہیں رہتا۔ بات کہنے والا جھوٹا ہو تو اس کی بات کی اہمیت نہیں رہتی۔ بات کہنے والا دھوکہ باز ہو تو اس کی بات کی کوئی وقعت نہیں رہ جاتی۔ بات وہی سچی ثابت ہوتی ہے۔ جب کہنے والے پر اعتماد ہو کر یہ تختہ دار پر چڑھ سکتا ہے۔ لیکن جھوٹ نہیں بول سکتا۔ ہتھ کڑی پہن سکتا ہے۔

بیڑی پہن سکتا ہے۔	لیکن جھوٹ نہیں بول سکتا۔
ہتھ کڑی پہن سکتا ہے۔	لیکن جھوٹ نہیں بول سکتا۔
آنکھیں نکلوا سکتا ہے۔	لیکن جھوٹ نہیں بول سکتا۔
کلیجہ نکلوا سکتا ہے۔	لیکن جھوٹ نہیں بول سکتا۔

جب کسی شخص کی یہ وقعت سامنے آئے گی تب جا کر اس کی بات پر کوئی یقین آتا ہے۔ اور اس یقین کی بنیاد پر عقیدہ بنایا جا سکتا ہے۔ ورنہ مشکوک بات پر کبھی کوئی عقائد کو آگے پھیلایا جا سکتا ہے؟ تو میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اصحاب رسول دین کی جڑ اور بنیاد ہیں۔ اور آپ سمجھتے ہیں کہ میں مدح اصحاب رسول کو اپنی تمام تر سرگرمیوں کا مرکزی نقطہ نظر قرار دیئے ہوئے ہوں۔ اس سے اب تمام پاکستانی سنی قوم مکمل طور پر مطلع ہے۔

جہاں تک میں پہنچ چکا ہوں، میں نے یہ شک دور کرنے کی الحمد للہ کوشش کی کہ ہم اس کام پر دیانتداری کے ساتھ محنت کرنا چاہتے ہیں کیوں اصحاب رسول جڑ اور بنیاد ہیں۔ اگر جڑ اور بنیاد مضبوط نہ ہوتی تو اس پر قائم کی گئی عمارت کبھی مضبوط نہیں ہوگی۔ نہ اس پر کوئی بھروسہ کیا جاسکے گا الحمد للہ ثم الحمد للہ نامساعد حالات میں انتہائی مشکل حالات سے گذر کر اس موقف کو امت مسلمہ کے ذہن میں اتارنے کی کوشش کی ہے۔ کسی نے اس کو مانا ہے کسی نے نہیں مانا ہے۔ اس کی اپنی مرضی ہے۔ رب کسی کو ہدایت دے یا نہ دے۔ یہ رب کائنات کی مرضی ہے۔ لیکن جہاں تک اس موقف پر محنت کا تعلق تھا یا کوشش کا تعلق تھا۔ فخر یہ نہیں کہتا رب العزت فخر اور غرور سے معاف رکھے حسب استطاعت یہ موقف پاکستان کی پوری سنی قوم کے سمجھانے میں کوتاہی اب تک نہیں کی چاہے راستے میں کانٹے آئے چاہے رکاوٹیں آئیں چاہے مشکلات آئی ہیں۔ دن اور رات کی زندگی چاہے کتنی ہی اجیرن ہوگئی ہے۔ لیکن اس موقف کو سمجھانے میں میں نے اپنی ہمت اور طاقت میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ لیکن پھر بھی انسان ہوں۔ اگر اس موقف کو سمجھانے میں کوئی کمزوری باقی ہے ضرور ہوگی جس سے میں مطلع نہیں ہوں تو مجھے مطلع کیا جاسکتا ہے ہو سکتا ہے کہ اس میں بعض کمزوریاں اب بھی باقی ہوں۔ اور آپ بھی اس سے مطلع نہ ہوں میں بھی اس سے مطلع نہ ہوں۔ رب اُسے جانتا ہو جہاں تک بشری تقاضے کا تعلق ہے جو میرے اندر ہمت تھی۔ استطاعت تھی جتنا قدم اٹھایا جاسکتا تھا۔ وہ اٹھایا کہ یہ سوچ کر کہ اس بنیاد کو مضبوط کر دیا جائے۔ جب یہ بنیاد مضبوط ہو جائے گی۔ کوئی شخص کبھی بھی اس غلط عقیدے کو نہیں اپنا سکے گا۔ اس کی پہلی نظر اُٹھے گی کہ رسول اللہ ﷺ نے جو دین دیا ہے اس دین کو ماننے والے کیسے کیسے لوگ ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ رب العزت فرماتے ہیں۔

ہر نماز میں آپ پڑھتے ہیں۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

اللہ ہمیں وہ راہ بتلا جو راہ سیدھی ہو۔ کن لوگوں کی راہ فرمایا، صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ اللہ ان لوگوں کی راہ ہم چاہتے ہیں کہ جن پر

تو نے انعام کئے ہیں۔ دو جگہ اس کی وضاحت کی ہے۔ فرمایا۔

اولٰئک الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصٰلحین وحسن اولٰئک رفیقا

یہ میرے رب نے وضاحت کردی ہے کہ نبیوں پر انعام ہے۔ صدیقین پر انعام ہے۔ شہداء پر انعام ہے۔ صالحین پر انعام ہے۔ ہم ہر نماز میں اپنے رب سے وہ راہ مانگتے ہیں جو راہ ان لوگوں کی ہو جس پر رب نے انعام کیا ہے سب سے بڑا انعام رب نے جو صحابہ پر کیا ہے۔ رب اس کا اعلان فرماتا ہے کہ

وکلا وعد اللہ الحسنٰی نبی کے سارے صحابی جنتی ہیں

یہ اعلان میرا نہیں کسی مفتی اور کسی عالم کا نہیں۔ کسی عام کتاب کی عبارت نہیں ہے۔ جبریل یہ لفظ لائے ہیں۔ رسول پر اترے ہیں۔ رب نے چودہ سو سال پہلے اتار کر واضح و واشگاف لفظوں میں اعلان کر دیا ہے کہ محمد رسول اللہ کے تمام صحابی جنتی ہیں۔ الحسنٰی سے مراد جنت ہے۔

رب کہتا ہے۔ کہ میرے نبی کے تمام کے تمام صحابہ رضی سے میں جنت کا وعدہ کر چکا ہوں۔

اس سے بڑا انعام اور کیا ہوگا۔ اور یہ وہی خالق ہے۔ جو اسی پیغمبر کی حمایت کے لئے اعلان کرتا ہے۔

والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ

اللہ نے مہاجرین اور انصار اور ان کی پیروی کرنے والوں کی رضا کا اعلان کیا ہے۔

اور جن پر رب راضی ہو وہ انعام یافتہ طبقہ ہے یا کہ نہیں۔

رب کی رضا اس کائنات میں سب سے بڑی نعمت ہے۔ اس کائنات کی بات نہیں۔ اگلے جہاں میں بھی سب سے بڑی نعمت ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ

قیامت کے دن رب پوچھے گا جنتیوں سے کہ تم خوش ہو، کوئی اور نعمت چاہیے۔ ہر جنتی کہے گا کہ اللہ ہم خوش ہیں، کچھ نہیں چاہیئے اور کیا چاہیئے۔ ہر قسم کی تمام نعمتیں ملی ہیں۔ جب تمام جنتی بالاتفاق یہ کہہ چکیں گے "اللہ ہم خوش ہیں"
اور کچھ نہیں چاہیئے تو رب اعلان کرے گا کہ میں تم سے راضی ہوں۔ جب رب یہ اعلان کر دے گا تو تمام جنتی تڑپ اٹھیں گے۔ اللہ جو لطف تیرے اس اعلان سے آیا ہے وہ لطف تیری جنت کے کسی پھل میں نہیں ہے۔

یہ اعلان سب سے بڑا جو جنت میں بھی سب نعمتوں سے بڑی نعمت ہے۔ رب نے پیغمبر کی جماعت کو اس دنیا میں کر دیا ہے۔ جس کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے کہ

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۙ

یہ وہ انعام ہے جو سب سے بڑا ہے۔ اور میں عرض یہ کر رہا تھا کہ ہم رات دن میں پانچ مرتبہ مانگتے ہیں کہ اللہ ہمیں وہ راہ بتلا جو سیدھی ہو ان لوگوں کی راہ پر چلا، جن پر تو نے انعام کیا ہے۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ صحابہ سے بڑی انعام یافتہ جماعت اس دھرتی پر انبیاء کرام کے بعد کوئی نہیں۔ یہ جڑ اور بنیاد ہے میرے اور آپ کے عقیدے کی اس لئے مسلسل میں اس پر محنت کرتا چلا آرہا ہوں۔

رجب المرجب کا مہینہ گزرتا چلا جا رہا ہے۔ معاویہ بن ابی سفیان رضی کی سیرت کریکٹر اور کردار مجھے جھنجوڑتا ہے کہ کبھی میری مدح بھی کر
معاویہؓ کا کیریکٹر جھنجوڑتا ہے۔
معاویہؓ کی سیرت جھنجوڑتی ہے۔
جس نے ہزاروں مربع میل کے علاقے فتح کر کے ان پر اسلام کے جھنڈے

لہرائے، معاویہ بن ابی سفیانؓ کی کتابتِ وحی مجھے جھنجوڑتی ہے کہ کبھی میرا نام بھی لو۔ معاویہ بن ابی سفیانؓ کا تدبر جھنجوڑتا ہے جس نے مسلمانوں کے اختلاف کو ختم کر کے دنیا کو ایک جھنڈے تلے جمع کر دیا تھا کہ کبھی میرا نام بھی لو۔ معاویہ کا کردار جھنجوڑتا ہے کہ زہراؓ کا بیٹا حیدرِ کرار کا بیٹا مصطفےٰ کا نواسہ میرے ہاتھ پر بیعت کرتا مجھے امام و مقتدا مانتا نظر آتا ہے۔ مولوی کبھی میرا نام بھی لے۔ معاویہؓ کا تقدس، معاویہؓ کی شرافت معاویہ کا وہ رشتہ جو رسول سے ہے۔ وہ مجھے جھنجوڑتا ہے کہ میں اس عظیم قائد کا نام بھی لوں، میں اس عظیم سپوت کو ملتِ اسلامیہ کے اس عظیم قائد کو نذرانہ عقیدت پیش کروں۔ اس مناسبت سے کہ ۲۲ رجب المرجب کا دن حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کی وفات کا دن ہے

میں آج یہ چاہتا ہوں کہ ایک بار پھر یہ بنیاد رکھ دوں کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور آپ کے ایمان کا حصہ ہیں۔ **مختلف ایام میں اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ بیان کرنا ہم اپنے ایمان کی تازگی محسوس کرتے ہیں۔**

رجب المرجب کا مہینہ رواں ہے۔ اس کی ۲۲ تاریخ کو معاویہ بن ابی سفیانؓ نے دنیا چھوڑی ہے۔ دارِ فانی کو چھوڑ کر دارِ بقا کا سفر کیا ہے۔ اور اس ۲۲ رجب کو کچھ دشمنانِ دین و ملت معاویہ بن ابی سفیانؓ کی وفات پر کونڈے کے نام پر حلوہ تیار کرتے ہیں اور پوری ملت اسلامیہ کے قلب و جگر پر چھری چلاتے ہیں، حتیٰ کہ میں دکھ کے ساتھ یہ کہوں گا کہ سنیوں تمہارے منبر و محراب کے کچھ ملا جنہوں نے صرف ڈاڑھی رکھ لی۔ اور ملا ابنِ ملا بن گئے۔ انہیں اپنے کردار و عمل کا علم نہیں تھا، جو انہوں نے اپنے نظریات ایک حلوے کی پلیٹ پر قربان کیئے۔ وہ بھی اس ۲۲ رجب کو حلوے کی پلیٹ کے سامنے چوکڑی مار کر بیٹھ جاتے ہیں۔ سنیوں تم نے اپنی نسلِ نو کا قتلِ عام کیا ہے تم نے اپنے نظریات کا پرچار نہیں کیا۔ میری سنی بہن میری سنی ماں کا تب وحی عاشقِ رسول اور پیغمبر کی زوجہ محترمہ کے بھائی کی موت پر خوشی کا حلوہ تیار کرتی ہے۔ جہالت میں تیار کرتی ہے۔ غفلت میں تیار کرتی ہے۔ دین نہ جاننے کی وجہ سے تیار کرتی ہے۔ سپاہ صحابہ اسی بنیاد پر گھر گھر، بستی بستی، قریہ قریہ ایک ایک صحابی رسولؐ کی عظمت تقدس

شرافت ، عفت دیانت علم ، فہم ادراک کو بیان کرتی پھر رہی ہے تاکہ سُنی سُنی بن جائے

سپاہ صحابہ — زندہ باد

شانِ صحابہ — زندہ باد

تدبر معاویہ رض — زندہ باد

سیاستِ معاویہ رض — زندہ باد

صحابی رسول کو اعلانیہ گالی دینے کی یہودی ایجنٹ جرأت کر رہا ہے۔ آپ نے کھالیہ کا واقعہ اخبارات میں پڑھا ہوگا۔ پورا ایک دن شہر میں ہڑتال رہی ہے۔ اعلانیہ یہودی ایجنٹوں نے اعلانیہ کفر کے ماننے والوں نے۔ اعلانیہ اسرائیل کی یہودی لابی نے اصحاب رسول پر تبرا کیا ہے۔ جس تبرے کے جواب میں پورے شہر نے ہڑتال کی ہے۔ اور اس وقت تک انتظامیہ نے کھالیہ کے صرف تین افراد کو گرفتار کیا ہے۔ جب کہ تبرا جلوس میں کیا گیا ہے جس میں بیسیوں غنڈے تبرا کر رہے تھے میں وارننگ دیتا ہوں کھالیہ کی انتظامیہ کو کہ تم نے تمام غنڈوں کو گرفتار نہ کیا تو اینٹ سے اینٹ بجادی جائے گی۔

کفر کی ۔ شیطنت کی ۔ دجل کی۔

سپاہ صحابہ — زندہ باد

امیر عزیمت حق نواز — زندہ باد

جیوے جیوے — حق نواز

للکارے ہے للکارے ہے — شیر کی للکارے ہے

اور میں دشمن اصحاب رسول پر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں ہم موت اور زندگی برابر کر چکے ہیں۔ اور آج میں آپ کو اس بات کا بھی گواہ بناتا ہوں کہ میں نے صدر مملکت کے نام اپنے نام سے ایک درخواست لکھ دی ہے معلوم نہیں کہ زندگی کب تک ہے۔ لیکن گواہ رہیں۔ بیرون ملک میرے مولانا عبدالستار تونسوی صاحب، مولانا منظور احمد چنیوٹی اور چند دیگر سنی معتمد علماء کے قتل کا منصوبہ ۲۰ فروری سے لے کر ۲۵ فروری تک کے لئے تیار ہے جس پر ہم صدر مملکت کو مطلع کر رہے ہیں۔ لیکن یہ بھول جائے یہودی لابی ۔

یہ بھول جائے　　تخریب کار
یہ بھول جائے　　عائشہؓ کا دشمن
یہ بھول جائے　　صدیقؓ کا دشمن

کہ ہم موت سے ڈر کر تیرے کفر پر پردہ ڈال جائیں گے۔ نہیں تو کل بھی کافر تھا آج بھی کافر ہے۔

جو کل بھی دجال تھا　　آج بھی دجال ہے۔
جو کل بھی شیطان تھا　　آج بھی شیطان ہے۔
جو کل بھی غنڈہ تھا　　آج بھی غنڈہ ہے۔

ٹھہریے آج مجھے بات کر لینے دیجیئے۔ موت اور زندگی میرے رب کے ہاتھ ہے۔ میں مطمئن ہوں میرا ضمیر مطمئن ہے کہ میں نے زندگی صحابہ کی مدح میں اور عائشہؓ کے دوپٹے کی عفت کو بیان کرتے گذار چھوڑی ہے۔

جھنگوی جیوے　　ہزار سال

میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ خدانخواستہ اگر ہمیں قتل کر دیا گیا تو میرے قتل میں ایران کا ہاتھ اور پاکستانی شیعہ وڈیروں کا ہاتھ ہوگا۔ یہ میرے ملزم متعین ہوں گے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ہم نہ رہیں۔ لیکن یہ تم پر واضح ہے کہ یہ ہمارے ملزم متعین ہیں کوئی چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ میرے پاس اطلاع ہے۔ مصدقہ اطلاع ہے، سازش کی اطلاع ہے۔ جس پر میں نے صدر اسحاق کو خط لکھا ہے اور تفصیلات لکھی ہیں اس میں کہ اس حد تک ایک اقلیت سر چڑھ کر کیوں بولنے لگ گئی ہے۔ کبھی چنیوٹ کبھی گڑھ مہاراجہ کبھی جھنگ سٹی کبھی کہیں گراؤنڈز بنائے جا رہے ہیں۔ اپنی تخریب کاری کو پروان چڑھانے کے لئے ہم نے انتہائی صبر کا ثبوت دیا ہے۔ ضلع کے حالات کو کنٹرول کرنے کے لئے میں آج بھی مقامی ضلع کے حالات پر تبصرہ نہیں کر رہا۔ اتنا ضرور کہتا ہوں کہ اب تک کے واقعات نے یہ واضح کیا ہے کہ مقامی ضلعی انتظامیہ جانبداری کا ثبوت دے رہی ہے۔ ایک بار پھر پارلیمانی لہجے میں ایک بار پھر نرم لفظوں میں ایک بار پھر درخواست کے لہجے میں عرض کرتا ہوں کہ مقامی انتظامیہ

کو اپنی غیر جانبداری واضح کرنی چاہیئے۔ اگر ہم پر مقامی انتظامیہ کی غیر جانبداری مزید چند دنوں تک واضح نہ ہوئی ہم انتظامیہ کے ساتھ ٹکرا جانے پر مجبور ہوں گے۔ اور پھر کچھ خیال نہیں کریں گے کہ مستقبل میں کیا حالات ہوں گے۔ ہم نہیں چاہتے کہ کوئی مسئلہ کھڑا ہو۔ ہم ان حالات میں چاہتے ہیں کہ ہم کشمیری حریت پسندوں کا پوری یک جہتی سے ساتھ دیں۔ لیکن اگر ہمیں گھر میں پرامن بیٹھے ہوؤں کو اور خوار کرنے کی کوشش کی گئی تو ہم ٹکرانے پر مجبور ہوں گے۔ آج بھی بغیر کسی جرم کے میرے بے گناہ ساتھی دو قتل کیس میں بے گناہ اور چار تعزیہ کے بناؤٹی جھوٹے فضول کیس میں اندر ہیں۔ امن کو قائم رکھنے کی میں نے مثال پیدا کی ہے۔ کہ تمام واقعہ کو اس طرح بنا دیا گویا کہ ہوا ہی کچھ نہیں ہے لیکن اگر انتظامیہ نے اب بھی یکطرفہ ٹریفک رکھی کہ ہمارے آدمی پکڑ دھکڑ میں پریشان رہیں، اور دوسری سائیڈ کے ایک آدمی کو بھی آج تک پکڑا نہ جائے۔ اگر مزید چند دنوں میں مقامی انتظامیہ نے اپنی غیر جانبداری واضح نہ کی۔ تو پھر اس قسم کی انتظامیہ کئی بار جھنگ آئی اور ہم سے ٹکرائی اور پاش پاش ہو گئی۔ اور یہ کوئی انوکھا واقعہ ہمارے لئے نہیں ہوگا بلکہ اس وقت ہم انتظامیہ سے ٹکرائے ہیں جب ہم اتنے مضبوط نہیں تھے۔ آج تو کچھ اسباب کے لحاظ سے ہم پہلے کی نسبت اللہ کے فضل سے زیادہ مضبوط ہیں۔

آج بھی میرے بے گناہ ساتھی اندر ہیں کیوں اندر ہیں، شک کی بنیاد پر جس کو چاہو پکڑ لو۔ انتظامیہ تسلیم بھی کرتی جا رہی ہے کہ بے گناہ ہیں۔ حد ہے ظلم ہے تشدد کی انتہا ہے۔ جاگیرداروں کے اشاروں پر ناچ کر یکطرفہ ٹریفک نہیں چلانے دی جائے گی۔ میں ایک بار پھر بہت نرم لفظوں میں مقامی انتظامیہ سے کہتا ہوں کہ اپنے رویہ میں غیر جانبداری لاؤ ہمیں کوئی گلہ نہیں ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ تم ہمارے ساتھ کوئی انوکھی بات کرو۔ اگر تم نے غیر جانبداری نہ رکھی تو میں تم کو غیر جانبداری پر مجبور کر دوں گا، اور انشاءاللہ مجبور کر دوں گا۔

آپ ساتھ دینگے، یا کہ نہیں دیں گے۔ (ضرور دینگے)

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

زیر اہتمام

امیر عزیمت پاسبان ناموس محمدیہ

مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ

ایک شخصیت، ایک تحریک، ایک طوفان

مولانا حق نواز کی زندگی اور سوانح حیات پر ایک تاریخ ساز

دستاویزی سوانحی خاکہ

بہت جلد چھپ کر مارکیٹ میں آرہی ہے آج ہی مطلوبہ
تعداد سے مطلع کریں۔ تاجروں کیلئے معقول کمیشن

مصنف:۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی فیصل آباد

ناشر:۔ مکتبہ قاسمیہ غلام محمد آباد کالونی اے بلاک فیصل آباد



CamScanner